سنن نسائی
(مترجم)
تالیف:
امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ
(م۳۰۳ھ/۹۱۵ء)
ترجمہ:
مولانا دوست محمد شاکر۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

اَلرُّبُعُ الثَّانِی مِنْ تَرْجُمَةِ کِتَابِ النَّسَآئِی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

كِتَابُ الصِّيَامِ
روزوں کا بیان

بَابُ وُجُوْبِ الصِّيَامِ
روزہ فرض ہونے کے بارے میں باب

۲۰۹۴ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ اَخْبِرْنِيْ بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ لَا اَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ بِمَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ جل شانہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانچ نمازیں۔ اور اس کے علاوہ جو ادا کرو گے (وہ نوافل ہیں) بعدازاں اس نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد فرمایئے۔ اللہ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان المبارک کے روزے۔ اور اس کے علاوہ جو ادا کرو گے (وہ نفل ہیں) پھر اس نے عرض کیا مجھے ارشاد فرمایئے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے احکام بتلائے۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی میں اس سے زیادہ اور کم نہ کروں گا۔ جتنا اللہ نے فرض فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی اور جنت میں داخل ہوگا۔

نوٹ ۱۔ حدیث ہذا سے روزے کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی جو شخص تم میں سے رمضان المبارک کو پائے تو وہ روزے رکھے۔ روزے کو فرض اختیاری قرار دینا آیات شریفہ احادیث متواترہ کا اور صحابہ وتابعین کرام کے اجماع کا انکار ہے کیونکہ آیات واحادیث روزے کی فرضیت پر دال ہیں۔ یہ حکم کہ اللہ روزے رکھے یا فدیہ دے منسوخ

۲۰۹۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا فِي الْقُرْاٰنِ اَنْ نَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَجِيْءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَتَانَا رَسُوْلُكَ فَاَخْبَرَنَا اَنَّكَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں قرآن مجید کے حکم کے مطابق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا ضرورت سوال کرنا منع فرمایا۔ تو اگر کوئی عقلمند شخص دیہات سے آکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا تو ہمیں بھلا معلوم ہوتا۔ اتفاقاً ایک دیہات کا رہنے والا شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پیغام پہنچانے والا ہمارے پاس آیا۔ اور اس نے ہمیں بتایا کہ

فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ
خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ
فِيهَا الْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ
فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِي
خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَنَصَبَ فِيهَا
الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ آللّٰهُ
أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ
أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ
وَلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي
أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةَ
أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي
أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ
شَهْرٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ
قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللّٰهُ
أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ
صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ
آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَا أَزِيدَنَّ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا
أَنْقُصُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

آپؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے آپؐ کو بھیجا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے سچ کہا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آسمان کو کس نے پیدا فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے عرض کیا زمین کو کس نے پیدا کیا آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ نے پھر اس نے عرض کیا۔ پہاڑوں کو زمین میں کس ہستی نے گاڑا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ نے، بعدازاں اس نے عرض کیا ان میں طرح طرح کے پھل اور میوے جیسے فوائد کس نے پیدا کیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ نے۔ پھر اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کی تخلیق فرمائی۔ اور اس میں پہاڑ کھڑے کیے (بعدازاں) ان میں انسانوں کے لیے طرح طرح کے فوائد رکھے کیا اللہ جل جلالہٗ نے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا آپؐ کے پیغام پہنچانے والے نے ہمیں حکم دیا کہ ہم پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ فرمایا۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ جل جلالہٗ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں پھر اس نے عرض کیا آپؐ کے پیغام پہنچانے والے نے یہ حکم فرمایا کہ ہم پر ہمارے مال میں زکوٰۃ فرض ہے آپ نے فرمایا سچ ہے اس نے کہا اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے عرض کیا کہ آپ کے پیغام رساں نے یہ حکم دیا کہ ہم پر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا کہ سچ ہے۔ اس نے عرض کیا اس ہستی کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا ...... کیا اللہ جل جلالہٗ نے آپ کو روزوں کا حکم کیا ہے آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا۔ آپؐ کے پیغام پہنچانے والے نے ہم سے فرمایا۔ کہ ہم پر استطاعت رکھتے ہوئے بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا سچ کہا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر ارسال فرمایا۔ اللہ نے آپؐ کو حج کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ اس نے عرض اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے میں ان احکام کو پورا کروں گا نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اگر اس شخص نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہوگا

نوٹ: دوسری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال کرنے والے ضمام بن ثعلبہ تھے۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جنت کے استحقاق کیلئے اگر سنت و نوافل ادا نہ کیئے جائیں تو صرف فرائض ادا کرنا ہی کافی ہے۔

۲۰۹۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ قُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَائِلُكَ يَا مُحَمَّدُ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اونٹ کو مسجد میں بٹھایا۔ بعد میں اسے باندھ دیا بعد ازاں اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا کہ یہ شخص ہیں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے۔ اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے میں نے تجھے جواب دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا (میں یہاں موجود ہوں) اس شخص نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور اونچی آواز سے دریافت کروں گا تو آپ اسے برا نہ منائیں آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم چاہو پوچھو اس نے عرض کیا میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اے خدا اور اس کہنے پر میں نے خدا کو گواہ کیا پھر اس نے عرض کیا میں آپکو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا رات دن میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم آپکو اللہ نے دیا ہے۔ حضور سرور کونین نے ارشاد فرمایا ہاں اے خدا پھر اس نے عرض کیا کہ اللہ نے ہر سال ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یا اللہ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا کہ کیا اللہ نے آپ کو امیروں سے مال لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ ہاں۔ تب اس شخص نے عرض کیا میں نے اس دین متین پر یقین کیا جسے آپ لائے۔ اور میں اپنے پیچھے رہ جانے والی قوم کا قاصد ہوں۔ میں ثعلبہ کا بیٹا ضمام اور سعد بن بکر کی قوم میں سے ہوں۔

۲۰۹۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ قَالَ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي

سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ (ترجمہ پیچھے ہو چکا)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوا هٰذَا الْأَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْأَمْغَرُ الْأَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هٰذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران گاؤں کا رہنے والا ایک باشندہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے دریافت کیا کہ تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے تکیوں پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں حمزہ نے کہا امغر کے معنی سفید اور مشرب کے معنی سرخ ہیں۔ اس نے عرض کیا میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور قدرے سختی سے دریافت کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو تمہارے جی میں آئے دریافت کیجئے۔ اس نے عرض کیا۔ میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے اور پچھلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو ارسال فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم اللہ نے فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ بعد ازاں اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے امیروں سے صدقے لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے اللہ۔ پھر اس نے عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ بارہ مہینوں میں سے اس ماہ کے روزے رکھیں آپ نے فرمایا ہاں۔ اے اللہ پھر اس نے پوچھا کیا آپ کو اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو وہ بیت اللہ کا طواف کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ اس شخص نے کہا کہ میں ایمان لایا سچ جانا اور میں ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہوں۔

بَابُ الْفَضْلِ وَالْجُودِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان

۲۰۹۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات میں سے آپ سب سے زیادہ سخاوت رمضان المبارک

جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ يُحَدِّثُهُ الْقُرْآنَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

میں فرماتے۔ جب جناب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے۔ اور سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات کو آپ سے ملاقات فرماتے۔ اور قرآن کا دور کرتے۔ راوی نے کہا کہ آپ مال کی سخاوت بادِ صرصر سے بھی زیادہ فرماتے۔

یعنی جس طرح بے روک ہوا، تندی اور تیزی سے نکل جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کے دست مبارک سے مال نکلتا اور جو کچھ آتا آپ اسے تقسیم فرما دیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ وَكَانَ إِذَا كَانَ قَرِيبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيلَ يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَأَدْخَلَ هٰذَا حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ

(۱۶) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی لعنت نہیں فرمائی جو بیان کی جائے۔ اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ دور کا وقت نزدیک آتا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بادِ صرصر سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبدالرحمن نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح یونس بن یزید کی روایت ہے اور اس روایت میں ایک دوسری حدیث ملا دی گئی ہے کہ اوپر گزرنے والی روایت میں ایک اور حدیث ملا دی گئی ہے۔

بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان

۲۱۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ماہ رمضان المبارک آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ

حدیث ہذا میں زہری پر اختلاف

۲۱۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے

أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ۔

جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٧ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَكُمْ تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ تُغَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے پاس رمضان المبارک کا یہ ماہ مقدس آپہنچا۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ عبدالرحمن نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَعْمَرٍ فِيهِ

حدیث ہذا میں معمر پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

٢١٠٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ وَّقَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَ سُلْسِلَتْ فِيهِ الشَّيَاطِينُ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں تراویح پڑھنے کی رغبت دلاتے مگر واجب نہ فرماتے۔ اور آپ ارشاد فرماتے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا صرف جنت کی جگہ لفظ رحمت ہے۔

٢١١٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ تُغَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے پاس رمضان المبارک کا ماہ آیا۔ اللہ جل جلالہ نے تم پر اس کے روزے فرض کیئے ہیں اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر جاتے ہیں اور شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے اس ماہ میں ایک ایسی رات

اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

۲۱۱۱ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُوْنَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَ تُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ۔ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ

۲۱۱۲ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِيْ بَيْتٍ فِيْهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَاَرَدْتُ اَنْ اُحَدِّثَ بِحَدِيْثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ اَوْلٰى بِالْحَدِيْثِ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ تُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيْهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَيُنَادِيْ مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ اَمْسِكْ۔

اَلرُّخْصَةُ فِيْ اَنْ يُّقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ

۲۱۰۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا صرف جنت کی جگہ لفظ رحمت ہے)

ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے۔ جو اس کے ثواب سے محروم رہا پس وہ محروم رہا۔

حضرت عرفجہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم عتبہ بن فرقد کی عیادت کو گئے تو وہاں ہم نے رمضان المبارک کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تم کس چیز کا ذکر کرتے ہو۔ ہم نے بتایا کہ رمضان المبارک کے ماہ مقدس کا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ کہ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے۔ اسے بھلائی اور فلاح کے طلبگار اور زیادہ نیکی کر۔ اور اسے برائی کے طلب گار۔ کم کر۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا میں غلطی ہوگئی ہے۔

سیدنا حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک ایسے گھر میں تھا جس میں عتبہ بن فرقد موجود تھے۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنا چاہی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک ایسا شخص تھا جو حدیث شریف بیان کرنے کا زیادہ مستحق تھا۔ اس نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی آپ نے رمضان المبارک کے ماہ مقدس کے متعلق فرمایا۔ کہ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر شیطان سرکش قید کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے اے نیکی کرنے والے زیادہ کر اور اسے بدی کے خواست گار بدی کو کم کر۔

ماہ رمضان المبارک کو فقط "رمضان" کہنے کی اجازت

(نوٹ) محققین علماء کے اس حدیث شریف میں تین اقوال ہیں۔ ایک تو یہ کہ صرف رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے۔ کیونکہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ امام بخاریؒ کے نزدیک صرف رمضان کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔ ایک اور قول کے مطابق جہاں پر قرینہ موجود ہو وہاں پر صرف رمضان المبارک کہنا درست ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ ہم نے رمضان المبارک

کے روزے رکھے، اور یہ کہنا کہ رمضان آیا یا گیا غلط ہے۔

۲۱۱۳ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهُ كُلَّهُ وَلَا أَدْرِي كَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ اَللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس میں عبادت کی راوی گزرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا کیوں بُرا جانا۔ شاید اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنی تعریف کرنا بُرا جانا تاکہ کچھ نہ کچھ غفلت یا نیند ضرور پائی گئی ہوگی۔ یہ الفاظ عبیداللہ کے ہیں (پھر سارے رمضان میں عبادت کہاں ہوگی۔)

۲۱۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيْهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا۔ کہ جب رمضان المبارک کا مقدس ماہ آئے تو اس میں عمرہ کیجئے۔ کیونکہ رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے ان دونوں احادیث شریفہ میں شہر رمضان المبارک کی بجائے صرف رمضان فرمایا۔

اِخْتِلَافُ أَهْلِ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

اگر مختلف علاقوں کے لوگ چاند دیکھنے میں اختلاف کریں

۲۱۱۵ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمْ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَلَا نَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَصْحَابِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت کریب سے مروی ہے۔ کہ آپ کو حضرت ام الفضلؓ نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس شام میں بھیجا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں شام میں آیا۔ اور آپؓ کا کام کیا۔ اسی دوران رمضان المبارک کا چاند نظر آیا۔ اور میں شام میں ہی قیام پذیر تھا۔ میں نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان المبارک کے آخر میں مدینہ منورہ پہنچا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا اور چاند کا ذکر کیا۔ اور پوچھا کہ تم نے چاند کب دیکھا میں نے بتایا کہ ہم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ آپؓ نے فرمایا کیا تم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں۔ دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزہ رکھا اور معاویہؓ نے بھی روزہ رکھا۔ آپؓ نے فرمایا۔ کہ ہم نے تو ہفتے کی رات کو چاند دیکھا اور ہم تیس پورے ہونے تک مسلسل روزے رکھیں گے یا چاند دکھائی دے۔ میں نے کہا آپؓ حضرت معاویہؓ اور آپؓ کے ساتھیوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کریں گے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے

نوٹ: یعنی ہم چاند دیکھ کر روزے شروع کریں، اور چاند دیکھ کر موقوف کریں۔ اگر چاند دکھلائی نہ دے۔ تو تیس، پورے کرلیں۔ مدینہ منورہ سے شام کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ اور اتنی دوری میں اختلاف ہوسکتا ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دور دراز کے علاقوں میں اگر چاند دیکھا جائے تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اگر نزدیک ہو تو اعتبار ہو سکتا ہے۔

بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی ایک شخص کی گواہی مقبول

۲۱۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصُومُوا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جنگل کا رہنے والا ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ کہ میں نے چاند دیکھا۔ آپ نے پوچھا۔ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے عبد اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا ہاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے کی منادی کرادی۔

۲۱۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے رات کو چاند دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے بلال۔ لوگوں میں اعلان کردیجئے کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

۲۱۱۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

۲۱۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ مِصِّيصِيٌّ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

ترجمہ اوپر گزرا

۲۱۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنِّي جَالَسْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُمْ وَأَنَّهُمْ حَدَّثُونِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مشکوک دن کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو فرمایا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے حدیث شریف بیان کی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے

قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ وَانْسُكُوا لَهَا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا ثَلَاثِينَ وَإِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا۔

كَمَالُ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِذَا كَانَ غَيْمٌ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

٢١٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ۔

٢١٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا ثَلَاثِينَ۔

٢١٢٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا۔

٢١٢٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

٢١٢٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور حج میں اسی طرح عمل کرو اگر آسمان پر بادل ہو تو تیس دن پورے کرو۔ البتہ اگر دو گواہ چاند دیکھنے کی گواہی دیں (اور آسمان پر بادل ہوں) تو روزہ رکھو اور افطار کرو۔

بادل کی صورت میں شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور ابوہریرہ سے راویوں کے اختلاف کا ذکر

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے کرو۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے ہوں۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو، پھر جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ اگر بادل چھا جائے تو تیس روزے پورے کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھو تو ختم کر دو جب بادل آجائے تو تم تیس پورے کرنے کا اندازہ کر لو۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تک چاند نہ دیکھو روزے نہ رکھو۔ اور جب تک چاند نہ دیکھو روزے ختم نہ کرو۔ اگر بادل آجائے تو اندازہ کرلو

حدیث ھذا میں عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر راویوں کا اختلاف

۲۱۲۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تک چاند نہ دیکھو روزے نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھ لو روزے رکھنا ختم نہ کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا اندازہ کر لو۔

۲۱۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو روزے ختم کر دو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

ذِكْرُ اخْتِلَافٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حدیث ابن عباس میں عمرو بن دینار پر راویوں کا اختلاف

۲۱۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا الْهِلَالَ لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کر دو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔

۲۱۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص پر حیران ہوں جو رمضان المبارک کی ابتداء سے پہلے روزے رکھتا ہے۔ حالانکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو۔ اور جب چاند دیکھو تو روزے ختم کر دو۔ مطلع ابر آلود ہو تو تم تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَنْصُورٍ فِي حَدِيثِ رِبْعِيٍّ فِيهِ

ربعی کی روایت میں منصور پر راویوں کا اختلاف

۲۱۳۰- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ قَبْلَهُ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ۔

سیدنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب تک چاند نہ دیکھو رمضان المبارک کے روزے نہ رکھو۔ یا شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ پھر روزے رکھو۔ یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کر لو آنے والے مہینے سے پہلے۔

۲۱۲۱ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اَوْ تَرَوُا الْهِلَالَ ثُمَّ صُوْمُوْا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ اَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو جب تک کہ گنتی پوری نہ کر لو یا چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھو اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب کہ چاند نہ دیکھ لو یا تیس روزے پورے نہ کر لو۔

۲۱۲۲ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ صُوْمُوْا رَمَضَانَ ثَلٰثِيْنَ اِلَّا اَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ربعی سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھو تو روزے ختم کر دو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم شعبان کے تیس روزے پورے کر لو۔ مگر جب چاند اس سے قبل دیکھو۔ پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سَحَابٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کر دو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔ اور مہینے سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۲۱۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا قَبْلَ رَمَضَانَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ حَالَتْ دُوْنَهٗ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا ثَلٰثِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو۔ بلکہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور جب تم چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ اگر بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن مکمل کر لو۔

كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ

ایک ماہ کتنے دن کا ہوتا ہے

(اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا بیان)

۲۱۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَدْخُلَ عَلٰى نِسَائِهٖ شَهْرًا فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْاَيَّامَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی اس کے بعد آپ انتیس دن ٹھیرے رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پرنور

تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے ایک ماہ تک کیلئے قسم دکھائی تھی۔ اور گنتی کے لحاظ سے ابھی صرف انتیس دن گزرے ہیں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک ماہ میں انتیس دن ہوتے ہیں۔

۲۱۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَائِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ حَدَّثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَدِيْثَهُنَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ اٰلَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّا اَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا انتہائی شوق تھا۔ کہ میں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ان دو بیویوں کے متعلق دریافت کروں جن کا تذکرہ اللہ جل شانہٗ نے اس آیت شریفہ میں فرمایا ہے۔ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ الخ اور آخر تک حدیث شریف بیان کی۔ اور فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتیس دن تک اپنی عورتوں کو ایسی بات کی وجہ سے چھوڑ دیا جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر فرما دی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نے فرمایا میں ان عورتوں کے پاس پورے ایک ماہ تک نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ آپکو ان پر بہت غصہ تھا۔ جب اللہ رب العزت نے ان کا حال آپ کو بتلا دیا جب انتیس راتیں گزریں۔ تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک ماہ تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ اور ابھی انتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے۔ ہم گن رہے تھے۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک ماہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْهِ

اس بارے میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

۲۱۳۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت

السَّلَامُ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا۔

۲۱۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ يَوْمًا۔

۲۱۳۹ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلَى الْأُخْرٰى وَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا۔

۲۱۴۰ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تِسْعَةً وَّعِشْرُوْنَ۔

۲۱۴۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ الْإِبْهَامَ فِي الْيُسْرٰى۔

۲۱۴۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ وَيَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

۲۱۴۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

۲۱۴۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک دوسرے ہاتھ پر مارا اور ارشاد فرمایا۔ مہینہ یہ ہے۔ یہ ہے اور یہ ہے۔ اور تیسری دفعہ آپ نے ایک انگلی کم کر لی یعنی مہینہ انتیس روز کا ہے۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ اتنے اتنے دن کا ہوتا ہے (آپ نے انگلیوں سے گنا اور تیسری دفعہ ایک انگلی کو نہیں گنا یعنی مہینہ انتیس روز کا۔

سیدنا حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔۔۔۔ اور یہ ہے۔ حدیث ہذا کے راوی محمد بن عبید نے تین دفعہ یہ بتلایا اور پھر تیسری دفعہ اپنے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے اور تیس روز کا ہوتا ہے۔ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو اگر بادل آجائے تو گنتی پوری کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم ناخواندہ

لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثًا حَتّٰى ذَكَرَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ۔

۲۱۴۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَحْسُبُ وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامُ الثَّلَاثِيْنَ۔

۲۱۴۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فِيْمَا حَكَى مِنْ صَنِيْعِهِ مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا مِنْ أَصَابِعِ يَدَيْهِ۔

۲۱۴۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

اَلْحَثُّ عَلَى السُّحُوْرِ

۲۱۴۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۲۱۴۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوْا۔

۲۱۵۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً۔

۲۱۵۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

جماعت ہیں۔ ہم حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ یہ ہے ۔ اور اس طرح اتنے دنوں کا ہے، حتیٰ کہ آپ نے انتیس دنوں کو فرمایا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ناخواندہ گروہ ہیں ہم حساب و کتاب نہیں جانتے مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں ۔ اور اس طرح آپ نے اپنے انگوٹھے کو تیسری دفعہ بند کر لیا۔ اور فرمایا۔ مہینہ اتنے دنوں کا ہے ۔ اتنے دنوں کا ہے گئے ۔ آپ نے پورے تیس گنے (یعنی کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے ۔ اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے۔)

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ یہ ہے ۔ اور حضرت شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا ۔ آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے ۔ اس طرح پر کہ انہوں نے دو بار اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے اشارہ سے گنا ۔ اور تیسری دفعہ ایک انگلی بند کر لی۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک ماہ میں انتیس دن ہوتے ہیں۔

سحری کھانے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اسی روایت میں سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

سیدنا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

٢١٥٢ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

سیدنا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

نوٹ:۔ کیونکہ سحری کھانے سے روزہ دار خوش رہتا ہے۔ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ نیز سحری کا وقت عبادت اور دعا کے لیے بھی موزوں ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ۔

نہ چھوڑ اے دل فغان صبحگاہی
اماں شاید ملے اللہ ھو میں

٢١٥٣ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

سیدنا حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

٢١٥٤ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
٢١٥٥ (و) تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تَاْخِيْرُ السَّحُوْرِ

سحری کھانے میں دیر کرنے کی فضیلت

٢١٥٦ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ اَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ اِلَّا اَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا تم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی۔ آپ نے فرمایا۔ دن ہو گیا تھا۔ مگر سورج نہیں نکلا تھا۔

نوٹ:۔ یعنی فجر قریب ہو گئی تھی۔

٢١٥٧ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا اِلَّا هُنَيْهَةٌ۔

سیدنا حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز پڑھنے نکلے جب ہم مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور تھوڑی دیر کے بعد نماز کیلئے تکبیر ہوئی۔

٢١٥٨ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا۔

سیدنا حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہؓ کے ہمراہ سحری کھائی اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کیلئے نکلے تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی اور ہم نے نماز پڑھی۔

قَدْرُ مَا بَيْنَ السَّحُوْرِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

نماز فجر اور سحری کے درمیان وقت

٢١٥٩ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی بعد ازاں نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیات کی تلاوت کرے۔

باب۔ ذِكْرُ اخْتِلَافِ هِشَامٍ وَسَعِيدٍ عَلَى قَتَادَةَ فِيهِ

قتادہ کی روایت میں ہشام اور سعید کا اختلاف

٢١٦٠ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّ أَنَسًا الْقَائِلُ وَمَا كَانَ بَيْنَ ذَالِكَ قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی۔ اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کے لیے اُٹھے۔ شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔ آپ نے فرمایا اتنا جتنی دیر میں ایک آدمی پچاس آیات پڑھے۔

٢١٦١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی۔ بعد ازاں دونوں کھڑے ہوگئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے۔ حضرت قتادہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز اور کھانے سے فراغت حاصل کرنے میں کتنا وقفہ تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اتنی دیر جتنا آدمی پچاس آیات تلاوت کرے۔

٢١٦٢ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السُّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ ہم میں حضور پر نورؐ کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں۔ ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے۔ اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے۔ اور سحری جلد کھاتا ہے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کون جو افطار جلدی کرتا ہے۔ اور سحری دیر سے کھاتا ہے میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

٢١٦٣ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت

وَيُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُوْرَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُوْرَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

کیا۔ کہ ہم میں حضور پرنور کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں۔ ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے۔ اور سحری جلد کھاتا ہے آپ نے پوچھا وہ شخص کون ہے۔ جو افطار جلدی کرتا ہے۔ اور سحری دیر سے کھاتا ہے۔ میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

۲۲۶۴ عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْا عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ وَالْاٰخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ قَالَ مَسْرُوْقٌ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت مسروق حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو اشخاص ایسے ہیں کہ وہ دونوں نیک کام کرنے میں سستی نہیں کرتے۔ لیکن ایک نماز تاخیر سے پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا وہ کون شخص ہے (جو نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے) حضرت مسروقؓ نے فرمایا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۱۲۶۵۔ عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

حضرت ابو عطیہؓ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کے پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابو موسیٰ اشعری تھے۔

فَضْلُ السُّحُوْرِ

سحری کھانے کی فضیلت

۲۲۶۶ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

(۶۴۳) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ إِنَّهَا بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمُ اللّٰهُ إِيَّاهَا فَلَا تَدَعُوهُ۔

دَعْوَةُ السَّحُوْرِ

٢١٦٧ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ۔

تَسْمِيَةُ السَّحُورِ غَدَاءً

٢١٦٨ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِغَدَاءِ السَّحُورِ فَإِنَّهُ هُوَ الْغَدَاءُ الْمُبَارَكُ۔

٢١٦٩ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ يَعْنِي السَّحُورَ۔

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

٢١٧٠ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحُورِ۔

السَّحُورُ بِالسَّوِيقِ وَالتَّمْرِ

٢١٧١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عِنْدَ السَّحُورِ يَا أَنَسُ إِنِّي أُرِيدُ الصِّيَامَ أَطْعِمْنِي شَيْئًا فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ

اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سحری تناول فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کی دی ہوئی برکت ہے۔ تو تم اسے ترک نہ کرو۔

سحری کھانے کے لیے بلانا

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں سحری کے لیئے بلاتے تھے۔ تو آپ ارشاد فرماتے صبح کے مبارک کھانے کیلیے آؤ

سحری کا نام صبح کا کھانا رکھنا

سیدنا حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صبح کا کھانا اپنے آپ پر لازم کرو کیونکہ صبح کا کھانا مبارک ہے

سیدنا حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ صبح کے بابرکت کھانے (یعنی سحری) کیلیے آؤ۔

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق

سیدنا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب میں یہ فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں (اور اہل کتاب نہیں کھاتے۔)

ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے انس میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں۔ اور آپ مجھے کچھ کھلا دیجیے میں نے کھجور اور پانی کا ایک برتن حاضر خدمت کیا۔

رَجُلًا يَأْكُلُ مَعِيَ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ۔

تَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

۲۱۶۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَشَّى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ كُلُوا وَاشْرَبُوا إِلَى الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَقَالَ وَنَزَلَتْ فِي أَبِي قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو أَتَى أَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلَكِنْ أَخْرُجُ أَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا وَأَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَأَصْبَحَ صَائِمًا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ هَذِهِ الْآيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ ۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دے چکے تھے۔ پس فرمایا اے انس! کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو میرے ساتھ کھانا کھائے۔ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا لایا۔ آپ تشریف لے آئے اور انہوں نے فرمایا۔ میں نے ستو کا ایک گھونٹ پی لیا ہے۔ اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں بھی روزہ رکھنے کی نیت کر چکا ہوں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ مل کر سحری کھائی اس کے بعد آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے۔

اللہ جل شانہ کے قول کلوا واشربوا الخ (آیہ شریفہ) کی تفسیر۔

(۷۹) سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ پہلے دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا۔ تو پھر وہ رات بھر اور دوسرے دن سورج غروب ہونے تک کچھ کھا پی نہ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہیں فجر کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے نمایاں دکھائی دے آپ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابو قیس بن عمرو کے متعلق نازل ہوئی۔ حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ روزہ رکھے ہوئے مغرب کے بعد اپنی زوجہ کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا۔ کیا کچھ کھانے کو ہے۔ بیوی نے بتایا کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں۔ لیکن میں آپ کے لیے کچھ کھانا تلاش کر کے لاتی ہوں۔ وہ باہر گئیں اور آپ لیٹ کر سو گئے۔ جب وہ واپس آئیں تو آپ کو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں۔ آپ کی بیوی نے آپ کو جگایا۔ لیکن حضرت ابو قیس بن عمرو نے کچھ بھی تناول نہ فرمایا (کیونکہ سونے کے بعد کھانا پینا جائز نہ تھا) اور رات بھر یوں ہی سو گئے۔ اس کے بعد صبح کو روزہ رکھا۔ جب دوپہر ہوئی

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

٢١٤٣ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت تک مذکورہ آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ تب اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(٧٠) سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ اس آیت میں سفید دھاری اور سیاہ دھاری کیا مراد ہے آپ نے فرمایا۔ سیاہ دھاری سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ اور سفید دھاری سے مراد دن کی سفیدی۔

كَيْفَ الْفَجْرُ

فجر کس طرح نکلتی ہے

٢١٤٤ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِكَفَّيْهِ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ۔

(٧١) سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابھی رات کا بعض حصہ باقی ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں۔ اس لئے تاکہ تم میں سے جو شخص سوتا ہے۔ وہ جاگ کر تہجد پڑھے یا سحری کھائے۔ اور جو جاگ رہا ہو وہ لوٹ جائے تھوڑی دیر سونے یا کھانا کھانے یا وتر پڑھنے کے لیے، آپ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ فجر اس طرح ہے۔ اور آپ نے کلمہ کی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ فجر اس طرح ہے۔

نوٹ: اک صبح سویرے جو روشنی نمودار ہوتی ہے۔ وہ صبح کاذب ہے۔ اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے۔ وہ صبح صادق ہے۔ اس وقت تک روزہ دار کا کھانا پینا درست ہے۔ اور اس کے بعد نہیں۔

٢١٤٥ عَنْ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي مُعْتَرِضًا قَالَ اَبُوْدَاوُدَ بَسَطَ يَدَيْهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ۔

(٧٢) سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے تمہیں غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ اور نہ ہی اس سفیدی کی جب تک کہ فجر کی روشنی خوب نہ پھوٹے اس طرح۔ یعنی عرض میں۔ ابوداؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں کھینچ کر پھیلائے۔

اَلتَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کا استقبال کرنا

۲۱۷۶ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِیَامٍ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا اَتٰی ذٰلِكَ الْیَوْمُ عَلٰی صِیَامِهٖ۔

(۷۳) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ سے پہلے روزے نہ رکھو۔ ہاں مگر وہ شخص روزہ رکھے جس کی نیت استقبال کی نہ ہو اور اس کی عادت تھی کہ وہ ایک مخصوص دن میں روزہ رکھتا تھا۔

۲۱۷۷ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ الشَّهْرَ بِیَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَحَدٌ كَانَ یَصُوْمُ صِیَامًا قَبْلَهٗ فَلْیَصُمْهُ۔

(۷۴) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے ہاں مگر وہ شخص جو اس سے پہلے روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے

۲۱۷۸ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِیَامِ یَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ ذٰلِكَ یَوْمًا كَانَ یَصُوْمُهٗ اَحَدُكُمْ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ۔

(۷۵) سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر جب وہ دن آجائے جس میں تمہارا کوئی روزہ رکھا کرتا تھا۔ تو وہ روزہ رکھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں خطاء واقع ہوئی ہے۔

۲۱۷۹ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

(۷۶) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو ماہ تک روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ مگر آپ شعبان المعظم کے مبارک ماہ میں مسلسل روزے رکھتے کہ وہ رمضان المبارک کے روزہ سے مل جاتا۔

۲۱۸۰ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ۔

(۷۷) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک سے ملا دیتے تھے۔

۲۱۸۱ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ حَتّٰی

(۷۸) سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ حضور انور صلی اللہ

نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ ـ

۲۱۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ أَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ مَا يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ ـ

۲۱۸۳ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ـ

۲۱۸۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ـ

۲۱۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ ـ

۲۱۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ

علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار نہ فرمائیں گے۔ اس کے بعد آپ افطار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ات میں سے رمضان المبارک میں کوئی افطار کرتی (روزے نہ رکھتی) لہذا ان کو اسے قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی۔ حتیٰ کہ شعبان المعظم کا ماہ مقدس آتا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جتنے روزے شعبان المعظم میں رکھتے اتنے کسی ماہ میں نہ رکھتے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شعبان بلکہ سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے ہی رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ افطار فرماتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم افطار ہی کرتے چلے جائیں گے۔ اور شعبان المعظم سے زیادہ آپ کسی ماہ میں روزے نہ رکھتے آپ زیادہ تر شعبان المعظم میں یا سارے شعبان میں روزے رکھتے

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے۔ آپ شعبان کے سارے مہینے میں روزے رکھتے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک رات میں قرآن مجید ختم کیا ہو یا کبھی ساری رات عبادت فرمائی ہو۔ یا رمضان المبارک کے

كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ — سوا کسی ماہ مسلسل روزے رکھے ہوں۔

نوٹ :۔ اوپر والی احادیث شریفہ میں یہ جو مذکور ہوا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم کو روزے رکھتے اس سے مراد شعبان کے اکثر دن ہیں۔ کہ آپ اکثر دن روزہ رکھتے اور بہت کم ناغہ فرماتے

۲۱۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ اَتَى الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ مسلسل روزے رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ افطار فرماتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ حضور مسلسل افطار فرماتے جائیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ رمضان المبارک کے سوا کسی ماہ کے سارے روزے نہ رکھے۔

۲۱۸۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبَةٍ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ جس وقت سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر رمضان المبارک کے۔ اور آپ کسی ماہ میں پورا افطار نہ فرماتے۔ یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھتے حتیٰ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔

۲۱۸۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ لَا اِلَّا اَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبَةٍ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ صَوْمٌ مَعْلُوْمٌ سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے پوچھا کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ رمضان المبارک کے سوا معین اور مقرر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مقرر اور معین ماہ کے روزے نہ رکھے۔ سوائے رمضان المبارک کے یہاں تک کہ آپ کا وصال شریف ہوا۔ اور کسی ماہ میں آپ نے بالکل افطار ہی نہ

فرمایا حتی کہ آپ کا وصال شریف ہوا۔

۲۱۹۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَيَتَحَرَّى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے اور آپ سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے۔

۲۱۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں روزے رکھتے اور آپ سوموار اور جمعرات کا بطور خاص اہتمام فرماتے۔

صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ

شک والے دن روزہ رکھنا۔

۲۱۹۲ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ۔

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک بھنی ہوئی بکری حاضر خدمت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کھاؤ۔ بعض لوگ یہ کہہ کر ایک طرف ہو گئے کہ ہم روزہ دار ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا۔ اس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی۔

۲۱۹۳ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي يَوْمٍ يَعْنِي قَدْ أُشْكِلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِي هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ

سیدنا حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عکرمہ کے پاس ایک دن جس میں اس بات کا شک تھا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہے یا شعبان المعظم کا دن۔ آپ روٹی ترکاری اور دودھ تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے اللہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا۔ کہ تم روزہ توڑ دو گے۔ میں نے دو دفعہ کہا۔ سبحان اللہ۔

يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِيْ تَقَدَّمْتُ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوْا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔

جب میں نے دیکھا کہ آپ مسلسل قسم کھاتے جا رہے ہیں۔ اور ساتھ ان شاء اللہ بھی ارشاد نہیں فرماتے، تو میں نے عرض کیا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے لائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے یا تاریکی چھا جائے تو تم شعبان المعظم کے تیس دن مکمل کر لو۔ اور رمضان المبارک سے قبل روزے نہ رکھو۔ اور نہ ہی رمضان کو شعبان المعظم سے ملاؤ۔

التَّسْهِيْلُ فِيْ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

شک کے دن روزہ رکھنا کس شخص کیلئے درست ہے

۲۱۹۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ أَلَا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ کہ رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر وہ شخص روزہ رکھے جو ہمیشہ اس دن روزہ رکھا کرتا تھا۔

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا

جو شخص ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے رمضان کے دنوں میں روزہ اور رات کو عبادت کرے اس کا ثواب

۲۱۹۵ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی رات کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے نماز (تراویح) پڑھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۶ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں لوگوں کو عبادت کی ترغیب دیتے لیکن تاکید سے کسی کو ارشاد نہ فرماتے (تاکہ واجب نہ ہو جائے) آپ

بعزیمۃ امر فیہ فیقول من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو قیام تراویح کرے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۷ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی جوف اللیل یصلی فی المسجد فصلی بالناس وساق الحدیث وفیہ قالت وکان یرغبھم فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ویقول من قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ قال فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذالک۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لیئے باہر نکلے اس کے بعد آپ نے مسجد میں نماز پڑھائی اور حدیث شریف بیان فرمائی حتی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ آپ رمضان المبارک کی راتوں کو عبادت الٰہی کیلئے کھڑے ہونے کی ترغیب دیتے۔ مگر تاکید سے حکم ارشاد نہ فرماتے تھے اور آپ ارشاد فرماتے جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ اور آپ کا حکم جوں کا توں برقرار رہا۔

نوٹ:۔ یعنی رمضان المبارک کا قیام مستحب اور سنت رہا۔ اور واجب و ضروری نہ بنا۔

۲۱۹۸ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی رمضان من قامہ ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کے متعلق ارشاد فرماتے سنا جو شخص اس ماہ مقدس میں ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

۲۱۹۹ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من جوف اللیل فصلی فی المسجد وساق الحدیث وقال فیہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغبھم فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ امر فیہ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان المبارک میں عبادت کی ترغیب دیتے۔ مگر آپ تاکید سے کوئی حکم ارشاد نہ فرماتے۔ آپ ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک میں حالت ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۰ عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لرمضان من قامہ ایمانا

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے متعلق فرماتے جو شخص اس ماہ مقدس

وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

میں ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو۔ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک ایسے مقدس ماہ میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۲ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِیْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں لوگوں کو کھڑے ہونے کی رغبت دیتے مگر آپ تاکید سے حکم نہ فرماتے آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۳ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کرے۔ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۴ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے

۲۲۰۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِیْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

٢٢٠٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

٢٢٠٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

٢٢٠٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

٢٢١٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

٢٢١١ ايضاً

٢٢١٢ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

اور جو شخص قدر کی رات کو ایمان کے ساتھ عبادت کے لیے کھڑا ہوا اُس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

(۱۰۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

(۱۰۴) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

(۱۰۵) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(۱۰۶) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، رمضان المبارک میں جو شخص ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ اور جس شخص نے لیلۃ القدر کو قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ایضاً

(۱۰۷) حضرت نضر بن شیبان راوی ہیں کہ آپ کی ملاقات حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور ان سے فرمایا کہ تم مجھے رمضان المبارک کی سب سے عمدہ فضیلت بیان کرو۔ جو تم نے سنی ہو حضرت ابوسلمہ نے فرمایا۔ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا۔ تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسے

هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

۲۲۳۱- عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا

۲۲۱۴- عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيْكَ سَمِعَهُ أَبُوْكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ أَبِيْكَ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

فَضْلُ الصِّيَامِ

۲۲۱۵- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِيْنَ يُفْطِرُ وَحِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ

پاک وصاف ہوگا۔ جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا۔ وہ اس دن اپنے گناہوں سے پاک وصاف تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے۔ اور صحیح روایت کچھ یوں ہے کہ ابو سلمہؓ نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنا۔

دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اس میں اس طرح ہے من صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا جو شخص رمضان المبارک میں روزے رکھے اور کھڑا ہو۔ ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے۔

(۱۰۸) سیدنا حضرت نضر بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؓ سے دریافت کیا۔ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے جو آپؓ نے اپنے والد ماجد سے سماعت فرمائی ہو۔ اور آپؓ کے والد نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ درمیان میں اور کوئی واسطہ نہ تھا۔ آپؓ نے فرمایا اچھا مجھے میرے والد گرامی نے حدیث شریف بیان فرمائی۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جل جلالہٗ نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لیے اس کے قیام کو سنت کیا ہے لہٰذا جو شخص دن کو روزہ رکھے اور ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا۔ جیسے وہ اس روز تھا۔ جب اسے اس کی ماں نے جنا

روزے کی فضیلت کا بیان

(۱۰۹) سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے

اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۶ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔ ترجمہ حسب سابق۔

۲۲۱۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(۱۱۰) سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّائِمُ يَفْرَحُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ فِطْرِهِ وَيَوْمَ يَلْقَى اللهَ وَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

(۱۱۱) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ جُنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ

(۱۱۲) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اس کے لیے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مگر اللہ جل جلالہٗ کا ارشاد ہے۔ روزہ خاص میرے لیے ہے۔ میں اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے (جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے۔ اسی طرح روزہ شیطان کے حملوں، گناہوں سے بچاتا ہے) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک تو روزہ افطار کرتے وقت۔ اور دوسری

لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

۲۲۲۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ اِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

۲۲۲۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ شَاتَمَهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

۲۲۲۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

پروردگار سے ملتے وقت۔ البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

(۱۱۳) سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے سب اعمال اپنے آپ کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بیہودہ گفتگو نہ کرے اور نہ ہی چلائے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے اور روزہ دار کو دوہری خوشی ہے۔ ایک تو وہ اس وقت خوش ہوتا ہے جب روزہ افطار کرتا ہے۔ اور دوسری خوشی اسے اس وقت ہو گی جب وہ اللہ جل جلالہٗ سے روزہ دار ہونے کی حیثیت سے ملے گا۔

(۱۱۴) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے سب اعمال اپنی ذات کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بیہودہ گفتگو نہ کرے۔ اور نہ ہی چلائے۔

اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے۔ تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالےٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُولُ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَہٗ إِلَّا الصِّیَامَ ھُوَ لِی وَأَنَا أَجْزِی بِہٖ وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیحِ الْمِسْكِ۔

کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا، آدمی کا ہر کام اس کے لیے ہے! مگر روزہ وہ میرے لیے خاص ہے! اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہٗ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۳ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا ابْنُ آدَمَ فَلَہٗ عَشْرُ أَمْثَالِھَا إِلَّا الصِّیَامَ لِی وَأَنَا أَجْزِی بِہٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے، آدمی کو ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا مگر روزہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا!

۲۲۲۴ عَنْ أَبِی أُمَامَۃَ قَالَ أَتَیْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِی بِأَمْرٍ آخُذُہٗ عَنْكَ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی نیکی ارشاد فرمایئے جس کو میں آپ سے حاصل کروں! آپ نے ارشاد فرمایا، تم روزے کا اختیار کرو اس کے مثل کوئی عبادت نہیں۔

۲۲۲۵ عَنْ أَبِی أُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مُرْنِی بِأَمْرٍ یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہٖ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام ارشاد فرمایئے جس سے اللہ مجھے نفع دے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے اوپر روزہ لازم کرلو اس کے برابر کوئی کام نہیں!

۲۲۲۶ عَنْ أَبِی أُمَامَۃَ أَنَّہٗ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَیُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّہٗ لَا عِدْلَ لَہٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، کونسا عمل افضل ہے، آپ نے ارشاد فرمایا روزہ! کوئی دوسرا عمل اس کے برابر نہیں۔

۲۲۲۷ عَنْ أَبِی أُمَامَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مُرْنِی بِعَمَلٍ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّہٗ لَا عِدْلَ لَہٗ۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، روزہ رکھیے اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں،

۲۲۲۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

الصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

روزہ ڈھال ہے،

۲۲۳۰ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے!

۲۲۳۱

۲۲۳۲ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لِي الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُوْنُ ابْنُ أَبِي شَبِيْبٍ بِنْ مُعَاذِ بِنْ جَبَلٍ

شعبہ سے مروی ہے کہ مجھ سے الحکم نے بیان کیا اور مجھ سے بیان کیا میمون بن ابی شبیب بن معاذ بن جبل نے

۲۲۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

سیدابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ سپر ہے،

نوٹ،، جنۃ ڈھال سپر جوگناہوں سے بازرکھتا اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے،

۲۲۳۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ ڈھال ہے!

۲۲۳۴ عَنْ مُطَرِّفٍ رَجُلٍ مِنْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ فَقَالَ مُطَرِّفٌ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ جو حضرت عامر بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں سے مروی ہے کہ عثمان بن العاص نامی ایک شخص نے آپ کو پلانے کے لیے دودھ منگوایا مطرف نے کہا کہ میں روزے سے ہوں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا روزہ ڈھال ہے! جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی اور جنگ کے لیے ڈھال ہوتی ہے،

۲۲۳۵ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دودھ منگوایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا روزہ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کے لیے ڈھال ہوتی ہے

۲۲۳۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلَى عُثْمَانَ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ۔

سعید بن ابوہند سے مرسلاً حدیث سابق کی مثل مروی ہے کہ مطرف حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ڈھال ہوا،

۲۲۳۷ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا۔

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپؐ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرماتے تھے، روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو نہ پھاڑ ڈالے توڑ،، جب تک کہ غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے، کیونکہ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے،

۲۲۳۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا يَجْهَلْ يَوْمَئِذٍ وَاِنِ امْرُؤٌ جَهِلَ عَلَيْهِ فَلَا يَشْتِمْهُ وَلَا يَسُبَّهُ وَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روزہ آگ سے بچنے کی ڈھال ہے، جو شخص صبح کے وقت روزہ دار اٹھے اور اس دن وہ جہالت نہ کرے، اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ بدتمیزی کرے تو وہ اسے گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! البتہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے،

۲۲۳۹ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا۔

سیدنا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو نہ پھاڑے!

۲۲۴۰ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِيْنَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُ فِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ اُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِيْهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ فِيْهِ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، اس میں روزہ داروں کے سوا کوئی نہ جائے گا، جب اس میں آخری شخص اس کے اندر داخل ہو گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، جو شخص وہاں داخل ہو گیا، وہ اس کے پانی کو پئے گا! اور جس نے پانی پی لیا کبھی پیاسا نہ ہو گا!

۲۲۴۱ عَنْ سَهْلٍ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ هَلْ لَكُمْ اِلَى الرَّيَّانِ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا

سیدنا حضرت سہل نے فرمایا۔ جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ آؤ ریان کی طرف جو شخص اس کے اندر داخل ہو گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا! جب

فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

سب اس کے اندر داخل ہو چکیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا! بعدازاں اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا،

۲۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعٰى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا دے اسے جنت میں پکارا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے راستہ سے بلایا جائے گا! اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جائے گا! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جو شخص سب دروازوں سے بلایا جائے گا! اس پر کیا ہے! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جو سارے دروازوں سے بلایا جائے گا! حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں اور مجھے توقع ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہو گے!

نوٹ ،، اللہ کی راہ میں جوڑا صدقہ کرنے کا مطلب ہے۔ دو اشرفیاں یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں یا دو غلام یا دو لونڈیاں۔ خیرات صدقہ یا آزاد کرنا! نیز حدیث ھٰذا سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت معلوم ہوئی نیز حدیث ھٰذا سے ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی ہیں نیز نماز روزہ، صدقہ اور جہاد میں آپ سب نیکیوں اور خیرات میں صدیق کامل ہیں!

۲۲۴۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے! اور ہم نوجوان تھے کسی چیز کی تاب نہ رکھتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا، اے نوجوانوں کے گروہ! تم نکاح کرو کیونکہ نکاح کر لینے سے نظر نیچی رہتی ہے (یعنی عورتوں کے گھورنے سے بچاتا ہے!) اور شرم گاہ زنا سے محفوظ رہتی ہے! اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے۔ روزہ اس کو خصی کردے گا یعنی روزہ اس کی شہوت کو کم کردے گا!

۲۲۴۴ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَقِيَ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے!

عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَا بِهِ فَحَدَّثَهُ وَأَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

کہ عرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوئی، اور آپ نے علیٰحدگی میں ان سے بات چیت کی۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کہ کیا میں آپ کا نکاح ایک نوجوان عورت سے کردوں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث شریف بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے جو اس کی نگاہ کو نیچا رکھے گا، اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی کردے گا یعنی اس کی شہوت کو کم کردے گا۔

۲۲۴۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جس کو اس کی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کی شہوت کو کم کردے گا:

۲۲۴۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ حضرت علقمہ، حضرت اسود اور کئی دوسرے لوگ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بیان فرمائی۔ کیونکہ میں ان سب میں سے کم سن تھا! حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرمگاہ کے لیے زیادہ حفاظت کرنے والا ہے

۲۲۴۷ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے! سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

نے فرمایا، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ہم نوجوانوں کے پاس سے ہوا آپ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص ذی استطاعت ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے! اور جس شخص کی اتنی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزے سے اس کو خصی کر دے گا یعنی اس کی شہوت کم ہو جائے گی۔

نوٹ: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں معشر راوی کا نام زیاد بن کلیب ہے وہ ثقہ ہیں، ابراہیم نخعی کے مصاحب تھے۔ ان سے مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا! ایک اور معشر مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے! ان کا اسم گرامی نجیح ہے، جو ضعیف ہیں اور منکر احادیث ضعف کے ساتھ ملا لیں! ان کی منکر احادیث میں سے ایک وہ حدیث ہے! جو اس نے محمد بن عمرو سے روایت کی! آپ نے ابو سلمہ سے آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے! اور ایک اور حدیث کچھ اور طرح ہے جو حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی! انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گوشت کو چھری سے نہ کاٹو لیکن اسے نوچ کر کھاؤ۔

بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ جل جلالہ کی رضا کے لیے ایک روزہ رکھنے والے شخص کا ثواب

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ زَحْزَحَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَالِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص (جہاد یا حج کے سفر میں) فی سبیل اللہ روزہ رکھے اس روزے کی وجہ سے اللہ جل شانہٗ اسے جہنم سے ستر برس کی راہ سے دور فرما دے گا!

۲۲۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَالِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا۔ ۲۲۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا بَاعَدَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِذَالِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَهُ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۲۲۵۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ تَعَالَى بِذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ النَّارِ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

۲۲۵۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

۲۲۵۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۲۲۵۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللَّهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ - ان تمام احادیث کا ترجمہ مذکورہ بالا احادیث کے مطابق ہے۔ مگر الفاظ میں معمولی اختلاف ہے

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے،

۲۲۵۹ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

نوٹ// حضرت امام مالک رحمہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اور حضرت امام شافعی کے نزدیک اگر تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے! ورنہ افطار افضل ہے! اور حضرت سعید بن المسیب، حضرت امام اوزاعی، احمد اور اسحاق کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ احادیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر روزہ رکھنے سے نقصان اور ضرر کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھا جائے

۲۲۶۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

(نوٹ// امام نسائی فرماتے ہیں کہ سعید ابن المسیب سے مروی یہ روایت غلط ہے اور درست جبکہ پہلی روایت ہے! ابن کثیر کا ساتھ اس روایت میں کسی نے نہیں دیا،

۲۲۶۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ فَسَأَلَ فَقَالُوا رَجُلٌ أَجْهَدَهُ الصَّوْمُ

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر جمع لوگوں کو دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

لوگوں نے بتایا یہ شخص روزے کی وجہ سے پریشان ہوگیا ہے! (اور یہ واقعہ سفر میں پیش آیا) آپ نے ارشاد فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے؟

۲۲۶۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ قَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ هٰذَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَائِمٌ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے نزدیک سے گزرے جس پر لوگ درخت کے نیچے پانی ڈال رہے تھے، آپ نے پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! روزہ دار ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اسے قبول کرلو

۲۲۶۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاقْبَلُوْهَا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اسے قبول کرو!

۲۲۶۴ أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ۔

۲۲۶۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۲۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے

۲۲۶۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحِ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ فَأَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ کی طرف ماہ رمضان المبارک میں روانہ ہوئے حتی کہ آپ وادی کراع الغمیم میں جلوہ افروز ہوئے آپ نے روزہ رکھا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی روزے رکھے، حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ روزہ لوگوں پر گراں گزر رہا ہے، آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا۔ اور پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے! اس پر بعض لوگوں نے تو روزہ کھول دیا۔ اور بعض

نے روزہ رکھا آپ کو خبر پہنچی کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا، ایسا کرنے والے گنہگار ہیں

نوٹ ،، یہ اس وجہ سے ہے کہ جب سفر میں روزہ شاق گزرے تو افطار بہتر ہے خصوصاً جہاد کے سفر میں، جہاں روزے سے بے تاب و تواں ہونے کا اندیشہ ہے

نوٹ ،، کراع الغمیم دو لفظ ہیں، کراع سے مراد مدینہ الغمیم ایک وادی کا نام ہے، اور دونوں مل کر ایک موضع کا نام ہیں جو مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے

۲۲۶۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اُدْنِیَا فَكُلَا فَقَالَا اِنَّا صَائِمَانِ فَقَالَ اِرْحَلُوْا لِصَاحِبَیْكُمْ اِعْمَلُوْا لِصَاحِبَیْكُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان والی جگہ) مر الظہران کے مقام پر سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا، آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ قریب ہو جائیے! اور کھانا کھائیے! ان دونوں حضرات نے عرض کیا کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ ان دونوں حضرات کی سواریاں تیار کرو، اور ان کے حصے کا کام تم خود کرو کیونکہ وہ روزہ دار ہیں۔

۲۲۶۹ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَغَدّٰی بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءَ مُرْسَلٌ۔

ابو سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مر الظہران میں حضور علیہ السلام صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور صدیق و عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: ناشتے میں شرکت کرو۔

۲۲۷۰ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ مُرْسَلٌ۔

ابو سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مر الظہران میں آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور ابو بکر صدیق و عمر آپ کے ساتھ تھے

ذِكْرُ وَضْعِ الصِّیَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ

روزہ مسافر کے لیے معاف ہونا

۲۲۷۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ یَا اَبَا اُمَیَّةَ فَقُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ اُدْنُ مِنِّیْ حَتّٰی اُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّیَامَ وَنِصْفَ

سیدنا حضرت عمرو ابن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں سفر کر کے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے صبح کے کھانے کے لیے ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، ادھر میرے پاس آؤ، میں تمہیں مسافر کے روزہ وغیرہ کے احکام سے مطلع کر دوں

الصَّلٰوةِ۔ اللہ جل جلالہ نے مسافر پر روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی۔

۲۲۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنْهُ يَعْنِي الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔ ۲۲۶۳ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِاَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔ دونوں حدیثوں کا ترجمہ حسب سابق ہے البتہ دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے واپس آیا اور حضور کو سلام عرض کیا اور جب میں واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا کہ کھانے کا انتظار کر

۲۲۶۴ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ اَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ۲۲۶۵ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا اَبَا اُمَيَّةَ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ اُدْنُ اُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔ ۲۲۶۶ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ اَنَّهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ اُخْبِرْكَ عَنِ الصِّيَامِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔ ۲۲۶۷ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ۔ ان تمام احادیث کا ترجمہ حسب سابق ہے۔

۲۲۶۸ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ يَعْنِيْ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بلاشبہ اللہ جل جلالہ نے مسافر پر روزہ اور آدھی نماز معاف فرمادی اور حاملہ اور دودھ پلانے والی (سے ان کو نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں اور بعد میں قضا کریں)

۲۲۶۹ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ شَيْخٍ مِّنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا ثُمَّ اَلْفَيْنَاهُ فِيْ اِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اَنَّهُ ذَهَبَ فِيْ اِبِلٍ لَهُ فَانْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ اَوْ قَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ اَوْ قَالَ اُدْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے قشیر قبیلے کے ایک بوڑھے سے سنا انہوں نے اپنے چچا سے سنا، ایوب نے فرمایا کہ پہلے اس بوڑھے نے ہم سے ایک حدیث شریف بیان کی پھر ازاں اسے ہم نے اس کے اونٹوں میں دیکھا تو حضرت ابوقلابہ نے اسے فرمایا کہ حدیث شریف بیان کیجئے! اس نے بتایا کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث شریف بیان کی کہ وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قریب آئیے اور کھانا کھائیے! میں نے عرض

کیسا کہ میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے فرمایا۔ اللہ جلّ جلالہٗ
عم نوالہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ کو معاف کر دیا ہے
اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے (روزہ
معاف فرما دیا ہے!)

۲۲۸۰ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي صَاحِبِ الْحَدِيثِ فَدَلَّنِي عَلَيْهِ فَلَقِيتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِي قَرِيبٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلٍ كَانَتْ لِي أُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ فَدَعَانِي إِلَى طَعَامِهِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ
حضرت ابو قلابہ نے مجھ سے یہ حدیث شریف بیان کی اور پھر
فرمایا، آپؐ اس حدیث شریف بیان کرنے والے سے ملیں گے
بعد ازاں مجھے اس کی نشانی بتائی، میری ملاقات
ان سے ہوئی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے عزیز نے
بتایا جنہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے انہوں نے کہا
حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ لے کر
گیا، جب میں آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ کھانا
تناول فرما رہے تھے، آپؐ نے مجھے کھانے کے لیے یاد فرمایا
میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے مجھے فرمایا
کہ قریب آجا جیسے میں تمہیں بیان کر دوں اللہ جلّ جلالہٗ نے
مسافر کے لیے آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے۔

۲۲۸۱ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى قَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

ایک صاحب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت اقدس میں ایک ضرورت کیلیے حاضر ہوا اور آپؐ صبح کا کھانا تناول
فرما رہے تھے۔ آپؐ نے حکم فرمایا کہ میں آپؐ کے ساتھ مل کر
کھانا کھاؤں۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے
فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں روزہ کا حکم بتاؤں، اللہ جلّ جلالہٗ نے
مسافر کو آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے! اور اسی طرح
حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رخصت دی ہے۔

۲۲۸۲ عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ تَعَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ

حضرت ہانی بن شخیر رضہ سے مروی ہے کہ آپ نے حریش
قبیلے سے متعلق شخص سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے
سنا انہوں نے فرمایا کہ میں مسافر تھا! اور حضور سرورِ کونین صلے
اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا! میں روزہ دار
تھا اور آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے! آپؐ نے ارشاد فرمایا
کہ آؤ (اور کھانا کھاؤ) میں نے عرض کیا، حضور میں روزہ سے

قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔

ہوں، آپؐ نے فرمایا آئیے! کیا آپؐ کو معلوم نہیں کہ اللہ جل جلالہٗ نے کیا مسافر کو معاف فرما دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کیا معاف فرما دیا ہے؟ ــــــــــ آپؐ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز

۲۲۸۳ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے، آپؓ نے ایک بلحریشی شخص سے سنا، اس نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم سفر میں رہا کرتے تھے جب تک اللہ چاہتا۔ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے میں روزے سے رہا اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے آپؐ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، آپؐ نے ارشاد فرمایا آؤ، تمہیں وہ معلوم نہیں جو اللہ جل جلالہٗ نے مسافر کو معاف فرمایا ہے، میں نے عرض کیا کیا معاف کیا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا، روزہ اور آدھی نماز

۲۲۸۴ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ اَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپؓ نے بلحریش کے ایک شخص سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے سنا! فرمایا کہ ہم سفر میں رہتے تھے جب تک کہ اللہ کو منظور ہوتا، تو ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوگئے! اور آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپؐ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے ارشاد فرمایا، میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے

۲۲۸۵ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَاْكُلُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ اَتَدْرِيْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ میں مسافر تھا پس میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں روزہ دار تھا آپؐ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں! آپؐ نے ارشاد فرمایا، کیا تمہیں

معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو کیا کیا معاف فرما دیا ہے ۔ میں نے عرض کی مسافر سے کیا کیا معاف فرمایا ہے ۔ آپ نے فرمایا روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے ۔

۲۲۸۶ عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ أُدْنُ فَاطْعَمْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فَادْنُ فَاطْعَمْ فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ ۔

سیدنا حضرت غیلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، کہ میں حضرت ابو قلابہ کے ہمراہ سفر میں نکلا ، آپ نے کھانا میرے سامنے رکھا ۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں ! ابو قلابہ نے فرمایا ، کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے آپ کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا ! آپ نے ایک شخص سے حکم فرمایا کہ قریب آئیے اور کھانا کھائیے ! اس شخص نے عرض کیا کہ میں روزے سے ہوں ! آپ نے ارشاد فرمایا ۔ اللہ جل جلالہ نے مسافر کے لیے سفر میں آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے ! آئیے اور کھائیے ۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر کھا لیا ،

فَضْلُ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصَّوْمِ

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

۲۲۸۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے ، ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا ، ایک دن گرمی سخت تر تھی ہم نے اتر کر سائے لگائے ، روزے دار تھک کر گر پڑے اور بے روزے اٹھے اور شتوں کو پانی پلایا ، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، افطار کرنے والے آج کا اجر و ثواب لے گئے

ذِكْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے جیسے گھر میں بے روزہ ہونا

۲۲۸۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے ۔ جیسے حضر میں افطار کرنا ،

نوٹ ۔ اگر ضرر نقصان کا اندیشہ ہو تو سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے ۔ لیکن اگر کسی قسم کا اندیشہ اور فکر نہ ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ،

۲۲۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہی ہے جیسے حضر میں روزہ نہ رکھنا۔

۲۲۹۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اَلصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ سفر میں روزہ رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے شخص کی طرح ہے۔

اَلصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا

۲۲۹۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ اُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَاَفْطَرَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں سفر پر نکلے تو آپ روزے سے تھے حتے کہ آپ صحرا اور مدینہ منورہ میں واقع مقام قدید پر پہنچے بعد ازاں دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے افطار فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے سفر میں روزہ رکھا ہو بعد ازاں اسے تکلیف ہو تو وہ روزہ توڑ سکتا ہے!

۲۲۹۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے نکلے تو آپ نے روزہ رکھا حتے کہ آپ مقام قدید میں پہنچے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہو گئے۔

۲۲۹۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَاَفْطَرَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا یہاں تک کہ قدید میں آ گئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا آپ نے اور آپ کے اصحاب نے پیا۔

۲۲۹۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى اَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے تو آپ روزے سے تھے حتے کہ آپ مقام عسفان پہنچے، وہاں پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا، اور رمضان المبارک میں پیا، سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے رمضان المبارک میں روزے رکھے اور جو چاہے افطار کرے

۲۲۹۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَفَرَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،

رمضان فصام حتى بلغ عسفان ثم دعا بإناء فشرب نهارا يراه الناس ثم أفطر۔

آپ روزے سے تھے حتی کہ آپ مقام عسفان میں پہنچے بعد ازاں آپ نے ایک برتن طلب فرمایا اور دن کو پانی پیا۔ حاضرین دیکھ رہے تھے! اس کے بعد روزہ نہیں رکھا،

٢٣٩٦ عن العوام بن حوشب قال قلت لمجاهد الصوم في السفر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم ويفطر۔

سیدنا حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت مجاہد سے دریافت کیا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے مجھے بتایا کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھتے اور افطار بھی فرماتے،

٢٣٩٧ عن مجاهد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صام في شهر رمضان وأفطر في السفر۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھے اور بعد ازاں سفر میں افطار فرمایا،

٢٣٩٨ عن حمزة بن عمرو الأسلمي أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر قال إن ... ثم ذكر كلمة معناها إن شئت فصم وإن شئت فأفطر۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا پھر ایسی بات کا ذکر کیا جس کا معنی ہے تو روزہ رکھو اور دل چاہے تو نہ رکھو!

٢٣٩٩ عن حمزة بن عمرو قال يا رسول الله ... مثله مرسل۔ ٢٤٠٠ عن حمزة قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر قال إن شئت أن تصوم فصم وإن شئت أن تفطر فأفطر۔ ٢٤٠١ عن حمزة بن عمرو قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر فقال إن شئت أن تصوم فصم وإن شئت أن تفطر فأفطر۔ ٢٤٠٢ عن حمزة بن عمرو الأسلمي قال يا رسول الله إني أجد قوة على الصيام في السفر قال إن شئت فصم وإن شئت فأفطر۔ ٢٤٠٣ عن حمزة بن عمرو أنه سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصوم في السفر قال إن شئت أن تصوم فصم وإن شئت أن تفطر فأفطر۔

ان سب روایات کا مفہوم وہی ہے البتہ الفاظ میں معمولی اختلاف ہے:

٢٤٠٤ عن حمزة بن عمرو قال كنت أسرد الصيام على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إني أسرد الصيام في السفر فقال إن شئت فصم وإن شئت

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی

فَأَفْطِرْ.

چاہے تو افطار کرو،

٢٣٠٥ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصِّيَامَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی چاہے تو افطار کرو!

٢٣٠٦ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا يَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ رکھتے آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کے متعلق) دریافت کیا، تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارا جی چاہے تو روزے رکھو اور جی چاہے تو نہ رکھو!

٢٣٠٧ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُ فِيَّ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ.

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں دوران سفر روزہ رکھ سکتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں تو کیا ایسا کرنا گناہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اللہ جل شانہ عم نوالہ کی بندہ کو عطا فرمائی ہوئی رخصت ہے! جو شخص اس رخصت کو لے لے تو اچھا ہے اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس کو کوئی گناہ نہیں۔

٢٣٠٨ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں، آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

٢٣٠٩ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں سفر میں روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

٢٣١٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ وَکَانَ کَثِیْرَ الصِّیَامِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

سے مروی ہے، کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حضرت حمزہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، آنحضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھو اور اگر تمہارا جی چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔ ۲۳۱۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِیَّ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِی السَّفَرِ وَکَانَ رَجُلًا یَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

ترجمہ گزشتہ ہے جو اوپر گزرا۔

۲۳۱۳ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ فِیْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم رمضان المبارک میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے، ہم میں سے بعض افراد تو روزہ رکھتے اور بعض دوسرے افطار کرتے، اور کوئی دوسرے کو عیب نہ لگاتا۔

۲۳۱۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا یَعِیْبُ الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

۲۳۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَاَفْطَرَ بَعْضُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔

۲۳۱۶ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَصُوْمُ الصَّائِمُ وَیُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا یَعِیْبُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونوں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم سے کوئی شخص روزہ رکھتا اور کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا۔

اَلرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ اَنْ یَّصُوْمَ بَعْضًا وَّیُفْطِرَ بَعْضًا

مسافر کو رمضان المبارک میں کچھ روزے رکھنے اور بعض دنوں کے افطار کا اختیار ہے

۲۳۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی اِذَا کَانَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مدینہ منورہ) سے روزے رکھے ہوئے تشریف لائے اور جب آپ

بِالْقَدِيْدِ اَفْطَرَ۔

مقام قدید میں پہنچے تو آپ نے افطار فرمایا،

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

جو شخص ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کرے اسے افطار کرنے کی رخصت :۔

۲۲۱۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر فرمایا تو آپ نے روزہ رکھا جب آپ مکہ مکرمہ سے دوسری طرف عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا، اور دن کو پانی پیا اس لیے تاکہ لوگ دیکھیں پھر روزہ نہ رکھا البتہ آپ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ پہنچے، سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا اور آپ نے افطار بھی فرمایا تو اب جس شخص کی مرضی ہو وہ روزہ رکھے اور جس شخص کا جی چاہے وہ افطار کرے

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزے معاف ہونا :۔

۲۲۱۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم دن کا کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا، آؤ اور کھانا کھاؤ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں ! آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے ! اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے ! (جبکہ ضرر کا اندیشہ ہو لیکن پھر قضا کرنا ضروری ہے :)

نوٹ :، جب آدمی ایسا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے جان جانے یا مرض کے بڑھنے یا دیر پا ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے جب وہ تندرست اور صحت مند ہو جائے تو روزہ کی قضا کرے۔ ایسا بوڑھا کہ روز بروز کمزور ہو گا نہ اب روزہ رکھنے پر

قادر اور شرط ہے آئندہ قادر ہو سکے گا، ہر روز کے بدلے میں فدیہ دے یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلائے یہ بوڑھا شخص جو فدیہ دیتا رہا پھر روزہ پر قادر ہو گیا تو فدیہ نفل ہو گا مدتہ کی قضا لازم ہے، جو شخص ایسا مریض یا بوڑھا ہو کہ وہ گرمیوں میں روزہ نہ رکھ سکے تو وہ آپ افطار کرے موسم سرما میں رکھے حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت جب انہیں اپنی ذات یا بچے کی صحت کا اندیشہ ہو تو انہیں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، لیکن قضا بہر حال لازم ہے،

تَاوِيْلُ قَوْلِ اللهِ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ

اللہ جل جلالہ کے قول وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کی تفسیر

۲۲۲۰. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُّفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ یعنی جو شخص روزے کی استطاعت رکھتا ہو وہ ایک مسکین کا کھانا دے اگر روزہ نہ رکھنا چاہے، تو جو شخص چاہتا روزے رکھتا اور جو شخص چاہتا وہ فدیہ دے دیتا حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت شریفہ نازل ہوئی (فمن شهد منكم الشهر فليصمه) اور سابقہ آیت منسوخ ہو گئی،

نوٹ،، لہٰذا ثابت ہوا کہ مسافر اور مریض کے سوا باقی سب کے لیے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھیں البتہ مسافر اور مریض روزہ قضا کریں

بعض علماء کے نزدیک پہلی آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے ہیں جیسے بوڑھا انہیں روزہ رکھنے اور فدیہ دینے میں اختیار ہے!

۲۲۲۱ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ يُطِيْقُوْنَهٗ يُكَلَّفُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اٰخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ لَا يُرَخَّصُ فِيْ هٰذَا اِلَّا الَّذِيْ لَا يُطِيْقُ الصِّيَامَ اَوْ مَرِيْضٌ لَا يُشْفٰى ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وعلى الذين يطيقونه کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں کو بیماری میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو انہیں چاہیے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا دیں اگر کوئی ایک اور مسکین کو دے دے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، تاہم روزہ رکھنا بہتر ہے یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس شخص کے لیے رخصت ہے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتا! جیسے کمزور ضعیف، جسے نقصان پہنچتا ہے، یا بیماری جس سے وہ تندرستی نہیں پا سکتا!

نوٹ: بعض علماء کے نزدیک لا مقدر ہے۔ جیسے اس آیت شریفہ میں ہے۔ یبین اللہ لکم ان تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعض کے نزدیک یطیقونہ اطاقۃ سے ماخوذ ہے جس کے معانی سلب طاقت کے ہیں تو معنی یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں یا روزہ رکھیں بہرحال اچھے بھلے موٹے تازے طاقت ور شخص کو کسی نے فدیہ کی رخصت نہیں دی

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت پر روزے کا معاف ہونا باب

۲۳۲۲ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ اِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ، كُنَّا نَحِيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ جب حائضہ عورت حیض سے پاک ہو تو وہ نماز قضا کرے؟ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تو حروریہ ہے ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا اور جب ہم پاک ہو جاتیں تو حضور علیہ السلام ہمیں روزہ قضا کرنے کا حکم فرماتے اور ہم کو رسول اللہ نماز کی قضا کا حکم نہ فرماتے۔

نوٹ: حروری نسبت ہے حروراء کی طرف اور حروراء کوفہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جہاں خارجی جمع ہوئے تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں وہاں قتل کیا تھا

۲۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيَكُوْنُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَقْضِيْهِ حَتّٰى يَجِيْءَ شَعْبَانُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ مجھ پر رمضان المبارک کے روزے ہوتے پھر میں انہیں قضا نہ کرتی حتیٰ کہ شعبان المعظم آجاتا!

اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ اَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِيْ رَمَضَانَ هَلْ يَصُوْمُ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ

عورت جب حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے رمضان المبارک میں واپس آئے اور دن ہو تو وہ کیا کرے؟؟

۲۳۲۴ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوْا مِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَصُمْ قَالَ

سیدنا حضرت محمد بن صیفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے یوم عاشورا کو کچھ کھایا ہے، لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہے اور بعض نے

فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوا إِلَى أَهْلِ الْعَرُوضِ فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ۔

نہیں رکھی آپ نے ارشاد فرمایا تو باقی دن پورا کرو اور آپ نے شہر کے کنارے پر رہنے والوں کو کہلا بھیجا کہ باقی دن کو پورا کریں

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان المبارک میں بھی امساک کرنا لازمی اور ضروری ہوگا

إِذَا لَمْ يُجْمِعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُومُ ذَالِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ

اگر رات کو روزے کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے؟

۲۳۲۵ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَذِّنْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوم عاشوراء کو اعلان کر دو کہ جس شخص نے کچھ کھا پیا ہے وہ باقی ماندہ دن کو کچھ نہ کھائے پیئے۔ اور جس شخص نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ کی نیت کرنا۔

النِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ

۲۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذَالِكَ الْيَوْمِ وَقَدْ أُهْدِيَ إِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَهُ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ أَدْنِيهِ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ التَّطَوُّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے کہا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہے پھر آپ ایک دن تشریف لائے تو میرے پاس کھجور، پنیر گھی آٹے کا بنا ہوا حیس نامی کھانا تھا! میں نے آپ کیلیے محفوظ رکھا کیونکہ آپ حیس پسند فرماتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حیس ملا ہے یہ میں نے آپ کیلیے چھپا رکھا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا لاؤ میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی پس آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا نفل روزہ اپنے مال سے نفلی صدقہ کرنے کے برابر ہے، اب اس شخص کو اختیار ہے کہ وہ دے یا نہ دے!

۲۳۲۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةً قَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ أُهْدِيَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ

لَنَا حَيْسٌ فَجِئْتُ بِهِ فَأَكَلَ فَعَجِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلْتَ عَلَيَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ أَكَلْتَ حَيْسًا قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةُ إِنَّمَا مَنْزِلَةُ مَنْ صَامَ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ أَوْ غَيْرِ قَضَاءِ رَمَضَانَ أَوْ فِي التَّطَوُّعِ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مَالِهِ فَجَادَ مِنْهَا بِمَا شَاءَ فَأَمْضَاهُ وَبَخِلَ مِنْهَا بِمَا بَقِيَ فَأَمْسَكَهُ۔

۲۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيْءُ وَيَقُوْلُ هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَائِمٌ فَأَتَانَا يَوْمًا وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّيْ قَدْ أَصْبَحْتُ أُرِيْدُ الصَّوْمَ فَأَكَلَ۔

۲۳۲۹ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْنَا أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيْبًا فَقَالَ إِنِّيْ صَائِمٌ فَأَفْطَرَ۔

۲۳۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِيْنِيْهِ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَائِمٌ

وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے! آپ دوسری دفعہ میرے پاس تشریف لائے! اور مجھے حیس نامی ایک کھانا پیش کیا گیا تھا، میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوئی! آپ نے اسے تناول فرمایا، میں حیران ہوگئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ پہلی دفعہ تشریف لائے تھے، اور اب آپ نے حیس بھی تناول فرمایا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے عائشہ! جو شخص روزہ رکھے لیکن وہ روزہ تو رمضان المبارک کے مقدس مہینے کا ہو اور نہ اس کی قضا کا یا نفل کا ہو اس کی مثال اس طرح ہے، جیسے کسی شخص نے اپنے مال سے صدقہ دیا پھر اس میں سے جتنا چاہا، سخاوت کر کے دے دیا! اور جتنا چاہا، بخیلی کر کے رکھ لیا،

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے، ہم عرض کرتے نہیں، آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے ہمارے پاس حیس بطور ہدیہ آیا تھا! آپ نے دریافت فرمایا آپ کے ہاں کچھ ہے ہم نے عرض کیا ہاں حیس کا حصہ آیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے صبح کے وقت روزے کی نیت کی تھی اور پھر کھانا کھایا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے! ہم نے عرض کیا کہ ہمیں حیس کھانا ہدیۃً پیش کیا گیا! اور اس میں سے ہم نے آپ کا حصہ رکھ لیا ہے! آپ نے فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ ڈالا،

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھ کر میرے پاس تشریف لاتے! اور دریافت فرماتے کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم عرض کرتے نہیں، آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے

ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

روزہ رکھا ہوا ہے! ایک دن حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم پھر پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا ہمارے پاس کچھ حیس آیا ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا چیز؟ میں نے عرض کیا حیس آیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے تو صبح روزے کی نیت کی تھی اور پھر کھانا کھایا:

۲۳۳۱ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے ہاں کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں روزے سے ہوں!

۲۳۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا هَدِيَّةٌ حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! بعد ازاں ایک اور دن حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یا رسول اللہ ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! اسے طلب کیا گیا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو صبح کے روزے کی نیت کی تھی! بعد ازاں حضور نے اسے تناول فرمایا،

۲۳۳۳ عَنْ مُجَاهِدٍ وَأُمِّ كُلْثُومٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ۔

حضرت مجاہد اور ام کلثوم نے بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت بیان فرمائی:

۲۳۳۴ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ إِذًا أَصُومُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَيَّ مَرَّةً أُخْرَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا آپ کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں روزہ رکھ لیتا ہوں بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا کہ حضور

فَقَالَ اِذًا اُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ

ہیلۃ جس کا کچھ حصہ بیش کیا گیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا تو میں آج افطار کرتا ہوں! اور میں روزے کو فرض کر

۲۳۳۵ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہو گا!

نوٹ،، حدیث ھذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث شریف کے مخالف ہے جو اوپر مذکور ہو چکی مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو۔ یا قضا اور کفارے دونوں کے روزے میں اور حضرت امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے

۲۳۳۶ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہو گا!

۲۳۳۷ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُوْمُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت ہے کہ حضور نے طلوع فجر سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے!

۲۳۳۸ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

۲۳۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ۲۳۴۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ۲۳۴۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۳۴۲ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں

۲۳۴۳ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ اَرْسَلَهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔

ام المومنین حضرت حفصہ نے کہا جس شخص نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی ہو وہ روزہ نہ رکھے اسے مالک بن انس نے مرسلاً روایت کیا

۲۳۴۴

۲۳۴۵ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهٗ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ دونوں نے فرمایا کوئی شخص روزہ نہ رکھے سوائے اس شخص کے جس نے روزہ کی نیت فجر سے پہلے کی ہو!

۲۳۴۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِذَا لَمْ يُجْمِعِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ۔

جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

۲۳۲۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ اِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ حضرت ابن عمرؓ نے بھی ایسا ہی کہا۔

صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جناب حضرت داؤد علیہ السّلام کے روزے کا بیان

۲۳۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا وَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلٰوةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ جل جلالہٗ کو سب روزوں سے زیادہ حضرت داؤد علیہ السّلام کا روزہ پسند ہے، آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے، اور اللہ جل جلالہٗ کو سب نمازوں سے حضرت داؤد علیہ الصّلاۃ والسّلام کی نماز پسند ہے، آپ آدھی رات تک سوتے اور تہائی رات تک جاگتے بعد ازاں آپ رات کے چھٹے حصے میں سوتے!

نوٹ، مراد یہ ہے کہ حضور رات کے بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے سوتے بعد ازاں چار گھنٹے جاگتے اور پھر دو ۲ گھنٹے سوتے!

صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ هُوَ وَاُمِّيْ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کے روزے کا بیان!

۲۳۲۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ میں افطار نہیں فرماتے تھے نہ سفر میں اور نہ ہی حضر میں!

۲۳۳۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے، حتّٰی کہ ہم کہتے تھے کہ آپ افطار نہ فرمائیں گے،

يُرِيْدُ اَنْ يَّصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ۔

۲۳۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ۔

۲۳۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَّلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔

۲۳۵۳ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ۔

۲۳۵۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ اَحَبُّ الشُّهُوْرِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّصُوْمَهٗ شَعْبَانَ بَلْ كَانَ يَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ۔

۲۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ

آپ پھر افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ روزے نہ رکھیں گے! اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ تک روزے نہ رکھے! سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک ہم کہتے اب افطار نہیں کریں گے!

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ فرماتی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی سارا قرآن مجید ایک رات میں ختم کیا ہو۔ یا رات سے لے کر صبح تک عبادت فرمائی ہو، یا آپ نے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں ہاں مگر رمضان المبارک کے روزے آپ نے رکھے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق پوچھا گیا، آپ نے بتایا کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے، یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم اب مسلسل روزے ہی رکھیں گے! بعدازاں آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار ہی فرمائیں گے، اور حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ماہ روزے پورے نہیں رکھے سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھنے کے لیے سب مہینوں سے شعبان المعظم کا مہینہ زیادہ پسند تھا! بلکہ آپ اسے رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے تھے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں

مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يَصُوْمُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ۔

۲۳۵۶ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

۲۳۵۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ۔

۲۳۵۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ أَوْ عَامَّتَهُ۔

۲۳۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا۔

۲۳۶۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

۲۳۶۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَرَكَ تَصُوْمُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذٰلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ۔

تک کہ ہم کہتے آپ افطار نہ فرمائیں گے اور آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی دوسرے ماہ میں روزے رکھتے نہ دیکھا!

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم اور رمضان المبارک کے سوا دو ماہ مسلسل روزے نہ رکھتے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کے سوا سال بھر میں مسلسل کسی ماہ کے روزے نہ رکھتے تھے! اور شعبان المعظم کو آپ رمضان المبارک سے ملا دیتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے، آپ سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن نہ رکھتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے تھے!

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو سب مہینوں سے زیادہ شعبان المعظم کے مہینے میں روزے رکھتے دیکھتا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس سے لوگ غافل اور سست ہیں!

رجب اور رمضان المبارک کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے! جس میں آدمی کے اعمال اللہ جل شانہٗ کے پاس

پہنچائے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل اٹھایا جائے تو حالت روزہ سے رہوں۔

۲۳۶۲ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمُ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس قدر روزے رکھتے ہیں کہ افطار نہیں فرماتے اور بعد ازاں افطار فرماتے ہیں اس قدر کہ روزے نہیں رکھتے؛ مگر جبکہ آپ کے روزوں کے درمیان دو دن آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ دونوں دنوں میں لازمی روزہ رکھتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ کون سے دن ہیں؟ میں نے عرض کیا سوموار اور جمعرات! آپ نے ارشاد فرمایا، یہ وہ دو دن ہیں جن میں اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش کیا جائے جب میں نے روزہ رکھا ہوا ہو!

۲۳۶۳ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھتے تھے لوگ کہتے کہ حضور اب افطار نہ فرمائیں گے بعد ازاں آپ افطار فرماتے تو لوگ یہ اندازہ کرتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اب روزہ نہ رکھیں گے!

۲۳۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۶۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۲۳۶۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۲۳۶۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے!

٢٣٦٩ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ۔

٢٣٧٠ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ۔

٢٣٧١ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔

٢٣٧٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

٢٣٧٣ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ۔

٢٣٧٤ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرّٰى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے ایک ہفتے میں دو سوموار اور جمعرات کو اور ایک دوسرے ہفتے سوموار کو آپ روزے رکھتے!

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کو سوموار اور جمعرات کو روزے رکھتے اور پھر دوسرے ہفتے کے سوموار کو روزہ رکھتے!

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم سوتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں گال کے نیچے رکھتے۔ اور آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی ابتداء سے تین روزے رکھتے اور آپ جمعۃ المبارک کے روز کم افطار فرماتے!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ظہر کی دو رکعتیں پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جب تک وتر نہ پڑھ لو نہ سو، اور آپ نے ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

سیدنا عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے محرم کی دسویں تاریخ کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کیا کہ دوسرے دنوں سے بہتر جان کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو ہاں مگر یہ ایام!

يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

رمضان المبارک اور عاشوراء کے

۲۳۷۵ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّيْ صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ۔

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے دسویں محرم کے دن منبر پر سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے اے مدینہ منورہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں! میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ آج کے دن کے متعلق فرماتے، میں نے روزہ رکھا ہے! اور جس شخص کا دل چاہے وہ روزہ رکھے!

۲۳۷۶ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ اَوَّلِ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ۔

سیدنا حضرت ہنیدہ بن خالد نے اپنی زوجہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے بیان کیا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء اور ذی الحجہ کے نو دنوں اور ہر ماہ کے تین دنوں میں روزہ رکھتے! ایک پہلے سوموار اور دو ۲ جمعرات کو

۲۳۷۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس نے مسلسل ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے نہ

نوٹ:، چونکہ وہ ہمیشہ بھوکا رہنے کا عادی ہو گیا۔ اور روزے کی غرض و غایت فوت ہو گئی ہر ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ملتا ہے، جب اس خواہش پر مسلسل عمل کیا جائے! ! ورنہ عمل میں دشواری پیدا نہ ہو گی!!

۲۳۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

۲۳۷۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

۲۳۸۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے نہ روزے رکھے اور نہ افطار کیا!

۲۳۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

إِنِّیْ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ۔

اَلنَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ

٢٣٨٣ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

٢٣٨٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

٢٣٨٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

٢٣٨٦ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

٢٣٨٧ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ

ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں! پھر حضرت عطاءؒ نے حدیث شریف بیان فرمائی! مجھے یاد نہیں رہا کیونکر ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق بیان کیا، مگر اتنا یاد ضرور ہے کہ آپ نے یوں ارشاد فرمایا۔ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے نہیں رکھے!

ہمیشہ روزے رکھنے کی ممانعت

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص دن کو کبھی افطار نہیں کرتا، آپ نے ارشاد فرمایا اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ افطار کیا!

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق ارشاد فرمایا نہ وہ روزہ ہے اور نہ ہی افطار ہے!

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہمارا گزر ایک شخص پر ہوا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! یہ شخص اتنی مدت سے افطار نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کتنے دن روزہ رکھتے ہیں (اس کے بے موقع و محل سوال سے) آپ ناراض ہوگئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا غصہ

وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ۔

کم کرنے کے لیے عرض کیا!)
ہم اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں، بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! جو کوئی ایسا کرے اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سَرْدُ الصِّيَامِ

۲۳۸۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ أَوْ أَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ۔

مسلسل روزے رکھنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا! تمہارا دل چاہے تو روزے رکھو اگر نہ چاہے تو نہ رکھو!

صَوْمُ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ

۲۳۸۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوا فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالُوا فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ

دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

سیدنا حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو یہ اس کے لیے اچھا تھا (ہمیشہ روزے رکھنے کی صورت میں رات کو کھانے کی کیا ضرورت ہے!)
حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، یہ بھی زیادہ ہے! لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے!

أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

آپ نے ارشاد فرمایا، یہ بھی زیادہ ہے! بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں اتنے روزے نہ بتاؤں جن سے دل کی بیماریاں (حسد بغض اور شہوت وغیرہ) دور ہوں! ہر ماہ تین روزے رکھنا!

نوٹ:، کیونکہ دین اسلام کا مقصد انسان کی صحیح تربیت ہے اور اس کے پاکیزہ اخلاق کی صحیح آبیاری ہے۔ جس طرح رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق مجھے اس لیے مبعوث کیا گیا کہ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں! اسی لیے اسلام میں ان عبادات کو بار بار تاکید کے ساتھ ادا فرمانے کا حکم فرمایا گیا ہے! روزہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے، اور انسان کے شب و روز بدل جاتے ہیں، اس کی خلوت اور جلوت بدل جاتی ہے، اس کا قول و عمل بدل جاتا ہے، اور یہ تو یہ ہے کہ دماغ کے سوچنے کا انداز اور دل میں پیدا ہونے والے جذبات میں ایک ہمہ گیر انقلاب پیدا ہو جاتا ہے، وہ کوئی ایسا کام نہیں کرسکتا کوئی ایسا حرف اپنی زبان پر نہیں لا سکتا جو اسے اپنے رب کریم کے حریم قرب سے دور کرنے کا باعث ہو خود انصاف فرمائیے۔ کہ جس شخص کا تصور حیات یہ ہو کیا اس کی زبان سے کسی کا آبگینہ ٹوٹ سکتا ہے کیا اس کی دست درازی سے کسی کی حق تلفی ہو سکتی ہے یہ شخص تو الفت اور محبت کا ایک شیریں چشمہ ہو گا جس سے بہنے والی ندیاں کشت حیات سیراب کرتی چلی جائیں گی۔! اس کا عمل نسیم صبح کا اثر رکھتا ہوگا! جس سے دلوں کے کملائے ہوئے غنچے کھل اٹھیں گے اور وہ اپنوں اور بیگانوں کے لیے آیتہ رحمت ہوگا!

۲۳۹۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوا بَلَى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ

حضرت عمرو بن شرحبیل سے مروی ہے ایک شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ کبھی بھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے۔ اس نے عرض کیا اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار تو آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے روزے کی خبر دوں جس سے دل کی گرمی دور ہو جاتی ہے۔

شَهْرٍ۔

٢٣٩١ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ الدَّهْرَ کُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یَوْمَیْنِ وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ وَیُطِیْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ فَکَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ کَیْفَ بِمَنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّیْ اُطِیْقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ کُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ هٰذَا صِیَامُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ۔

صَوْمُ یَوْمٍ وَاِفْطَارُ یَوْمٍ

٢٣٩٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ صِیَامُ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا۔

٢٣٩٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْکَحَنِیْ اَبِیْ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَکَانَ یَاْتِیْهَا فَیَسْاَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ یَطَاْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا مُنْذُ اَتَیْنَاهُ فَذَکَرَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِهٖ فَاَتَیْتُهٗ مَعَهٗ فَقَالَ کَیْفَ تَصُوْمُ قُلْتُ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ صُمْ مِنْ

لوگوں نے کہا، کیوں نہیں، آپ نے فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہ روزہ نہ افطار یا نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار، تو آپ نے فرمایا۔ کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔

پھر آپ سے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے! پھر آپ سے عرض کیا جو شخص ایک روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اتنی طاقت رکھوں! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر تین روزے رکھنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے مساوی ہے!

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمام روزوں سے بہتر روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک کھاتے پیتے گھرانے کی عورت سے کر دیا آپ اس عورت کے پاس آتے اور اس سے اس کے خاوند (میرا) کا (برتاؤ) سلوک پوچھتے تو وہ بولی: بہت اچھا آدمی ہے! اس نے آج تک میرے ساتھ ہم بستری نہیں کی اور نہ ہی بیت الخلا میں گیا! جیسے ہم اس کے پاس آئے ہیں! میرے والد نے اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے ارشاد

كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ۔

کا سے میرے پاس سے آگیا! میں اپنے والد کے ساتھ حضور کے پاس گیا! آپؐ نے دریافت فرمایا، تم روزے کس طرح رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ ہر ہفتے میں تین روزے رکھا کرو میں نے عرض کیا مجھے ان سے بھی زیادہ طاقت ہے آپؐ نے فرمایا۔ تو دو دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کر دیں! نے عرض کی مجھے اس سے زیادہ طاقت حاصل ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں سے زیادہ افضل حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں آپؐ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

نوٹ،، لم یطا لنا فراشا الخ کا لغوی معنی بستر کو روندنا اور پائخانہ کو تلاش کرنے کے ہیں مراد یہ ہے کہ وہ کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہیں تا کہ حقوق زوجیت ادا کرے۔ اور نہ ہی کبھی اس نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا ہے تا کہ بیت الخلاء میں جائے، قرآن میں ہے ورھبانیة ابتدعوھا ما کتبنٰھا علیھم اور انہوں نے ایسی رہبانیت کو اپنے آپ پر لازم کر لیا جسے ہم نے ان پر فرض نہیں فرمایا تھا حدیث شریف میں ہے لا رھبانیة فی الاسلام اسلام میں رہبانیت نہیں، اور ارشاد فرمایا! النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ نکاح میری سنت اور طریقہ ہے جو شخص میری سنت سے روگردانی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں حقوق میں سے بیوی کا حق ادا کرنا انتہائی ضروری ہے!

۲۳۹۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً فَجَاءَ يَزُورُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِي وَقَالَ زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَلْتَهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَلْتَفِتُ إِلَى قَوْلِهِ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْقُوَّةِ وَالِاجْتِهَادِ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكِنِّي أَنَا أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ فَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا۔ اور بعد ازاں آپ اس عورت سے اس کا حال دریافت کرنے تشریف لائے! اور اس عورت سے دریافت کیا کہ تیرا خاوند کیسا ہے؟ اس عورت نے کہا وہ کتنا اچھا آدمی ہے! رات کو سوتا ہی نہیں اور نہ دن کو افطار کرتا ہے! میرے والد مجھ سے ناراض ہو کر فرمانے لگے تو نے ایک مسلمان عورت کو تکلیف اور مصیبت میں ڈال رکھا ہے، میں نے ان کی بات پر دھیان اور توجہ نہ دی کیونکہ میں اپنے آپ میں قوت ہمت اور طاقت پاتا تھا! اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپؐ نے ارشاد فرمایا لیکن میں رات کو عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں! روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں! تم بھی عبادت کرو اور سوؤ اور روزہ

ذَالِكَ قَالَ اِقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ انْتَهٰى اِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ وَ اَنَا اَقُوْلُ اَنَا اَقْوٰى مِنْ ذَالِكَ ـ

رکھو اور افطار کرو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے! آپ نے فرمایا کہ تم حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ اور ایک دن افطار! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے! آپ نے ارشاد فرمایا ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرو! بعد ازاں کم کرتے ہوئے پندرہ دن تک پہنچے اور میں یہی عرض کر رہا تھا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے!

٢٣٩٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتِيْ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا تَفْعَلَنَّ نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ فَاِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِصَدِيْقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ يَطُوْلَ بِكَ عُمُرٌ وَاِنَّهُ حَسْبُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذَالِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ وَ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ وَمَا كَانَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ ـ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے، اور آپ نے ارشاد فرمایا، مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ساری رات عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ایسے ہی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا۔ ایسا! مت کرو بلکہ سو اور عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو کیونکہ! تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے! (تاکہ وہ سوئیں) اور تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے، (آرام کرنا چاہتا ہے) تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے! تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے دوست کا بھی تم پر حق ہے۔ اور عمر شاید بہت زیادہ ہوگی (اور ایسا ہی ہوا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ تھی) آپ کو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا کافی ہے! یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں! کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو تین روزے اسطرح تیس کے برابر ہوتے) میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے ہر ہفتہ تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی اور آپ نے بھی سختی کی: اور فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو! میں نے دریافت کیا وہ کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، نصف زمانہ:

٢٣٩٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن کو روزہ رکھوں گا! جب تک میں زندہ ہوں! آپ نے

اللہ علیہ وسلم أنت الذي تقول ذلك فقلت له قد قلته يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فإنك لا تستطيع ذلك فصم وأفطر ونم وقم وصم من الشهر ثلاثة أيام فإن الحسنة بعشر أمثالها وذلك مثل صيام الدهر قلت فإني أطيق أفضل من ذلك قال صم يوما وأفطر يومين قلت فإني أطيق أفضل من ذلك يا رسول الله قال فصم يوما وأفطر يوما وذلك صيام داود وهو أعدل الصيام قلت فإني أطيق أفضل من ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا أفضل من ذلك قال عبد الله بن عمرو لأن أكون قبلت الثلاثة الأيام التي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحب إلي من أهلي ومالي

مجھ سے یہ دریافت فرمایا، کیا تو یہ کہتا تھا! میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں نے یہ کہا! آپ نے فرمایا، تم اتنی طاقت نہیں رکھتے، روزہ رکھو اور افطار کرو اور سوؤ اور عبادت کرو اور ہر ماہ تین روزے رکھا کرو، ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے! اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو اور یہ آپ نے فرمایا جناب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا روزہ ہے جو بہت معتدل ہے! میں نے عرض کیا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اگر میں آپ کی پہلی بات قبول کرلیتا تو مجھے وہ اپنے گھر اور مال و دولت سے بہت پسند ہوتی!

نوٹ :- یعنی اس سے پہلے تو نوجوانی اور جوش و خروش کی وجہ سے میں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کرسکا اور اپنے نفس پر شدت و سختی کی اور اب اس کی قدر معلوم ہوگی! اور ایک دن روزہ کا ایک دن کا افطار بھی مشکل ہوگیا! اب مجھے افسوس ہوتا ہے کہ میں نے آپ کا پہلا ارشاد گرامی قبول کیوں نہ کر لیا!

۲۳۴۷ عن عبد الرحمن قال دخلت على عبد الله بن عمرو فقلت أي عم حدثني عما قال لك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا ابن أخي إني كنت قد أجمعت على أن أجتهد اجتهادا شديدا حتى قلت لأصومن الدهر ولأقرأن القرآن في كل يوم وليلة فسمع بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاني حتى دخل علي في داري فقال بلغني أنك قلت لأصومن الدهر ولأقرأن القرآن فقلت قد قلت ذلك يا رسول الله قال فلا تفعل صم من كل شهر ثلاثة أيام قلت إني أقوى على أكثر من ذلك قال فصم من الجمعة يومين الاثنين والخميس

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں گیا اور دریافت کیا اے چچا مجھے وہ بیان فرمایئے جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بیان فرمایا ہو! آپ نے بتایا کہ اے میرے بھتیجے میں نے کوشش کی کہ میں عبادت میں بہت کوشش کروں! یہاں تک کہ میں نے کہا کہ میں ساری عمر روزے رکھوں گا اور ہر رات دن میں ایک قرآن مجید ختم کروں گا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو آپ میرے پاس میرے گھر میں تشریف لائے! اور آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہارا یہ قول سنا ہے کہ میں ساری عمر روزے رکھوں گا! اور قرآن شریف کی تلاوت کروں گا! میں نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے ایسے ہی کہا ہے، آپ نے فرمایا۔ ایسا نہ کرو۔ بلکہ ہر ماہ کے تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا مجھ میں

قُلْتُ إِنِّيْ أَقْوٰى عَلٰى أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَأَنَّهُ إِذَا كَانَ وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَإِذَا لَاقٰى لَمْ يَفِرَّ۔

ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ

۲۳۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۳۹۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ إِنِّيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ

اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت ہے! تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: تو ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دو روزے رکھ لیا کرو! میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو! آپؑ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے وہ اللہ کے نزدیک سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے۔ اور جب وعدہ کرتے تو اس کے خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتے تو میدان سے نہ بھاگتے۔

روزہ کی کمی بیشی کا ذکر

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے ارشاد فرمایا کہ (دس دن میں سے) ایک دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی نو دنوں میں اس کا ثواب ملے گا! آپؓ نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! تو حضور نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور اس کا ثواب تمہیں باقی ایام میں ملیگا! آپؓ نے عرض کی حضور مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپؐ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو تو باقی کا ثواب ملیگا پھر عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا چار دن روزہ رکھو باقی دنوں کا ثواب ملے گا میں نے عرض کیا مجھے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا روزہ رکھو اللہ کے نزدیک سب روزوں سے افضل داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ آپؑ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا تذکرہ کیا! آپؐ نے ارشاد فرمایا، ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھو اور آپ کو باقی نو دنوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے! آپؐ نے فرمایا۔ اچھا تو

تِسْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا۔

دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں باقی آٹھ روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اچھا آٹھ دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں اس کا ثواب باقی سات دنوں میں بھی ملے گا! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! بعدازاں آپ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھو! اور ایک دن افطار کرو!

[illegible]عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ عَشَرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةً وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ وَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْأَجْرِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک دن روزہ رکھو تمہیں دس دنوں کے روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا اور زیادہ کیجیے! آپ نے فرمایا۔ دو دن کا روزہ رکھو تمہیں نو دنوں کے روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کی اور زیادہ کیجیے! آپ نے فرمایا! تین دن روزہ رکھو تو تجھے آٹھ دنوں کا ثواب ملے گا! حضرت ثابت نے فرمایا کہ میں نے مطرف سے یہ حدیث شریف بیان کی تو آپ نے فرمایا، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل بڑھتا جائے گا! اتنا ثواب کم ہوتا چلا جائے گا

نوٹ:۔ اس سے مقصود یہ ہے، کہ لوگ روزے کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں! کیونکہ جب بہت زیادہ روزے رکھیں گے تو نفس بھوک اور پیاس کا عادی ہو جائے گا! اس کے علاوہ اس بات کا بھی خوف ہے، کہ کہیں بہت سے روزوں سے تکلیف نہ ہو جائے اور پھر دوسری عبادتوں خصوصاً نمازوں سے جہاد کرنے میں خلل پڑے!

صَوْمُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

ایک ماہ میں دس دن روزے رکھنا:۔

[illegible]عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَرَدْتُ بِذَالِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا، میں نے سنا کہ تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تو صرف ثواب کی نیت تھی۔

صَامَ الْأَبَدَ وَلٰكِنْ اَدُلُّكَ عَلٰى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا۔

(یعنی میں یہ افضل جان کر کرتا ہوں) آپ نے ارشاد فرمایا، جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہ رکھا! تاہم میں تمہیں ہمیشہ روزے رکھنے کا ثواب بتاتا ہوں! کہ تم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے ارشاد فرمایا تو ہر ماہ پانچ دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے بھی زیادہ کی استطاعت ہے! تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ماہ میں دس دن روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے فرمایا تو تم حضرت داؤد علیہ السّلام کا روزہ رکھو!! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے

۲۴۰۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت سابقہ روایت کی طرح مروی ہے!

۲۴۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا! اے عبداللہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر عبادت کرتے ہیں! اگر تم مسلسل ایسے کرتے رہے تو آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور طبیعت تھک جائے گی! جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں ہر ماہ میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے! میں نے عرض کیا حضور مجھے اس سے زیادہ استطاعت ہے! تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو جیسے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام کیا کرتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو آپ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے!

۲۴۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِي الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے: مجھے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو ایک ماہ میں پڑھو! میں نے

أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتّٰى قَالَ فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ قَالَ صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

---

۲۳۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصُوْمُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَإِمَّا لَقِيَهُ قَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَقْوٰى لِذَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذًا قَالَ وَكَيْفَ صِيَامُ دَاوُدَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى قَالَ وَمَنْ لِي بِهٰذَا يَا نَبِيَّ اللهِ۔

عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! بعد ازاں میں آپ سے یہی عرض کرتا رہا۔ یہاں تک کہ! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ! دنوں میں پڑھو! آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! بعد ازاں میں یہی عرض کرتا رہا، حتیٰ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہٗ کو تمام روزوں سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ زیادہ پسند ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں! اور رات کو عبادت کرتا ہوں! آپ نے مجھے بلا بھیجا یا آپ خود میرے پاس تشریف لے گئے! آپ نے پوچھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم! روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو! تو ایسا نہ کرو! کیونکہ تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حصہ ہے اور تمہارے نفس کا بھی اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے! روزہ رکھو اور افطار کرو نماز پڑھو اور سو بھی لہٰذا ہر دس میں روزہ رکھو اور تمہیں اس طرح باقی نو دنوں کا ثواب بھی ملے گا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس سے زیادہ کی بھی استطاعت رکھتا ہوں! آپ نے فرمایا کہ تم! حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھا کرو! میں نے عرض کیا! یا نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسے تھا؟ آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے! اور جب جہاد میں کفار سے مقابلہ ہوتا تو آپ پیٹھ نہ پھیرتے! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ایسا کون کر سکتا ہے!

صِيَامُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۴۰۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ۔

ایک ماہ میں پانچ روزے رکھنا:

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میرے روزوں کا تذکرہ کیا گیا! آپ میرے پاس تشریف لائے! میں نے آپ کے لیے۔ چمڑے کا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوگئے اور تکیہ میرے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تمہیں ہر ماہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا۔ پانچ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا، سات! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ نے ارشاد فرمایا، حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ افضل نہیں، آپ آدھے زمانہ میں روزے رکھتے اس طرح کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

صِيَامُ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۴۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ

ایک ماہ میں چار روزے رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو! اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ فرمایا۔ تین دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا مجھے اس

ثُمَّ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّيْ أُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا

صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

۲۳۰۸ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَوْصَانِيْ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ لَا اَدَعُهُنَّ اَوْصَانِيْ بِصَلٰوةِ الضُّحٰى وَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۲۳۰۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۲۳۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَ اَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۲۳۱۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۲۳۱۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

چار دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا: میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! تب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں میں سے بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ ہے آپ علیہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

ہر ماہ میں تین روزے رکھنا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم (آپ پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی! اور میں انہیں نہیں چھوڑتا۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے سونے سے قبل وتر پڑھ لینے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا! وتر پڑھ کر سونا۔ جمعۃ المبارک کو غسل کرنا اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے، بغیر وتر پڑھے نہ سونے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر پڑھ کر سونے! جمعۃ المبارک کو غسل کرنے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: ماہ رمضان المبارک میں اور ہر ماہ تین دن

صَوْمُ الدَّهْرِ۔

۲۴۱۳ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ فِیْ كِتَابِهٖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

۲۴۱۴ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ اَوْ فَلَهٗ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

۲۴۱۵ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

۲۴۱۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ قَالَ عُثْمَانُ ابْنُ اَبِی الْعَاصِ نَحْوَهٗ مُرْسَلٌ

۲۴۱۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

كَيْفَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ

۲۴۱۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِيْسِ الَّذِیْ يَلِيْهِ ثُمَّ الْخَمِيْسِ الَّذِیْ يَلِيْهِ۔

۲۴۱۹ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ [illegible] الْخَمِيْسَ ثُمَّ

روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھے اس نے گویا ہمیشہ روزے رکھے بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے اپنی مقدس کتاب میں سچ فرمایا، جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا زیادہ ثواب ملے گا!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھے اسے پورے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا!

سیدنا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا بہترین روزے ہر ماہ تین دن روزے رکھنا ہیں۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن روزہ رکھتے تھے!

ہر ماہ میں تین دن کس طرح روزے رکھے جائیں

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے ایک سوموار کے دن اور دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو

سیدنا حضرت ہنیدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا) کے پاس گیا، آپ فرماتی تھیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے! ایک پہلے پیر کے روز

الْخَمِيسِ الَّذِي يَلِيهِ ۔

دوسرا جمعرات کو اور تیسرا اس سے متصل جمعرات کو!

۲۳۳۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے! ایک تو عاشورا کے دن روزہ رکھنا دوسرا ذی الحجہ کے دس روزوں کو تیسرے ہر ماہ کے تین روزوں کو چوتھے فجر سے پہلے دو رکعتوں کو!

۲۳۳۱ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ تِسْعَةً مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ میں (پہلی سے نویں تاریخ تک) نو روزے رکھتے، یوم عاشورا کو روزہ رکھتے اور ماہ میں تین روزے ایک سوموار کو دو جمعرات کو!

۲۳۳۲ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْعَشْرَ وَثَلَاثَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَيْنِ ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین دن ایک سوموار کو دو جمعرات کو!

۲۳۳۳ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوَّلَ خَمِيسٍ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم صادر فرماتے، ایک تو ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو دوسرے سوموار اور تیسرے سوموار کو!

۲۳۳۴ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَأَيَّامُ الْبِيضِ صَبِيحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے، اور ایام بیض تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تک کے روزے ہیں۔

نوٹ: بیض کا مطلب سفید ہے، تین ایام کا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان تین دنوں کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں!

۲۳۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش بھون کر لایا۔ اور اسے آپ کی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوْا وَأَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ قَالَ إِنِّيْ أَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ ۔

۲۴۲۶ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

۲۴۲۷ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنَ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

۲۴۲۸ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صُمْتَ شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

۲۴۲۹ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْكَ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

۲۴۳۰ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ ۔

۲۴۳۱ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ أَبِيْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا وَخُبْزٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ وَجَدْتُهَا

خدمت اقدس میں پیش کیا، آپ نے اسے تناول نہ فرمایا تاہم لوگوں کو حکم فرمایا، اور لوگوں نے کھایا اور اس دیہاتی نے بھی نہ کھایا، آپ نے پوچھا تو کھا کیوں نہیں رہا تھا۔ اس نے عرض کیا حضور میں ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو نے روزے رکھنے ہیں تو چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کی تاریخوں کو رکھو!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم مہینے میں روزے رکھو تو ۱۳، ۱۴ اور پندرہ کو رکھو!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا۔ تو اپنے آپ پر چاند کی ۱۳، ۱۴، اور پندرھویں تاریخ کا روزہ لازم کرے!

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

حضرت یزید بن حوتکیہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے بتایا کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بھونا ہوا خرگوش اور روٹی لے کر حاضر ہوا، اس نے اسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا، کہا کہ میں نے دیکھا کہ خون بہہ رہا تھا، آپ نے اپنے صحابہ کرام سے

لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَقَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ كُلْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَيْكَ بِالْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں تم اسے کھاؤ اور اعرابی سے بھی فرمایا کہ وہ بھی کھائیں! اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے آپ نے دریافت فرمایا کیسے روزے؟ اس نے عرض کیا مہینے کے تین روزے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اگر تو یہ روزے رکھے تو انہیں سفید روشن دنوں ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ پندرھویں میں رکھو! امام نسائی فرماتے ہیں کہ درست قول یوں ہے، کہ ابن حوتکیہ نے ابوذرؓ سے سنا لیکن شاید بھول کر ابوذر کی بجائے ابی لکھ دیا گیا ہو)

نوٹ: میں نے خون دیکھا یعنی چونکہ خرگوش کو عورت کے حیض، کی طرح خون آتا ہے، لہٰذا شبہ پیدا ہوا کہ اسے کھانا کیسا ہے! جسے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما کر شبہ رفع کر دیا کہ کھاؤ کوئی حرج نہیں!

۲۴۲۳ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا ثَلَاثَ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت موسےٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں خرگوش پیش کیا آپ نے اپنا دستِ اقدس اسے تناول فرمانے کے لیے بڑھایا۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آتا تھا! آپ نے اپنا دستِ اقدس روک لیا اور لوگوں کو اس کے کھانے کا حکم فرمایا! ایک شخص دور علیحدہ بیٹھا ہوا تھا! آپ نے اس سے دریافت فرمایا، تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے فرمایا تم تیرھویں، چودھویں، اور پندرھویں تاریخ کو روزے کیوں نہیں رکھتے؟

۲۴۲۴ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ كُلُوا فَإِنِّي لَوِ اشْتَهَيْتُهَا أَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت موسےٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک خرگوش پیش کیا گیا، جسے ایک شخص بھون کر لایا تھا! جب آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آرہا تھا، آپ نے یہ سن کر اسے چھوڑ دیا، اور نہ کھایا اور جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے! ارشاد فرمایا کہ کھاؤ کیونکہ اگر میرا جی چاہتا تو میں بھی کھاتا!

أُدْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلَّا صُمْتَ الْبِيضَ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ایک اور شخص پاس بیٹھا ہوا تھا! آپ نے اس سے ارشاد فرمایا، قریب آؤ اور لوگوں کے ساتھ کھانے میں شامل ہو۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے دریافت فرمایا تو ایام بیض .... کے روزے کیوں نہیں رکھتا؟ اس شخص نے دریافت کیا بیض کے روزے کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تیرھویں اور چودھویں، اور پندرھویں تاریخ کو!

۲۴۳۴ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِهَذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض یعنی تین دن روزے رکھنے کا حکم! صادر فرماتے! اور آپ ارشاد فرماتے یہ روزے ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہیں!

۲۴۳۵ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامِ الْبِيضِ فَكَانَ هِيَ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن ابو منہال رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایام بیض کے تین روزوں کا حکم صادر فرمایا، کہ ان کا ثواب پورے ایک ماہ روزے رکھنے کے برابر ہے

۲۴۳۶ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن قدامہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد قدامہ بن ملحان سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں چاند کی سفید راتوں تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو روزے رکھنے کا حکم صادر فرماتے!

صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

۲۴۳۷ عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي قَالَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ زِدْنِي زِدْنِي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيَرُدُّنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

ایک ماہ میں دو روزے رکھنا

سیدنا حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو میں نے عرض کیا یارسول اللہ بڑھایئے بڑھایئے آپ نے فرمایا تو کہتا ہے کہ یارسول اللہ بڑھایئے بڑھایئے ایک ماہ میں دو دن روزہ رکھو میں نے عرض کیا یارسول اللہ بڑھایئے بڑھایئے میں خود کو زیادہ طاقتور پاتا ہوں تو آپ نے فرمایا بڑھایئے بڑھایئے میں خود کو زیادہ طاقتور پاتا ہوں پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میری بات کو رد فرما دیں گے یعنی اضافہ نہیں فرمائیں گے آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھو!

۲۴۳۸ عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ اسْتَزَادَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوعقرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو اور ابوعقرب نے زیادہ چاہا عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں تو آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے میں دو روزے رکھو پھر عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں ! زیادہ طاقت پاتا ہوں بعدازاں آپ نے اسے زیادہ نہ فرمایا جب اس نے بہت عاجزی کی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

كِتَابُ الزَّكٰوةِ
زکوٰۃ کے متعلق کتاب

بَابُ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ
زکوٰۃ کے وجوب کا بیان

۲۲۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ يَعْنِي أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، تمہارا گزر ایک ایسی قوم سے ہوگا جو اہل کتاب ہیں (یہود و نصاریٰ) جب آپ ان کے پاس پہنچیں تو انہیں بلایئے وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں! اگر وہ آپ کی (بحیثیت امیر) اطاعت کریں تو پھر ان سے فرمایئے کہ ان پر اللہ جل شانہ نے ایک دن اور ایک رات میں؛ پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں! اگر وہ آپ کا کہنا مان لیں تو پھر ان سے کہیے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو دولت مندوں سے لی جاتی ہے، اور انہی کے ناداروں غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کی جاتی ہے اگر وہ اسے بھی تسلیم کریں تو تم مظلوموں کی بد دعاؤں سے بچو!

نوٹ:..... صحیحین کی روایت میں ہے کہ اگر وہ صدقہ دینے کو بھی تسلیم کریں تو وہ ان کے عمدہ اور بہترین اموال نہ لے یعنی زکوٰۃ میں۔ درمیانی مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب بے پ رہ مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ رب العزت میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ یعنی وہ مسلسل حق تعالیٰ تک پہنچتی ہے، اور کہیں نہیں رک سکتی ایسا نہ ہو کہ ان پر ظلم ہے اور زکوٰۃ میں سے اچھا اچھا مال و دولت سمیٹ لے اور وہ تیرے لیے بد دعا کریں

۲۲۳۰ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا اَتَیْتُكَ حَتّٰی حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِھِنَّ لِاَصَابِعِ یَدَیْهِ اَنْ لَّا اٰتِیَكَ وَلَا اٰتِیَ دِیْنَكَ وَاِنِّیْ كُنْتُ اِمْرَءًا لَّا اَعْقِلُ شَیْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِوَحْیِ اللّٰہِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ اِلَیْنَا قَالَ بِالْاِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا اٰیَاتُ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَی اللّٰہِ وَتَخَلَّیْتُ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ۔

ہے، آپؓ نے اپنے والد گرامی سے سنا ہے، انہوں نے اس کے دادا سے سنا ہے آپؓ نے فرمایا کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم! کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائیں اور کبھی آپ کا دین قبول نہ کروں گا اور مجھے کسی چیز کی سمجھ نہ تھی مگر سوائے اس چیز کے جو اللہ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائی اور میں آپ کو اللہ کی وحی کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ کو اللہ جل شانہٗ نے کس چیز کے ساتھ ہماری طرف ارسال فرمایا، آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کے ساتھ! میں نے پوچھا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ جل شانہٗ کی طرف پھیر لیا یعنی اللہ کا حکم بجالاؤں گا! اور نماز کو ادا کرو اور زکوٰۃ دو!

۱۲۲۱ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاُ الْمِیْزَانَ وَالتَّسْبِیْحُ وَالتَّكْبِیْرُ تَمْلَاٰنِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِیَاءٌ وَّالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ۔

سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کامل طور پر وضو کرنا نصف ایمان ہے، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اللہ اکبر کہنے سے زمین اور آسمان بھر جاتے ہیں! نماز نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے! صبر روشنی ہے، قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل ہے

نوٹ: زمین وآسمان ثواب سے بھر جائیں گے: نماز قیامت میں نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے، کا مطلب ہے، اللہ جل شانہٗ کے ہاں خلوص اور نجات کی صبر روشنی ہے، عقل کی یعنی جس کی عقل ہے وہ صبر کرتا ہے! اگر انسان حق پر ہو تو قرآن دلیل ہے اگر باطل پہ ہے تو قرآن اس کے برعکس دلیل ہے!

۱۲۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ یَقُوْلَانِ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَكَبَّ فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا یَبْكِیْ لَا تَدْرِیْ مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فِیْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰی

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تین دفعہ، اس کے بعد آپ جھک گئے اور ہم میں سے ہر شخص جھک کر رونے لگا: لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کونسی قسم

فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكوٰةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ۔

کھائی، بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا، اور آپ کے چہرہ انور پر مسرت تھی، آپ کی یہ خوشی ہمیں سرخ اونٹ اور انتہائی قیمتی دولت سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی، بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص پانچ نمازیں صحیح ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے گناہوں سے بچے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، اور ارشاد فرمایا جائے گا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیے!

نوٹ:، حدیث ھذا میں سات بڑے گناہوں سے مراد شرک، جادو، خون ناحق، سود خواری، یتیم کا مال کھا جانا، جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ہے۔

۲۴۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلوٰةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلوٰةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے: اُسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ دروازہ بہتر ہے، اور جنت کے مختلف دروازے ہیں جو نمازی ہوگا اُسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو اہل جہاد میں سے ہوگا اسے باب جہاد سے پکارا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والا ہوگا، وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا! جو روزہ دار ہوگا، وہ باب الریان سے بلایا جائے گا، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو ان دروازوں سے بلایا گیا اسے کوئی فکر نہیں کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا آپ نے ارشاد فرمایا، ہاں اور مجھے اُمید ہے کہ آپ انہی میں

حدیث ھذا سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی جس کے متعلق قرآن مجید اور حدیث سے ہم اس سے قبل دلائل عرض کر چکے! تاہم یہ امر ذہن نشین رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی تھے اور ایسے صحابی کہ حضور نے آپ کو ثانی اثنین اذ هما فی الغار و صاحبی فی الحوض فرما کر آپ کی صحابیت کو فروغ بخشا۔ صحابہ کرام میں بعض خود تو صحابی ہیں لیکن باپ صحابی نہیں، بعض کے باپ صحابی ہیں، مگر بیٹے صحابی نہیں، بعض کے باپ اور بیٹے صحابی ہیں تو پوتا صحابی نہیں، گ

شجاع اور بہادر تھے اور ایسے شجاع کہ سفر ہجرت میں اپنی حفاظت کے لیے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منتخب فرمایا نصرت اسلام کے لیے سب سے پہلے داد شجاعت دی! اور مانعین زکوٰۃ کے خلاف تلوار اٹھائی، نبوت کے! جھوٹے دعویداروں کا استیصال کیا مرتدین اور باغیوں کا سر کچلا اور جناب ابوبکر صدیق کی ولولہ انگیز قیادت میں اسلامی فتوحات کا دھارا تیزی سے بہتا رہا۔ بعض مواقع پر مصلحت کی خاطر بڑے بڑے جری اور بے جگر لوگ بھی نرم پڑ گئے!! لیکن بڑی! سے بڑی مصلحت بھی عزم و استقلال کے اس کوہ گراں کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکی:

حضرت ابوبکرؓ فیاض ہیں! اور ایسے فیاض کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مال و دولت پیش کرنے کا وقت آیا تو آپؓ نے فیاضی کی مثال قائم فرمادی:

ابوبکرؓ خادم رسول ہیں! اور ایسے خادم کہ جب مال سے خدمت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابی بکر۔

(ترجمہ) "مجھے کسی شخص کے مال سے وہ فائدہ نہیں پہنچا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا ہے"! اور جب جان سے خدمت کی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "کسی شخص نے ہم پر احسان نہیں کیا مگر ہم نے اس کا بدلہ اتار دیا ہے۔ اسوا ابوبکر رضؓ کے ان کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالے خود اتار دے گا"!! (ترمذی ۵۲۸)

حضرت ابوبکرؓ عالم اور فقیہ ہیں! اور ایسے عالم کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد سوال!! پوچھنا ہو تو ابوبکر رضؓ سے پوچھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کہ جب آپؐ سے پوچھا جائے گا کہ آپ کو مردوں میں سے سب سے زیادہ کون عزیز ہے تو فرمائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری جلد اول ص۵۱۸)

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے سے سخت عذاب

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِيْ لَعَلِّيْ اُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالًا اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا اَوْ هٰكَذَا اَوْ هٰكَذَا حَتّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے زیر سایہ تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے سامنے سے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ "رب کعبہ کی قسم وہی لوگ نقصان میں ہیں، .... میں نے خیال کیا کہ شاید میرے متعلق کچھ نازل ہوا، میں نے دریافت کیا حضورؐ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپؐ نے ارشاد فرمایا جن کے پاس بہت سا مال و دولت ہے: مگر جو ایسے ہیں۔ اور آپؐ نے ایسے ایسے اشارہ فرمایا۔

إِبِلًا وَبَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَوتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرٰهَا أُعِيدَتْ أُولٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

یہاں تک کہ سامنے، دائیں، بائیں (محتاجوں کی خبر لیتے ہیں) بعدازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جو شخص ایسے اونٹ اور بیل چھوڑ کر فوت ہوا اور ان کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت کے روز بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے اسے اپنے کھروں سے روند دیں گے اور سینگوں سے ماریں گے، جب اس کا آخری جانور اس طرح کرے گا تو پھر سرے سے لائیں گے، یہی ہوتا رہے گا! یہاں تک کہ آدمیوں کے جنتی اور دوزخی ہونے کا فیصلہ ہو جائے گا۔

۲۴۴۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ إِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ قَرَءَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُونَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مال ایک گنجا سانپ بن کر اس کی گردن کا طوق ہو گا! وہ اس سے بھاگے گا اور یہ اس کے تعاقب میں ہو گا بعدازاں آپؐ نے اس کی تصدیق کے لیے کلام اللہ شریف کی یہ آیت تلاوت کی ان لوگوں کو جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مال عنایت فرمایا ہے، اس پر ان کی بخیلی کو ان کیلئے بہتر نہ سمجھو بلکہ یہ مال ان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے، جس کے ساتھ وہ بخیلی کرتے ہیں، قیامت کے دن وہ مال ان کا طوق بنایا جائے گا!

۲۴۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهِ وَأَشَرِهِ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ تنگی اور کشادگی میں ان کی زکوٰۃ نہ دے!

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تنگی اور کشادگی سے کیا مراد ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ دشواری اور آسانی کے زمانہ میں تو اونٹ قیامت کے روز خوب تیز موٹے اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کا مالک ان اونٹوں

فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا إِذَا جَاءَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا يَوْمَ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَغَذَّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ وَأَشَرَهُ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرِهِ أَسْمَنَهُ وَآشَرِهِ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ۔

کے سامنے ایک صاف اور ہموار میدان میں منہ کے بل اوندھا لٹایا جائے گا وہ اونٹ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے جب آخری اونٹ روند چکے گا تو پھر سرے سے پہلے اونٹ کو لائیں گے سارے دن میں جو پچاس ہزار سالوں کے برابر ہوگا اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے (کہ جنت کی طرف ہے، یا دوزخ کی طرف)!

اور جس شخص کے پاس بیل ہوں اور وہ تنگی اور آسانی کے زمانے میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ بیل تیز، موٹے اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کے مالک کو ایک صاف اور مسطح میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا! بعد ازاں ہر ایک سینگوں والا بیل اسے سینگوں سے اور کھر والا اپنے کھر سے مارے اور روندے گا! جب آخری بیل گزر چکا ہوگا تو پھر سرے سے پہلے بیل لائیں گے، دن بھر اسی طرح ہوتا رہے گا اور دن پچاس ہزار برس کے مساوی ہوگا! یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے!

اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں وہ تنگی اور فراخی کے ایام میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ بکریاں تیز، موٹی اور چالاک بن کر آئیں گی! بعد ازاں اس کے مالک کو ایک ہموار اور کھلے میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا اور ہر ایک کھر والی بکری اسے اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگوں والی اسے اپنے سینگوں سے مارے گی اور ان میں سے کوئی بھی مڑے یا ٹوٹے ہوئے سینگوں والی نہ ہوگی! (بلکہ سب کے سینگ سالم مضبوط اور سیدھے ہوں گے تاکہ مالک کو تکلیف پہنچائیں) جب آخری بکری نکل جائے گی تو پھر آخری سرے سے پہلی بکری کو لایا جائے گا دن بھر جو پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا! یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہوگا اور وہ جنت جہنم اپنی راہ دیکھ لیں گے؟

بَابُ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کا بیان

۲۴۴۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. قَالَ عُمَرُ لِاَبِیْ بَكْرٍ كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو گئے اور عربوں میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے، تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ زکوٰۃ نہ دینے والوں سے کیسے جہاد فرمائیں گے؟ حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے، حتیٰ کہ وہ کہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو جس شخص نے یہ کہا اس نے اپنا مال اور اپنی جان میری حفاظت میں دے دی! مگر کسی شخص کے حق کے بدلے میں! اور اس کا حساب اللہ جل جلالہ پر ہے صدیق اکبر نے کہا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر بکری کا ایک بچہ جو وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار قدس میں دیا کرتے تھے اور مجھ کو نہ دیں گے تو میں ان سے اس کے نہ دینے پر جہاد کروں گا! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ کی قسم کچھ نہ تھا مگر مجھے معلوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے کھول دیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہی حق ہے :۔

نوٹ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب شخص وہ ہے، جو نیکی میں پہل کرنے والا ہو، اور امت محمدیہ میں جتنے لوگ خیرات وحسنات کو حاصل کرنے والے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سب میں سے پہلے ہیں آپ ایمان سب سے پہلے لائے! تبلیغ میں سب سے پہلے دین کی نصرت اور مدد میں سب پر سبقت کی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور بعد از وصال مسلمانوں کی امامت اور تجارت کرنے والوں میں سب پر مقدم ہیں، اور روضۂ رسول میں حضور

کا قرب حاصل کرنے میں سابق۔ حشر میں دخولِ جنت میں سب پر مقدم الغرض دنیا ہو یا برزخ، میدان حشر ہو یا جنت ابو بکر ہر جگہ امت میں سب سے آگے نظر آتے ہیں!

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کے ستاروں کو دیکھ کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کسی شخص کی اس قدر بھی نیکیاں ہیں: فرمایا، عمر کی، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں؟ فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تو ایک نیکی حضرت عمر کی ان ساری نیکیوں سے بڑھ کر ہے

ایک اور موقع پر فرمایا!

لو اتزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لرجح۔

اگر میری تمام امت کے ایمان کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو حضرت ابو بکر کا ایمان بھاری ہوگا!!

غرضیکہ ایمان کا باب ہو یا اعمال کا خیرات وحسنات کا مقابلہ ہو یا تصدیق وتسلیم کا جو ہلے میں سب سے آگے ہے وہ جناب حضرت ابو بکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ

بَابُ عُقُوبَةِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کی سزا

۲۲۲۸ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ أَبَى فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؓ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں چالیس اونٹ پر جو جنگل میں چرائے جاتے ہوں ایک دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ ہے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے حساب سے اونٹ جدا نہ کیے جائیں! جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا اسے ثواب ملے گا! اور جو شخص انکار کرے گا ہم زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کے نصف اونٹ بھی لے لیں گے! ہمارے پروردگار کی سزاؤں میں سے یہ ایک سزا ہے! اس مال میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے کچھ نہیں!

بَابُ زَكٰوةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، زمین سے پیدا ہونے والے غلے میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ رقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں!

نوٹ،، وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہوں اور ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ تو گویا وسق میں ۲۴۰ سیر ہوتے، یا ۲۵ کو (ڈو صفحہ پچاس کو) ایک، اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں اور درہم تین ماشے ایک رتی اور ایک رتی کے پانچویں حصے کے برابر ہوتا ہے۔ اگر زور سے بارہ ماشوں کا ہو تو دو سو درہم میں ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے! اور اگر کم و بیش ہو تو اسی حساب سے قیمت لگا لینی چاہیے!

۲۲۵۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خمسة اوسق صدقة۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں

۲۲۵۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ أَنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِ وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَا يُعْطِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو لکھا کہ یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو اللہ جل جلالہ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں، جن کا اللہ جل شانہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا، جس مسلمان سے ان کے مطابق طلب کیا جائے وہ ادا کر دے، اور جس سے ان سے زیادہ مانگا جائے وہ نہ دے پچیس اونٹوں میں سے کم اونٹوں میں، ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں سے ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک! اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس تک کا اونٹ! جب چھتیس اونٹ ہوں تو ان میں دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹوں تک، جب چھیالیس اونٹ ہوں تو ان میں تین برس کی ایک اونٹنی ہے (جو جوان ہو گئی ہو) ساٹھ اونٹوں تک جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں چار سالوں کی اونٹنی ہے، جو پانچویں برس لگی ہو۔ پچھتر تک! جب چھہتر اونٹ ہوں

وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ يَعْنِي وَاحِدَةً فَفِيهَا شَاتَانِ

ہیں، جب اکانوے سے اونٹ ہوں تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں ہیں، (جن پر نر کود سکے) ایک سو بیس اونٹ تک! جب ایک سو بیس سے اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی ایک اونٹنی ہے، اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی فرض ہے اگر اونٹوں کے دانتوں میں فرق ہو یعنی زکوٰۃ دینے کے قابل نہ ہوں اس سے بڑا اور چھوٹا ہو مثلاً جس شخص پر چار سال کی اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو لیکن تین سال کی اونٹنی ہو اور وہ اس کو دے دے اور دو بکریاں دے، اگر وہ انہیں دے سکے ورنہ بیس درہم دے اور جس شخص پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینا فرض ہو اور اس کے پاس موجود چار سال کی اونٹنی ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم واپس کر دے گا! یا اسے دو بکریاں دینی چاہئیں، اور جس شخص پر فرض ہو کہ وہ تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دے اور اس کے پاس نہ ہو تو وہ دو سال کی اونٹنی اور دو بکریاں زکوٰۃ دے، یا بیس درہم دے! اور جس شخص کو دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی ہو اور اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو وہی لیں گے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا! اور جس شخص کو دو سال کی اونٹنی صدقہ دینی ہو اور اس کے پاس نہ ہو لیکن ایک سال کی اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور دو بکریاں لیں گے! اگر وہ دے سکے ورنہ بیس درہم لیں گے! اور جس شخص پر ایک برس کی اونٹنی زکوٰۃ فرض ہو لیکن اس کے پاس دو سالوں کا اونٹ ہو تو لے لیں گے! اور نہ کچھ لیں گے نہ کچھ دیں گے! کیونکہ اونٹ کی قیمت مادہ سے کم ہی اور نصف ہے، اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہے، اور وہ بکریاں جو جنگل میں چرائی جاتی ہیں جب چالیس ہوں تو ان میں ایک بکری ہے ایک سو بیس بکریوں تک جب ان میں ایک زیادہ ہو تو دو سو تک دو بکریاں زکوٰۃ ہیں، جب دو سو پر ایک بکری بھی بڑھے تو تعداد تین سو ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ میں دی جائیں گی، بعد ازاں

إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً
فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ
فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ
فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا
تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَدِّقُ
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ
مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ
خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا
بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً
مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا
شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ
رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ
دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

ہر ایک سو پر ایک بکری کی زکواۃ ہے، تاہم زکواۃ کے مال میں بوڑھے، کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں گے اور نر نہ مگر جب عامل لینا چاہے! اور زکواۃ سے بچنے کے لیے دو الگ الگ جانوروں کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے! اور ملے ہوئے مال کو جدا جدا الگ نہ کیا جائے، مثلاً کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں اور وہ بیس بیس الگ کر دے تاکہ زکواۃ وصول کرنے والا نصاب سے الگ سمجھے اور دو شخصوں کا علیحدہ علیحدہ مال سمجھ کر زکواۃ نہ لے اور جب مال دو شریکوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے حساب برابر کریں! اور جب بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کوئی زکواۃ نہیں ہاں اگر ان کا مالک خوشی دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکواۃ ہے، اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہاں اگر مالک خوشی کچھ دینا چاہے۔

نوٹ، حدیث ھذا میں ارشاد فرمایا زکواۃ میں بوڑھے، کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں گے اور نہ ہی نر ہاں مگر جب مصدق لینا چاہے۔ اور وہ بھی کسی مصلحت سے مثلاً اس کے پاس سب عیب دار یا بوڑھے جانور ہوں یا سب نر ہوں یا حکومتِ اسلامی کو نر جانوروں کی ضرورت ہو۔!! مزید ارشاد ہوا

(۲) زکواۃ کے خدشہ سے دو جدا جنس کے مالوں کو ایک جگہ نہ کریں مثلاً دو افراد ہیں ہر ایک فرد کے پاس تیس تیس گائیں ہیں اور ان دونوں پر سال گزرنے کے بعد ایک عدد گائے زکواۃ ہے۔ تو وہ دونوں ملا دیں تاکہ ایک ہی گائے دینی پڑے۔ یہ غلط ہے،

ملے ہوئے مال کو الگ نہ کریں مثلاً اگر کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بیس الگ کر دے تاکہ مصدق انہیں نصاب سے کم سمجھے اور دو شخصوں کا مال سمجھ کر زکواۃ نہ لے

اس کے برعکس بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ نہی مصدق کے لیے ہے کہ وہ وصولی زکواۃ میں ظلم نہ کرے: اور زکواۃ وصول کرنے کے لیے وہ متفرق مالوں کو ایک جگہ نہ کرے! اگر مال دو شریکوں کا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے حساب برابر کریں! مثلاً دو سو بکریاں دو شخصوں کی ہوں اور ایک ایک چوتھائی کا شریک ہو اور دوسرا تین چوتھائی کا تو مصدق دو بکریاں لے لے پھر چوتھائی والا آدھی بکری کے دام دوسرے شریک سے لے

(۳) بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ چاندی میں چالیسواں حصہ زکواۃ ہے۔ جب کہ وہ دو سو درہم کے برابر ہو۔

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْإِبِلِ
اونٹوں پر زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُونُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتَّى يُلْقِمَهُ إِصْبَعَهُ۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اونٹ موٹے تازے ہونے کی حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گے جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا (زکوٰۃ نہ دی ہوگی) وہ اسے اپنے پاؤں سے تاڑیں گے اسی طرح بکریاں اپنے مالک کے پاس آئیں گے، اچھے حال میں جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا! اور وہ اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی! اپنے سینگوں سے ماریں گی ان کا حق یہ ہے، کہ جب وہ پانی پینے آئیں تو ان کا دودھ دوہا جائے!

خبردار تم میں سے کوئی شخص قیامت کے روز اپنے اونٹ کو گردن پر سوار کر کے نہ آئے وہ آواز دے گا بعد ازاں وہ پکارے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جواب دوں گا، کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا! میں تمہیں بتا چکا تھا اور قیامت کے دن تم میں سے ایک شخص کا خزانہ ایک گنجا اژدھا بن کر آئے گا! اور مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا! اور وہ اس کے پیچھے ہوگا! اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں! یہاں تک کہ مالک اپنی انگلی اس کے منہ میں دے دے گا!

نوٹ، زکوٰۃ کے سوا جانور کا حق یہ ہے۔ کہ جب وہ پانی پینے آئے تو دودھ دوہ کر لوگوں کو پلایا جائے! اگرچہ یہ مستحب ہے اور زکوٰۃ فرض مگر ترغیب اور احسان کے لحاظ سے اسے بھی حق قرار دیا گیا!

بَابُ سُقُوطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْإِبِلِ إِذَا كَانَتْ رُسُلًا لِأَهْلِهَا وَلِحَمُولَتِهِمْ

کام کاج کے لیے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں

۲۲۰۳ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهُ أَجْرُهَا وَ

سیدحضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے دادا سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب جنگل میں چرنے والے اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں دو برس کی اونٹنی کی زکوٰۃ ہے اونٹ اپنے حساب سے جدا نہ کیے جائیں گے! جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا!

إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

زبردستی وصول کریں گے ! اور سزا کے بطور نصف اونٹ اور لیں گے یہ ہمارے پروردگار کے احکام میں سے ایک حکم ہے، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اس سے کچھ نہیں :

بَابُ زَكٰوةِ الْبَقَرَةِ

گائے بیل کی زکواۃ کا بیان

۲۴۵۴۔ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ ہر بالغ شخص سے جزیے میں ایک دینار لیا جائے یا اتنی قیمت کا کپڑا اور ہر تیس گائے بیلوں سے ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس گائے بیلوں سے دو برس کی ایک گائے!

۲۴۵۵۔ عَنْ مُعَاذٍ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِيْ أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکواۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کی گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۶۔ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکواۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کی گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۷۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَنِيْ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِيْنَ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعِيْنَ فَإِذَا

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ تو آپ نے حکم فرمایا کہ میں گائے بیلوں سے کچھ زکواۃ نہ لوں، مگر جب ان کی تعداد تیس کو پہنچے تو ان میں سے ایک گائے کا بچہ صدقہ لیا جائے گا۔ ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک! اگر چالیس ہوں تو ان میں

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۲۴۵۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا وُقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الْأَظْلَافِ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاذَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا صَاحِبُ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُوْلُ لَهُ هٰذَا كَنْزُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔

گائے بیل کی زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق نہ دے تو قیامت کے دن! اسے ایک صاف اور ہموار میدان میں کھڑا کیا جائے گا، کھروں والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے! اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے ان جانوروں میں سے کوئی لنگڑی اور سینگ ٹوٹی نہ ہوگی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حق کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا نر کو اجرت کے بغیر جفتی کے لیے دینا! اور مانگنے والوں کو پانی پلانے کا ڈول دینا، خدا کی راہ میں (جہاد فی سبیل اللہ) سواری اور بوجھ لادنے کے لیے دینا اور جو مال والا ان کا حق ادا نہ کرے گا قیامت کے دن اس کا یہ مال اس کے لیے گنجا سانپ بن آئے گا! اور مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا! وہ ساتھ ہوگا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہے جس پر تو بخیل کرتا تھا! جب وہ دیکھے گا کہ بھاگنے سے کوئی علاج نہیں ہو سکتا تو مجبور ہو کر اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا! اور وہ اسے اونٹ کی طرح چبا کر رکھ دے گا!

بَابُ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

۲۴۵۹ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ أَنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَدِيْثَ۔

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا یہ زکوٰۃ کے فرض ہیں۔ جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں، اللہ جل شانہ نے ان کا حکم اپنے رسول مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے! (آخر حدیث شریف تک)

نوٹ: حدیث ۲۴۵۰ کے مطابق جو اوپر گزر چکی جس میں اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان ہے!

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

۲۲۶۰: عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا بیان

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اونٹ گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ جانور خوب بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے! جب آخری جانور نکل جائے گا تو پھر پہلا آئے گا! اسی طرح لوگوں کا فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا!

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

۲۲۶۱: عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا نَأْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ وَلَا نَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَأَبٰى۔

متفرق مال و دولت کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا ہمارے پاس آیا۔ میں ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور سنا وہ کہتے تھے ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ ہم دودھ والے جانور کو نہ لیں گے اور الگ الگ مال کو ایک جگہ نہ کریں گے! اور ملے ہوئے مال کو الگ الگ نہ کریں گے! زکوٰۃ بڑھانے کے لیے!

ان میں سے ایک شخص ان کی خدمت اقدس میں اونچی کوہان کی اونٹنی لے کر آیا، اور عرض کی کہ لے لیجئے انہوں نے انکار فرمایا۔

نوٹ۔ ملانے کا مطلب یہ ہے کہ دو اونٹ کسی اور شخص کے تھے! اور تین کسی دوسرے شخص کے اور ان میں سے کسی ایک پر زکوٰۃ نہ تھی دونوں کو ملایا اور بکری زکوٰۃ کی لے لی یا دو شخصوں کی اسی بکریاں ملی ہوئی تھیں ان میں ایک بکری تھی، اب چالیس چالیس الگ کر کے دو بکریاں بنیں،

۲۴۶۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِیًا فَاَتٰی رَجُلًا فَاٰتَاهُ فَصِیْلًا مَخْلُوْلًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنَّ فُلَانًا اَعْطَاهُ فَصِیْلًا مَخْلُوْلًا اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِکْ فِیْهِ وَلَا فِیْ اِبِلِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الرَّجُلَ فَجَآءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَآءَ فَقَالَ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِلٰی نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ فِیْهِ وَفِیْ اِبِلِهٖ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ وہ ایک شخص کے پاس گیا جس نے اسے ایک کمزور اونٹ کا بچہ دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل کو بھیجا فلاں فلاں شخص نے اسے اونٹ کا ایک دبلا پتلا بچہ دیا۔ اے اللہ اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ دے اسے یہ خبر پہنچی اور وہ ایک اچھی اونٹنی لے کر آیا۔ اور کہنے لگا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توبہ کی آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت دے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْاِمَامِ عَلٰی صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

۲۴۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی قوم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زکوٰۃ لے آتی تو آپ ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! فلاں فلاں شخص کی آل پر رحمت بھیج میرا والد زکوٰۃ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ابن ابی اوفیٰ کی آل پر رحمت بھیج۔

بَابُ اِذَا جَاوَزَ فِی الصَّدَقَةِ

جب عامل صدقہ لینے میں زیادتی کرے

۲۴۶۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِیْرٌ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنَا نَاسٌ مِّنْ مُّصَدِّقِکَ یَظْلِمُوْنَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ قَالَ ثُمَّ قَالُوْا وَاِنْ ظَلَمَ قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِیْکُمْ قَالَ جَرِیْرٌ فَمَا صَدَرَ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ہلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ جریر نے کہا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے چند لوگ آئے! اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بھیجے ہوئے عامل ہمارے ہاں آتے ہیں۔ اور ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اپنے عاملوں کو راضی اور خوش کرو، لوگوں نے عرض کیا خواہ وہ ظلم کرے، آپ نے ارشاد فرمایا اپنے صدقوں کو راضی کرو پھر لوگوں! نے کیا اگرچہ ظلم کرے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے صدقوں

عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ -

٢٢٦٥ عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ

بَابُ إِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ أَبِيْ عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ لِآتِيَهُ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيْرٍ يُقَالُ لَهُ سِعْرٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِيْ بَعَثَنِيْ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ أَخِيْ وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُوْنَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا لَنَتَبَيَّنُ ضُرُوْعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِيْ فَإِنِّيْ أُحَدِّثُكَ إِنِّيْ كُنْتُ فِيْ شِعْبٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَنَمٍ لِيْ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ عَلَى بَعِيْرٍ فَقَالَا إِنَّا رَسُوْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيْهَا قَالَا شَاةٌ فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هٰذِهِ الشَّافِعُ وَالشَّافِعُ الْحَائِلُ فَقَدْ نَهَانَا

کو راضی کرو! جریر نے فرمایا کہ اس دن سے آج تک کوئی عامل نہیں گیا مگر وہ مجھ سے راضی خوشی تھا! جب سے میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے،

شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس .... صدقہ وصول کرنے والا آئے تو چاہیے کہ جب واپس جائے تو تم سے راضی ہو۔

اگر عامل زکوٰۃ نہ لگائے تو مالک مال کی زکوٰۃ خود دے سکتا ہے

سیدنا حضرت مسلم بن ثفنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی عرافت پر مامور کیا اور انہیں صدقہ وصول کرنے کا حکم فرمایا! میرے والد نے مجھے ایک گروہ کی طرف ان سے زکوٰۃ لانے کے لیے بھیجا میں نکلا اور ایک بوڑھے شخص کے پاس گیا جس کو سعر کہتے ہیں میں نے کہا مجھے میرے باپ نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو وہ بولا اے بھتیجے تم کس طرح صدقہ لیتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہم بکریوں کے تھنوں کو ٹٹولتے ہیں (عمدہ مال ڈھونڈ کر لیتے ہیں) اس نے کہا اے میرے بھتیجے میں تمہیں حدیث شریف بیان کرتا ہوں ایک دفعہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لے کر رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہو کر آ گئے! اور کہنے لگے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ آپ اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کریں! میں نے پوچھا مجھ پر ان بکریوں کی کتنی زکوٰۃ ہے؟! انہوں نے کہا ایک بکری میں نے ایک بکری کا ارادہ کیا جس کی قدر و قیمت سے میں خوب واقف تھا وہ بہت زیادہ دودھ دیتی تھی

فَأَعْمِدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَرَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا۔

لایا انہوں نے فرمایا یہ بچے والی ہے! اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم! نے ہمیں بچے والی بکری لینے سے منع فرمایا ہے بعد ازاں میں نے ایک اور بکری لینے کا ارادہ کیا جس کی عمر ایک سال تھی اور وہ گابھن تھی اس نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن بچہ جننے والی تھی! میں اسے نکال کر لایا۔ انہوں نے کہا ہمیں دے دو! میں نے اٹھا کر انہیں دی تو انہوں نے اپنے اونٹ پر رکھی اور چلے گئے!

نوٹ۔ عرافت ایک ایسا عہدہ اور خدمت ہے جو ہر قوم کے ایسے شخص کے ذمہ کی جاتی ہے جو ان کے اچھے برے کی تفریق اور معلومات رکھتا ہے! اور حاکم کو ہر حال میں اس کے متعلق مطلع کرتا ہے۔ یہاں اسے اخباری پرچہ نویس کہہ سکتے ہیں، موجودہ دور میں اسلامی حکومت کے استحکام اور مضبوطی کے لیے جتنے نئے جاسوسی کے محکمے ہیں انہیں عرافت کہہ سکتے ہیں۔ اور اس سے اس محکمے کو معرض وجود میں لانے کا جواز ثابت ہوا!

۲۳۴۷ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ أَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ عَلَى صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت مسلم بن ثفنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم سے صدقہ وصول کرنے پر مامور فرمایا اور پھر آخر تک حدیث بیان کی

۲۳۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا تین آدمی ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبد المطلب زکوٰۃ نہیں دیتے! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ابن جمیل ناشکری کرتا ہے۔ وہ پہلے غریب تھا بعد ازاں اللہ جل شانہ نے اسے مالدار کر دیا اور تم حضرت خالد بن ولید پر زیادتی کرتے رہو کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور ساز و سامان اللہ کی راہ میں وقف کر دیا۔ پھر ان میں زکوٰۃ کہاں ہے، اور حضرت عباس بن عبد المطلب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی زکوٰۃ اور اتنی ہی مقدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے!

نوٹ،، ۱۔ ابن جمیل کو اللہ نے غنی کر دیا تو وہ زکوٰۃ دینے لگے! ۲۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے جملہ

اسباب چونکہ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں وقف کر دیے ہیں لہٰذا ان میں زکوٰۃ نہیں، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے ذمے ہے کیونکہ آپ ان سے پہلے زکوٰۃ لے چکے تھے

۲۳۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

۲۳۷۰ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ أُقْتَلُ بَعْدَكَ فِي عَنَاقٍ أَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّهَا تُعْطَى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ مَا أَخَذْتُهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! قریب تھا کہ میں مارا جاتا آپ کے بعد ایک بکری کے بچے یا ایک بکری میں زکوٰۃ میں سے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر زکوٰۃ مہاجرین کے فقراء کو نہ دی جاتی تو میں نہ لیتا۔ یعنی میں اپنے لیے زکوٰۃ نہیں لیتا بلکہ انہی کے فقیروں کو دیتا ہوں لہٰذا خوشی سے دیتے چلے جیئے

بَابُ زَكٰوةِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں باب

۲۳۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۳۷۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۳۷۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۳۷۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِي فَرَسِهِ وَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسلمان پر اس

مَمْلُوْکِہٖ صَدَقَۃٌ۔

کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

بَاب زَکٰوۃِ الرَّقِیْقِ

غلاموں کی زکوٰۃ کے بارے میں باب

۲۲۷۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ عَبْدِہٖ وَلَا فَرَسِہٖ صَدَقَۃٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

نوٹ، ان احادیث شریفہ کا مطلب یہ ہے، کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں۔ یہ تب ہے جبکہ یہ خدمت کے لیے ہوں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ فرض ہے، مگر بعض لوگوں کے نزدیک اونٹ، گائے، بکری، چاندی، سونے کے مال کے سوا کسی مال میں زکوٰۃ نہیں۔ اگرچہ تجارت کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے۔

۲۲۷۶ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ صَدَقَۃٌ فِیْ غُلَامِہٖ وَلَا فِیْ فَرَسِہٖ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

بَاب زَکٰوۃِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۷۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

نوٹ، اوقیہ اور وسق کی مقدار تعریف ہم پہلے لکھ چکے۔

۲۲۷۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں، اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں

۲۲۷۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا صَدَقَۃَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوَاقٍ مِّنَ التَّمْرِ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں!

۲۲۸۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

آپ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں!

۲۲۸۱ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ مِّنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی، تو تم مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو (چالیسواں حصہ) دو سو میں پانچ۔

۲۲۸۲ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی! اور دو سو درا ہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے:

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۸۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَّهَا فِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَنْ يُّسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَاَلْقَتْهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ یمن میں رہنے والی عورت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی! اس کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے موٹے دو کنگن تھے آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم ان دونوں کی زکوٰۃ دیتی ہو، اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے گا؟ اس عورت نے یہ سن کر کنگن اتار دیئے اور انہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں رکھ دیا، اور عرض کیا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے:

۲۲۸۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَاَةٌ وَّمَعَهَا بِنْتٌ لَّهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن میں رہنے والی ایک عورت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی! اس کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے موٹے

نَحْوَهُ مُرْسَلٌ۔

ڈونگن تھے یہ حدیث مرسل ہے۔

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهٖ

جو شخص اپنے مال کی زکواۃ نہ دے

٢٤٨٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ اَوْ يُطَوِّقُهٗ قَالَ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص اپنے مال کی زکواۃ نہ دے قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ حلقے ہوں گے (اس قسم کا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) وہ اس سے چمٹ جائے گا اور اسے لپیٹ لے گا) اور اس سے کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

٢٤٨٦ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ الْاٰيَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ جس شخص کو مال عنایت فرماتے اور پھر وہ اس کی زکواۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا مال ایک گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ حلقے ہوں گے اور وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ' الْاٰيَةَ بخیل یہ نہ سمجھیں کہ اللہ کے دیئے گئے مال میں بخل ان کے لیے بہتر ہے بلکہ یہ ان کے لیے بہت بری ہے قیامت کے روز جس مال سے وہ بخل کرتے تھے وہ ان کے لیے طوق ہوگا!

بَابُ زَكٰوةِ التَّمَرِ

۲۳۸۷ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِّنْ حَبٍّ اَوْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ۔

کھجوروں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں۔ یا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں:

بَابُ زَكٰوةِ الْحِنْطَةِ

۲۳۸۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ فِی الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكٰوةٌ حَتّٰی يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِی الْوَرِقِ زَكٰوةٌ حَتّٰی يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوَاقٍ وَلَا تَحِلُّ فِیْ اِبِلٍ زَكٰوةٌ حَتّٰی تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ۔

گیہوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گیہوں اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی! جب تک کہ یہ پانچ وسق نہ ہوں! اور چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ یہ پانچ اوقیے نہ ہوں! اور اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں

بَابُ زَكٰوةِ الْحُبُوْبِ

۲۳۸۹ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْ حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰی يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

غلوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی دانے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں! اور پانچ اونٹوں سے کم میں ——— اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں۔

اَلْقَدْرُ الَّذِیْ يَجِبُ فِیْهِ الصَّدَقَةُ

۲۳۹۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۳۹۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چاندی کی!

خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

بَابُ مَا يُوجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

۲۴۹۲ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۲۴۹۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۲۴۹۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ۔

كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

۲۴۹۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

کے پانچ اوقیے سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں۔

دسواں حصہ کس میں ہے اور بیسواں حصہ کس میں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غلہ بارش نہر اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے پیداوار ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا۔ اور جس کی سنچائی آبپاشی (اونٹ، بیل، چرسا اور ڈول وغیرہ سے) پانی نکال کر! سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے گا؟

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو پیداوار آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اور جو پیداوار جانوروں کے لائے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم فرمایا۔ جو چیز بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جو چیز ڈولوں کے پانی سے پیدا ہو اس میں بیسواں حصہ ہے؟

اندازہ کرنے والا کتنا چھوڑ دے

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

جب تم پھلوں کا اندازہ درختوں کے اوپر ہی کرو تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تیسرا حصہ دلوا یا چھوڑ دو شعبہ کو شک ہے تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

نوٹ: عام طور پر جب پھل درختوں پر ہوتے ہیں تو ان کا اندازہ کر لیتے ہیں اور اترنے کے بعد اس کا دسواں حصہ مالک سے لیتے ہیں یا جو حصہ مقرر ہیں۔ نیز پھلوں کا تیسرا یا چوتھا حصہ چھوڑنے کا مطلب یہ ہے! تاکہ مالکوں کو ہمسایوں اور دوستوں کو کھلانے کی گنجائش رہے!

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ

۲۴۹۶ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس آیۃ شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے!
ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون
یعنی برے مال کے دینے کا قصد نہ کرو اس کو خرچ کرتے ہو اور لیتے نہیں!
آپ نے فرمایا۔ کہ خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق! ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں ناقص اور برے مال کے لینے سے منع فرمایا!

نوٹ۔ جعرور اور لون حبیق کھجور کی اقسام ہیں!

۲۴۹۷ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے! دست مبارک میں چھڑی تھی ایک شخص سوکھی بری کھجور لٹکا کر گیا تھا۔ آپ کھجور کے خوشہ میں لکڑی مارتے اور ارشاد فرماتے۔ اگر اس کا مالک چاہتا تو وہ اچھی کھجور دے سکتا تھا! بے شک اس کا مالک قیامت کے روز ایسی خراب کھجور کھائے گا:

نوٹ۔ اس وقت دستور یہ تھا! کہ مسجد کے صحن میں صدقے کی کھجور لٹکا دیتے۔ اور مسکین کو ضرورت ہوتی تو وہ اس! کو کھالیتا۔

بَابُ الْمَعْدَنِ

کان کا بیان

۲۴۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم

جَدِّہٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ مَا کَانَ فِیْ طَرِیْقٍ مَأْتِیٍّ اَوْ فِیْ قَرْیَۃٍ عَامِرَۃٍ فَعَرِّفْہَا سَنَۃً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُہَا وَاِلَّا فَلَکَ وَمَا لَمْ یَکُنْ فِیْ طَرِیْقٍ مَأْتِیٍّ وَلَا فِیْ قَرْیَۃٍ عَامِرَۃٍ فَفِیْہِ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا! آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز آمد و رفت کے راہ میں یا آباد گاؤں میں ملے تو تو اسے اس کا اعلان ایک سال تک کر اگر اس کا مالک آئے تو دیدے اگر نہ آئے تو وہ تیرا ہے: اور جو راستہ آباد نہ ہو یا گاؤں آباد نہ ہو تو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا (باقی سب پانے والے کا ہے)

۲۴۹۹ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُہَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ (بیت المال کے لیے) ہے

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کا جانور مالک کی تعدی کے بغیر کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں اور اگر مزدور کنواں کھودتے یا کان کھودتے میں کنواں یا کان پھٹ پڑے یا گر پڑے اور مزدور دب کر مر جائے یا گر کر فوت ہو جائے تو کھدوانے والے پر کوئی جرمانہ نہیں۔

۲۵۰۰ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ بِمِثْلِہٖ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے

۲۵۰۱ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جُرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ (بیت المال کے لیے) ہے

۲۵۰۲ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنوئیں میں گرنے کا بدلہ نہیں اور کان کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے (بیت المال کے لیے) ہے!

بَابُ زَكٰوةِ النَّحْلِ

٢٥٠٣ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُوْرِ نَحْلٍ لَهٗ وَسَاَلَهٗ اَنْ يَّحْمِيَ لَهٗ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ سَلَبَةُ فَحَمٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وَلِيَ ابْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰى اِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهٖ فَاحْمِ لَهٗ سَلَبَةَ ذٰلِكَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا ذُبَابُ غَيْثٍ يَاْكُلُهٗ مَنْ شَاءَ۔

شہد کے چھتوں کی زکواۃ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہلال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دسواں حصہ شہد کا لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لیے ایک جنگل مقرر کر دیا جائے جس کا نام سلبہ تھا: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اس کے لیے مقرر فرما دیا۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے سفیان بن وہب نے آپ کو لکھا جس میں پوچھا گیا تھا کہ وہ جنگل اس میں مقرر ہے یا نہ رہے؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا اگر وہ تمہیں شہد کا دسواں حصہ دیتا ہے! جو وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا تو آپ وہ جنگل اس کے پاس رہنے دیں! ورنہ بارش کی مکھیاں شہد دیتی ہیں جس کا جی چاہے کھائے!

بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ

٢٥٠٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

رمضان المبارک کے صدقہ فطر کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، اور مرد اور عورت پر رمضان المبارک کی زکواۃ کھجور یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ بعد ازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

نوٹ: گندم کا آدھا صاع جو کھجور کے پورے صاع کے برابر ہوتا ہے! اور سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے: اور ایک ضعیف روایت میں گندم کا آدھا صاع بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لہٰذا اصحاب کرام اسے متعین کرنے میں حق بجانب ہیں۔

بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوكِ

رمضان المبارک کی زکواۃ غلام اور لونڈی پر فرض ہے

۲۵۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، مرد یا عورت پر رمضان المبارک کی زکواۃ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض فرمایا! بعدازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيْرِ

چھوٹے نابالغ پر رمضان المبارک کی زکواۃ

۲۵۰۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَذَكَرٍ وَاُنْثٰى صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا فطرانہ ہر چھوٹے، بڑے، آزاد، غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض فرمایا!

نوٹ :۔ لونڈی اور غلام کی طرف سے فطرانہ وغیرہ ان کا مالک دے اگر نابالغ شخص مالدار ہو تو اس کے مال میں سے ادا کیا جائے۔ اگر وہ مفلس اور غریب ہو تو اس کا ولی دے

فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ الْمُعَاهِدِيْنَ

رمضان المبارک کا فطرانہ مسلمانوں پر فرض ہے ذمیوں کافروں پر نہیں

۲۵۰۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر صدقہ فطرانہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ اور یہ مسلمانوں میں سے ہر آزاد غلام مرد اور عورت پر فرض ہے!

نوٹ :۔ احناف کے نزدیک اگر لونڈی اور غلام کافر ہوں تو ان کی طرف سے صدقہ دینا ضروری ہے

۲۵۰۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکواۃ کھجور کا!

أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے فرض فرمایا: اور اسے آپ نے عید کی نماز پر جانے سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا!

۲۵۰۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرے کی زکواۃ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا

فَرْضُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُولِ الزَّكٰوةِ

زکواۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر فرض تھا

۲۵۱۰ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُومُ عَاشُورَاءَ وَنُؤَدِّي صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عاشوراء کا روزہ رکھتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے! یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے اور زکواۃ فرض ہوئی اس دن سے ہمیں تو عاشوراء کے روزے اور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم ہوا! اور نہ ہی ممانعت ہوئی!

نوٹ: یہ دونوں چیزیں سنت ہو گئیں جیسے بعض علماء کا مذہب ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت تا حال باقی ہے! اور سیدنا حضرت ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک واجب ہے

۲۵۱۱ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زکواۃ فرض ہونے سے قبل ہمیں فطرانہ کا حکم کیا بعد ازاں جب زکواۃ فرض ہوگئی تو! نہ ہمیں حکم فرمایا اور نہ منع کیا اور ہم اسے ادا کرتے ہیں

مَكِيلَةُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کتنا اناج دیا جائے

۲۵۱۲ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ أَخْرِجُوا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ هٰذَا الزَّكٰوةَ

سیدنا حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ کے امیر تھے تو آپ نے رمضان المبارک کے آخر میں کہا اپنے روزوں کی زکواۃ دو لوگوں نے باہم ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے

فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى حُرٍّ وَّمَمْلُوْكٍ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ فَقَامُوْا۔

کون ہے؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھا دو۔ وہ زکوٰۃ جو وہ نہیں جانتے۔ اس زکوٰۃ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد، مرد و عورت غلام پر فرض کیا ہے، ایک صاع کھجور یا جَو سے یا آدھا صاع گیہوں! بعدازاں وہ سب لوگوں کو سمجھانے کے لیے اٹھے۔

۲۵۱۳ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ۔

نوٹ: سلت جو کی ایک قسم ہے

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقۂ فطر کے بارے میں ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو کا بیان فرمایا اور ایک صاع سلت کا!

۲۵۱۴ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِكُمْ يَعْنِيْ مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

سیدنا حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بصرے کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! صدقۂ فطر غلے کا ایک صاع ہے!

بَابُ التَّمْرِ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر میں کھجور دینا

۲۵۱۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جَو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے صدقۂ فطر فرض فرمایا!

اَلزَّبِيْبُ

صدقہ میں انگور دینا

۲۵۱۶ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ اِذَا كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم صدقۂ فطر! ایک صاع گیہوں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر کا ادا کرتے

نوٹ: اہل حجاز عرف میں طعام گیہوں کو کہتے ہیں اور جمہور علماء کرام کے نزدیک یہی قول معتبر ہے! لہٰذا طعام کا درست اور صحیح ترجمہ گیہوں ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک گیہوں اور انگور میں نصف صاع اور باقی اشیاء میں ایک صاع صدقۂ فطر ہے!

۲۵۱۷ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں زکوٰۃ: ایک صاع

وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ۔

گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر سے ادا کرتے بعد ازاں ہم ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں تشریف لائے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جو کچھ سکھایا تھا اس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ شام کے گیہوں کے دو مد (آدھا صاع) (چونکہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) ایک صاع کے برابر ہیں۔ اس دن لوگوں نے اس پر عمل در آمد شروع کیا اور وہ گیہوں کا آدھا صاع دینے لگے۔

اَلدَّقِيقُ

۲۵۱۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ۔

صدقۂ فطر میں آٹا دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع سلت دیتے۔

اَلْحِنْطَةُ

۲۵۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ قَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَمَّا إِذَا أَوْسَعَ اللَّهُ فَأَوْسِعُوا أَعْطُوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ غَيْرِهِ۔

گندم صدقۂ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے بصرہ میں خطبہ پڑھا تو فرمایا اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو لوگ (حیران ہو کر) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے (کہ روزوں کی زکوٰۃ کیسی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے کون کون شخص ہیں؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ! وہ نہیں جانتے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بڑے آزاد و غلام مرد عورت پر آدھا صاع گندم فرض فرمایا ہے یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا حسن نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب اللہ جل شانہ نے تمہیں گنجائش دی تو تم بھی گنجائش کرو گندم کا ایک صاع دو یا دوسری چیزوں کا

اَلسُّلْتُ

۲۵۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيْبٍ۔

بغیر چھلکے کے سفید رنگ کا جو صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع ست (بغیر چھلکے والا جو) یا انگور کو صدقہ میں دیتے تھے۔

اَلشَّعِيْرُ

۲۵۲۱ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٍ اَوْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِيْ عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَا اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

جو صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا صدقہ کرتے تھے۔ بعد ازاں ہم ایسا ہی کرتے رہے۔ یہاں تک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور اقدس آیا! آپ نے فرمایا: میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

اَلْاَقِطُ

۲۵۲۲ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهٗ۔

پنیر صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع صدقہ فطر میں دیتے: ان کے سوا دوسری چیزیں نہ دیتے!

كَمِ الصَّاعُ

۲۵۲۳ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيْدَ فِيْهِ۔

صاع کی مقدار

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا! اور اب مد زیادہ ہو گیا ہے

نوٹ: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ہوتا ہے! صاع دو ہیں حجازی اور عراقی

اللہ ہر ایک میں چار چار مد ہوتے ہیں: حضرت امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک عراقی مد معتبر ہے: اور دوسرے علماء کے نزدیک حجازی مد معتبر ہے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں تھا: آپ کے دور اقدس میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا: اندازاً یہ ۵۸ ½ تولہ کا ہوتا ہے: اس حساب سے صاع دو سو چونتیس تولے کا ہوا: یعنی اسی تولے کے سیر سے چھ تولے کم: تین سیر اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مد دو رطل کا ہے تو صاع میں آٹھ رطل یعنی چار سیر ہوتے!

۲۵۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپ: مدینہ منورہ والوں کی بہتر ہے: اور تول مکہ معظمہ والوں کی!

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ

صدقہ فطر کون سے وقت ادا کرنا بہتر ہے

۲۵۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے صدقہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا!

إِخْرَاجُ الزَّكٰوةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا

۲۵۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُوضَعُ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا: آپ ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہے: تو انہیں اس کی بات کی دعوت دیجئے کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ جل شانہ عم نوالہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں: اور میں اللہ جل شانہ کا رسول ہوں: اگر وہ آپ کا کہا مان لیں تو پھر انہیں بتلایئے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نماز فرض فرمائی ہیں اگر وہ اطاعت کریں تو پھر انہیں بتلا دیجئے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر ان کے اموال میں سے صدقہ فرض فرمایا ہے جو ان کے امیر لوگوں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے غرباء میں تقسیم کیا جائے گا: اگر وہ تسلیم کریں تو ان کے

بَيْنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ۔

عمدہ اموال سے بچے اور مظلوم کی بددعا سے بھی کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ جل شانہٗ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہے!

نوٹ۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر ملک اور ہر شہر کی زکوٰۃ اسی ملک اور شہر کے غرباء و مساکین، بیواؤں، یتیموں کو دینا افضل اور بہتر ہے البتہ اگر دوسرے کسی شہر کے نادار اور غریب زیادہ استحقاق و احتیاج رکھتے ہوں تو دوسرے علاقہ میں بھی مال زکوٰۃ صرف کیا جاسکتا ہے

بَابُ اِذَا اَعْطَاهَا غَنِيًّا وَّهُوَ لَا يَشْعُرُ

جب زکوٰۃ دولت مند کو دے دی جائے اور پتہ نہ ہو کہ وہ امیر ہے۔

۱۵۲۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلَى السَّارِقِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى سَارِقٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ فَاُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَّا صَدَقَاتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِفَّ بِهٖ مِنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ اَنْ يَسْتَعِفَّ بِهٖ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ اَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا اَعْطَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک شخص نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک چور کے ہاتھ رکھ آگیا، صبح کے وقت لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا! اس شخص نے کہا! یا اللہ اگر چہ چور کو دیا گیا! تاہم چور کو صدقہ دیے جانے پر تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے! میں اور صدقہ دوں گا! بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ رکھ دیا! صبح ہوئی تو لوگوں نے کہا رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا! وہ شخص بولا! یا اللہ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے بدکار عورت کے صدقہ پر! میں ایک اور صدقہ دوں گا پھر وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کو دے کر آگیا! صبح کے وقت لوگوں نے کہا ایک مالدار کو صدقہ ملا اس شخص نے کہا یا اللہ! بدکار، چور اور مالدار کی خیرات پر تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے! بعد ازاں خواب میں اسے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول و منظور ہوگیا! بدکار کا اس لیے کہ شاید وہ بدکاری سے بچے اور چور کا اس لیے کہ شاید وہ چوری سے بچے اور مالدار کا اس لیے کہ شاید وہ سوچے اور شرمائے! اور اس مال و دولت سے خرچ کرے جو اللہ جل شانہٗ نے اسے دیا ہے

نوٹ۔ معلوم ہوا کہ خیرات و زکوٰۃ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا، اگر لاعلمی اور ناواقفی سے غیر مستحق کو بھی دے دیا جائے! بشرطیکہ نیت خالص ہو اور چور اس چوری کے مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے بچے گا! امیر آدمی اس سے نصیحت حاصل کرے گا! اور جو مال اللہ جل شانہٗ نے اسے دیا ہے اس سے وہ خرچ کرے گا!

بَابُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ

۲۵۲۸ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ۔

۲۵۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ۔

جُهْدُ الْمُقِلِّ

۲۵۳۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

چوری کے مال سے صدقہ دینا

سیدنا حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپؓ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نماز کو طہارت اور پاکیزگی کے بغیر اور صدقہ کو چوری کے مال میں سے قبول نہیں فرماتا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حلال مال سے صدقہ دے اور اللہ جل شانہ صرف حلال مال کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ جل شانہ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے: خواہ وہ ایک ہی کھجور ہو، بعد ازاں وہ اس کی ہتھیلی پر بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے: جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے:

کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دے تو اس کا ثواب

حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ ہو اور جہاد جس میں مال غنیمت کی چوری نہ ہو اور حج مبرور جس میں گناہ نہ ہو، بعد ازاں دریافت کیا گیا کونسی نماز افضل ہے! آپ نے ارشاد فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو، بعد ازاں پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے: فرمایا جو کم مال والا محنت و مشقت برداشت کر کے دے، بعد ازاں پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے! آپ نے ارشاد فرمایا جو ان کاموں کو چھوڑ دے جو اللہ عزوجل نے حرام کئے ہیں، بعد ازاں دریافت کیا گیا کونسا جہاد افضل ہے: فرمایا جو شخص اپنے مال اور اپنی جان کو صرف کر کے مشرکوں سے جہاد کرے! پھر پوچھا گیا کونسی شہادت اچھی ہے، آپ نے فرمایا جس شخص کا خون بہایا گیا ہو اور اس کا گھوڑا مارا گیا ہو!

۲۵۲۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوْا كَیْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِاَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰى عُرْضِ مَالِهٖ فَاَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم لاکھ درہموں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے دو درہم ہوں اور وہ ایک درہم صدقہ دے (تو یہ ایک درہم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کے ایک طرف جائے اور لاکھ درہم صدقہ نکالے (یعنی مالدار شخص کے لاکھ درہم کے مقابلے میں محتاج کا ایک درہم ہے)

۲۵۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ اَلْفٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَیْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهٗ دِرْهَمَانِ فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهٖ وَرَجُلٌ لَهٗ مَالٌ كَثِیْرٌ فَاَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهٖ مِائَةَ اَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم لاکھ درہموں سے بڑھ گیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم لے کر صدقہ کیا اور ایک شخص کے پاس بہت سا مال تھا اس نے اپنے مال کے ایک حصہ میں سے لاکھ درہم لیے اور صدقہ دیئے (تو اس کے لاکھوں دراہم سے غریب کا ایک درہم بہتر ہے)

۲۵۲۳ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا یَجِدُ اَحَدُنَا شَیْئًا یَتَصَدَّقُ بِهٖ حَتّٰى یَنْطَلِقَ اِلَى السُّوْقِ فَیَحْمِلَ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَیَجِیْءَ بِالْمُدِّ فَیُعْطِیَهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ الْیَوْمَ رَجُلًا لَهٗ مِائَةُ اَلْفٍ مَا كَانَ لَهٗ یَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا جو صدقہ دیں تو ہم میں سے کوئی بازار میں جاتا اور بوجھ اٹھاتا پھر ایک مُد کھانا لاتا (مزدوری کر کے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا۔ ابو مسعود نے کہا میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس اب ایک لاکھ درہم ہیں اور اس وقت ایک درہم نہ تھا

۲۵۲۴ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ اَبُوْ عَقِیْلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ اِنْسَانٌ بِشَیْءٍ اَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِیٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْاٰخَرُ اِلَّا رِیَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَ

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقے کا حکم فرماتے تو حضرت ابوعقیل نصف صاع لے کر حاضرِ خدمت ہوئے اور ایک شخص اس سے زیادہ لے کر آیا۔ منافقین نے بزعمِ خویش کہا کہ ابوعقیل کے صدقے سے تو اللہ جل شانہ بے نیاز ہے یعنی تھوڑے صدقے کی اللہ جل شانہ کو پرواہ نہیں اور دوسرے نے لوگوں کو دکھانے کے لیے صدقہ دیا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

الذین یلمزون المطوعین

یعنی جو لوگ دل کھول کر صدقات دینے والوں پر

هُمُ الْاٰيَةَ۔

طعن و تشنیع کرتے ہیں! اور ان پر جو اپنی محنت و مزدوری کے سوا کچھ نہیں رکھتے بعد ازاں ان کے مذاق اڑاتے ہیں! اللہ جل شانہٗ نے ان کا مذاق کیا اور ان پر تکلیف دہ دکھ کی مار دی!

نوٹ، دوسری احادیث شریفہ کے مطابق وہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ جو چار ہزار درہم لے کر حاضر ہوئے تھے کافروں نے کہا کہ انہوں نے ریاکاری کے لیے صدقہ دیا ہے۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا

دینے والا ہاتھ کیسا ہے

۲۴۳۵ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهٗ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور آپ نے مجھے بہت زیادہ عنایت فرمایا! پھر مانگا اور آپ نے بہت زیادہ عنایت فرمایا، پھر مانگا اور آپ نے بہت زیادہ عنایت فرمایا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا، مال سرسبز شیریں ہے جو شخص اسے خوشی سے لے گا اس کو اس میں برکت ہوگی! اور جو شخص حرص سے لے گا (اسے انتظار اور طمع سے لے گا) اسکو اس میں برکت نہ ہوگی وہ اس طرح ہوگا جو کھاتا ہے! لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے

نوٹ، بخاری شریف میں اسی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تو میں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا! میں زندگی بھر کسی شخص سے کچھ نہ مانگوں گا! چنانچہ حضرت حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی وصول نہ کیا! سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں حصہ لینے کو بلاتے اور وہ کچھ نہ لیتے

بَابُ أَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا

اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

۲۴۳۶ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ خطبہ میں ارشاد فرما رہے تھے، کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر کا ہے! اور ان لوگوں سے صدقہ شروع کیجئے جن کا جان و نفقہ تم پر ہے! ماں، باپ بہن، اور بھائی کی طرح اور پھر اسی طرح نزدیکی رشتہ داروں کو " یہ حدیث شریف مختصر ہے۔

اَلْيَدُ السُّفْلٰى

۲۵۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

نیچے والا ہاتھ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صدقے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرماتے تو ارشاد فرماتے: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے: اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے: جو خرچ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے: جو مانگے طلب کرے!

اَلصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

۲۵۳۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ۔

ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے: جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دے بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق رکھ لے تاکہ اسے خود بھیک نہ مانگنی پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کیجئے اس سے جس کی پرورش تجھ پر ہے!

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

۲۵۳۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِيْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ۔

اسی حدیث شریف کی تشریح

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دو: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے: آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرو! اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: اسے اپنی بیوی پر صدقہ کرو اس نے کہا میرے پاس ایک اور اشرفی ہے آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنے بیٹے پر صدقہ کرو! وہ بولا ایک اور بھی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنے نوکر پر خرچ کرو! وہ بولا ایک اور ہے! تو آپ نے ارشاد فرمایا اب تو خود سمجھ لے: (یعنی جو مستحق ہو اسے دے)

بَابُ اِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَيْهِ هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ

۲۵۴۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقُوْا فَاَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى هٰذَا اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطِنُوْا لَهُ فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوْا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقْتُمْ فَاَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ

اگر کوئی شخص صدقہ دے اور خود محتاج ہو تو کیا اسے صدقہ لوٹا دیا جائے

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک شخص جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں آیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو! پھر دوسرے جمعۃ المبارک کے دن آیا! اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا: دو رکعتیں پڑھو! بعد ازاں تیسرے جمعۃ المبارک کو آیا: آپ نے ارشاد فرمایا! دو رکعتیں پڑھو! پھر فرمایا: صدقہ دو، لوگوں نے صدقہ دیا! آپ نے اس شخص کو دو کپڑے عنایت کیے بعد ازاں آپ نے لوگوں سے فرمایا! صدقہ دو! اس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا! ان دو کپڑوں میں سے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیئے تھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اس شخص کو نہیں دیکھتے یہ مسجد میں پھٹے پرانے حال میں آیا! تو میں نے خیال کیا کہ تم اس کی حالت دیکھ کر پہچان لو گے! اور اسے صدقہ دو گے لیکن تم نے نہیں دیا! تو میں نے ہی کہا صدقہ دو! جب تم نے صدقہ دیا تو میں نے اسے پہننے کے لیے دو کپڑے دیئے! پھر میں نے کہا کہ صدقہ دو تو اس نے اپنا ایک کپڑا نکال کر پھینک دیا! اور آپ نے اسے جھڑک دیا!

نوٹ: ردّ جھڑکنا اس وجہ سے تھا کہ وہ شخص خود محتاج تھا! اس کے پاس کپڑے نہ تھے اور پھر اسے صدقہ دینا بے جا تھا کیونکہ پہلے اپنی ضروریات پوری کرنا لازمی ہے۔

صَدَقَةُ الْعَبْدِ

۲۵۴۱ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِی اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِیْ مَوْلَایَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَایَ فَضَرَبَنِیْ

غلام صدقہ دے

سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ (جو ابی اللحم کے غلام تھے) سے مروی ہے کہ مجھ کو میرے مالک نے گوشت بھوننے کا حکم دیا! اس دوران ایک غریب آیا! اور میں نے اسے

فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُطْعِمُ طَعَامِيْ بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهُ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى بِغَيْرِ اَمْرِيْ قَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا۔

تو تو ا گوشت کھلایا جب میرے مالک کو خبر ہوئی تو اس نے مجھے مارا میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور دریافت کیا کہ تو نے اس کو کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ میرا کھانا لوگوں کو کھلا دیتا ہے بغیر میرے کہ میں اسے حکم دوں ایک دوسری بار کہا کہ میرے حکم کے بغیر تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

نوٹ، جب بیوی خاوند کے مال سے یا غلام اپنے آقا کے مال سے صدقہ وخیرات کرے تو اس کا ثواب غلام، مالک اور خاوند بیوی دونوں کو ملے گا!

۲۵۴۲ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَجِدْهَا قَالَ يَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ فَيَتَصَدَّقُ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قِيْلَ فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوموسٰی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر مسلمان پر صدقہ ہے: لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص نہ پائے (مقدور نہ ہو) آپ نے ارشاد فرمایا! اپنے ہاتھوں سے محنت کرے اور پھر اس طرح اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے یہ بھی اپنی جان پر فرض ہے! لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص محتاج اور پریشان حال کی امداد کرے! لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا! نیک باتوں کا حکم دے لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! یہ شخص برائیوں سے بچا رہے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

صَدَقَةُ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت کا اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دینا

۲۵۴۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ اَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بیوی خاوند کے مال میں سے صدقہ دے تو اسے ثواب ملے گا اور اتنا ہی ثواب اس کے خاوند کو ملے گا اور اتنا ہی ثواب اس کے تحویلدار کو ملے گا! اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا ثواب کم نہ کرے گا! خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور

بَابُ عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

۲۵۴۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ كَانَ خَطِيْبًا فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ لَا يَجُوْزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا مُخْتَصَرًا۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ

۲۵۴۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعْنَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ أَيَّتُنَا بِكَ أَسْرَعُ لُحُوْقًا فَقَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذْنَ قَصَبَةً فَجَعَلْنَ يَذْرَعْنَهَا وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَسْرَعَهُنَّ لُحُوْقًا فَكَانَتْ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ۔

بَابُ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

۲۵۴۶ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَأْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى

عورت کو اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا۔

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا! تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا! عورت کو صدقہ دینا جائز ہے! مگر تب جب کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت سے دے! اختصار سے بیان کیا گیا۔

صدقے کی فضیلت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھی ہوگئیں! ہم نے دریافت کیا آپ کو کونسی بیوی پہلے ملے گی! آپ نے ارشاد فرمایا! تم میں سے جس کے لمبے اور طویل ہاتھ والی ہے یعنی بہت سخی ہے! انہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ کی پیمائش کرنے لگیں! (یہ دیکھ کر دیکھیں کس کا ہاتھ لمبا ہے) تو حضور کی ازواج میں سے سب سے پہلے حضرت سودہ تم آپ سے ملیں! ان کا وصال پہلے ہوا! آپ سب سے زیادہ طویل ہاتھ والی تھیں صدقہ بہت زیادہ دیتی تھیں! لیکن دوسری روایات کے مطابق سب بیویوں سے پہلے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت زینب رض کا انتقال ہوا اور آپ ہی سب سے زیادہ سخی تھیں اور یہی درست ہے)

کونسا صدقہ افضل ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ بہتر ہے! آپ نے ارشاد فرمایا! بہتر اس وقت صدقہ دینا جب تو تندرست ہو۔ مال و دولت کا لالچ رکھتا ہو! عیش کی آرزو

الْفَقْرَ۔

رکھتا ہو اور محتاجی و فقر سے ڈرتا ہو۔

نوٹ ، وگرنہ بیماری میں یا مرتے وقت جب انسان کی سب آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں تو سبھی صدقہ دیتے ہیں

۲۵۴۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد انسان مالدار رہے ! اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے ! اور صدقہ ان لوگوں سے شروع کیجیے جن کی ! کفالت تمہارے ذمے ہے

۲۵۴۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! جب مرد اپنی بیوی پر ثواب حاصل کرنے کے لیے خرچ کرے اور خدا کا حکم بجالانے کے لیے خرچ کرے تو اسے صدقے کا ثواب حاصل ہوگا !

۲۵۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار اور امیر رہے اور اس شخص سے صدقے کی ابتدا کرو جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے !

۲۵۵۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی عذرہ میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنی وفات کے بعد آزاد کیا اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی ! آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ اور مال اس غلام کے سوا ہے ! اس نے عرض کیا نہیں ! آپ نے پوچھا اس غلام کو کون مجھ سے خریدتا ہے ؟ حضرت نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو دراہم بھیجے اس غلام کو خرید لیا ! آپ ان دراہم کو اس شخص کے پاس اسے دینے کو لائے ! جس کا وہ غلام تھا ! بعد ازاں ارشاد فرمایا ! اپنی ذات سے شروع کر پہلے اس پر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اس سے کچھ بچے تو اپنی بیوی کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے ! پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچے تو اسی طرح دائیں اور بائیں جانب شمال اور جنوب

عَنْ يَمِيْنِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

کے فقراء میں تقسیم کرو

صَدَقَةُ الْبَخِيْلِ

بخیل کے صدقے کا بیان

۲۵۵۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيْلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْجُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُّنْفِقَ اِتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْمَرَّتْ حَتّٰى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ فَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيْلُ أَنْ يُّنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتّٰى أَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِهِ أَوْ بِرَقَبَتِهِ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوٗسٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيْرُ بِيَدَيْهِ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں دینے والے اور بخیل کی مثال ایسے ہے: جیسے دو مردوں کی جن پر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں لوہے کی چھاتی سے لے کر ہنسلی تک! اب خرچ کرنے والا سخی جس وقت خرچ کرنا چاہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے! اور چلی جاتی ہے! یہاں تک کہ اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے! اور بعد میں اس کے چلنے کا نشان اس کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے مٹ جاتا ہے (یعنی زمین پر چلنے کا نشان نہیں دیتی) اور بخیل جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلا اس کے دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے! یہاں تک کہ اس کی ہنسلی یا گردن کو پکڑ لیتی ہے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں گواہ ہوں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ اس کو کھلا کرتے اور وہ کھلی نہ ہوتی تھی! طاؤس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا! آپ دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے کشادہ کرنے کے لیے اور وہ کشادہ نہ ہوتی تھی!

نوٹ: حدیث ھذا کا مفہوم یہ ہے کہ سخی خرچ کرنے میں خوش رہتا ہے اور اس کا دل کشادہ ہوتا ہے اور نشان مٹنے سے یہ مراد ہے کہ مال صدقے سے مٹ جاتا ہے اور وہ مال بڑھ کر ویسا ہی ہے یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے! اس کے برعکس بخیل شخص خرچ کرنے میں تنگ دل ہوتا ہے بقول بعض چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے!

۲۵۵۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ وَاتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيْلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخیل اور صدقہ دینے والے شخص کی مثال ان دونوں شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو جبے پہنے ہوئے ہوں! اور ان کے ہاتھ ہنسلی سے چمٹا دیے گئے ہوں! جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے! تو وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہے:

بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ ـ

ہے کہ اس کے پاؤں کا نشان مٹ جاتا ہے: (کھلے ہونے اور زمین پر لٹکے رہنے کی وجہ سے) اور جب بخیل شخص صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے: تو ہر ایک حلقہ دوسرے حلقے سے پیوست ہو جاتا ہے! اور جبہ سمٹ جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو ہنسلی پر جوڑ دیتا ہے! میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے تھے وہ شخص کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا!

۲۵۵۳ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً وَعِنْدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُ بِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتَكِ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ ـ

سیدنا حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ ہم ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے کئی مہاجرین وانصار بھی بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے ایک شخص کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اجازت لینے کے لیے بھیجا پھر ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو گئے! انہوں نے فرمایا: کہ ایک دفعہ ایک فقیر میرے پاس آیا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے! میں نے انہیں کچھ دینے کا حکم کیا اور بعد ازاں میں نے منگوا کر اسے دیکھا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو چاہتی ہے کہ تیرے گھر میں نہ کچھ آئے اور نہ کچھ جائے مگر اس کے کہ تجھے معلوم ہو! میں نے عرض کیا ہاں! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عائشہ! گن گن کے نہیں دو گی تو بعد ازاں اللہ جل شانہ بھی تجھے گن کر دے گا!

(یعنی بے حساب آمدنی کم ہو جائے گی)

۲۵۵۴ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ـ

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: گن مت ورنہ اللہ جل شانہ بھی تمہیں گن کر دے گا!

۲۵۵۵ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوكِي

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس میرے خاوند (زبیرؓ) کے دیئے ہوئے کے سوا کچھ نہیں! کھانے کو یا خرچ کرنے کو اگر میں اس سے

فَيُوكِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ.

کچھ خرچ کروں (فقیروں اور محتاجوں کو) تو کیا اس سے مجھے گناہ ہو گا! آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تو تم صدقہ دیا کرو اور جمع کر کے مت رکھو ورنہ اللہ جل شانہٗ بھی تم سے روک لے گا!

اَلْقَلِيْلُ فِى الصَّدَقَةِ

تھوڑے صدقے کا بیان

۲۵۵۶ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صدقہ دے کر جہنم سے بچو خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو!

۲۵۵۷ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

حضرت عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا تذکرہ فرمایا! تو آپ نے اپنا چہرہ انور پھیرا؛ اور جہنم سے پناہ مانگی شعبہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ ایسا ہی کیا بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ تم آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر کیوں نہ بچ سکو! اگر تم (مال) صدقہ خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات کہہ کر صدقہ کرو!

نوٹ، سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دے دے تھوڑا ہو یا بہت، اگر کچھ بھی نہ ہو سکے تو جواب دے دے! مگر نرمی سے جواب دے اس طرح کہ سائل کا دل بھی خوش رہے اور اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت

۲۵۵۸ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے ابھی دن شروع تھا! اسی دوران بعض لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے! اور ان میں اکثر قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے! بلکہ سب مضری تھے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی مفلسی اور ضرورت ملاحظہ فرمائی تو آپ کا چہرہ انور بدل گیا! آپ پہلے اندر تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے! بعد ازاں آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا!

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا
وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ
بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيبًا، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا
قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ
دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ صَاعِ
بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ
وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ
قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ
كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ
وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي
الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ
أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ
يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ
سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً
فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ
شَيْئًا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی نماز ظہر کی پھر اقامت اور حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ بعدازاں آپ نے
خطبہ ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ
الَّذِي خَلَقَكُمْ۔ إِلَى آخِرِهِ۔
اے ایمان والو! اپنے مالک سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس
سے پیدا کیا پھر اس کی بیوی کو اس میں سے پیدا کیا پھر ان دونوں
سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا!
(اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ انسانی ہمدردی پر متوجہ ہوں
یہ خیال کر کے کہ سب آدمی ایک دوسرے کے بھائی ہیں!
اس اللہ جل شانہ سے ڈرو جس کا وسیلہ اور نام
پیش کر کے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ ناطہ
کی وجہ سے! بے شک اللہ جل شانہ تمہیں دیکھ رہا ہے) اور ڈرو
اللہ سے! اور ہر آدمی کو غور کرنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت)
کے لیے کیا بھیجا ہے! آدمی کا صدقہ اشرفی، روپیہ، کپڑے ایک
صاع گیہوں، ایک صاع جو اور یہاں تک کہ کھجور کے ایک!
ٹکڑے سے ہے! بعدازاں ایک انصاری روپیوں کی ایک بھری ہوئی تھیلی لایا جو
اس کی ہتھیلی میں نہیں سما رہی تھی بلکہ وہ اس سے عاجز آگیا تھا۔ بعد
ازاں! دوسرے لوگوں کی قطار لگ گئی حتیٰ کہ کھانے اور
پینے کے دو اونچے اونچے ڈھیر لگ گئے! میں نے دیکھا کہ
حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور ایسے چمک رہا تھا!
جیسے سونا! پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو شخص اسلام میں نیک راہ اور اچھا طریقہ ایجاد کرے تو اس کو
اس کے نکالنے کا ثواب ہے! اور ان لوگوں کا بھی اس کو ثواب
ملے گا! جو اس پر عمل کرتے رہیں گے! مگر اعمال کرنے والے
کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا! اور جس شخص نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد
کیا! تو اس پر اس کے ایجاد کرنے کا عذاب ہے اور ان!
لوگوں کا عذاب بھی اس پر ہے! جو اس پر عمل کریں گے!
مگر عمل کرنے والے کا عذاب کچھ کم نہ ہوگا!

نوٹ: ایک انصاری نے ایک اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ وہ سب سے پہلے صدقہ لایا! اور اس کو دیکھتے ہوئے دوسرے

لوگ بھی صدقہ لائے؛ چونکہ یہ بات نیک تھی لہٰذا اس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا! اور دوسروں کے صدقہ کا ثواب بھی اس کو ملا! مگر صدقہ کرنے والوں کا ثواب بھی بحال رہا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سونے کی طرح چمک رہا تھا! چونکہ: آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور غریبوں کا کام نکلا اور واقعی یہی فصاحت و بلاغت اس کا نام ہے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی! ارحِدُمَتُ النَّاسِ اَفْضَلُ الْاَشْغَالِ کے مصداق کسی کی خدمت بہترین عبادت ہے اسے

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

۲۵۵۹ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهٖ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا۔

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے؛ صدقہ کرو کیونکہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص کسی دوسرے کو اپنا صدقہ دینے جائے گا! وہ کہے گا اگر تو کل لے کر آتا تو میں اسے لے لیتا۔ آج نہیں لوں گا!

نوٹ: اس لیے کہ آج میں مالدار ہو گیا ہوں مطلب یہ ہے کہ یہ آخر زمانہ میں بہت جلد آنے لگا۔ بوجہ بد انتظامی، لوٹ کھسوٹ اور فساد کے زمین کے خزانے کھل جائیں گے اور دولت کو بہت ترقی ہو گی اس کے لینے والے کم ہوں گے

۲۵۶۰ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُشَفَّعُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی مسلمان کو فائدہ پہنچانے کے لیے سفارش کرو اور سفارش قبول کرو! اللہ جل شانہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے جو چاہے گا حکم فرمائے گا (یعنی وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے پھر سفارش میں کیا نقصان ہے؟)

۲۵۶۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْاَلُنِي الشَّيْءَ فَاَمْنَعُهٗ حَتّٰى تَشْفَعُوْا فِيْهِ فَتُؤْجَرُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا۔

سیدنا حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مجھ سے کوئی شخص کچھ طلب کرتا ہے تو جب تک تم سفارش نہیں کرتے میں نہیں دیتا! جب تم سفارش کرتے ہو تو تمہیں ثواب ہوتا ہے! سفارش کرو تمہیں اس کا ثواب ملے گا!

اَلْاِخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کرنے میں فخر کرنا

۲۵۶۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! غیرت کے انواع میں سے ایک یہ ہے کہ جسے

وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ يُبْغِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَالِاخْتِيَالُ الَّذِي يُحِبُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالِاخْتِيَالُ الَّذِي يُبْغِضُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ۔

اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے: ایک غیرت وہ ہے: جسے! اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے: ایک فخر یہ ہے جسے اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے: دوسرا فخر وہ ہے جسے اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے: وہ غیرت جسے اللہ رب العزت پسند فرماتا ہے: یہ ہے کہ انسان تہمت کی جگہ غیرت کرے یعنی اس جگہ جہاں بدنامی کا خوف ہو: جیسے شراب خانے میں بیٹھنا غیر محرم عورتوں کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کرے گا تو! گناہوں سے بچا رہے گا: اور جو غیرت اللہ جل شانہٗ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس مقام پر غیرت کرے جہاں تہمت کا خوف نہیں: اور جو فخر اللہ رب العزت کو پسند ہے: وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ لڑائی کے وقت فخر کرے: تاکہ اس کی شجاعت اور بہادری میں اضافہ ہو: اور دوسرے لوگ بھی جہاد کے لیے! راغب ہوں: یا صدقہ دیتے وقت! اور جو فخر اللہ رب العزت کو ناپسند ہے: وہ یہ کہ انسان لغو یا گناہ کے کاموں میں فخر کرے۔

۲۵۶۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف اور فخر سے بچو۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے نیکی کی ترقی اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے نیکی کے پھیلانے میں فخر کو جائز اور برے کاموں میں فخر کرنے سے منع فرمایا: نیز یہ ارشاد پاک حکمت کے سرچشموں میں ایک بہت بڑا سرچشمہ ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیغمبر حکمت میں بہت اعلے درجے پر ہوتے ہیں! نیکی کے جلا دینے میں فخر اور ناموری کو اس لیے جائز فرمایا تاکہ نیکی پھیلے اور بھلائی کو فروغ ہو۔

بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ إِذَا تَصَدَّقَ بِإِذْنِ مَوْلَاهُ

جب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دے

۲۵۶۴۔ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَقَالَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جیسے اس میں! ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے دوسرے مسلمان کو سہارا دے: اور اسے! مضبوط کیے رہے: اور ارشاد فرمایا: جو امانت دار اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے خدا کی راہ میں وہ صدقہ دینے

والے کی شکل ہے"

بَابُ الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

۲۵۶۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

خفیہ صدقہ دینے والا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:
کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید کو بلند آواز سے پڑھنے والا تمام لوگوں کے سامنے صدقہ دینے والے کی طرح ہے! اور آہستہ قرآن پاک پڑھنے والا ایسا ہے جیسے مخفی صدقہ دینے والا؟

۲۵۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْاَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوْثُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
قیامت کے دن اللہ جل شانہٗ تین اشخاص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا! ایک (دنیا کے کاموں میں) والدین کی نافرمانی کرنے والا! دوسری وہ عورت جو مردوں کا بھیس بنائے اور تیسرا وہ شخص جو اپنی عورت کو دوسرے شخص کے پاس لے جائے اور تین آدمی جنت میں نہ جائیں گے! ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا! دوسرا ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرا احسان کرکے جتلانے والا"

نوٹ: اسلام میں والدین کی رضامندی اور خوشنودی پر زبردست تاکید فرمائی گئی ہے! یہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی ہیں جنہوں نے والد کی رضامندی میں اللہ کی رضا رکھ دی ہے اور ماں کے پاؤں تلے جنت!

والدین کی بے عزتی کرنا سخت اور کبیرہ گناہ ہے! ہمارے معاشرے میں والدین کا ادب جیسا کیا جانا چاہیے نہیں کیا جاتا! مغربی تہذیب و تمدن نے اس معاملہ میں بہت برا اثر ڈالا ہے! بہرحال قرآن و حدیث نے والدین کی عزت و احترام سے متعلق جو ہدایات دی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے! والدین کے ساتھ احسان کرو ماں باپ کے آرام و آسائش کے لیے وصیت کرو! والدین کی ضروریات زندگی پوری کرو! والدین کو میراث میں چھٹا حصہ دو! اللہ کی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ نیک برتاؤ فرض ہے والدین انتقال کر جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرو: والدین کا شکر ادا کرو! (سورہ بقرہ، نوح، نمل، عنکبوت، لقمان، احقاف)

۲۵۶۷ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَهَا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا! اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا! اور انہیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ۔

دردناک عذاب ہوگا! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی! ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگ نقصان میں پڑے اور انہیں نقصان ہوا! آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو فخر اور غرور سے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے! اور وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر خرچ کرے اور دوسرا احسان جتلانے والا!

۲۵۶۸ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا أَعْطٰى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہٗ قیامت کے روز تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا! اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا! اور انہیں دردناک عذاب ہوگا! اور دوسرا احسان جتلانے والا!

وہ شخص جو فخر اور غرور سے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے! اور وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر خرچ کرے

بَابُ رَدِّ السَّائِلِ

سائل کو جو کچھ دے سکے وہ دے

۲۵۶۹ عَنْ ابْنِ بُجَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ وَفِيْ حَدِيْثِ هَارُوْنَ مُحْرَقٍ۔

سیدنا حضرت ابن بجید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنی دادی سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مانگنے والے کو کچھ دے کر رخصت کرو اگرچہ تم جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ دو:

۲۵۶۹ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَأْتِيْ رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِيْ مَنَعَ۔

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آیا! اور حاجت سے بچی ہوئی بیکار چیز مانگی پھر اس نے نہ دی تو قیامت کے دن وہ ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا۔ جو اپنی زبان سے اس چیز کو چبا رہا ہوگا!

مَنْ سَأَلَ بِاللهِ عَزَّوَجَلَّ

۲۵۷۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فَأَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللهِ فَأَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللهِ فَأَجِيْرُوْهُ وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ۔

مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

۲۵۷۲ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ وَإِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ أَخَوَانِ نَصِيْرَانِ لَا يَقْبَلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

جو شخص اللہ جل جلالہٗ وعم نوالہٗ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر طلب کرے اسے دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو تم اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ بدلہ ہو چکا!

اللہ جل شانہٗ کی ذات کا وسیلہ دے کر سوال کرنا

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ آپ کے پاس نہ آؤں گا اور نہ ہی آپ کا دین قبول کروں گا: اور میں ایک بے عقل آدمی تھا اب میں کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذاتِ مبارک کا وسیلہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہٗ نے کونسا حکم دیکر آپ کو ارسال فرمایا ہے!؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کا! میں نے دریافت کیا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ جل شانہٗ کے سامنے رکھ دیا! جو کچھ ارشاد فرمائے گا میں اسے تسلیم کروں گا! اور میں اللہ کے سوا دوسرے کسی خیال سے خالی ہوا (یعنی کفر و شرک سے بیزار ہوا) تو نماز ادا کرے زکوٰۃ دے ہر مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے: دو مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور مددگار ہیں! اللہ جل شانہٗ مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا! خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو گیا ہو جب تک کہ وہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں

یہاں نہ چلا آئے

نوٹ: اس حدیث شریف سے ہجرت کا فرض ہونا ثابت ہے! بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب کہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور ان کا ایک جگہ جمع ہونا لازمی تھا تاکہ سب مل کر کافروں کا مقابلہ کریں!

مَنْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ

جو شخص اللہ جل جلالہٗ کے نام پر صدقہ نہ دے

٢٥٥٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَمُوْتَ اَوْ يُقْتَلَ وَاُخْبِرُكُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِيْ شِعْبٍ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُوْرَ النَّاسِ وَاُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ ـ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں اس شخص کے متعلق نہ بتلاؤں جو اللہ جل جلالہٗ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ افضل ہے، ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا! جو شخص اپنے گھوڑے کو لے کر میدان جہاد میں چلا جائے (یعنی کافروں کے خلاف جہاد کرے) یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے یا قتل کیا جائے پھر فرمایا میں اس شخص کو بتاؤں جو اس کے قریب ہے، ہم نے عرض کیا! ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا! جو شخص لوگوں سے الگ اور جدا ہو کر ایک گھاٹی میں مقیم ہو جائے نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے اور لوگوں کی برائی سے بچے، پھر میں تمہیں بتاؤں جو سب سے بد تر ہے! ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام کا واسطہ دے کر طلب کیا جائے اور وہ نہ دے

ثَوَابُ مَنْ يُعْطِيْ

دینے والے کا ثواب

٢٥٥٤ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهٗ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو پسند کرتا ہے اور تین آدمیوں کو ناپسند کرتا ہے جن آدمیوں کو چاہتا ہے وہ یہ ہیں! ایک شخص لوگوں کے پاس آیا! اور ان سے اللہ جل شانہٗ کا واسطہ دے کر کچھ مانگا اس کا کوئی رشتہ اور تعلق اِن لوگوں سے نہ تھا! ان لوگوں نے اسے نہ دیا! اِن میں سے ایک شخص خاموشی سے اٹھا اور لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر چلا اسے کچھ دے آیا! جس کو اللہ جل شانہٗ کے سوا یا اس دینے

وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ۔

والے کے سوا کوئی نہیں جانتا! کچھ لوگ ساری رات چلے! جب سب برابر والی اشیاء سے انہیں نیند اچھی معلوم ہوئی تو وہ رات کو سو رہے! ان میں سے ایک شخص اٹھ کر میرے سامنے گڑگڑانے لگا! اور آیات کی تلاوت کرنے لگا! ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگ گئے مگر وہ سینہ تان کر سامنے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ وہ شہید ہوا یا اللہ جل جلالہٗ نے اس کو فتح دی! اور وہ تین لوگ جن کی دشمنی اللہ جل جلالہٗ سے ہے یہ ہیں! ایک بوڑھا بدکار دوسرا مفلس مغرور اور تکبر کرنے والا! تیسرا امیر ظلم کرنے والا!

تَفْسِيرُ الْمِسْكِينِ

مسکین کی تشریح

۲۵۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں ہے جسے تم ایک نوالہ یا دو نوالہ یا ایک کھجور یا دو کھجور دیتے ہو بلکہ مسکین وہ ہے! جو سوال نہیں کرتا اگر تم پسند کرو تو یہ آیت تلاوت کرو "وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال! نہیں کرتے۔

۲۵۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي عَنِ النَّاسِ يَطُوفُ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو! کھجور مانگتا پھرے لوگوں نے دریافت کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے آپ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اسے بے پروا کرے اور مزید اس کا حال کسی کو معلوم ہے! تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے!

۲۵۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ

الَّذِیْ تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوْا فَمَا الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ۔

نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو کھجور! مانگتا پھرے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے جس کے پاس دولت نہیں ہے حجاب سے بے پرواہ کرے! اور نہ ہی اس کا حال کسی کو معلوم ہے؛ تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں (اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے!)

۲۵۷۸ عَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلَى بَابِيْ فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيْهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِيْ شَيْئًا تُعْطِيْنَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ إِلَيْهِ۔

حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکین میرے دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کرتا ہے اور میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس اس کے دینے کو ایک جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو اسے وہی دے دے (یعنی حتے القدور سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے دے)

الْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ

متکبر فقیر کا بیان

۲۵۷۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ تین آدمیوں سے قیامت کے دن گفتگو نہیں فرمائے گا! ایک تو بوڑھا بدکار (زنا کرنے والا) دوسرا بال بچے والا مغرور اور فخر کرنے والا جو محتاج ہو اور طاقت ہونے کے باوجود نوکری اور محنت نہ کرے! تیسرا جھوٹا بادشاہ

۲۵۸۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ چار آدمیوں کو دشمن سمجھتا ہے! ایک تو قسمیں کھا کر بیچنے والا دوسرا مغرور محتاج تیسرا بوڑھا بدکار چوتھا ظلم کرنے والا حاکم!

فَضْلُ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَۃِ

بیوہ عورتوں کے لیے خبر گیری کرنے والوں کی فضیلت

۲۵۸۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمِلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ کَالْمُجَاھِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورتوں اور مسکینوں کیلئے خبر گیری کرنے والا ثواب میں اس شخص کی طرح ہے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے!

اَلْمُؤَلَّفَۃُ قُلُوْبُھُمْ

ان غیر مسلموں کا بیان جن کو مسلمان بنانے کے لیے دولت دی جاتی ہے

نوٹ: ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان تعداد میں بہت کم تھے بعض کافر ایسے تھے کہ اگر انہیں روپیہ دیا جائے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں! اور بعض ایسے بھی جو روپیہ کے طمع سے مسلمان ہو جاتے اور بعض صرف برائے نام مسلمان ہوتے تھے! لیکن ڈگمگانے والے تھے! اگر انہیں روپیہ پیسہ نہ ملتا تو پھر وہ کافروں میں شامل ہو جاتے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو حکمت کے پیش نظر مالی تعاون مثلاً اموال غنیمت اور صدقات سے ان کا حصہ مقرر فرمایا!

۲۵۸۲ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ وَھُوَ بِالْیَمَنِ بِذُھَیْبَۃٍ بِتُرْبَتِھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَرْبَعَۃِ نَفَرٍ اَلْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِیِّ وَعُیَیْنَۃَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِیِّ وَعَلْقَمَۃَ بْنِ عُلَاثَۃَ الْعَامِرِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ کِلَابٍ وَزَیْدِ الطَّائِیِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِیْ نَبْھَانَ فَغَضِبَتْ قُرَیْشٌ وَقَالَ مَرَّۃً اُخْرٰی صَنَادِیْدُ قُرَیْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِیْ صَنَادِیْدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِکَ لِاَتَاَلَّفَھُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ کَثُّ اللِّحْیَۃِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ نَاتِئُ الْجَبِیْنِ مَحْلُوْقُ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یمن سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچا سونا مٹی میں ملا ہوا ارسال فرمایا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا: ایک اقرع بن حابس حنظلی عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب میں تھا! اور زید طائی جو بنی نبہان میں سے تھا! یہ دیکھ کر قریش کے لوگ ناراض ہو گئے یا قریش کے سردار غصے ہو گئے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہمیں چھوڑتے ہو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے انہیں ان کا دل بہلانے کی خاطر دیا! (کیونکہ ابھی نئے مسلمان ہیں ان کا اعتبار نہیں! تو شاید یہ مال کے طمع میں اسلام پر جمے رہیں) اسی دوران

النَّاسِ فَقَالَ اِتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنْ عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ وَاسْتَاْذَنَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهٖ يَرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

ایک گھنی داڑھی والا، ابھرے ہوئے گالوں والا بیٹھی ہوئی آنکھوں والا پیشانی بلند اور سر منڈائے ہوا شخص آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! خدا سے ڈرو! آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں اللہ جل جلالہٗ کی نافرمانی کروں تو پھر کون اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرے گا! اللہ جل جلالہٗ نے زمین والوں پر مجھے اپنا معتمد بنایا ہے! اور تم مجھے امین و معتمد نہیں سمجھتے بعد ازاں وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا آپ سے ایک شخص نے اجازت طلب کی کہ اسے قتل کر دیا جائے لوگوں کا خیال تھا کہ قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ایسے قتل کروں جیسے قوم عاد قتل ہوئی!

نوٹ: (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچا سونا جو مٹی میں ملا ہوا تھا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا۔

(۲) قریش کے سرداروں کے اعتراض کے جواب میں کہ آپ دوسروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز فرما دیتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ میں تو انہیں ان کی دلجوئی کے لیے بخشتا! کیونکہ یہ ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں! ان کا اعتبار نہیں تو شاید مال کے اعتبار سے ہی حق و اسلام پر ڈٹے رہیں!

(۳) اس شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے! مگر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر اجازت نہ بخشی کہ لوگ کہیں گے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو قتل کروا دیتے ہیں!

(۴) قرآن مجید کا حلق سے نیچے نہ اترنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر قرآن مجید کا کوئی اثر نہ ہوگا!
اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! یعنی جس طرح تیر شکار کے جسم سے پار ہو جاتا ہے اور تیر میں کچھ بھی نہیں لگتا وہ بالکل صاف و شفاف رہتا ہے! اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام میں داخل ہو کر اور پھر نکلے مگر ایمان و اسلام کا ذرا برابر نشان بھی ان پر نہ ہوگا!
ان لوگوں سے مراد وہ خارجی ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دور اقدس میں ظاہر ہوگئے وہ بظاہر بڑے متقی پرہیزگار تھے قرآن حکیم پر عمل کرنے کا دعوی کرتے؟ مگر ان کے دلوں میں ایمان کا نور نہ تھا! مسلمانوں سے لڑنے پر

کمربستہ ہوتے اور انہیں کافر کہتے!
اس اجمال کی مزید تفصیل اور اشکال کی توضیح سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کچھ اس طرح مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن اور شام کے لیے دعائے برکت فرمائی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔

اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام میں برکت عطا فرما اور ہمارے یمن میں برکت عطا فرما!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لیے بھی دعا خیر فرمائیں آپ نے دوبارہ فرمایا! اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔
اور نجد کے بارے میں فرمایا

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

نجد میں فتنے اور زلزلے ہوں گے اور وہاں سے ایک شیطانی گروہ پیدا ہوگا!

جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آپ کی تیری بینائی کی!

اَلصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ

جو شخص کسی کے قرضے کا ضامن بن جائے بعد ازاں وہ ادا نہ کر سکے تو اس شخص کو صدقہ دینا

۲۵۸۳ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے اپنے ذمہ ایک قرض لیا اور بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کی ادائیگی کے متعلق سوال کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے سوال کرنا حلال نہیں ہے، وہ شخص جس نے کسی قوم کے قرضے کی ضمانت کی، بعد ازاں اسے مانگ کر ادا کیا اور جب قرضہ ادا ہو گیا تو وہ سوال کرنے سے محترز رہا!

۲۵۸۴ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ ثُمَّ

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ میں نے ایک قرضے کی ضمانت اٹھائی اور پھر اگر حضور علیہ السلام سے مانگا! آپ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! ہمارے پاس صدقہ آنے تک ٹھہر جاؤ! اور صدقہ آنے کے بعد ہم

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَى هٰذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

آپ کو دلوائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا! اے قبیصہ! صدقہ تین آدمیوں کے سوا کسی شخص کے لیے درست نہیں! ایک تو وہ شخص جو قرضہ دینے کا ضامن ہوا اس کو صدقہ دینا درست ہے! یہاں تک کہ وہ زندگی کی بنیادی ضرورت یا درستی پالے اور ایک وہ شخص جس پر کوئی مصیبت نازل ہوا اور اس آفت نے اس کا مال و متاع برباد کر دیا! اس کے لیے مانگنا جائز ہے! یہاں تک اس کی مصیبت ٹل جائے اور ختم ہو جائے ایک شخص وہ جس کو کوئی ضرورت پیش آ گئے اور اس کی قوم میں سے تین آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ بے شک یہ محتاج اور بے کس ہے! اسکو سوال کرنا بھی درست ہے؛ یہاں تک اس کی حاجت پوری ہو جائے!! اور وہ گزارہ کرنے کا ایک ذریعہ حاصل کرے اس کے سوا سوال کرنا حرام ہے اے قبیصہ اور دوسرا کوئی شخص جو بھیک مانگتا ہے۔ وہ حرام کھاتا ہے؛

الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيمِ

۲۵۸۵: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَقَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَشَاهِدٌ السَّائِلُ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا

یتیم شخص پر صدقہ کرنا

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کی خدمت میں حاضر خدمت تھے! آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تم پر جو فتوحات ہوں گی اور دنیوی مال و دولت کا خدشہ ہے ایک شخص نے عرض کیا! نیکی برائی لائے گی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہ سماعت فرما کر خاموش ہو گئے لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا! تجھے کیا ہوا! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنا چاہتا ہے! اور آپ گفتگو نہیں فرماتے! ہم نے دیکھا کہ اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی! جب وحی نازل ہونا موقوف ہو گئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پسینہ پونچھا اور ارشاد فرمایا! کیا سوال کرنے والا موجود ہے! بے شک

يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ أَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَإِنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

نیکی سے برائی نہیں پھیلتی! (حلال برا نہیں ہوتا) مگر دیکھو فصل جن گھاسوں کو اگاتی ہے وہ اکھیڑ دی جاتی ہے! یا اکھیڑے جانے کے قریب کر دی جاتی ہے (حالانکہ گھاس بہتر چیز ہے) مگر جب جانور بہت زیادہ کھا جاتا ہے تو بدہضمی کی وجہ سے مرنے لگتا ہے! یا مر جاتا ہے) مگر ہری گھاس کھانے والا جانور جب کھاتا ہے تو اس کی کوکھیں ابھر جاتی ہیں! تو وہ سورج کی روشنی میں بیٹھ جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتا پھر کھاتا چرتا ہے! حلال مال و دولت مسلمان کا کتنا بہترین ساتھی ہے! بشرطیکہ اس میں سے کچھ یتیم مسکین اور مسافر کو بھی دیا جائے! جو ناحق مال حاصل کرے اس کی مثال ایسی ہے! جیسے کوئی کھانا کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْأَقَارِبِ

رشتہ داروں کو صدقہ دینا

۲۵۸۶ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین پر خرچ کرنے کا اکہرا ثواب اور رشتہ دار جو غریب و مسکین ہو اس پر خرچ کرنے کا ثواب دوہرا ہے! صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی!

۲۵۸۷ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ أَيَسَعُنِي أَنْ أَضَعَ صَدَقَتِي فِيكَ وَفِي بَنِي أَخٍ لِي يَتَامَى فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَلِي عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ امْرَأَةٌ

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عورتو! صدقہ دو خواہ وہ تمہیں اپنے زیوروں سے بھی دینا پڑے! حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے خاوند غریب تھے میں نے ان سے دریافت کیا کیا ایسا کرنا ممکن ہے کہ میں اپنا صدقہ تمہیں اور اپنے بھائی کے یتیم لڑکوں کو دوں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیجیے کہا کہ میں آپ کی خدمت میں

مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْأَلُ عَمَّا اَسْأَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ اِنْطَلِقْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَانْطَلَقَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْاَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حاضر ہوئی تو دیکھا کہ ایک (اور) عورت جس کا نام بھی زینب تھا آپ کے در اقدس پر یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے کھڑی ہے! اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے ہم نے آپ سے کہا کہ آپ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کریں! لیکن ہمارا نام نہ لینا! انہوں نے جا کر مسئلہ پوچھا! آپ نے سوال فرمایا وہ عورتیں کون ہیں! حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں! آپ نے پھر پوچھا کون سی زینب! انہوں نے عرض کیا ایک زینب تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ایک اور زینب قوم انصار میں سے: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک یہ صدقہ دینا درست ہے اور انہیں دوہرا ثواب ہے! ایک صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقے کا

اَلْمَسْئَلَةُ

سوال کرنا

٢٥٨٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّحْتَزِمَ اَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعَهَا خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهٗ اَوْ يَمْنَعَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر فروخت کرے تو یہ سوال کرنے سے بہتر ہے! اس طرح اسے کوئی دے دے گا اور کوئی نہ دے گا۔

٢٥٨٩ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةٌ مِّنْ لَحْمٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! آدمی ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ایسی صورت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہو گا!

نوٹ، بلا وجہ سوال کرنے والا قیامت کے دن ذلیل و خوار ہو کر آئے گا!

٢٥٩٠ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے

أُسْكُفَّةَ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ۔

عنایت فرمایا! جب اس نے اپنا پاؤں چوکھٹ پر رکھا! (واپس ہو کر جانے لگا) تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو تا کہ سوال کرنا کتنا عیب اور نقص ہے! تو کوئی شخص دوسرے کے پاس مانگنے کے لیے رہ جاتا!

سُؤَالُ الصَّالِحِينَ

نیک اور صالح لوگوں سے سوال کرنا

۲۵۹۱ عَنْ ابْنِ فِرَاسِيٍّ أَنَّ فِرَاسِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ۔

سیدنا حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضور انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ سے مانگوں! آپ نے ارشاد فرمایا! نہیں اگر سوال کیے بغیر گزران نہ ہو سکے تو تم صالح اور نیک لوگوں سے سوال کرو!

نوٹ، اس لیے کہ وہ رحم اور ترس کریں گے اور تیرا راز فاش نہ کریں گے! اور احسان رکھتا نہیں گے شل مشہور ہے کہ خداوند جل جلالہ چھچھورے کے احسان سے بچائے اس حدیث شریف کے راوی فراسی اور ان کے بیٹے کا نام معلوم نہیں!

أَلْاِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنا

۲۵۹۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سوال کیا! آپ نے انہیں عنایت فرمایا! پھر سوال کیا! پھر دیا! جب آپ کے خدمت میں باقی کچھ نہ بچا تو آپ نے ارشاد فرمایا! میرے پاس جو کچھ بھی مال و دولت ہو گا میں تم سے بچا کر نہ رکھوں گا جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ جل شانہٗ اسے بچائے گا اور جو شخص صبر کرے اللہ جل شانہٗ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر کوئی بخشش اور دولت نہیں!

۲۵۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے

أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلُهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ۔

فَضْلُ مَنْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا

٢٥٩٤ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيَى هٰهُنَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا۔

٢٥٩٥ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْأَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ ذَوِي الْحِجَى بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ مَعِيشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَمَا سِوَى ذٰلِكَ سُحْتٌ۔

حَدُّ الْغِنَى

٢٥٩٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا يُغْنِيهِ أَوْ مَاذَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس شخص کے پاس جائے جس پر اللہ جل شانہٗ نے اپنا فضل و کرم فرمایا ہے اور اس سے مانگے پھر وہ اسے دے یا نہ دے

لوگوں سے کچھ نہ مانگنے والے کی فضیلت

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں یحییٰ نے کہا وہ بات یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کو ارشاد فرماتے سنا: تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ سوال کرے ایک تو وہ شخص جس پر مصیبت آئی اور وہ سوال کرے حتےٰ کہ وہ اپنی گزران کا بہترین ذریعہ حاصل کرے اور پھر سوال نہ کرے! ایک وہ شخص جس نے کسی کا قرض اپنے ذمے لیا: وہ مانگے یہاں تک کہ وہ قرضہ ادا ہو پھر سوال سے باز رہے ایک وہ شخص جس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی اللہ کا نام لے کر دیں! اسے بے شک اس کا سوال کرنا ٹھیک ہے: وہ سوال کرے حتیٰ کہ اس کی گزران ہونے لگے! اور پھر وہ سوال کرنے سے باز رہے: اس کے سوا مانگنا حرام ہے:

امارت کی تشریح

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مانگے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جس کی وجہ سے وہ بے نیاز ہو تو قیامت کے دن اس کا منہ زخمی ہوگا یا اس کے چہرے پر گھو خراشیں ہوں گی. لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کتنے مال و دولت سے امیر بنتا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا

نوٹ: پچاس درہم تقریباً پندرہ روپیوں کے برابر ہوتے ہیں، جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جس کی وجہ سے وہ غنی اور امیر ہو اس پر سوال کرنا حرام! اگرچہ سوال کیے بغیر کسی شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے! ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق اگر ایک شخص کے پاس صبح و شام کا کھانا موجود ہو تو اس کا سوال کرنا درست نہیں:

بَابُ الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ

چمٹ کر سوال کرنا

۲۵۹۷ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُوْنِيْ فِي الْمَسْأَلَةِ وَلَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارِكَ اللّٰهُ لَهُ فِيْمَا أَعْطَيْتُهُ مِنَ الْمُلْحِفِ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گڑگڑا اور چمٹ کر نہ مانگو! تم میں سے جو کوئی شخص مجھ سے مانگتا ہے اور میں دل سے ناراض ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ جو کچھ میں اسے دیتا ہوں اس میں اس کے چمٹے رہنے کی وجہ سے برکت نہ دے گا!

۲۵۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهٗ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَهُوَ الْمُلْحِفُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس چالیس درہم ہوں تو وہ شخص پیچھے پڑ کر مانگتا ہے۔

۲۵۹۹ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَرَّحَتْنِيْ أُمِّيْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهٗ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِيْ وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْأَلُ وَلَهٗ قِيْمَةُ أُوْقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوْتَةُ خَيْرٌ مِّنْ أُوْقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا! آپ اپنا رخ انور میری طرف کر کے بیٹھے اور ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے بے نیاز ہو گا اللہ جل شانہٗ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا! اور جو شخص سوال سے بچے گا! اللہ جل شانہٗ اسے بچائے گا! اور جو شخص تھوڑے سے مال پر کفایت کرے گا اللہ جل شانہٗ اسے کفایت دے گا! اور جو شخص سوال کرے گا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے برابر مال ہو گا تو اس نے الحاف کیا! میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے! میں واپس آیا اور آپ سے سوال نہیں کیا!

إِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ دَرَاهِمُ وَكَانَ لَهٗ عِدْلُهَا

جس شخص کے پاس روپیہ نہ ہو لیکن مال ہو

۲۶۰۰ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ أَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِيْ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِيْ أَهْلِيْ

قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص راوی ہیں کہ وہ اور ان کے قبیلے کے بعض لوگ مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع الغرقد میں

اِذْهَبْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَیْئًا نَأْکُلُهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهٗ رَجُلًا یَسْأَلُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا اَجِدُ مَا اُعْطِیْكَ فَوَلَّی الرَّجُلُ عَنْهُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ یَقُوْلُ لَعَمْرِیْ اِنَّكَ لَتُعْطِیْ مَنْ شِئْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَیَغْضَبُ عَلَیَّ اَنْ لَا اَجِدَ مَا اُعْطِیْهِ مَنْ سَاَلَ مِنْکُمْ وَلَهٗ اُوْقِیَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا قَالَ الْاَسَدِیُّ فَقُلْتُ لَلِقْحَةٌ لَنَا خَیْرٌ مِّنْ اُوْقِیَّةٍ وَالْاُوْقِیَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِیْرٌ وَزَبِیْبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتّٰی اَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

آتے! میری بیوی نے مجھے کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگ کر لاؤ! جسے ہم کھائیں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ایک ایسے شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا! آپ ارشاد فرماتے تھے میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں تمہیں دوں! وہ شخص پیٹھ پھیر کر غصے سے لوٹا اور کہہ رہا تھا مجھے عمر دینے والے کی قسم آپ جسے ! چاہتے ہو اسے دیتے ہو! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس وجہ سے مجھ پر غصے ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جو میں اسے دوں! تم میں سے جو شخص بھی سوال کرے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) ہوں یا اتنا مال ہو تو اس نے ناحق سوال کیا! میں نے کہا میرے پاس ایک اونٹ چالیس درہم سے بہتر ہے! بعد ازاں میں واپس آ گیا اور آپ سے کچھ نہ مانگا! اس کے بعد حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جو اور سوکھے انگور پیش ہو گئے آپ نے اس میں سے ہمیں بھی کچھ حصہ دیا یہاں تک کہ اللہ جل شانہٗ نے ہمیں مالدار فرما دیا!

۲۶۰۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار اور ہٹے کٹے شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ صدقہ لے! (جو محنت مزدوری کر سکے)

مَسْئَلَةُ الْقَوِیِّ الْمُکْتَسِبِ

طاقتور اور کما سکنے والے شخص کا سوال کرنا

۲۶۰۲ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ اَنَّ رَجُلَیْنِ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْأَلَانِهٖ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِیْهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهٗ فَرَاٰهُمَا جَلْدَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِیْهَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُّکْتَسِبٍ۔

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو شخصوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور آپ سے صدقہ میں سے کچھ طلب کرتے تھے! آپ نے انہیں غور سے دیکھا محمد (راوی) کہتے ہیں کہ آپ نے ان پر نظر ڈالی اور معلوم کیا کہ وہ طاقتور ہیں فرمایا! اگر تم پسند کرو تو لو لیکن صدقہ کے مال میں مالدار اور طاقتور کمانے والے کا کوئی حصہ نہیں!

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

۲۶۰۳ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسَائِلَ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

حاکم سے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنے والا اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے جتنا بھی چاہے! اپنے چہرے کو زخمی کرے اور جس کا جی چاہے اسے چھوڑ دے! مگر وہ شخص جو حاکم سے کوئی چیز طلب کرے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر کوئی علاج نہ ہو سکے!

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ

۲۶۰۴ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ أَمْرًا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

ضروری چیز کے لیے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوال کرنا ایک زخم ہے اور سائل سوال کر کے اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سوائے اس شخص کے جو حاکم سے مانگے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو!

۲۶۰۵ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ فَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے مجھے عنایت فرمایا! پھر مانگا پھر دیا! پھر مانگا پھر دیا! بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم یہ مال دیکھنے میں سرسبز و شیریں ہے جو شخص اسے خوشی سے لے گا! اسے برکت دی جائے گی! اور جو شخص طمع لالچ سے لے گا اسے برکت نہ دی جائے گی وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے!

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

۲۶۰۶ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي قَدْ مَرَّ الْحَدِيثُ وَفِيهِ زَائِدٌ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا (آخر تک وہی حدیث شریف ہے جو اوپر عرض کی جا چکی) آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا نیچے

۲۶۰۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ -

ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی مانگنے والے سے)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ میں نے حضور سرور عالمین صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا (آخر تک وہی حدیث شریف ہے جو اوپر بیان کی جا چکی)

صرف اتنا زیادہ ہے کہ حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں اب آپ کے بعد کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا: یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں! ایسا ہی ہوا اور حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا! یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ انہیں اپنے دور خلافت میں مال دینے کے لیے بلاتے تاکہ مال غنیمت سے انہیں کچھ حصہ دیا جائے لیکن وہ نہ لیتے)

مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ

جس شخص کو اللہ جل شانہٗ سوال کے بغیر کوئی چیز دے

۲۶۰۸ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِي بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَجْرِي عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا أَعْطَيْتُكَ فَإِنِّي قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ -

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے تحصیل صدقہ کے کام پر مقرر کیا، میں جب فارغ ہوا اور صدقہ ان کو دے دیا، انہوں نے مجھے کچھ دینے کا حکم دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ کام رضائے الٰہی کے لیے کیا تھا: اور مجھے بھی اللہ جل شانہٗ بدلہ دے گا! انہوں نے فرمایا جو کچھ میں دیتا ہوں اسے لے لیجئے! کیونکہ میں نے بھی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک کام کیا تھا اور اس کے بعد میں نے تمہاری طرح ہی کہا تھا! آپ نے فرمایا جب تجھے بن مانگے کوئی چیز ملے تو اس میں سے کھاؤ اور صدقہ کرو

۲۶۰۹ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَلَمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی

أُخْبَرُ أَنَّكَ تَعْمَلُ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْمَالَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي وَأَنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ مَا آتَاكَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

خدمت اقدس میں شام سے حاضر ہو گئے انہوں نے فرمایا! میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کام کرتے ہو! اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں درست ہے! میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں! میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں موصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں بھی وہی کچھ چاہتا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرماتے میں عرض کرتا! اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا میں نے عرض کیا جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمایئے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ تجھے دنیوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے تو بے فائدہ رنج اور غصہ نہ کر!

۲۶۱۰- عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْتُ لِي أَفْرَاسٌ وَأَعْبُدٌ وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں شام سے حاضر ہو گئے! انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کام کرتے ہو! اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں درست ہے حضرت عمر نے فرمایا تمہارا اس سے کیا مقصد ہے میں نے کہا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں موصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو میں نے بھی یہی کچھ چاہا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرما

فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔

میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا میں نے عرض کیا جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمایئے! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے دنیوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے تو بے فائدہ رنج اور غم نہ کر!

٢٦١١ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ میں نے سیدنا حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد فرماتے سنا آپؓ فرماتے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے بخشتے تھے: میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا: میں نے عرض کیا یہ اسے عنایت فرمایئے جو مجھ سے زیادہ مستحق ہے آپؐ نے فرمایا اسے لے لیجئے اور کام میں لایئے! صدقہ دیجئے! اور جو مال تمہارے پاس آئے اور آپؓ کو اس کا لالچ نہ ہو اور نہ ہی اس کا سوال کرے تو اسے لے لیجئے اور اگر نہ آئے تو اس کے لیے اپنے آپ کو رنج اور تکلیف میں نہ ڈال!

بَابُ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا

٢٦١٢ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَأَتَانَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا أَنَّ رَسُولَ

سیدنا حضرت ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیجئے کہ حضور آپ کو صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر کریں! اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم اسی حال میں

اللہ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ حَتَّى أَتَيْنَا رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم آپ دونوں میں سے کسی کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر نہیں فرمائیں گے۔ بعد ازاں میں اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ دونوں مل کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ لوگوں کی ہاتھوں کی میل ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کیلئے درست نہیں ہے

نوٹ: آپ نے اپنی آل کیلئے زکوٰۃ لینا اس لئے منع فرمایا کہ صدقہ، زکوٰۃ اور خیرات لینے میں نہایت ذلت اور محتاجی ہے: جو نجیب لوگ بزرگ ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ وہ اپنی محنت سے مال پیدا کریں! اور عزت قائم رکھیں

بَابُ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

ایک قوم کا بھانجا بھی اس میں داخل ہے

۲۶۱۳ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَسَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ایاس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں سے ہے! انہوں نے فرمایا ہاں!

۲۶۱۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی قوم کا بھانجا اس قوم میں شامل ہے

مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

کسی خاندان کا آزاد کردہ غلام اس قوم میں شامل ہو گا

۲۶۱۵ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا: حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے اس کے ہمراہ جانا چاہا! آپ نے ارشاد فرمایا! صدقہ ہم پر حلال نہیں ہے، اور کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام انہی میں داخل ہے۔

اَلصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۶۱۶ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهٗ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس کے لیے صدقہ درست نہیں

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپؓ نے اپنے والد گرامی سے سنا انھوں نے اپنے دادا سے سنا کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی کھانے کی چیز آتی تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا تحفہ ہے یا صدقہ؟ اگر عرض کیا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ تناول نہ فرماتے! اگر عرض کیا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو آپ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھاتے

اِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

۲۶۱۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَخُيِّرَتْ حِيْنَ اُعْتِقَتْ وَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

جب صدقہ ایک شخص کے پاس سے ہو کر آئے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جب یہ ہوئی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنا چاہا! لیکن انکے مالکوں نے شرط یہ لگائی کہ اس کی وراثت ہم لیں گے! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں اس کا تذکرہ ہوا: تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے خرید لیجیے اور آزاد کر دیجیے کیونکہ ترکہ اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے گا! (اور ان کی شرائط لغو ہیں) جب وہ آزاد ہوگی تو اسے اختیار ملا کہ وہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں گوشت پیش کیا گیا: لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دیا گیا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا! کہ اس کے لیے صدقہ ہے! اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا!

نوٹ، مولف رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کسی شخص صدقے کا مال کسی مالدار کو بطور ہدیہ پیش کرے تو امیر اور مالدار آدمی اس کو استعمال کر سکتا ہے

شَرُّ الصَّدَقَةِ

سب سے بُرا صدقہ

۲۶۱۸ عَنْ عُمَرَ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ میں نے خدا کی راہ میں سواری کو ایک گھوڑا دیا، میں نے جس شخص کو دیا اس نے گھوڑے کی حالت ناگفتہ بہ کر دی میں نے چاہا کہ اس گھوڑے کو خرید لوں کیونکہ وہ سستا بیچ دے گا! لیکن میں نے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا! آپ نے ارشاد فرمایا! اگر وہ تمہیں ایک درہم کے بدلے بھی دے تو اسے نہ خرید! کیونکہ صدقہ دے کر لینے والا کتے کی طرح ہے! کہ وہ قے کرتا ہے! اور پھر اسے چاٹ لیتا ہے!

۲۶۱۹ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَرَاٰهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ شِرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْ فِيْ صَدَقَتِكَ۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے سواری کے لیے خدا کی راہ میں ایک گھوڑا دیا! بعد ازاں دیکھا کہ وہ گھوڑا فروخت ہو رہا ہے اسے خریدنا چاہا! حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اپنے صدقے میں نہ لوٹو (صدقہ واپس نہ لو)

۲۶۲۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِالْفَرَسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ يَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقہ دیا! بعد ازاں اسے بکتے ہوئے دیکھا! تو آپ نے اس کے خریدنے کا ارادہ فرمایا! بعد ازاں آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے ارشاد فرمایا اپنے صدقے میں نہ لوٹو (صدقہ واپس نہ لو)

۲۶۲۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيْدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید کو انگوروں کا اندازہ کرنے کا حکم فرمایا! (جب وہ درختوں پر ہوں) پھر ان کی زکوٰۃ لینے کا جب وہ خشک ہو کر اتارے جائیں جیسے خشک ہوتے وقت کھجور کی زکوٰۃ لی جاتی ہے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمَّتْ كِتَابُ الزَّكٰوةِ۔

اللہ جل شانہٗ کے فضل و کرم سے کتاب الزکوٰۃ ختم ہوئی

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ — حج کے بیان میں کتاب

نوٹ:۔ حج ہر اس مسلمان پر فرض ہے، جو استطاعت رکھتا ہو یعنی راہ میں امن ہو اس کے پاس اتنی دولت ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو، حتی کہ وہ حج سے اپنے لوٹنے اور گھر بار کے خرچ کے لیے بھی رقم کافی ہو

بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ — حج کے فرض ہونے کا بیان

۲۶۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى أَعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے تم پر حج کو فرض فرمایا ہے! ایک شخص نے دریافت کیا کیا ہر سال آپ نے جواب میں کچھ ارشاد نہ فرمایا، یہاں تک کہ اس نے تین دفعہ یہی سوال کیا، پھر حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر میں ہاں کہتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا! اور اگر ہر سال واجب ہو جاتا تو تم اسے ادا نہ کر سکتے: جب تک میں از خود تمہیں کوئی حکم نہ کروں تم بھی مجھ سے کچھ نہ پوچھو! تم سے پہلے لوگ محض اس وجہ سے تباہ ہو گئے کہ وہ زیادہ سوال کرتے اور اپنے پیغمبروں پر زیادہ اختلاف کرتے: جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ممکن ہو اس پر عمل کرو اور جب میں تمہیں کسی بات سے منع کروں تو تم اس سے پرہیز کرو۔

۲۶۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ إِذًا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيعُونَ وَلَكِنَّهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ جل شانہ نے تم پر حج فرض فرمایا ہے اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم: کیا ہر سال؟ آپ خاموش ہو رہے اور ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم نہ سنتے اور نہ ہی عمل کرتے نہیں بلکہ حج ایک ہی دفعہ فرض ہے:

نوٹ، حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ماذون من اللہ ہو کر شارع ہیں! اور اللہ ربّ العزت نے جملہ احکام

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرما دیئے ہیں آپ جو کچھ چاہیں احکام شریعت سے متوض فرمادیں ! اور جو کچھ چاہیں جس کے لیے چاہیں حلال و حرام فرمادیں آپ حلال بھی فرماتے ہیں اور حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں مواہب اللدنیہ للقسطلانی، زرقانی ج ۵، ۲۲۲ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حلال فرماتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے : قرآن مجید میں ارشاد فرمایا!

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے پاک و صاف اور ستھری اشیاء حلال فرماتے ہیں اور گندی و ناپاک چیزیں حرام۔ پ اعراف ع ۱۵

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ جو چیزیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں انہیں لے لو اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ! پ ۲۸، حشر ع ۱،

نیز ارشاد باری ہے:

وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔ (پ ۱۰۔ توبہ ع)

اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اسے وہ کفار حرام نہیں سمجھتے !

(۳) فرمانِ خداوندی ہے

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔

(پ ۲۲ احزاب ع)

(ترجمہ) کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالٰے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملہ کا فیصلہ صادر فرمائیں تو وہ اپنی رائے اور معاملہ کو دخل دیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ شارع ہونے کی حیثیت سے مطاع بھی ہیں، آمر، حاکم اور قاضی بھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ۔ (پ۵۔ النساء ع ۸)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو۔

وُجُوبُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے واجب ہونے کا بیان

۲۶۲۳ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

سیدنا حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میرا والد بہت ضعیف ہے! وہ نہ حج کرسکتا ہے نہ عمرہ نہ ہی اونٹ پر سوار ہوسکتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔

بَابُ الْحَجِّ الْمَبْرُوْرِ

حج مبرور کا بیان

نوٹ، حج مبرور وہ حج ہے جس میں نہ کوئی گناہ سرزد ہوا اور نہ ہی اس کے بعد گناہ سرزد ہو!

۲۶۲۵ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَجَّۃُ الْمَبْرُوْرَۃُ لَیْسَ لَھَا جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ وَ الْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حج مبرور کا بدلہ جنت سے کم نہیں اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

۲۶۲۶ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحَجَّۃُ الْمَبْرُوْرَۃُ لَیْسَ لَھَا ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ مِثْلَہٗ سَوَاءٌ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ یُکَفِّرُ مَا بَیْنَھُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے سابق حدیث کی طرح یکساں اور عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے!

فَضْلُ الْحَجِّ

حج کی فضیلت کا بیان

۲۶۲۷ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، اللہ جل شانہ پر ایمان لانا اس نے دریافت کیا پھر کونسا؟ آپ نے ارشاد فرمایا، جہاد فی سبیل اللہ اس نے عرض کیا پھر کونسا آپ نے ارشاد فرمایا، حج مبرور!

نوٹ، جہاد فی سبیل اللہ جو دین پھیلانے کی غرض سے ہو مال اور ملک کے طمع کے لیے نہ ہو!

۲۶۲۸ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰہِ ثَلَاثَۃٌ اَلْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشخاص اللہ کے مہمان ہیں ایک مجاہد (غازی) دوسرا حاجی اور تیسرا عمرہ کرنے والا

۲۶۲۹ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جِھَادُ الْکَبِیْرِ وَالصَّغِیْرِ وَالضَّعِیْفِ وَالْمَرْاَۃِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَۃُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بوڑھے، بچے، کمزور ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے۔

۲۶۳۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ جل شانہ کے گھر کا حج کیا، بے ہودہ نہ بکا گناہ نہ کیا وہ گناہوں سے پاک ایسے واپس آئے گا جیسے اسے اس کی ماں نے جنا تھا

۲۶۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

نوٹ، یہ حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہے:

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے ساتھ نکل کر جہاد نہ کریں کیونکہ میں قرآن مجید میں جہاد سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں پاتی؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں تمہارے لیے بہتر اور افضل جہاد حج مبرور ہے

فَضْلُ الْعُمْرَةِ

عمرے کی فضیلت

۲۶۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے (درمیانی گناہوں کے لیے) اور حج مبرور کا بدلہ فقط جنت ہی ہے

اَلْمُتَابَعَةُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج کے ساتھ ہی عمرہ ادا کرنا

۲۶۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کرو کیونکہ وہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی میں میل کچیل دور ہو جاتی ہے

۲۶۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کرو، کیونکہ وہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں۔ جیسے لوہے کی بھٹی سونے اور چاندی کی میل رفع کرتی ہے اور حج کا بدلہ جنت کے سوا نہیں

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِى نَذَرَ اَنْ يَّحُجَّ

۲۶۳۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتَى اَخُوهَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى اُخْتِكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی بعد ازاں وہ فوت ہوگئی اس کا بھائی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہ مسئلہ دریافت کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تو اللہ جل شانہ کا قرض ادا کرو اسکا قرض ادا کرنا زیادہ اہم ہے

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِى لَمْ يَحُجَّ

۲۶۳۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَتْ امْرَاَةٌ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ الْجُهَنِىَّ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَيُجْزِئُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلَى اُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا لَمْ يَكُنْ يُجْزِئُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا۔

۲۶۳۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ حُجِّى عَنْ اَبِيْكِ۔

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج نہیں کیا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اس نے حج نہیں کیا تھا: کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو کافی ہوگا؟ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیوں نہیں اگر اس کی والدہ پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کیا یہ کافی نہ ہوتا! اسے اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ ایک عورت نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے! دریافت کیا میرا والد فوت ہوگیا اور اس نے حج نہیں کیا تھا: آپ نے ارشاد فرمایا تو اپنے والد کی طرف سے حج کرے

اَلْحَجُّ عَنِ الْحَيِّ الَّذِى لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ

۲۶۳۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ عَلَى

سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہ رکھنے والے زندہ شخص کی طرف سے حج ادا کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت نے مزدلفے میں دسویں تاریخ کی صبح کو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِىْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۶۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

اَلْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِىْ لَا يَسْتَطِيْعُ

۲۶۴۰ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِىِّ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔

تَشْبِيْهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ

۲۶۴۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الرُّكُوْبَ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ اَنْتَ اَكْبَرُ وَلَدِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ۔

۲۶۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِىْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ اَفَاَحُجُّ

میں عرض کیا یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم: اللہ جل شانہٗ عم نوالہ نے حج اس وقت اپنے بندوں پر فرض ہے فرمایا۔ جب کہ میرا والد ایک بوڑھا ضعیف ہے؛ جو اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتا ہے؛ کیا میں اِس کی جانب سے حج ادا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت بھی اس طرح مروی ہے۔

طاقت نہ رکھنے والے شخص کی طرف سے عمرہ ادا کرنا

سیدنا حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا اور ضعیف ہے۔ وہ نہ تو حج کر سکتا ہے اور نہ ہی عمرہ، نہ ہی اونٹ پر سوار ہو سکتا ہے؛ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کیجیے؛

حج کا ادا کرنا ایسے ہے جیسے قرض کا ادا کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کا ایک شخص بارگاہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا والد بہت بوڑھا اور ناتواں وضعیف ہے وہ سوار نہیں ہو سکتا اس پر اللہ جل شانہٗ کا فرض کیا ہوا حج ہے؛ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا کیا تو اس کا بڑا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے پوچھا بھلا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو تم اس کی طرف سے حج کرو۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: میرا

عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اَبِيْكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ تَقْضِيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ۔

والد فوت ہو گیا اور اس نے حج نہیں کیا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا دیکھو اگر تیرے والد پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو کیونکہ اللہ کا قرض اہم ہے

٢٦٤٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر اس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں مر جائے کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا تو دیکھ اگر اس پر قرض ہوتا تو ادا کرتا وہ بولا ہاں۔ تب آپ نے فرمایا پھر بیٹے باپ کی طرف سے حج کر۔

حَجُّ الْمَرْاَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

٢٦٤٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ اِمْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسرے طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر اللہ جل شانہٗ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا۔ حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھ نہ سکتا تھا؛ کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے

٢٦٤٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اِسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی؛ وہ ایک حسین و جمیل عورت تھی۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسرے طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر

فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسْنَاءَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ۔

اللہ جل جلالہ کا اپنے بندوں پر فرض کیا ہوا حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اور اونٹ پر بیٹھ نہ سکتا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (الفاظ آگے پیچھے ہیں مگر ترجمہ سابق حدیث والا ہی ہے)

٢٦٤٦ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میری والدہ ضعیف اور بوڑھی ہے۔ اگر میں اسے اونٹ پر بٹھاؤں تو اوپر نہیں بیٹھ سکتی! اور اگر اونٹ کے اوپر باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں فوت نہ ہو جائے؛ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا! وہ بولا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج ادا کرو

مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

باپ کی طرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

٢٦٤٧ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک شخص کو جو کہ تو اپنے والد کا سب سے بڑا بیٹا ہے! لہٰذا اپنے والد کی طرف سے حج کرو

اَلْحَجُّ بِالصَّغِيرِ

چھوٹے لڑکے کو حج کرانا

٢٦٤٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے بچے کو اٹھا کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا بھی حج ہو گا! : آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اس کا ثواب تجھے ہو گا

٢٣٤٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے ہودج میں سے اپنے بچے کو اٹھایا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا بھی حج ہو گا؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ملے گا۔

٢٣٥٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرکونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لے کر حاضر خدمت ہوئی اور پوچھا کیا اس کا بھی حج ہو گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہو گا

٢٣٥١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا قَالَ مَنْ اَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا مَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ فَاَخْرَجَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے جب آپ مقام روحا (مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر) پہنچے تو آپ کو وہاں پر کچھ لوگ ملے آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ لوگوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سن کر ایک عورت نے ایک لڑکے کو کجاوے سے نکالا اور عرض کی کیا اس کا بھی حج ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اور تجھے ثواب ہو گا۔

٢٣٥٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ وَهِيَ فِيْ خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر سے ہوا اور اس نے پردہ کر رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ایک بچہ تھا۔ اس نے دریافت کیا کیا اس بچے کا بھی حج ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ہو گا!

اَلْوَقْتُ الَّذِیْ خَرَجَ فِیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے کب نکلے

۲۶۵۳ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا یَعْنِیْ مِنْ مَکَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ اَنْ یَّحِلَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں جب ذی قعدہ کے پانچ دن رہتے تھے تو ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور نہ رکھنے والوں کو طواف کرکے احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کے پیش نظر حکم فرمایا۔ کہ حج میں دیر تھی! اور حج سے فارغ ہونے تک احرام باندھے رکھنے میں لوگوں کو تکلیف ہوگی

اَلْمَوَاقِیْتُ

میقاتوں کا بیان

نوٹ: میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج و عمرہ کا قصد کرنے والے کو احرام باندھنا ضروری ہے

مدینہ منورہ والوں کا میقات

۲۶۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ میں رہنے والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ (جو مکہ مکرمہ سے دس منزل اور مدینہ منورہ سے چھ میل دور ہے) اہل شام (مکہ سے تین منزل دور مقام) جحفہ سے احرام باندھیں۔ اور اہل نجد (مکہ مکرمہ سے دو منزل کے فاصلے پر واقع مقام) قرن سے احرام باندھیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات سنی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ نے ارشاد فرمایا۔ یمن والے حاجی صاحبان مقام یلملم سے احرام باندھیں (جو مکہ سے دو منزل پر ہے)

مِیْقَاتُ اَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کا میقات

۲۶۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِیْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسجد میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ منورہ والے ذو الحلیفہ کو، شام والوں کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن سے احرام باندھنا چاہیے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ کہتے ہیں! کہ آپ نے فرمایا! یمن والے لوگ یلملم سے احرام باندھیں! لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو نہیں سمجھا ہے۔

مِيقَاتُ أَهْلِ مِصْرَ

۲۶۵۶ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

مصر والوں کا میقات!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ، عراق والوں کے لیے ذات عرق اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات! مقرر فرمایا!

مِيقَاتُ أَهْلِ الْيَمَنِ

۲۶۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتَّى يَأْتِيَ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ۔

اہل یمن کا میقات

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذو الحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن، اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو یہاں رہتے ہیں یا جو افراد دوسرے مقاموں سے آئیں! اور جو لوگ مکہ مکرمہ کے نزدیک ادھر قیام پذیر ہیں وہ جس جگہ سے چلیں وہی ان کا میقات ہے۔ یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والوں کا میقات مکہ مکرمہ ہے۔

مِيقَاتُ أَهْلِ نَجْدٍ

۲۶۵۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اہل نجد کا میقات

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اہل یمن مقام یلملم سے احرام باندھیں۔

مِيقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ

اہل عراق کا میقات

۲۶۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے لیے مقام ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا! اہل شام ومصر والوں کے لیے جحفہ اور عراق والوں کے لیے ذات عرق، نجد والوں کیلئے قرن اور اہل یمن کے لیے مقام یلملم کو میقات مقرر فرمایا!

مَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ

اندرون میقات رہنے والوں کا میقات

۲۶۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ حَتَّى يَبْلُغَ ذَلِكَ أَهْلَ مَكَّةَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن، یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا! اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو وہیں سکونت پذیر ہیں! اور دوسرے مقامات سے وہاں آئیں اور حج وعمرہ کا ارادہ کرکے آئیں اور جو ان کے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ کے رہنے والوں کا بھی یہی حکم ہے (کہ وہ مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھیں)

۲۶۶۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم، نجد والوں کے لیے قرن کو میقات مقرر

وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا۔

فرمایا! جو لوگ یہاں قیام پذیر ہوں یا دوسرے مقامات سے یہاں آئیں مگر ان کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو اور جو ان مقامات سے اندر کی طرف رہتے ہوں تو وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک اہل مکہ ... سے احرام باندھیں۔

نوٹ، حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج اور عمرہ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کام سے مکہ کو آئے تو اس کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے۔

التَّعْرِيسُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

مقام ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا

٢٦٦٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو مقام بیداء! (جو ذوالحلیفہ کے پاس ایک جگہ کا نام ہے) قیام فرمایا! اور وہاں کی مسجد میں نماز پڑھی۔

٢٦٦٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَهُوَ فِي الْمُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أُتِيَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں مقام معرس میں تھے (یعنی اس جگہ جہاں مسافر رات کو ٹھہرتے تھے) آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک جگہ پر ہیں:

٢٦٦٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَصَلَّى بِهَا الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صاف اور برابر ہموار میدان میں اونٹ بٹھایا جو ذوالحلیفہ میں ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بیداء میں نماز پڑھی۔

٢٦٦٥ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مقام بیداء پر ادا فرمائی بعد ازاں آپ سوار ہو کر بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور جب آپ نے نماز ظہر پڑھی تو لبیک لبیک اتنا بلند آواز سے فرمائی، حج اور عمرے کے ساتھ:

اَلْغُسْلُ لِلْإِهْلَالِ

احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

٢٦٦٦ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے بیداء کے مقام پر آپ کے بطن مبارک سے محمد بن ابی بکر تولد ہوئے

أَبُو بَكْرٍ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ۔

جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس امر کی اطلاع حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دی! آپ نے ارشاد فرمایا! ان سے کہیے کہ وہ غسل کریں اور بعد ازاں لبیک پکاریں! کیونکہ حیض یا نفاس سے احرام نہیں ٹوٹتا، طواف میں توقف کے بغیر تمام! ارکان حج ادا کیے جائیں! جب تک کہ پاک نہ ہو۔

۲۶۶۷ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے ارادے سے نکلے آپ کے ساتھ! آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں! جب یہ حضرات مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو حضرت اسماء نے محمد بن ابوبکر کو جنم دیا! پھر یہ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا! آپ نے فرمایا! ان سے کہیے کہ وہ غسل کریں! پھر حج کا احرام باندھیں اور جو ارکان حج دوسرے حاجی ادا کریں وہ بھی کریں۔ مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کریں

غُسْلُ الْمُحْرِمِ

محرم کا غسل

۲۶۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ابواء پر جناب عبداللہ بن۔ عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ! اپنا سر دھو سکے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا نہ دھوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا میں حاضر خدمت ہوا تو آپ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان میں غسل فرما رہے تھے اور کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کرنے کے بعد کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے۔ کہ

حَتَّى بَدَأَ يَعْنِي رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب احرام باندھا ہوتا تو آپ اپنا سر مبارک کس طرح دھوتے! انہوں نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر سر سے ہٹایا۔ یہاں تک سر کھل گیا! بعد ازاں آپ نے پانی ڈالنے والے ایک شخص سے پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک اپنے دونوں ہاتھوں سے ملا۔ اپنے دونوں دستِ مبارک آگے لائے! اور پھر پیچھے لے گئے اور فرمایا کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے

النَّهْيُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

۲۶۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران یا ورس (خوشبودار گھاس) میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا!

۲۶۷۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے: آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ! قمیص، ٹوپی اور پاجامہ اور عمامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جسے ورس یا زعفران میں رنگا گیا ہو اور نہ ہی موزے مگر جن کو جوتا نہ ملے اور اگر جوتا نہ ملے تو وہ انہیں کاٹ کر ٹخنوں کے نیچے کر لیں۔

اَلْجُبَّةُ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں جبہ پہننا

۲۶۷۱ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَأَتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں میں نے کہا کاش میں دیکھتا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے! ایک دفعہ ہم مقام جعرانہ میں تھے اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قیام گاہ میں تھے اسی دوران: حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی آئی مجھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا کہ آؤ میں نے سر ڈیرے میں ڈالا! ایک شخص احرام باندھے ہوئے آیا وہ

يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُطُّ لِذَلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا ـ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا مَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَهُ غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْسِبُهُ مَحْفُوظًا وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ

جبہ پہنے ہوئے تھا اور خوشبو لگائے ہوئے تھا! اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ایسے شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس شخص نے جبہ پہنے ہوئے احرام باندھا ہو! آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی! آپ اسطرح آواز نکال رہے تھے جیسے سویا ہوا انسان خراٹے بھرتا ہے! اتنے میں نزول! وحی ختم ہو گئی آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے! جس نے ابھی ابھی مجھ سے دریافت کیا تھا" لوگ اسے لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا۔ جبہ کو اتار ڈالو اور خوشبو دھو ڈالیے اور پھر نئے سرے سے احرام باندھو

جناب امام نسائی فرماتے ہیں نئے سرے سے احرام باندھنے والا فقرہ جناب نوح ابن حبیب کے سوا کسی شخص نے نقل نہیں کیا! اور میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا: واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ لِلْمُحْرِمِ

٢٦٦٢ـ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ ـ

محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے ارشاد فرمایا محرم کرتہ پہنے نہ عمامہ نہ پاجامہ نہ ٹوپی نہ موزے مگر جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے! اور وہ کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو:

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ فِي الْإِحْرَامِ

٢٦٦٣ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّةً أُخْرَى الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ نَعْلَانِ فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ ـ

احرام میں شلوار پہننے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کون سے کپڑے پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ نہ پہنو اور حضرت عمرو نے دوسری مرتبہ فرمایا کہ کرتے، عمامے اور پاجامے اور موزے نہ پہنو ہاں اگر کسی شخص کے پاس جوتی نہ ہو۔ تو وہ موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے

اور زرد رنگ کا کپڑا جس میں ورس اور زعفران لگا ہوا ہو

الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ

اگر کسی شخص کے پاس تہ بند نہ ہو تو وہ پاجامہ پہن لے

۲۶۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے پاجامہ اس شخص کے لیے ہے جس کو تہ بند نہ ملے اور موزے اس شخص کے واسطے ہیں جسے احرام میں جوتی نہ ملے:

۲۶۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَا يَجِدُ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تہ بند نہ ملے وہ پاجامہ پہنے اور جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ احرام میں موزے پہن لے

النَّهْيُ عَنْ أَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ

جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے

۲۶۶۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبِ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ کرتے پاجامے، عمامے، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے! اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو! اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں ٹوپی کی ممانعت

۲۶۶۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ کرتے پاجامے عمامے

الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ ـ

ٹوپیاں، موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن سکتا ہے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو (اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے)

٢٦٦٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ ـ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ احرام میں کون سے کپڑے پہننے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: کرتے، پاجامے، عمامے ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن لے اور وہ انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے: اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو (اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے)

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِي الْإِحْرَامِ

حالت احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت

٢٦٦٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَمَا دُونَ الْكَعْبَيْنِ ـ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم: ہم احرام میں کیا پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ، عمامہ، پاجامہ، ٹوپیاں، اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے:

٢٦٧٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نِعَالٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُونَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ أَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ ـ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کیا پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا! کرتہ، عمامہ، پاجامہ، اور ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچا کرے

وہ کپڑا مت

مت پہنو جس میں ورس یا زعفران لگا ہوا ہو

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں موزے پہننے کی ممانعت

۲۶۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا فِي الْإِحْرَامِ الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ۔

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: کرتہ، عمامہ، پائجامہ، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے۔

الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِحْرَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ

جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں اسے موزے پہننے کی اجازت

۲۶۸۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو تہبند نہ ملے تو وہ پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے۔

قَطْعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرنا

۲۶۸۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب محرم کو جوتی نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ

احرام باندھنے والی عورت دستانے نہ پہنے

۲۶۸۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں احرام میں کیسے کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! قمیص پائجامے اور موزے مت پہنو مگر جس شخص کے جوتے نہ ہوں تو وہ ٹخنوں سے نیچے تک کٹے ہوئے موزے

وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ۔

پہنے۔ اور ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو۔ اور احرام والی عورت نہ نقاب اوڑھے اور نہ ہی دستانے پہنے۔

اَلتَّلْبِيْدُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے دوران بالوں کو جما لینا

٢٦٨٥ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ کہ ان سب نے احرام کھول ڈالا ہے حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا! آپ نے ارشاد فرمایا! میں نے بالوں کو جمایا اور قربانی کی تقلید کی! جب تک میں حج نہ کر دوں میں احرام نہ کھولوں گا۔

نوٹ: تقلید (قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنا) ہدی یا قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اس کے گلے میں ہار لٹکا دیتے ہیں! تاکہ اس امر کی پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے! اور یہ جانور منٰے میں ذبح ہونے کے لیے جاتا ہے! اور اس سے کوئی شخص تعرض نہیں کرتا!

٢٦٨٦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ لبیک پکارتے اور آپ نے بالوں کو جمایا تھا!

إِبَاحَةُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا مباح ہے

٢٦٨٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهٖ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَعِنْدَ إِحْلَالِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحِلَّ بِيَدَيَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت میں نے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی!

٢٦٨٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ احرام سے پہلے میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لیے اور احرام کھولتے وقت طواف سے قبل خوشبو لگائی!

٢٦٨٩

٢٦٩٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهٖ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ بَعْدَ مَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو میں نے اس سے پہلے اور احرام کھولتے وقت جب آپ جمرہ عقبیٰ کی رمی سے فارغ ہو گئے تو آپ کو طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

نوٹ: منیٰ میں جہاں کنکریاں مارتے ہیں تین مقام ہیں ان میں سے ایک جمرہ عقبہ بھی ہے۔

٢٦٩١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِهْلَالِهِ وَطَيَّبْتُهُ لِإِحْرَامِهِ طِيْبًا لَا يُشْبِهُ طِيْبَكُمْ هٰذَا يَعْنِيْ لَيْسَ لَهٗ بَقَاءٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت خوشبو لگاتی؛ مگر وہ تمہاری خوشبو کی طرح خوشبو نہ تھی بلکہ بہت جلد زائل ہو جاتی تھی

٢٦٩٢ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ حُرْمِهٖ وَحِلِّهٖ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آپؓ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی خوشبو لگائی آپؓ نے فرمایا! احرام باندھتے اور کھولتے وقت عمدہ خوشبو!

٢٦٩٣ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهٖ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے اور کھولتے وقت آپؐ کو عمدہ حسین خوشبو لگائی!

٢٦٩٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ لِحُرْمِهٖ وَلِحِلِّهٖ وَحِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يَزُوْرَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے، کھولتے اور طواف کا ارادہ فرماتے تو میں آپؐ کو بہترین! خوشبو لگاتی:

٢٦٩٥ عَنْ عَائِشَةَ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے قبل اور دسویں تاریخ کو ذوالحجہ کے طواف سے قبل خوشبو لگائی جس میں مشک تھی!

٢٦٩٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَبِيْصِ طِيْبِ الْمِسْكِ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں بحالتِ احرام خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں احمد بن نصر کی روایت میں ہے۔ گویا میں مشک کی خوشبو کی چمک کو آپؐ کے سر مبارک میں اب بھی دیکھ رہی ہوں!

٢٦٩٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرٰى وَبِيْصُ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپؐ کی مانگ سے معلوم ہوتی:

مَوْضِعُ الطِّيْبِ

خوشبو کا مقام

۲۶۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

۲۶۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي أُصُولِ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی۔

۲۷۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی!

۲۷۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

۲۷۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں یا میں نے دیکھی خوشبو کی چمک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی جڑوں میں یا مانگوں میں اور آپ حالت احرام میں بلند آواز سے لبیک پکارتے تھے۔

۲۷۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُهُ حَتَّى أَرَى وَبِيصَهُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے۔ تو آپ خوشبودار عطر لگاتے یہاں تک کہ میں اس کی چمک آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں دیکھتی

۲۷۰۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطِّيبِ حَتَّى أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے جو عمدہ ترین خوشبو ملتی میں وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو لگاتی یہاں تک کہ احرام باندھنے سے قبل میں آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں اس کی چمک دیکھتی

۲۷۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تین دن کے بعد بھی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھی۔

۲۷۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تین دن کے بعد بھی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھی۔

۲۷۰۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ لَأَنْ أَطَّلِيَ بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ يَنْضَحُ طِيبًا۔

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے۔ میں نے یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کیونکہ آپ بھول گئے) میں خود حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی۔ آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے۔ پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی (اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے)۔

۲۷۰۸ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَحُ طِيبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے۔ میں نے یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کیونکہ آپ بھول گئے) میں خود حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی۔ آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے۔ پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے)

اَلزَّعْفَرَانُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا زعفران لگانا

۲۷۰۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

۲۷۱۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

۲۷۱۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

الْخَلُوقُ لِلْمُحْرِمِ

اگر محرم کو خوشبو لگی ہوئی ہو تو کیا کرے

۲۷۱۲ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوقٍ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا أَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ۔

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے احرام باندھا ہوا تھا؛ لیکن وہ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھا؛ اور خوشبو لگائے ہوئے تھا؛ اس شخص نے پوچھا کہ میں نے عمرے کی نیت کی ہے لہٰذا اب کیا کروں؛ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہی عمرے میں بھی کرو (یعنی عمرے کے احرام میں بھی ان چیزوں سے بچو جن سے حج میں بچتے ہو)

۲۷۱۳ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ۔

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا؛ اور آپ مقام جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے ہوئے تھا؛ اور اس کی داڑھی اور سر زعفران سے زرد تھا؛ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرے کا احرام باندھا اور میری حالت کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں! آپ نے فرمایا: جبہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو، وہی عمرے میں بھی کرو

الْكُحْلُ لِلْمُحْرِمِ

محرم شخص کا سرمہ لگانا کیسا ہے

۲۷۱۴ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِصَبِرٍ۔

نوٹ: اور سر پر دوا لگا سکتے جس میں خوشبو نہ ہو

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر محرم کے سر یا آنکھوں میں بیماری ہو تو وہ ایلوے کا لیپ کر دے

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے

۲۷۱۵ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا۔

جناب حضرت امام جعفر صادق رح سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آئے اور ان سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا! انہوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (جب آپ مکہ کے قریب پہنچے) اگر اب پیش آنے والا واقعہ اس سے قبل پیش آتا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا! اور عمرہ کر دیتا (یعنی حج کو بدل کر عمرہ کر دیتا اور طواف وسعی کرنے کے بعد احرام کھول ڈالتا)! اب بھی جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے! اور حج کو عمرہ کر دے! بعد ازاں ایام حج میں: حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہدی لے کر یمن سے تشریف لائے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی لے کر گئے تھے! اچانک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس امر کی اطلاع کے لیے حاضر ہوا! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھئے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے! اور سرمہ لگایا! اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا! آپ نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا: (تین دفعہ) میں نے انہیں حکم فرمایا

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے! ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوں شکایت کرنے تشریف لے جاتے! بعض علماء کے نزدیک وہ رنگ منع ہے جس میں خوشبو ہو

تَخْمِيرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ

محرم کا سر اور منہ ڈھانپنا درست نہیں

۲۷۱۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اور اونٹ نے اسے مار ڈالا۔ تب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اس کا سر اور منہ باہر رکھو۔ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا!

نوٹ: آپ نے اس کا سر اور منہ کھول کر دفن کرنے کا حکم فرمایا کیونکہ متوفی حالت احرام میں واصل الی الحق ہوئے

۲۷۱۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثِيَابِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ ایک شخص فوت ہو گیا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اپنے ہی کپڑوں کا کفن دو! اور اس کا منہ اور سر نہ چھپاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتے ہوئے اٹھے گا

اَلْاِفْرَادُ

افراد کا بیان

افراد کا مطلب ہے صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا۔ اگر حج اور عمرے دونوں کی نیت ایک ساتھ کی جائے تو وہ قران ہے اور اگر صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھے پھر مکہ مکرمہ جا کر عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دے اور حج کے ایام میں حج کرے تو وہ تمتع ہے

۲۷۱۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا

۲۷۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم! نے لبیک پکاری

۲۷۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ۔

۲۷۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ۔

اَلْقِرَانُ

۲۷۲۲ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِي يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا أَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَأَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ وَمَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَقَالَ

مروی ہے۔ کہ ذی الحجہ کے چاند پر ہم حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ نکلے تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس کا جی چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جس شخص کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور آپ محض حج کے لیے ہی عازم سفر ہوئے

قران کا بیان

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبی ابن معبد نے بتایا! کہ میں ایک دیہاتی نصرانی تھا پس میں مسلمان ہوگیا! اور مجھے جہاد کی بہت خواہش تھی! لیکن مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہو گئے! میں اپنے قبیلے کے ایک شخص جس کا نام ہریم ابن عبداللہ تھا کے پاس آیا! میں نے اس سے دریافت کیا! اس نے کہا دونوں ایک ساتھ کرلو! اور جو قربانی کا جانور ہو سکے ذبح کیجیے! میں نے دونوں کا احرام اکٹھا باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم مقام عذیب میں پہنچے تو وہاں ہم سلمان ابن ربیعہ اور زید ابن صوحان سے ملے! اور میں ان دونوں کے ساتھ لبیک لبیک پکارتا تھا: (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا تھا) ایک نے دوسرے شخص سے کہا کہ یہ اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں رکھتے! یہ سن کر میں جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا! اور عرض کیا! اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھے جہاد کا بڑا شوق تھا: لیکن جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہیں! میں ہریم ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا! اور ان سے کہا کہ اے فلاں! مجھ پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں! آپ نے فرمایا! دونوں کو ایک وقت کیجیے! اور جو قربانی میسر ہو اسے ذبح کرو! میں نے دونوں کا احرام باندھا جب میں مقام عذیب پر پہنچا تو وہاں پر

عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ہوئی! ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تمہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بتائی گئی۔

۲۷۲۳ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الصُّبَيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ إِلَّا قَوْلَهُ يَا هَنَاهُ۔

شقیق سے روایت ہے کہ ہمیں صبی نے خبر دی پھر اسی طرح بیان کیا کہا کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے قصہ بیان کیا یاھناہ کے علاوہ۔

نوٹ: سنت یعنی قران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے وہ بہتر ہے!

۲۷۲۴ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو وَائِلٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَقْبَلَ فِي أَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبَّى بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَهُوَ كَذَلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هَذَا قَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتَّى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ فَكُنْتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَلَقَدِ اخْتَلَفْتُ عَلَيْهِ مِرَارًا أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ۔

ایک عراقی شخص جنہیں شقیق بن سلمہ ابو وائل کہا جاتا ہے روایت فرماتے ہیں کہ صبی بن معبد نامی ایک شخص جس کا تعلق بنی تغلب سے تھا نصرانیت سے اسلام میں داخل ہوا تو سب سے پہلا حج جو اس نے کیا اس میں حج و عمرہ دونوں کیلئے اکٹھا تلبیہ کہا یہاں تک سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان پر ان کا گزر ہوا تو ان میں سے ایک نے صبی کو کہا کہ تم تو اپنے اونٹ سے زیادہ بے عقل ہو صبی کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں رہی حتی کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ہدایت کی گئی، شقیق نے کہا کہ میں اور مسروق بن اجدع کو یاد کرنے کے لیے صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے تھے، میں اور مسروق بن اجدع کئی بار ان کے پاس گئے۔

۲۷۲۵ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ فَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ تُنْهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ۔

مروان بن حکم سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا! آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عمرے اور حج کی لبیک کہتے ہوئے سنا! یعنی قران کیا تھا! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کیا ہم اس سے منع نہیں کرتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک، تم اس سے منع کرتے ہو لیکن میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ میں ایک ساتھ لبیک

کرتے ہوئے سنا تو میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو تمہاری بات کے سامنے نہیں چھوڑ سکتا:

نوٹ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں اور آپ اس وقت امیر المومنین تھے جن کی اطاعت کرنے اور ان کے طریقے پر چلنے کا حکم خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ مگر چونکہ قران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لاعلمی اور بھول کر اس سے منع فرمایا لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان کے ارشاد پر عمل نہ کیا اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کیا۔ تاہم اجتہاد کی

۲۰۲۶ عَنْ مَرْوَانَ اَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَاَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ اَتَفْعَلُهَا وَاَنَا اَنْهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ۔

مروان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تمتع اور قران سے منع فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لبیك بحجة وعمرة یعنی اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حج اور عمرہ سے ایک ساتھ حاضر ہوتا ہوں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بتایا آپ ایسے کرتے ہیں اور میں اس سے منع کرتا ہوں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو کسی عام شخص کے قول کے مقابلے میں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں:

۲۰۲۷ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ہمیں اسحٰق بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا ہمیں نضر نے اطلاع دی شعبہ سے پھر انہیں اسناد سے اسی طرح بیان کیا۔

۲۰۲۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ حِيْنَ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِكَ قَالَ فَاِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنایا، تو میں آپ کے ساتھ تھا! حضرت علی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضور نے پوچھا کہ تم نے کس چیز کے لیے احرام باندھا ہے میں نے کہا میں نے احرام کی وہی نیت کی ہے، جیسی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہے! آپ نے ارشاد فرمایا میں تو قران کا جانور ساتھ لایا اور قران کیا ہے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اگر مجھے پہلے پتا ہوتا کہ احرام کھولنا تم پر شاق گزرے گا تو میں نے احرام کھولا ہوتا اور میں بھی تمہاری طرح ہدی ساتھ نہ لاتا اور تمہاری طرح کرتا۔ تاہم میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے، جب تک مجھ سے فراغت حاصل نہ ہو میں احرام نہیں کھول سکتا)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا وَقَبْلَ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِتَحْرِيمِهِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو جمع کیا بعد ازاں آپ کا وصال شریف ہوا آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور نہ ہی قرآن حکیم میں اس کی حرمت نازل ہوئی۔

عَنْ عِمْرَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يُنْزَلْ فِيهِمَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِمَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ایک ساتھ کیا اور قرآن مجید میں اس کا حکم نازل نہ ہوا تھا! نہ ہی حضور سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا! لیکن ایک شخص نے اپنی عقل اور مرضی سے اس میں کچھ کیا!

نوٹ :- ایک شخص سے مراد جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں! آپ قران یا تمتع سے منع فرماتے! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح منع فرماتے! لیکن صحابہ کرام رضی اللہ نے ان کے منع کرنے کی طرف توجہ نہیں دی اور ایک قول کے مطابق آپ نے اپنے اس قول سے رجوع فرمایا: جیسے اوپر عرض کیا گیا جیسے پہلے حدیث شریف گزر چکی کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبی بن معبد کو قران سنت فرمایا!

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قران کیا

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک پکارتے تھے:

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِيعًا فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَا إِلَّا صِبْيَانًا

سیدنا حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا! کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک ارشاد فرماتے تھے میں نے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی آپ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے ساتھ لبیک ارشاد فرمائی میں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مَعًا۔

اَلتَّمَتُّعُ

۲۷۳۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ وَمَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلّٰى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَنَحَرَ

نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ارشاد فرماتے ہیں! آپ نے فرمایا کہ تم تو ہمیں بچہ سمجھتے ہو! ہم نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا لبیک عمرۃً وحجاً یعنی آپ لبیک عمرۃ وحجا ایک ساتھ ارشاد فرماتے۔

تمتع کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا یعنی پہلے آپ نے عمرہ کیا اس کے بعد حج فرمایا! لیکن آپ نے ہدی کا (قربانی ارسال فرمائی) بلکہ اسے مقام ذوالحلیفہ کی طرف اپنے ساتھ لے گئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا لیکن بعض اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے! اور بعض نہیں لے گئے! جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے! تو آپ نے لوگوں سے فرمایا! تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہے۔ وہ جب تک حج نہ کرے، احرام نہ کھولے! اور جو شخص قربانی کا جانور نہیں لایا! وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے، صفا اور مروہ کی سعی کرے بال منڈوائے اور احرام کھول ڈالے! بعد ازاں حج کا احرام باندھے! اور قربانی کرے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ پائے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات اپنے گھر میں پہنچ کر۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے طواف فرمایا! اور حجر اسود کو بوسہ دیا! [illegible] آپ دوڑ کر پہلے تین پھیروں میں یعنی کندھے ہلاتے ہوئے تیز چال سے چلے اسے رمل کہتے جب طواف سے فارغ ہو گئے تو مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعتیں ادا کیں! بعد ازاں سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہو کر صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے! اور ایسی چیز کو استعمال نہ کیا جن کا استعمال احرام میں درست اور جائز ہے نہیں! یعنی؛ احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ آپ نے حج ادا فرمایا! اور یوم النحر

هٰذَا يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

دسویں ذوالحجہ کو قربانی کا جانور ذبح کیا! اور آپ منٰی سے واپس مکہ مکرمہ تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا بعد ازاں جن سے احرام میں پرہیز کرتے ہیں آپ نے وہ سب چیزیں حلال کر لیں! (یعنی خوشبو اور صحبت وغیرہ) اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر گئے تھے! انہوں نے ایسے ہی کیا جیسے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا!

۲۷۳۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ نَهٰى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ عَلِيٌّ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوْا فَلَبّٰى عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلٰى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلٰى۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کرنے سے منع فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہاں سے تشریف لے جائیں! تب تم چلو! اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپکے ساتھیوں نے لبیک کہتے ہوئے تمتع کیا! حضرت عثمان نے انہیں منع نہیں فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! مجھے اطلاع ملی ہے! کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! انہوں نے کہا: ہاں

۲۷۳۷ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ ابْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللهِ قَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

سیدنا حضرت محمد بن عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما کو اس سال جس سال معاویہ بن سفیان نے حج کیا ارشاد فرماتے سنا آپ تمتع کا ذکر فرماتے تھے (یعنی عمرے کے بعد حج کرنے کا) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ وہ شخص کرے گا جسے اللہ کا حکم معلوم نہیں! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میرے بھتیجے آپ نے اچھا نہیں کہا! ضحاک نے فرمایا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمتع سے منع فرماتے تھے! سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا

٢٧٣٨- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهٗ کَانَ یُفْتِیْ بِالتَّمَتُّعِ فَقَالَ رَجُلٌ رُوَیْدَكَ بِبَعْضِ فُتْیَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰی لَقِیْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ وَلٰکِنْ کَرِهْتُ اَنْ یَظَلُّوْا مُعَرِّسِیْنَ بِهِنَّ فِی الْاَرَاكِ ثُمَّ یَرُوْحُوْا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُهُمْ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ تمتع کا فتویٰ دیتے تھے! ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہریے اس لیے کہ آپ کو معلوم نہیں امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے نیا حکم تمہارے بعد کو نسا دیا ہے؟ جب تک تم ان سے نہ ملو: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میری آپ سے ملاقات ہوئی اور ان سے میں نے دریافت کیا! انہوں نے بتایا! کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے! لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو ایک درخت اراک کے نیچے اپنی عورتوں کے ساتھ رہیں! اور صبح کے وقت حج کرنے جائیں! اس حال میں کہ (غسل جنابت کرنے) ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو۔

٢٧٣٩- عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَنْهَاکُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَاِنَّهَا لَفِیْ کِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی الْعُمْرَةَ فِی الْحَجِّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا خدا کی قسم میں تمہیں تمتع سے منع کرتا ہوں حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یعنی عمرہ اور حج

٢٧٤٠- عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِیَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنِّیْ قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا یَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِیَةُ یَنْهَی النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت طاؤس رحمہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے مروہ کے قریب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حجامت بنائی انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کہیں کہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو تمتع سے منع فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے خود تمتع کیا ہے

نوٹ: سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ دلیل بھول چوک پر مبنی ہے۔ کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا تھا! لیکن آپ قربانی اپنے ہمراہ لائے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے عمرہ کرکے احرام نہ کھولا! اور بال نہ کترائے تھے! لیکن وہ لوگ جو قربانی ساتھ نہ لائے تھے! انہیں آپ نے احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا! اور ارشاد فرمایا! اگر مجھے اس سے قبل یہ اندازہ ہوتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا۔! جیسے کہ بعض دوسری روایات گزر چکی ہیں!

٢٧٤١- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِیِّ

سیدنا حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بطحاء کے مقام پر آپ نے پوچھا تم نے کس کا احرام

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ وَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَأْتَمُّوا بِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ وَأَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا۔ آپ نے پوچھا کیا آپ قربانی کا جانور ساتھ لائے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: طواف کیجیے اور صفا و مروہ پر دوڑ لیجیے۔ بعد ازاں احرام کھول دو۔ میں نے طواف کیا اور صفا و مروہ پر دوڑا! بعد ازاں میں اپنے قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا! اس نے میرے سر میں کنگھی کی میرا سر دھویا! میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت تک لوگوں کو ایسے ہی حکم دیتا رہا! بعد ازاں ایک دفعہ میں موسم حج میں تھا! اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے حج کے متعلق نیا حکم صادر فرمایا ہے: میں نے کہا اے لوگو! تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ تامل کرے کیونکہ امیر المومنین خود تشریف لا رہے ہیں جب وہ آئے تو میں نے پوچھا اے امیر المومنین آپ نے کونسا نیا حکم ارشاد فرمایا ہے جو حج کے متعلق ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہی بات ہے کہ اللہ کی کتاب پر عمل کرو اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ تم حج اور عمرے کو اللہ جل شانہ کے لیے پورا کرو! اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرو کیونکہ ہمارے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہیں فرمایا! اس وقت تک احرام نہیں کھولا!

نوٹ: مگر ان دو ارشادات سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ جل شانہ کی کتاب میں ہے فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الهدی اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کے ساتھ لیجانے کی وجہ سے احرام نہیں کھولا لیکن آپ نے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا!

۲۷۳۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِيهَا قَائِلٌ بِرَأْيِهِ۔

سیدنا حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کی معیت میں تمتع کیا لیکن ایک صاحب نے اپنی رائے سے اس کے متعلق کچھ فرمایا!

نوٹ: یعنی اسی طرح عمل ضروری نہیں اور وہ شخص سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔

تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْإِهْلَالِ

۲۷۴۳ـ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فِي هَذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ۔

۲۷۴۴ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔

احرام کے وقت حج یا عمرے کا نام نہ لینا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر رحمہ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا! کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گیا! اور اُن سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا! انھوں نے بتایا! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے! حج کے دنوں میں بعد ازاں لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج پر تشریف لے جائیں گے! تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ میں اس ارادہ سے آگئے کہ ارکان حج میں آپ کی اتباع اور اطاعت کریں گے جب ماہ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے تو آپ تشریف لے گئے! اور ہم بھی آپ کے ساتھ گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر ہماری موجودگی میں قرآن مجید نازل ہوا! آپ اس کا مطلب سمجھتے تاہم ہم وہی کرتے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کرتے اور جب ہم نکلے تو ہم حج کے ارادہ اور نیت سے نکلے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کرنے کی نیت سے نکلے جب ہم مکہ کرمہ سے چھ میل کے فاصلے پر مقام سرف پر پہنچے تو مجھے حیض آگیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے! اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا شاید تمہیں حیض آگیا! میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا! یہ تو وہ چیز ہے! جو اللہ جل شانہ نے بنات آدم کے لیے لکھ دی ہے! تم احرام والوں کی طرح سب کام کرو مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو! جب تک کہ اچھی طرح پاک و صاف نہ ہو جاؤ

اَلْحَجُّ بِغَيْرِ النِّيَّةِ يَقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ

۲۷۲۵ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ اَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ اَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ اَحِلَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً فَفَلَتْ رَاْسِیْ فَجَعَلْتُ اُفْتِی النَّاسَ بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِیْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا مُوْسٰى رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِی النُّسُكِ بَعْدَكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَاْتَمُّوْا بِهٖ وَقَالَ عُمَرُ اِنْ نَاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يَاْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَاِنْ نَاْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ۔

دوسرے شخص کی نیت پر احرام حج باندھنا

سیدنا حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں یمن سے حاضر خدمت ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام البطحا میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے! جہاں حج فرمایا! آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو نے حج کیا تو میں نے عرض کیا ہاں! آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا! میں نے عرض کیا! میں نے کہا لبیک میں اسی طرح احرام باندھتا ہوں جیسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کیجئے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کیجئے، بعد ازاں احرام کھول دیجئے! میں نے ایسے ہی کیا بعد ازاں میں ایک عورت کے پاس گیا! اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں! میں لوگوں کو ایسے ہی حکم دیتا رہا! حتّٰے کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آن پہنچا ایک شخص نے جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ! آپ اپنا فتویٰ ترک کر دیں! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ارکان حج کی ادائیگی کے متعلق کس طرح حکم ارشاد فرمایا ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا! اے لوگو! جس شخص کو میں نے فتویٰ دیا ہو وہ توقف کرے کیونکہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ بنفس نفیس تشریف لانے والے ہیں! ان کی اتباع اور پیروی کرو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہمیں کتاب اللہ پر عمل کرنا چاہئے! اللہ جل شانہ وعم نوالہ حج اور عمرے کو پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر! جب تک قربانی کے جانور اپنے اپنے محل پر نہیں پہنچے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا!

نوٹ، قربانی کے جانوروں کا اپنی اپنی جگہ پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ منا میں ذبح کیے گئے! اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس تمتع سے منع فرمایا! جس میں حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جائے! اور یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔

۲۷۲۶- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا. قَالَ لِعَلِيٍّ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد امام باقر رحمہ نے کہا ہم جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے! اور آپ سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا! انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لائے! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لے گئے! آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا! تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا حضرت علی اللہ عنہ نے بتایا! کہ میں نے کہا! اے اللہ میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں جس چیز کا احرام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا اور میرے پاس قربانی کا جانور تھا آپ نے فرمایا جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤ تو احرام نہ کھول!

۲۷۲۷- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ کا کام کر کے واپس تشریف لائے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! اے علی رضی اللہ عنہ آپ نے کس کا احرام باندھا! آپ نے بتایا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا آپ قربانی کا جانور دیں اور احرام باندھے رکھیں جیسے باندھے ہوئے ہو! حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے لیے قربانی کے جانور لائے تھے!

۲۷۲۸- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن پر مقرر کیا تو میں آپ کے ساتھ تھا! میں نے آپ کے ساتھ کئی اوقیے کمائے! جب وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہو کر گھر میں تشریف لائے تو انہوں نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا آپ نے گھر کے اندر خوشبو لگا رکھی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان سے کہا! آپ نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا ہے؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا! انہوں نے احرام کھول دیا! میں نے بتایا! کہ میں نے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام

قُلْتُ إِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّيْ قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَ قَرَنْتُ۔

باندھا ہے: بعدازاں میں آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے! میں نے عرض کیا کہ آپؐ کی طرح احرام باندھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو قران کیا ہے اور قربانی کا جانور ہمراہ لایا ہوں

إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

اگر عمرے کا احرام باندھے تو اس کے ہمراہ حج بھی کر سکتا ہے

٣٣٩ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَصُدُّوْكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَأَهْدٰى هَدْيًا اِشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج بن یوسف عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے آیا تھا! لوگوں نے بتایا کہ وہاں لڑائی ہونے والی ہے! ایسا نہ ہو کہ لوگ آپ کو روکیں انہوں نے کہا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو! میں اس وقت بھی وہی کروں گا جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا گواہ رہنا کہ میں نے اپنے آپؐ پر عمرہ واجب کیا: بعدازاں آپ چلے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ ایک ہی تو ہیں! گواہ رہنا کہ میں نے اپنے آپؐ پر عمرے کے ساتھ حج واجب کیا ہے! اور قربانی کا نہ جانور لے گئے! جسے انہوں نے مقام قدید سے خریدا تھا! بعدازاں دونوں تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی! بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ ہی قربانی کو ذبح فرمایا! نہ سر منڈایا! نہ بال کترائے نہ ہی کسی ایسی چیز کا استعمال کیا جو احرام میں درست نہیں! جب ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہوئی تو نحر کیا، سر منڈایا! اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ادا ہو گیا! ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا!

نوٹ: جناب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور سعی کرنی چاہیے

كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

تلبیہ کس طرح کہا جائے

۲۷۵۰۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے یہ ارشاد فرماتے سنا! اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں (تین بار) تیرا کوئی شریک نہیں تیرا شکر اور احسان ہے!! بادشاہت و سلطنت تیری ہے! تیرا کوئی شریک نہیں! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں ادا فرماتے! پھر اونٹ آپ کو لے کر مسجد کے پاس کھڑا ہوتا تو آپ ان کلمات کو پکارتے

۲۷۵۱۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے! لبیك اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ یوں ارشاد فرماتے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ اس طرح ارشاد فرماتے لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لك والملك لاشريك لك ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں اتنا زیادہ فرمایا!

لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

یعنی اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور میرا تیرے پاس آنے میں سعادت ہے! بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے ہی لیے ہے

۲۷۵۴۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم لبیک اس طرح ارشاد فرماتے
لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لبیک ان الحمد والنعمة لك۔

۲۷۵۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْخَلْقِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے "..."! یعنی اے تمام مخلوق کے خالق تیری بارگاہ میں حاضر ہوں!

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

بلند آواز سے لبیک کہنا

۲۷۵۶ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ۔

سیدنا حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بلند آواز سے لبیک کرنے کا حکم ارشاد فرمایئے!

اَلْعَمَلُ فِي الْاِهْلَالِ

احرام کس وقت باندھا جائے

۲۷۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر احرام باندھا!

۲۷۵۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مقام بیداء میں ادا فرمائی بعد ازاں آپ سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور آپ نے حج و عمرہ کی لبیک پکاری آپ نماز ظہر ادا فرما چکے تھے

نوٹ: بیداء ذوالحلیفہ میں ایک مقام ہے، جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے

۲۷۵۹ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمتہ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق کہ آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے! اور نماز پڑھی بعد ازاں خاموش رہے یہاں تک کہ آپ بیداء میں تشریف لائے!

۲۷۶۰ عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تُكَذِّبُونَ فِيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے سنا: آپ فرماتے تھے! یہ تمہارا مقام بیداء ہے! جس بابت تم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس پر جھوٹ بولتے ہو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فقط ذی الحلیفہ کی مسجد سے ہی احرام باندھا تھا!

۲۷۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو سوار ہوتے دیکھا آپ مقام ذی الحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے اور بعد ازاں جب آپ کو اونٹنی لے کر سیدھی ہوتی تو آپ لبیک ارشاد فرماتے!

۲۷۶۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ کو آپ کی اونٹنی لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ لبیک ارشاد فرماتے!

۲۷۶۳ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَانْبَعَثَتْ۔

سیدنا حضرت عبیداللہ بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا! جب آپ کو اونٹنی لے کر اٹھتی ہے تو آپ لبیک پکارتے ہیں! انہوں نے بتایا کہ جب حضور کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے!

إِهْلَالُ النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورتوں کا بیان

۲۷۶۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَأْتِيَ رَاكِبًا أَوْ رَاجِلًا إِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوا حَتَّى جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کیے بغیر مدینہ منورہ میں پورے نو برس تک قیام فرمایا! بعد ازاں لوگوں کو حج کی خبر دی گئی! کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جسے سوار یا پیدل آنے کی طاقت نہ تھی! یعنی سب حج کرنے آئے لوگ حج پر آنے کے لیے آگے پیچھے ہو گئے تھے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام ذی الحلیفہ میں تشریف لائے! جہاں حضرت اسماء بنت

وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ۔

۲۷۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا۔

فِي الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ وَتَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ

۲۷۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عمیس کا نے جناب محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا! آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کر بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا! غسل کیجیے بعد ازاں لنگوٹ باندھیے اور پھر لبیک پکاریے! انہوں نے ایسا ہی کیا! (یہ حدیث شریف ایک بڑی حدیث سے مختصر ہے)

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد ابن ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا! آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا! کہ میں کیا کروں! آپ نے ارشاد فرمایا! غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھے

ایک عورت نے عمرے کا احرام باندھا ہو بعد ازاں اسے حیض آجائے اور حج کے جانے کا اندیشہ ہو

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے آئے صرف حج کیا! اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عمرے کی لبیک پکارتی ہوئی تشریف لائیں! جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا! یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے! اور کعبہ معظمہ کا طواف کیا صفا و مروہ میں سعی کی۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو! ہم نے دریافت کیا کہ ہمیں کون کونسی اشیاء درست ہوں گی۔ (جو احرام میں منع تھیں) آپ نے فرمایا ہر چیز! بعد ازاں ہم نے عورتوں کے ساتھ جماع کیا اور خوشبو لگائی! کپڑے پہنے

وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ فَقَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

اور نویں تاریخ میں ابھی چار راتیں تھیں! پھر ہم نے آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دیکھا تو آپ رو رہی ہیں! آپ نے پوچھا تمہیں کیا ہوا! انہوں نے عرض کیا کہ مجھے حیض آگیا! اور لوگوں نے احرام کھول ڈالا! میں نے نہ تو احرام کھولا نہ ہی بیت اللہ کا طواف کیا! (ابھی تک عمرے سے فارغ نہیں ہوئی) اور لوگ اب حج کو جا رہے ہیں میرا حج بھی گیا! آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ عز و جل نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے! آپ غسل کریں اور حج کی لبیک پکاریں! آپ نے ایسا ہی کیا! اور سب جگہوں میں قیام فرمایا! یعنی منی عرفات اور مزدلفے میں! جب حیض سے فارغ ہوگئیں تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ میں دوڑیں! اور فرمایا اب آپ کے حج اور عمرہ دونوں ادا ہو گئے! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دل میں کھٹکتا ہے کہ میں نے حج سے پہلے کعبہ مکرمہ کا طواف نہیں کیا! (تو عمرہ کیسے ادا ہوا) آپ نے فرمایا! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمن کہ انہیں لے جاؤ اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ (جو مکہ مکرمہ سے تین کوس کے فاصلے پر ایک مقام ہے اب عمرے کا احرام اکثر اسی جگہ سے باندھتے ہیں) اور یہ واقعہ اس رات پیش آیا! جب رات ہم محصب کے مقام پر اترے تھے! (محصب مکہ مکرمہ سے ایک میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے! وہاں منٰی سے لوٹتے ہوئے! بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو ٹھہرتے ہیں)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ ہم حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے! تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم

هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ أَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَمَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ إِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا۔

نے ارشاد فرمایا! جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے! جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے احرام نہ کھولے! جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آ گیا! میں نے کعبہ معظمہ کا طواف نہیں کیا اور نہ ہی صفا مروہ میں سعی کی! بعد ازاں میں نے اس امر سے متعلق حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی! آپ نے ارشاد فرمایا! سر کھول ڈالیے! کنگھی کیجئے اور حج کا احرام باندھیے اور عمرہ ادا نہ کیجئے! میں نے ایسا ہی کیا! جب میں حج ادا کر چکی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بھائی عبدالرحمٰن کے ساتھ مجھے مقام تنعیم کی طرف بھیجا! میں نے عمرہ کیا! آپ نے فرمایا! یہ تیرے عمرے کا مقام ہے! تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا! انہوں نے طواف کیا! سعی کی اور پھر احرام کھول ڈالا! جب حج کر کے منیٰ سے واپس آئے! تو حج کا دوسرا طواف کیا! اور جن لوگوں نے حج و عمرے کو اکٹھا کیا تھا (قران کیا تھا) انہوں ایک ہی طواف کیا!

اَلْاِشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط کر لینا

۲۷۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں شرط کر لینے کا حکم فرمایا! اور انہوں نے آپ کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا!

نوٹ! یعنی احرام باندھتے وقت یہ کہنا کہ اگر میں رک گیا تو جہاں تک پہنچ سکوں گا وہیں احرام کھول دوں گا! اس شرط کا فائدہ یہ ہے! اس شخص کو احرام کھول ڈالنا درست ہو گا! جہاں وہ بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے! اور آگے نہ جا سکے! اور نہ ہی قربانی کے جانور کے موجود ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا! جیسے دوسری جگہوں میں ہوتا ہے۔

كَيْفَ يَقُولُ إِذَا اشْتَرَطَ

شرط کرتے وقت کیا کہے

۲۷۶۹ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ يَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهُ يَعْنِي

سیدنا حضرت ہلال بن خباب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا آدمی حج میں شرط کرے!

عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ لَكِ عَلَى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ۔

انہوں نے بتایا کہ شرط لوگوں میں ہوتی ہے! میں نے انہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف سنائی! آپ! نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان فرمائی! کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا ارادہ ہے کہ میں حج کروں! تو میں کیا کہوں! آپ نے فرمایا! تم کہو لبیک اللہم لبیک اور جہاں تو مجھے روک دے میری احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے کیونکہ جو تم نے شرط کی! وہ تیرے پروردگار کے ذمے ہے!!

۲۷۷۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أُهِلَّ قَالَ أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ضباعہ بنت زبیر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں بیمار ہوں! اور میری نیت حج کی ہے! تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے مجھے احرام باندھنے کا حکم فرمایا! کہ احرام باندھ کر شرط کر لو کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے!

۲۷۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي شَاكِيَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ضباعہ کے پاس! تشریف لائے! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں! آپ نے فرمایا کہ حج کیجئے اور شرط کیجئے کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو روک دے!!

مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنِ اشْتَرَطَ

وہ شخص کیا کرے جو حج سے رک جائے اور اس نے شرط نہ کی ہو

۲۷۷۲ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ فَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج میں شرط کرنے

سُنَّةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدِيَ وَيَصُوْمَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا۔

سے انکار فرماتے ؛ اور ارشاد فرماتے کیا تمہیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کافی نہیں کہ اگر کوئی شخص حج نہ کر سکے ؛ تو وہ کعبہ معظمہ کا طواف کرے ؛ صفا مروہ میں سعی کرے ؛ بعد ازاں اس کی ہر چیز اس کو درست اور جائز ہو جائے گی ؛ یہاں تک کہ وہ دوسرے سال حج کرے اور قربانی کا جانور دے اور اگر ہدی نہ ہو سکے تو روزے رکھے

٢٧٧٣ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ مَا حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهٖ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لْيَحْلِقْ أَوْ لِيُقَصِّرْ ثُمَّ لْيَحِلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ؛ آپ نے اپنے باپ سے سنا جو حج میں شرط کرنے کا انکار فرماتے ؛ اور فرماتے تھے کیا تمہیں سرورِ کائنات کا طریقہ کافی نہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی ؛ اگر تم میں سے کسی شخص کو روکنے والا روک دے تو وہ بیت اللہ شریف میں آ جائے ، طواف کرے اور ؛ صفا مروہ میں سعی کرے بعد ازاں وہ اپنا سر منڈائے یا بال کترائے اور پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے

إِشْعَارُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کو ایک طرف سے کوہان میں زخم کا نشان کرنا

نوٹ ؛ یہ زخم اس لیے کیا جاتا ہے ؛ تاکہ معلوم ہو کہ وہ قربانی کا جانور ہے ؛

٢٧٧٤ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهٖ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مروان بن حکم سے مروی ہے دونوں نے کہا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی صحابہ کے ساتھ نکلے جب مقام ذی الحلیفہ پر پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا

(اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا ، اختصار سے بیان کیا گیا)

٢٧٧٥ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ بُدْنَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ؛ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کی کوہان میں زخم کا نشان لگایا ؛

اَیُّ الشِّقَّیْنِ یُشْعِرُ

قربانی کے جانور کو کونسی جانب سے نشان لگایا جائے

۱۳۱۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بَدَنَتَہٗ مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَ اَشْعَرَھَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا دائیں طرف سے اشعار کیا اور اس سے جو خون باہر نکلا تھا اسے آپ نے پونچھ ڈالا!

بَابُ سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ

بدن کے جسم سے خون پونچھ لینا

۱۳۲۔ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَانَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ اَمَرَ بِبَدَنَتِہٖ فَاَشْعَرَ فِیْ سَنَامِھَا مِنَ الشِّقِّ الْاَیْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَھَلَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام! ذی الحلیفہ میں تھے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی کوہان کو دائیں طرف سے چیرنے کا حکم فرمایا! وہاں سے خون پونچھا اور اس! کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کی طرف سیدھی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری!

فَتْلُ الْقَلَائِدِ

اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا

۱۳۳۔ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُھْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِہٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُہُ الْمُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم! مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھیجتے تو میں نے آپ کی قربانی کے جانور کا ہار گوندھا! بعد ازاں آپ نے! کسی چیز سے پرہیز نہ فرمائی جن سے محرم پرہیز کرتا ہے

نوٹ: یہ اس لیے کیونکہ ہار بٹنے سے احرام نہیں ہوتا! جب تک کہ ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو

۱۳۴۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ ھَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَبْعَثُ بِھَا ثُمَّ یَاْتِیْ مَا یَاْتِی الْحَلَالُ قَبْلَ اَنْ یَّبْلُغَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں آپ قربانی کے جانور روانہ کر دیتے اور جو کام حلال (بے احرام)

الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

علیحدگی کرتے جن سے آپ علیحدہ رہتے یہانتک کہ قربانی کا جانور اپنی جگہ پر پہنچ جاتا۔

۲۷۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَلَا يُحْرِمُ۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی، بعدازاں آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے۔

۲۷۸۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی، بعدازاں آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے۔

۲۷۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی، بعدازاں آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے۔

مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلَائِدُ

قلادے کس چیز کے بٹے جائیں

۲۷۸۳ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ اَصْبَحَ فِيْنَا فَيَاْتِيْ مَا يَاْتِي الْحَلَالُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَا يَاْتِي الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو ہار ہمارے پاس تھے میں نے انہیں رنگی اون سے بٹا تھا، بعدازاں صبح ہوئی اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وہی کام کرتے رہے جو احرام کے بغیر لوگ کرتے ہیں، اور جو کچھ لوگ اپنی بیویوں سے کرتے ہیں۔

تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانا

۲۷۸۴ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ

اُمّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا، اور

وَلَمْ تَحِلَّ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَأْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔

اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا؛ حضور نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا؛ اور قربانی کے جانور کے؛ گلے میں ہار لٹکایا؛ جب تک قربانی نہ کر لوں میں احرام نہیں کھولوں گا

۲۷۸۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتٰی ذَا الْحُلَيْفَةِ اَشْعَرَ الْهَدْیَ فِیْ جَانِبِ السَّنَامِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ لَبّٰی وَ اَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذوی الحلیفہ میں تشریف لائے؛ اور قربانی کے جانور کا داہنی طرف ؛ کوہان سے اشعار فرمایا؛ بعد ازاں آپ نے خون صاف کیا پھر دو جوتیاں لٹکائیں پھر اونٹنی پر سوار ہو گئے؛ جب مقام بیداء میں اونٹنی کھڑے کر سیدھی ہو گئی؛ اس وقت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک فرمائی ظہر کے وقت آپ نے احرام باندھا اور حج کے لیے لبیک پکاری؛

تَقْلِيْدُ الْاِبِلِ

اونٹ کے گلے میں ہار لٹکانا

[illegible]۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَیَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَ اَشْعَرَهَا وَ وَجَّهَهَا اِلَی الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَاَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَیْءٌ كَانَ لَهٗ حَلَالًا۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے؛ کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے؛ بعد ازاں؛ آپ نے ہار ان کے گلے میں لٹکائے اور انہیں؛ اشعار کیا؛ اور بیت اللہ شریف کی طرف روانہ فرمایا اور آپ قیام پذیر رہے؛ اور جو چیز حلال تھی؛ آپ پر حرام نہ ہوئی

۲۷۸۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے؛ کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹے؛ بعد ازاں آپ محرم نہ ہوئے اور نہ ہی آپ نے کپڑے پہننا؛ چھوڑے

تَقْلِيدُ الْغَنَمِ

بکریوں کے ہار لٹکانا

۲۷۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لیے مخصوص بکریوں کے لیے ہار بٹتی!

۲۷۸۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم! بکریوں کی ہدی ارسال فرماتے

۲۷۹۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بکریوں کو ہدی کیا! اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے

۲۷۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم بکریوں کے گلے میں ہار لٹکاتے

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَلَالًا لَمْ يُحَرِّمْ مِنْ شَيْءٍ۔

بعدازاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ارسال فرماتے اور آپ حلال رہتے کہ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے

تَقْلِيدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ

قربانی کے جانور کے گلے میں دو جوتیاں ڈالنا

٢٧٩٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ تشریف لائے؛ تو آپ نے قربانی کے جانور کا دائیں جانب سے اشعار کیا؛ بعدازاں خون صاف کیا؛ پھر دو جوتیاں لٹکائیں اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہوگئے؛ جب وہ آپ کو لے کر مقام بیداء میں سیدھی ہوئی؛ تو آپ نے حج کا احرام ظہر کے وقت باندھا اور حج کی لبیک پکاری۔

هَلْ يُحْرِمُ إِذَا قَلَّدَ

جب قربانی کے جانور کے گلے میں ہار لٹکائے تو احرام باندھے یا نہیں

٢٧٩٥ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمَنْ شَاءَ أَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور بھیجے تو سب لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے جس شخص نے چاہا احرام باندھا اور جس نے نہ چاہا اس نے احرام نہ باندھا!

هَلْ يُوجِبُ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ إِحْرَامًا

کیا قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے

٢٧٩٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹتی؛ بعدازاں وہی ہار حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَا يَدَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتّٰى يَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

اپنے دست مبارک سے ان کے گلے میں ڈال دیتے اور انہیں میرے باپ کے ساتھ روانہ فرما دیتے! اور آپ ایسی کوئی چیز نہ چھوڑتے جیسے اللہ جل شانہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا! جتنے کہ ہدی ذبح ہو جاتی

نوٹ! حضرت مصنف علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کو لانے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں! کہ اگر کوئی شخص قربانی کے جانور کو قربانی کے لیے! مکہ مکرمہ روانہ کر دے لیکن خود ان کے ساتھ نہ جائے یا احرام کی نیت نہ کرے تو وہ محرم نہیں ہوتا

۲۷۹۷۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی بعد ازاں آپ کسی ایسی چیز سے پرہیز نہ فرماتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے

۲۷۹۸۔ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا قَالَتْ وَلَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی اور پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ فرماتے! اور ہمیں معلوم نہیں! کہ حاجی! طواف بیت اللہ کے بغیر اور بھی کسی شئی سے حلال ہو سکتا ہے

۲۷۹۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں ہدی ہار پہن کر روانہ ہو جاتی! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر ٹھہرے رہتے! آپ اپنی عورتوں سے پرہیز نہ فرماتے تھے

۲۸۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی بعد ازاں آپ اسے! روانہ فرما دیتے! اور آپ اس کے بعد اپنے گھر میں احرام کے بغیر رہتے

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سُوقُ الْهَدْيِ

۲۸۰۱ عَنْ جَابِرٍ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِيْ حَجِّهٖ۔

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ

۲۸۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

۲۸۰۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ۔

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ

۲۸۰۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَاِنْ كَانَتْ بَدَنَةً۔

قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جانا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج میں قربانی کا جانور ہمراہ لے گئے:

قربانی کے جانور پر سوار ہونا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا! (اور چلتے چلتے تھک گیا تھا) آپ نے ارشاد فرمایا اس پر سوار ہو جائیے۔ وہ بولا یہ ہدی کا اونٹ ہے! آپ نے فرمایا سوار ہو جا: آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا! تیرے لئے خرابی ہو اس پر سوار ہو جا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور ہانکتے ہوئے دیکھا! آپ نے فرمایا! اس پر سوار ہو جاؤ! وہ بولا یہ قربانی کا جانور ہے! آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ! وہ بولا قربانی کا جانور ہے آپ نے چوتھی دفعہ فرمایا! تیری خرابی ہو سوار ہو جا:

جو شخص پیدل چلتے چلتے تھک جائے وہ قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا! اور وہ چلتے چلتے! تھک گیا! آپ نے فرمایا! اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا۔ اگرچہ یہ اونٹ قربانی کا ہے۔

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوفِ

قربانی کے جانور پر ضرورت کے وقت سوار ہونا

۲۸۰۵ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

سیدنا حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا؛ قربانی کے جانور پر سوار ہونا کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا؛ آپ فرماتے تھے اس پر رواج اور دستور کے مطابق سواری کرو؛ جب تو لاچار ہو یہاں تک کہ تو دوسری سواری پائے

نوٹ: دستور اور معروف کے مطابق سوار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر زیادتی نہ کی جائے اور معمول سے زیادہ بوجھ و سوار کا سے اسے نہ بتایا جائے؛

إِبَاحَةُ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لے جائے وہ حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے

۲۸۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت فقط حج کی تھی؛ جب ہم مکہ میں پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا؛ اور آپ نے اس شخص کو جو قربانی کا جانور ہمراہ نہ لایا تھا؛ احرام کھول دینے کا حکم فرمایا؛ تو آں سب لوگوں نے جو قربانی کا جانور ساتھ نہ لائے تھے احرام کھول ڈالا؛ اور آپ کی ازواجات مطہرات بھی ہدی کا جانور نہ لائی تھیں؛ انھوں نے بھی احرام کھول ڈالا؛ حضرت عائشہ نے فرمایا میں ماہواری آنے کی وجہ سے بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر سکی؛ جب بارھویں یا تیرھویں رات آئی تو میں نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم؛ لوگ عمرہ اور حج ادا کر کے اپنے اپنے گھروں کو جائیں گے؛ اور میں فقط حج

التَّنْعِيْمِ فَأَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا ۔

۲۸۰۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى إِحْرَامِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَّحِلَّ ۔

۲۸۰۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صُبْحَةَ أَرْبَعٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوْا وَاجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَبَلَغَهُ عَنَّا أَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَّحِلَّ فَنَرُوْحَ إِلٰى مِنًى وَمَذَاكِيْرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي الَّذِيْ قُلْتُمْ وَإِنِّيْ لَأَبَرُّكُمْ وَأَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ

کرکے جاؤں! آپؐ نے پوچھا کیا تونے ان راتوں میں! طواف کیا جب ہم مکہ مکرمہ میں آ گئے! میں نے عرض کیا نہیں (کیونکہ میں حائضہ ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو آپؐ اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تنعیم تک جائیں! عمرے کا احرام باندھیں اور پھر فلاں مقام پر ہم سے ملاقات کرنا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی نیت سے نکلے! جب ہم مکہ مکرمہ کے! قریب پہنچے تو آپؐ نے حکم فرمایا! جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول ڈالے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ہم (یعنی اصحاب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فقط! حج کی نیت سے احرام باندھا صرف حج ہی کے واسطے بعد ازاں ہم مکہ مکرمہ ذو الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو پہنچے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول دو اور عمرہ کر لو! (یعنی حج کو موقوف رکھو اور عمرہ کر کے احرام کھول دو) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری یہ بات سنی ہم کہتے تھے کہ جب عرفے کے پانچ دن باقی ہیں! اور ہم نے احرام کھول ڈالا! اور ہم منٰے میں جائیں گے اس حال میں کہ ہمارے شرمگاہ سے منی بہ رہی ہوگی! آپؐ خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہو گئے! اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری بات سنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں! اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا! اگر جو کچھ اب پیش آیا! ہے! اس معاملے کا اندازہ مجھے اس سے قبل ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے! آپؐ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا! انہوں نے کہا جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا! آپؐ نے فرمایا تم

اللہ، اَرَاَیْتَ عُمْرَتَنَا ھٰذِہٖ لِعَامِنَا ھٰذَا اَوْ لِلْاَبَدِ قَالَ ھِیَ لِلْاَبَدِ۔

۲۸۰۹ عَنْ سُرَاقَۃَ بْنِ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَرَاَیْتَ عُمْرَتَنَا ھٰذِہٖ لِعَامِنَا اَمْ لِلْاَبَدِ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ لِلْاَبَدِ۔

۲۸۱۰ عَنْ سُرَاقَۃَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَہٗ فَقُلْنَا اَلَنَا خَاصَّۃً اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ بَلْ لِاَبَدٍ۔

۲۸۱۱ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّۃً اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّۃً قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّۃً۔

۲۸۱۲ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ فِیْ مُتْعَۃِ الْحَجِّ قَالَ کَانَتْ لَنَا خَاصَّۃً۔

۲۸۱۳ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ فِیْ مُتْعَۃِ الْحَجِّ لَیْسَتْ لَکُمْ وَلَسْتُمْ مِنْھَا فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَا کَانَتْ رُخْصَۃً لَنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۲۸۱۴ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ کَانَتِ الْمُتْعَۃُ رُخْصَۃً لَنَا۔

۲۸۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ کُنْتُ مَعَ اِبْرَاھِیْمَ النَّخَعِیِّ وَاِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ فَقُلْتُ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَجْمَعَ الْعَامَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ لَوْ کَانَ اَبُوْکَ لَمْ یَھُمَّ

قربانی کا جانور رو اور احرام باندھے رکھو! جیسے باندھ رکھا ہے! سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا یہ عمرہ صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ! کے لیے

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ عمرہ اس سال کے لیے ہے! یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے!

سیدنا حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا! بعد ازاں ہم نے پوچھا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے! یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہمیشہ کے لیے ہے.

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا حج کا فسخ کرنا ہمارے ساتھ مخصوص ہے! یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں ہمارے ساتھ مخصوص ہے

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج میں تمتع ہمارے ساتھ مخصوص تھا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ آپ نے فرمایا کہ حج کا متعہ تمہارے لیے نہیں ہے! نہ تمہیں اس سے علاقہ ہے۔ وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رخصت تھی

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ متعہ ہمارے لیے ایک مخصوص رخصت تھی!

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الشعثاء رضی اللہ عنہ! سے مروی ہے۔ کہ میں جناب حضرت ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا! میں نے کہا میرا ارادہ ہے! کہ میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کروں! حضرت ابراہیم

بِذٰلِكَ قَالَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً۔

نے کہا اگر تیرے والد ہوتے تو ایسا نہ کرتے! ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے روایت کی آپؒ نے اپنے والد سے سنا کہ متعہ ہمارے لیے مخصوص تھا!

۲۸۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْوَبَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ أَوْ قَالَ دَخَلَ صَفَرْ فَقَدْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایام جاہلیت میں) لوگ خیال کرتے تھے کہ حج کے مقدس مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر بڑا گناہ ہے! وہ محرم کو صفر کہتے تھے! اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو اور اس کے بال بڑھ جائیں اور صفر گزر جائے! یا صفر آ جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہوا تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذو الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کی لبیک پکارتے ہوئے مکہ میں آئے! بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو عمرہ کرنے کا حکم صادر فرمایا! یہ کام ان حضرات کو بہت عجیب معلوم ہوا! انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کر لینے کے بعد کون سے کام کرنے درست ہوں گے! آپؐ نے فرمایا سب کام (جو احرام میں نہیں کیے جا سکتے تھے)

٭ ٭ ٭

نوٹ: صحابہ کرامؓ کو حج کے عمرہ کرنے کا حکم اس لیے عجیب معلوم ہوا کہ قبل از اسلام ان کا خیال تھا کہ ایام حج میں عمرہ درست نہیں! جسے اسلام نے آکر غلط ثابت کیا۔

۲۸۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَأَمَرَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ أَنْ يَحِلَّ وَكَانَ فِيمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے حج کا جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور نہ تھے! انہیں آپؐ نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! اور جناب طلحہ بن عبید اللہ کے علاوہ ایک اور صاحب ایسے تھے جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا! ان دونوں حضرات نے احرام کھول ڈالا!

٭ ٭ ٭

۲۸۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ

یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا! پس جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ سب طرح سے حلال ہو جائے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا

مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کونسا شکار کھا سکتا ہے

۲۸۱۹ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دفعہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں! تھے ہم اپنے ہم سفروں سے پیچھے رہ گئے! جنہوں نے احرام! باندھا! ہوا تھا لیکن جناب حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا! آپ نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے! اور اپنے دوستوں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر ان سے نیزہ مانگا انہوں نے انکار کر دیا! آپ نے خود لے لیا! اور اس گورخر کا پیچھا کیا! آخر اسے مار دیا تو بعض اصحاب نے جو کہ احرام باندھے ہوئے تھے! اس کا گوشت کھایا! اور بعض نے نہ کھایا! جب ان کی ملاقات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ سے (اس کے متعلق) دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا! یہ ایک ایسا لقمہ تھا جو اللہ جل شانہٗ نے تمہیں کھلایا!

نوٹ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دورانِ شکار اگر محرم شکار کرنے میں مدد نہ دے نہ بتلائے اور نہ دکھلائے اور دوسرا کوئی شخص شکار کر کے لائے تو اسے کھانا درست اور جائز ہے

۲۸۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَهُوَ رَاقِدٌ فَأَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَوَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۔

سیدنا حضرت عبد الرحمٰن تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ہم احرام! باندھے ہوئے جناب حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے! آپ کی خدمت میں پرندے کا گوشت تحفۃً پیش کیا گیا! اور آپ سو رہے تھے! ہم میں سے بعض حضرات نے تو اسے کھایا اور بعض نے پرہیز کیا! جب جناب حضرت طلحہ رض جاگ کر اٹھے تو آپ نے ان لوگوں کی موافقت فرمائی جنہوں نے کھایا تھا! اور بتایا کہ ہم نے

جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے تناول کیا ہے

٢٨٢١ عَنِ الْبَهْزِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيرٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ شَأْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْأُثَابَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يَرِيبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ.

سیدنا حضرت زید بن کعب بہزی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے ارادے سے احرام باندھے ہوئے نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحاء میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر کو زخمی حالت میں دیکھا! لوگوں نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا! آپ نے فرمایا! اسے اسی حالت میں رہنے دیجیے شک ہے کہ اس کا مالک آجائے گا۔ اسی دوران بہزی آیا اور وہی اس کا مالک تھا! اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! اس گورخر کے مالک و مختار آپ ہیں آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اس کا گوشت سب ساتھیوں میں تقسیم فرما دیا! بعد ازاں آپ آگے بڑھے جب مقام اثابہ میں پہنچے (جو عرج اور رویثہ کے درمیان ہے) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکا کے سائے میں کھڑا ہے! اور اسے تیر لگا ہوا ہے! بہزی نے کہا کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ تم اس پاس کھڑے رہو تاکہ کوئی اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے حتٰی کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے جائیں!

نوٹ: جناب امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جائے لیکن اس نے شکار کرنے میں مدد نہ کی ہو تو اسے کھانا درست ہے

مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کے لیے جس شکار کا کھانا درست نہیں

٢٨٢٢ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ

وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

کی خدمتِ اقدس میں ایک گورخر بھیجا! اور آپ مقام ابواء یا ودان میں تھے آپ نے واپس فرما دیا بعد ازاں جب آپ نے ملاحظہ فرمایا جو کچھ میرے چہرے پر ظاہر ہوا (رنج) تو ارشاد فرمایا: ہم نے اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم احرام باندھے ہوئے تھے

نوٹ: اس سے قبل ایک حدیث شریف میں گزرا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہزی کا گورخر قبول فرمایا۔ غالباً صعب رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے زندہ شکار کیا ہو گا اسی لیے آپ نے لوٹا دیا

۲۸۲۳ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَأَى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ وَلَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ۔

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب آپ مقام ودان میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر ملاحظہ فرمایا! آپ نے اسے واپس فرما دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ شکار نہیں کھاتے!

۲۸۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا ارسال کیا گیا۔ اور آپ نے قبول نہ فرمایا کیونکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں!

۲۸۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ إِنَّا حُرُمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضرت زید بن ارقم تشریف لائے۔ تو سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلانے کے لیے! دریافت فرمایا شکار کے گوشت کے متعلق جو ہدیہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں بحالتِ احرام پیش کیا گیا تھا اس کے متعلق آپ نے کیا بیان فرمایا تھا؟ جناب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا آپ نے یہ ارشاد فرماتے واپس فرما دیا: کہ ہم نہیں کھاتے ہم احرام باندھے ہوئے ہیں

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۲۸۲۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارٍ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَّهُوَ مُحْرِمٌ وَّهُوَ بِقُدَيْدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گورخر کی ایک ران بھیجی کہ جس میں سے خون بہہ رہا تھا! آپ مقام قدید میں احرام باندھے ہوئے تھے! آپ نے اسے واپس فرما دیا!

۲۸۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَّهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک گورخر ارسال کیا! آپ احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اسے واپس فرما دیا!

إِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهٗ اَيَاْكُلُهٗ اَمْ لَا

کیا محرم اس شکار کو کھا سکتا ہے جسے وہ دیکھ کر ہنسے اور غیر محرم سمجھ جائے

۲۸۲۸ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِيْ فَضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهٗ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ)

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرے والد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے دنوں میں تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھیوں نے احرام باندھا۔ اور ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا! میرے والد نے کہا کہ میں اپنے دوستوں کے ہمراہ تھا! اسی دوران ہم ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے! میں نے ایک گورخر کو دیکھا! اور اس پر برچھی ماری! اپنے دوستوں سے مدد طلب کی! انھوں نے امداد نہ کی! بعد ازاں سب نے اس کا گوشت کھایا! اور ہمیں خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں ہم لوٹے نہ جائیں تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا شروع کیا! میں اپنا ایک قدم گھوڑے پر رکھتا اور ایک اٹھاتا! بنی قبیلہ غفار سے رات کے وقت مجھے ایک شخص ملا! میں نے دریافت کیا کہ تو نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کس جگہ چھوڑا ہے

إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهٖ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

وہ بولا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ چھوڑا جب آپ کا ارادہ سقیا کے گاؤں میں ٹھہرنے اور سونے کا تھا! میں نے جا کر آپ سے ملاقات کی! اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اللہ کی رحمت و برکت عرض کی ہے! اور انہیں خدشہ ہے کہ کہیں وہ آپ کے بغیر لوٹ نہ لیے جائیں تو آپ ان کا انتظار فرمائیے! پس آپ نے ان کا انتظار فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک گورخر مارا۔ میرے پاس اس کا گوشت موجود ہے! آپ نے اسے لوگوں کو کھانے کے لیے فرمایا اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

* * *

۲۸۲۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فَأَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهٖ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں جہاد فرمایا! تو سب لوگوں نے میرے سوا عمرے کا احرام باندھا اور میں نے ایک گورخر شکار کیا اور اسے اپنے ساتھیوں کو کھلایا۔ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے بعد ازاں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ اس سے اتنا گوشت میرے پاس فالتو ہے! آپ نے فرمایا اسے کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے

إِذَا أَشَارَ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

جب محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور پھر غیر محرم شکار مارے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے

۲۸۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ لوگ سفر میں تھے ان میں بعض نے احرام باندھا تھا! اور بعض نے

بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَأَيْتُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ وَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَأَشْفَقُوا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

نہیں باندھا تھا۔ میں نے ایک گورخر دیکھا۔ میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور برچھی لے کر اپنے ساتھیوں سے امداد طلب کی۔ لیکن انہوں نے امداد دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کا کوڑا لے لیا۔ اور گورخر کا پیچھا کیا۔ آخر کار میں نے اسے مارا اور انھوں نے اس کا گوشت تناول فرمایا۔ بعد ازاں خوفزدہ ہو گئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے اشارہ کیا یا شکار مارنے میں مدد کی انھوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو کھاؤ

۲۸۲۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَادُ لَكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تمہارے لیے خشکی کا شکار حلال ہے جب کہ تم خود شکار نہ کرو! اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

نوٹ: امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو قوی نہیں۔ اگرچہ ان سے امام مالک نے روایت فرمایا۔

مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کون کون سے جانور مار سکتا

قَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُورِ

کاٹنے والے کتے کا مارنا

۲۸۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنہیں محرم اگر مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں:

کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

قَتْلُ الْحَيَّةِ

سانپ کا مارنا۔

۲۸۲۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، محرم پانچ جانوروں کو مار ڈالے! سانپ، چوہا، چیل، چتکبرا کوا، اور کاٹنے والا کتا۔

قتل الفارة

۲۸۳۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ فِيْ قَتْلِ خَمْسٍ مِّنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ۔

چوہے کا مارنا جائز ہے

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے پانچ جانوروں کے مارنے کی اجازت دی۔ کوا چیل۔ چوہا۔ کاٹنے والا کتا اور بچھو۔

قَتْلُ الْوَزَغِ

۲۸۳۵ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذِهِ الْوَزَغُ لِاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اِلَّا يُطْفِئُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا هٰذِهِ الدَّابَّةَ فَاَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ اِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ۔

گرگٹ کو مارنا جائز ہے

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ اس عورت نے عرض کی یہ گرگٹ مارنے کے لیے لکڑی ہے کیونکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمام جانور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ کو بجھاتے تھے۔ مگر یہ جانور نہ بجھاتا تھا۔ لہٰذا ہمیں اسے مار ڈالنے کا حکم ہوا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سفید سانپ مارنے سے منع فرمایا اور دو لکیروں والے نیز دم کٹے سانپ کو مارنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

نوٹ: سفید سانپ میں چونکہ زہر نہیں ہوتا۔ نیز جن سانپ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لیے جب وہ پہلی دفعہ دکھائی دے تو زبانی گفتگو کے ذریعے کہنا چاہیے۔ کہ یہاں سے چلے جاؤ! اگر نہ مانے اور پھر نظر آئے تو اسے تب مارنا جائز ہے۔

قَتْلُ الْعَقْرَبِ

۲۸۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ اَوْ فِيْ قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ۔

بچھو کا مارنا درست ہے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حالت احرام میں پانچ جانوروں کو مار ڈالنا گناہ نہیں۔ چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا، بچھو اور کوا

قَتْلُ الْحِدَاَةِ

۲۸۳۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا

چیل کو مارنا درست ہے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی

اَحْرَمْنَا قَالَ خَمْسٌ لَاجُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

اللہ علیہ وسلم: ہم کون کونسے جانوروں کو ماریں جب ہم حالت احرام میں ہوں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانوروں کو قتل کرنے میں گناہ نہیں۔ جیسے چیل، کوّے چوہے، بچھو اور کاٹنے والے کتے۔

قَتْلُ الْغُرَابِ

کوّے کو مار ڈالنا

۲۸۳۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ وَالْفُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا محرم کون کون سے جانوروں کو مارے؟ آپؐ نے فرمایا محرم بچھو، چوہا، چیل، کوّا اور کاٹنے والا کتا مارے۔

۲۸۳۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَاجُنَاحَ فِیْ قَتْلِهِنَّ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ فِی الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ اَلْفَارَةُ وَالْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگرچہ انہیں حرم میں مارے یا حالت احرام میں چوہا۔ چیل، کوّا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

مَا لَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

محرم کا جس جانور کو مارنا درست نہیں

۲۸۴۰ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِیْ بِاَكْلِهَا قُلْتُ اَصَيْدٌ هِیَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق پوچھا! آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے پوچھا کیا اس کا شکار کرنا جائز ہے؟ آپ نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھوں نے کہا ہاں۔

اَلرُّخْصَةُ فِی النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ

احرام باندھنے والے کو نکاح کرنے کی اجازت

۲۸۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے اور آپؐ نے نکاح کیا

۲۸۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اور آپ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا: اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے؟

اَلنَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۲۸۴۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیام نکاح بھیجے اور نہ ہی کسی دوسرے شخص کا نکاح پڑھے

۲۸۴۷ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْرِمُ أَوْ يُنْكِحَ أَوْ يَخْطُبَ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیام نکاح بھیجے اور نہ ہی دوسرے شخص کا نکاح پڑھے

۲۸۴۸ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ أَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ أَبَانُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

سیدنا حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما نے ابان کے پاس آدمی بھیجا دریافت کرنے کے لیے کہ کیا محرم نکاح کرے ، ابان نے بتایا کہ حضرت عثمان بن عفان

حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ۔

رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم نہ تو نکاح کرے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے

اَلْحِجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۵۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ

محرم شخص کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگوانا

۲۸۵۲ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْيٍ كَانَ بِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں ایک درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ

پاؤں کے اوپر پچھنے لگوانا

۲۸۵۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْيٍ كَانَ بِهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کی وجہ سے اپنے پاؤں مبارک کے پچھلے پر پچھنے لگائے حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَأْسِهِ

محرم کو اپنے سر کی چوٹی پر پچھنے لگوانا

۲۸۵۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر کے درمیان میں لحی جمل کے مقام پر حالت احرام میں پچھنے لگوائے جو مکہ مکرمہ کے راستے میں ہے

فِي الْمُحْرِمِ يُؤْذِيْهِ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ

اگر احرام باندھنے والے شخص کو جوؤں سے تکلیف پہنچے

۲۸۵۵۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَآذَاهُ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ أَوِ انْسُكْ شَاةً أَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ۔: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام باندھے ہوئے تھے! اور جوئیں آپ کے سر میں تکلیف دے رہی تھیں۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ تین روزے رکھو یا چھ مسکینوں دو دو مد کھانا کھلا دو! یا ایک بکری ذبح کرو اس میں جو کچھ بھی آپ کریں گے کافی ہوگا

۲۸۵۶۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَأْسِي فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي وَأَنَا أَطْبُخُ قِدْرًا لِأَصْحَابِي فَمَسَّ رَأْسِي بِإِصْبَعِهِ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے احرام باندھا تو سر میں بہت جوئیں پڑ گئیں اس بات کی اطلاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ میرے پاس تشریف لائے! میں اپنے ساتھیوں کے لیے، سالن پکا رہا تھا! آپ نے میرا سر اپنی انگلی مبارک سے چھوا بعد ازاں ارشاد فرمایا جاؤ اور سر کو منڈاؤ! اور چھ مسکینوں کو صدقہ دو

غُسْلُ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ إِذَا مَاتَ

اگر محرم فوت ہو جائے تو اسے بیری کے پانی سے غسل دینا

۲۸۵۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ

فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

فِيْ كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

٢٨٥٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهٖ فَأُوْقِصَ ذُكِرَ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى إِثْرِهٖ خَارِجًا رَأْسُهُ قَالَ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ فَجَاءَ بِالْحَدِيْثِ كَمَا كَانَ يَجِيْءُ بِهٖ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ يُحَنَّطَ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

٢٨٥٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا! اور اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اس نے احرام باندھا تھا وہ مر گیا! حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو جو وہ پہنے ہے! اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

محرم جب فوت ہو جائے تو اسے کتنے کپڑوں میں کفن کیا جائے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ ایک محرم شخص اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ پڑی! وہ فوت ہو گیا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے پانی اور بیری سے غسل دو! اور دو کپڑوں میں کفناؤ! اس کے بعد ارشاد فرمایا! اس کا سر باہر رکھا جائے! اور اس کے سر میں خوشبو نہ لگاؤ! کیونکہ وہ بروز قیامت لبیک کہتا ہوا اٹھے گا (حدیث ہذا کے راوی جناب شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) کہ میں نے ابو بشر سے یہ حدیث شریف دس سال کے بعد پھر پوچھی! انہوں نے اسی طرح بیان فرمایا جیسے بیان فرماتے تھے اتنا زیادہ ضرور کیا کہ اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپو

جب محرم فوت ہو جائے تو اسے خوشبو نہ لگانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میدان عرفات میں ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھڑا تھا! اسی دوران وہ

فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی! تب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو! اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ! اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ جل شانہٗ قیامت کے دن اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۲۸۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی وہ فوت ہوگیا! پھر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور ارشاد فرمایا! اسے غسل دو اور کفن دو! اور اس کا سر نہ ڈھانپو! اسے خوشبو نہ لگاؤ! وہ لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

النَّهْيُ أَنْ يُخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ وَرَأْسُهُ إِذَا مَاتَ

جب محرم فوت ہوجائے تو اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپنا

۲۸۶۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَفَظَهُ بَعِيرُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطَّى رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حج کے دوران ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا! اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا! اور وہ فوت ہوگیا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے غسل دیا جائے! اور دو کپڑوں میں کفنایا جائے نیز اس کا سر اور منہ نہ ڈھانپا جائے! وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

النَّهْيُ عَنْ تَخْمِيرِ رَأْسِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

محرم جب فوت ہوجائے تو اس کا سر نہ ڈھانپا جائے گا

۲۸۶۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص احرام باندھے حاضر خدمت ہوا! وہ اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ پڑی! اور فوت ہوگیا! تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو! اور اسے دو کپڑے پہنا دو! اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا آئے گا۔

فِيمَنْ أُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

جس شخص کو دشمن حج کرنے سے روک دیں

۲۸۶۲ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبداللہ بن عبداللہ اور حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا۔ ان دونوں نے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی: جب حجاج بن یوسف کا لشکر مکہ مکرمہ کے حاکم جناب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر چڑھ آیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے شہید کیے جانے سے قبل دونوں نے فرمایا: اگر امسال آپ حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمیں بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا! جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے نکلے، کفار قریش نے آپ کو راستہ میں روک لیا۔ آپ نے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح فرمایا: سر منڈایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کیا! بشرطیکہ اللہ جل شانہ کو منظور ہو! میں روانہ ہوتا ہوں، اگر مجھے بیت اللہ شریف جانے کا راستہ ملا تو میں طواف کروں گا! اور اگر میں روک دیا گیا تو جیسا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ویسا ہی کار کروں گا! میں بھی آپ کے ہمراہ تھا! آپ بعد ازاں تھوڑی دیر چلے اس کے بعد فرمایا۔ حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی،

واجب کر لیا! پھر آپ نے احرام نہیں کھولا! یہاں تک کر دسویں تاریخ آ گئی۔ اس دن احرام کھولا اور قربانی کا جانور ذبح فرمایا!

۲۸۶۴ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَرِجَ اَوْكُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ ـ

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ٹانگ ضائع کر بیٹھے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا! اب وہ دوسرے سال حج کرے: میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا! حجاج نے سچ کہا!

۲۸۶۵ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَ اَوْعُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى وَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَ قَالَ شُعَيْبٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ـ

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ٹانگ ضائع کر بیٹھے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا اب وہ دوسرے سال حج کرے، عکرمہ نے فرمایا! میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا! حجاج نے سچ کہا، شعیب نے کہا کہ اس پر آئندہ سال حج ہے۔

دُخُوْلُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ داخل ہونے کا بیان

۲۸۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى يَبِيْتُ بِهٖ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ حِيْنَ يَقْدَمُ اِلٰى مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيْظَةٍ ـ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ جاتے تو ذی طوی میں اترتے۔ وہاں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ سخت ٹیلے پر تھی اس جگہ پر نہیں جس جگہ مسجد بنائی گئی ہے بلکہ اس سے نیچے کھردرے اور سخت ٹیلے پر تھی۔

دُخُولُ مَكَّةَ لَيْلًا

رات کو مکہ مکرمہ داخل ہونا

۲۸۶۷ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلًا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ حِيْنَ مَشَى مُعْتَمِرًا فَاَصْبَحَ بِالْجِعِرَّانَةِ كَبَائِتٍ حَتَّى اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعِرَّانَةِ فِي بَطْنِ سَرِفٍ حَتَّى جَامَعَ الطَّرِيْقَ طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ سَرِفٍ۔

جناب حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رات کو (عرفات کے پاس) جعرانہ سے عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے بعدازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ عمرہ ادا کیا اور رات کو ہی واپس تشریف لے گئے اور صبح جعرانہ میں ٹھہرے جیسے رات کو مقام جعرانہ میں قیام کیا تھا جب دوپہر ہوگئی تو آپ جعرانہ سے نکل کر وادی سرف کے بطن میں پہنچے اور وہاں سے مدینہ منورہ کے راستے میں گئے۔

۲۸۶۸ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ لَيْلًا كَاَنَّهُ سَبِيْكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ اَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ۔

سیدنا حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم رات کو مقام جعرانہ سے ! نکلے اور آپ کا رنگ خالص سفید چاندی کی طرح چمکتا تھا عمرہ ادا کیا بعدازاں صبح کو وہیں تشریف لائے جیسے آپ رات کو وہاں ہی قیام پذیر رہے تھے

مِنْ اَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں کونسی طرف سے آئے

۲۸۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِيْ بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (جنت المعلی) کی گھاٹی کی طرف سے داخل ہوئے اور گھاٹی سے ہی باہر نکلے

دُخُولُ مَكَّةَ بِاللِّوَاءِ

مکہ مکرمہ میں جھنڈا لے کر جانا

۲۸۷۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ اَبْيَضُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

دُخُولُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

مکہ مکرمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا

۲۸۰۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر ایک خود تھا؛ لوگوں نے آکر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ معظمہ کی پردوں کے ساتھ لپٹا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا اسے قتل کرو

نوٹ: ابن خطل کا جرم تھا کہ وہ مسلمان ہو کر اسلام سے پھر گیا۔ اور زکوٰۃ کا مال لے کر بھاگ گیا۔ اور اپنے نوکر کو ناحق قتل کر دیا

۲۸۰۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا

۲۸۰۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا آپ احرام کے بغیر تشریف لائے

الْوَقْتُ الَّذِي وَافَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کب تشریف لائے

۲۸۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ذو الحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے؛ اور وہ حج کی لبیک پکار رہے تھے تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا

۲۸۰۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ماہ ذو الحجہ کے چار دن گزر گئے تھے اور آپ نے نماز فجر بطحا میں ادا فرمائی؛ حج کا احرام باندھا بعد ازاں ارشاد فرمایا؛ جس کا جی چاہے وہ حج کو عمرہ

فَلْيَفْعَلْ۔

کرے۔

۲۸۷۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صُبَيْحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چوتھی ذی الحجۃ کو تشریف لائے

إِنْشَادُ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

حرم شریف میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا

۲۸۷۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ؎ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ٭ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ٭ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ٭ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے! (جو ۷ ہجری کو ہوا) اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چلتے اور مندرجہ ذیل اشعار ارشاد فرما رہے تھے! جن کا مطلب یہ ہے ؎
"کافروں کے بچو! راستے سے ہٹو!
آج ہم تمہیں اللہ کے حکم سے قتل کریں گے
ایسی ضرب جس سے سر گردن سے جدا ہو جائے! اور دوست اپنے دوست کو ہمیشہ کے لیے بھول جائے"
حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن رواحہ اللہ کے حرم میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ شعر پڑھتے ہیں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دیجیے! یہ اشعار کافروں کے دلوں میں تیر مارنے سے زیادہ اثر کرتے ہیں

حُرْمَةُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ کی عزت و تعظیم:۔

۲۸۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هٰذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن! ارشاد فرمایا۔ یہ وہ شہر ہے! جسے اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا! جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا۔ تو یہ حرام ہے۔ اور اللہ کی حرمت اس کے لیے قیامت تک ہے! اس جگہ کا کانٹا دکا ٹا جائے، شکار نہ دوڑایا

وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

جائے، یہاں پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو شخص مشہور کرے اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مگر آپ اذخر کاٹنے کی اجازت فرمائیں،

نوٹ، اذخر ایک ایسی خوشبودار گھاس ہے، جو کام میں آتی ہے: آپ نے کچھ ایسا فرمایا جس کا مطلب یہ تھا یعنی آپ نے اذخر کاٹنے کی اجازت دی

تَحْرِيمُ الْقِتَالِ فِيهِ

مکہ مکرمہ میں لڑائی حرام ہے

۲۸۷۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الْقِتَالُ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُحِلَّ لِي سَاعَةً فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یہ شہر حرام ہے: اللہ جل شانہ نے اسے حرام فرمایا مجھ سے پہلے اس میں جنگ کرنا کسی کو درست نہیں ہوئی: مجھے فقط ایک گھڑی تک جنگ کرنا جائز اور درست ہوا اور یہ شہر اللہ جل جلالہ کی حرمت سے (قیامت تک) حرام ہے۔

۲۸۸۰ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ أَحَدٌ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ

سیدنا حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے حضرت عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے والی تھے، جب وہ مکہ مکرمہ کی جانب لشکر ارسال کر رہے تھے اے امیر مجھے اجازت فرمائیے! میں آپ سے ایک بات عرض کرتا ہوں جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی: اسے میں نے کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا! آنکھوں سے دیکھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! آپ نے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا بیان فرمائی: پھر ارشاد فرمایا مکہ مکرمہ کو اللہ نے حرام فرمایا لوگوں نے اس کی حرمت نہ کی: جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے: اسے مکہ مکرمہ میں خون کرنا یا وہاں کا درخت کاٹنا درست نہیں اگر کوئی شخص

أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

کہے کہ گو کہ تم میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت بخشی اور تمہیں اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف دن میں ایک گھڑی کے لیے اجازت ہوئی! پھر اس کی حرمت ایسے ہو گئی جیسے کل تھی! جو شخص یہاں حاضر ہے وہ غائب یہ بات پہنچا دے

حُرْمَةُ الْحَرَمِ

حرم کی حرمت

٢٨٨١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت اللہ شریف سے لڑنے ایک لشکر آئے گا اور بعد ازاں وہ بیداء میں دھنس جائے گا۔

٢٨٨٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس گھر پر لڑنے سے افواج کبھی باز نہ آئیں گی! حتیٰ کہ ان میں سے ایک لشکر دھنس جائے گا۔

٢٨٨٣ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبْعَثَنَّ جُنْدٌ إِلَى هَذَا الْحَرَمِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ قَالَ تَكُونُ لَهُمْ قُبُورًا۔

اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس حرم مقدس کی طرف ایک لشکر ارسال کیا جائے گا! جب کہ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دھنس جائے گا! اور درمیانی حصہ نہ بچے! میں نے دریافت کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس لشکر میں مسلمان بھی ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ان کے لیے قبریں ہو جائیں گے! اور کافروں کے لیے عذاب)

٢٨٨٤ عَنْ حَفْصَةَ رض أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ وَلَا يَنْجُو إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ۔

اُم المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ایک لشکر اس گھر کا قصد کرے گا! جب وہ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو درمیانی حصہ دھنس جائے گا! وہ پہلے اور پچھلے کو پکاریں گے اور وہ بھی دھنس جائیں گے! ان میں سے کوئی شخص بھی سالم نہ بچے گا مگر ایک وہ شخص جو بھاگ کر خبر لائے گا

نوٹ: اس حدیث شریف کے ایک راوی امیہ صفوان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے دادا پر جھوٹ نہیں باندھا! اور انہوں نے جناب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا

٢٨٨٥ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حل اور حرم میں پانچ فاسق (ضرر رساں) جانوروں کو مارا جائے کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا!

قَتْلُ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ

حرم شریف میں سانپ کو مارنا

٢٨٨٦ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم میں مارا جائے! سانپ! کاٹنے والا کتا، چتکبرا کوا، چیل اور چوہا!

٢٨٨٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتَّى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منٰے کی مسجد الخیف میں تھے، یہاں تک کہ سورۃ والمرسلات عرفاً نازل ہوئی! اسی دوران ایک سانپ نکلا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے مار ڈالو! اس پر ہم لوگ بھاگے اور وہ اپنے بل میں گھس گیا

٢٨٨٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِذَا حَسَّ حَيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَأَدْخَلْنَا عُودًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَأَخَذْنَا سَعَفَةً فَأَضْرَمْنَا فِيهَا نَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفے کی رات کو ہم جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے! جو عرفے کے دن سے پہلے ہوا کرتی ہے، اچانک ایک سانپ کی آہٹ سنائی دی! آپ نے ارشاد فرمایا: اسے مار ڈالو وہ سوراخ میں گھس گیا! ہم نے سوراخ کے اندر لکڑی ڈال کر کرید ا، در بعد ازاں لکڑیاں ڈال کر سوراخ میں بھر دیں! اس میں آگ لگا دی! آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو تمہارے شر سے اور تمہیں اس کے شر سے بچایا۔

قَتْلُ الْوَزَغِ

گرگٹ کو مارنا

۲۸۸۹ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ۔

حضرت اُم شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور رؤف رحیم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا!

۲۸۹۰ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! گرگٹ ایک برا جانور ہے

۲۸۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل اور حرام دونوں حالتوں میں قتل کیا جائے! کاٹنے والا کتا، کوا، چیل، بچھو اور چوہا۔

قَتْلُ الْفَأْرَةِ فِي الْحَرَمِ

حرم شریف میں چوہے کو مارنا

۲۸۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل؛ اور حرم میں دونوں حالتوں میں مار دیا جائے۔ کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، چوہا، اور بچھو

۲۸۹۳ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

۲۸۹۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ

اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۹۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ۔

حرم شریف میں کوے کو مارنا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں حرم میں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا

اَلنَّهْيُ أَنْ يُنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ

۲۸۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقْطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرَّبًا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

حرم شریف میں شکار کو دوڑانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مکہ مکرمہ ہے: اللہ جل شانہ نے اس دن سے حرم مقرر فرمایا جب زمین اور آسمان کو پیدا فرمایا: یہ مجھ سے پہلے کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہوا: اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ یہ میرے لیے بھی ایک دن کی گھڑی کے لیے حلال ہوا۔ اور وہ یہی گھڑی ہے، پھر یہ اللہ جل شانہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہے: یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے: درخت نہ کاٹا جائے۔ شکار نہ بھگایا جائے: یہاں پڑی ہوئی چیز کسی شخص کو لینا درست نہیں: سوائے اس کے ڈھونڈنے والے کے: یہ سن کر جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور آپ تجربہ کار آدمی تھے کہنے لگے اذخر کو کاٹنے کی اجازت بخشیے: کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اذخر مستثنیٰ ہے۔

اِسْتِقْبَالُ الْحَجِّ

۲۸۹۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ

حج میں امام کے آگے آگے چلنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں عمرۃ القضا میں داخل ہوگئے: اور جناب

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۔ اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَاوِيلِهِ ۔ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ۔ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ۔ قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ شعر پڑھ رہے تھے اے کفار کی اولاد راستے سے ہٹو۔ آج ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے قتل کریں گے جس سے تن سے گردن جدا ہو گی دوست اپنے دوست کو ہمیشہ کے لیے بھول جائے گا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ! اے ابن رواحہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حرم میں اشعار پڑھتے ہیں جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! اے عمر رضی اللہ عنہ ! اس کو پڑھنے دیجئے ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ان کا کلام کافروں پر تیر مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۸۹۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ اُغَيْلِمَةُ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاٰخَرَ خَلْفَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی ہاشم کے بچے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور دوسرے کو اپنے پیچھے۔

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

کعبہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ نہ اٹھانا

۲۸۹۹: عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ اَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا اِلَّا الْيَهُودُ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔

مہاجر مکی سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کعبہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھائے آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہودیوں کے علاوہ ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم نے حضور علیہ السلام کے ساتھ حج کیا اور ایسا نہیں کیا۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

بیت اللہ کی زیارت پر دعا

۲۹۰۰: اَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ اُمِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَاءَ مَكَانًا فِي دَارِ يَعْلَى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا

حضرت ام عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب دار یعلیٰ تشریف لاتے تھے (یعنی مکہ مکرمہ کے قریب جہاں سے بیت اللہ شریف

نظر آتا ہے تو آپ اپنا رُخِ انور قبلہ کی جانب فرمائیے! اور دعا فرماتے

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۲۹۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری (مدینہ منورہ کی) مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے! مسجد حرام اس سے مستثنیٰ ہے!

۲۹۰۲ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا!! آپ نے ارشاد فرمایا! میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے! مگر کعبہ کی مسجد کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

۲۹۰۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْكَعْبَةَ

اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا! آپ نے ارشاد فرمایا! میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے! مگر کعبہ کی مسجد کہ وہاں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

بِنَاءُ الْكَعْبَةِ

کعبہ معظمہ کی تعمیر کا بیان

۲۹۰۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى تَرْكَ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تو نے دیکھا کہ جب تیری قوم نے تعمیر کعبہ کی تو ابراہیم علیہ السلام کے بنیادوں سے کم تعمیر کی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان کی بنیادوں پر تعمیر فرما دیجئے! آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر تیری قوم کے کفر کا دور نہ ہوتا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے! تو میرا خیال ہے کہ آپ حجر اسود کے قریب دو رکنوں کو اس وجہ سے بوسہ نہ دیتے کیونکہ خانہ کعبہ جناب حضرت خلیل علیہ السلام کی بنیادوں پر نہ تھا!

نوٹ: حدیث مذکورہ میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کا دور نہ ہوتا۔ تو میں اس کی تعمیر کرتا کیونکہ اگر آپ اس وقت بناتے تو ڈر تھا کہ لوگ کہنے لگیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جائیں

(۲) دو رکنوں سے مراد رکن شامی اور عراقی ہیں!

(۳) خانہ کعبہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر تعمیر شدہ نہ تھا! یعنی رکن شامی اور عراقی کی جانب سے کیونکہ حلیم کعبہ معظمہ میں! جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا کے موافق داخل تھی اور اب خارج ہے

۲۹۰۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حِدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهٗ خَلْفًا فَاِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور نئے سرے سے! حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد پر بناتا اور میں اس کی پچھلی جانب ایک دروازہ رکھتا! کیونکہ قریش نے تعمیر کعبہ کے وقت اس میں! کمی کی!

نوٹ: سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک ہی دروازہ ہے۔ دو دروازوں میں یہ سہولت تھی کہ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے باہر نکلتے! نیز ہوا کا گزر ہوتا ہے

۲۹۰۶ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میری یا تیری قوم کا زمانہ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا تو میں کعبے گراتا۔ اور اس میں دو دروازے رکھتا! بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ حکومت میں کعبہ معظمہ کے دو دروازے کر دیئے

نوٹ: یہی حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی! لیکن حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو کعبہ کو بھی اسطرح کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا

۲۹۰۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا عَائِشَةُ لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَاَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَاَدْخَلْتُ فِيْهِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَاَلْزَقْتُهٗ بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَاِنَّهُمْ قَدْ عَجَزُوْا عَنْ بِنَائِهٖ فَبَلَغْتُ بِهٖ اَسَاسَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عائشہ اگر آپ کی قوم کا زمانہ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا۔ تو میں کعبے کو گرانے کا حکم دیتا! بعد ازاں اس میں سے جو کمی کی گئی ہے اس کی تلافی کرتا! اور اسے زمین کے برابر کر دیتا! اس کے دو دروازے رکھتا! ایک مشرق کی طرف اور! دوسرا مغرب کی جانب قریش اسے

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذَلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ مُتَلَاحِكَةً۔

تعمیر کرنے سے عاجز آ گئے! میں اسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر تک پہنچا دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ معظمہ کو گرایا! یزید نے بتایا کہ میں اس وقت موجود تھا! جب کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے گرایا! اور بنایا اور حطیم کو اس کے اندر شریک کیا! میں نے جناب ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیر کے پتھر دیکھے وہ اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے

٢٩٠٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ معظمہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا

نوٹ: یعنی آخری دور میں قیامت کے قریب کعبہ تباہ ہو جائے گا

دُخُولُ الْبَيْتِ

کعبہ کے اندر جانا

٢٩٠٩ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوا فِيهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَا هُنَا وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں تشریف لے گئے! آپ کے ساتھ! جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید تھے! اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر لیا کافی دیر یہ حضرات اندر رہے۔ پھر دروازہ کھولا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے! میں سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوا! میں نے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی۔ لوگوں نے بتایا یہاں لیکن میں یہ پوچھنا بھول گیا! کہ آپ نے کعبہ میں کتنی رکعتیں پڑھیں۔

٢٩١٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ فِي عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَجَافُوا عَلَيْهِ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيتُ بِلَالٌ قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہو گئے! اور آپ کے ہمراہ جناب فضل بن عباس اسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم تھے! انہوں نے دروازہ بند کر لیا! جب تک اللہ کو منظور رہا آپ اندر رہے! بعد ازاں باہر تشریف لائے ابن عمر نے کہا جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے مجھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ۔

سے میں نے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا! کہ دو ستونوں کے درمیان میں!

مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ

بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی جگہ

۲۹۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوْجُهُ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيْعًا فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے، جب آپ نکلنے کے قریب ہوئے تو مجھے یاد آیا اور میں جلد حاضر خدمت ہوا تو میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اندر سے نکلتا ہوا پایا! میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی؟ آپ نے بتایا! ہاں دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

۲۹۱۲ عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُوْلُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيْلَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ۔

سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مکان میں تشریف لائے! لوگوں نے کہا دیکھئے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی کعبہ کے اندر ہیں! آیا تو میں نے آپ کو کعبہ معظمہ کے اندر سے نکلتے ہوئے دیکھا اور جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے تھے! میں نے پوچھا اے بلال رضی اللہ عنہ! کیا جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کے اندر نماز پڑھی! انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہاں! انہوں نے کہا ان دو ستونوں کے درمیان میں دو رکعتیں پڑھیں! بعدازاں باہر نکل کر کعبہ معظمہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں!

۲۹۱۳ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيْهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے اندر تشریف لے گئے! آپ نے اس کے کونوں میں تسبیح فرمائی اور تکبیر اور نماز نہ پڑھی تھی پھر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی بعدازاں ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے

اَلْحِجْرُ

حطیم کا بیان

۲۹۱۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّينِي لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر لوگوں کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ اس سے زیادہ ہوتا جو مجھے قوت دیتا ہے۔ تو البتہ میں حطیم کو کعبہ معظمہ کے پانچ گز اندر داخل کرتا نیز اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کے لیے ایک ایک دروازہ بناتا!

۲۹۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ ادْخُلِي الْحِجْرَ فَإِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بیت اللہ شریف میں داخل ہوں! آپ نے فرمایا حطیم میں جائیے! وہ بیت اللہ شریف ہی ہے

نوٹ، حطیم اس جگہ کا نام ہے، جو بیت اللہ شریف کی شمالی جانب میزاب شریف کے نیچے واقع ہے! وہاں ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔ درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ فِي الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنا

۲۹۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَصَلِّي هٰهُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنْ قَوْمُكِ اقْتَصَرُوا حَيْثُ بَنَوْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ میں بیت اللہ شریف کے اندر جانا پسند کرتی! اور وہاں نماز پڑھتی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ مجھے حطیم کے اندر لے گئے اور فرمایا جب تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہے تو یہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے کیونکہ یہ بھی بیت اللہ شریف کا ایک ٹکڑا ہے لیکن تیری قوم نے اسے تعمیر کرتے وقت کمی کی

نوٹ، یعنی اسے بیت اللہ شریف کے باہر رہنے دیا۔ وگرنہ اسے اندر شامل کیا جانا چاہیئے تھا۔

اَلتَّكْبِيرُ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

کعبہ معظمہ کے کونوں میں تکبیر کہنا

۲۹۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں فرمائی! لیکن آپ نے اس کے کونوں میں تکبیر ارشاد فرمائی

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَآءُ فِي الْبَيْتِ

۲۹۱۸ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْأَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

وَضْعُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ عَلَى مَا اسْتُقْبِلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

۲۹۱۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

بیت اللہ شریف کے اندر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

سیدنا حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر گئے آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے آپ تشریف لے چلے جب ان دو ستونوں کے درمیان پہنچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو آپ بیٹھ گئے۔ اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور دُعا کی استغفار کیا بعدازاں کھڑے ہو کر کعبہ کی سامنے والی پشت پر منہ اور رخسار مبارک رکھا اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ سوال و استغفار فرمایا بعدازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے ایک کونے میں تشریف لے گئے۔ اور تکبیر و تہلیل و تسبیح فرمائی۔ اور اللہ جل شانہ کی ثنا بیان فرمائی سوال استغفار کیا اس کے بعد آپ نے باہر نکل کر دو رکعتیں کعبے کی طرف منہ کر کے پڑھیں بعدازاں آپ فارغ ہو کر چلے اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے

کعبہ معظمہ کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ معظمہ کے اندر گیا۔ آپ بیٹھے اور اللہ جل جلالہ کی حمد اور ثنا بیان فرمائی اور تکبیر و تہلیل فرمائی۔ بعدازاں کعبے کے سامنے والی دیوار کے سامنے جھکے اور اپنا سینہ اقدس۔ اور گال و دونوں ہاتھ اس پر رکھے بعدازاں تکبیر و تہلیل کہی دعا فرمائی اور چاروں کونوں میں یوں ہی دعا فرمائی اور ایسا ہی کیا اور بعدازاں آپ نکلے اور دروازے پر تشریف لا کر کعبہ کی طرف منہ کیا اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے (یعنی نماز میں اس کی طرف منہ کرنا چاہیئے)

مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الْكَعْبَةِ

کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی جائے!

۲۹۲۰ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

سیدنا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے نکلے؛ آپ نے دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں؛ اور یہ ارشاد فرمایا۔ قبلہ یہ ہے

۲۹۲۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں؛ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے؛ اور چاروں کونوں میں دعا فرمائی؛ اور جب تک باہر تشریف نہیں لائے نماز نہ پڑھی؛ آپ نے کعبہ معظم کے سامنے دو رکعتیں ادا فرمائیں!

۲۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَيُقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا أُنْبِئْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هٰهُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کھینچ کر لاتے؛ (جب آپ بوڑھے ہو گئے؛ اور آپ کی بینائی جاتی رہی) اور حجر اسود کے پاس تیسرے کنارہ پر کعبہ کے دروازے کے نزدیک کھڑا کر دیتے؛ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم یہاں نماز ادا فرماتے تھے؛ آپ فرماتے ہاں؛ پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے!

ذِكْرُ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

۲۹۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے؛ کہ ایک شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمن (یہ جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے)، میں دیکھتا ہوں کہ آپ صرف حجر اسود اور رکن یمانی جیسے دو ارکان کو چھوتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا؛ کہ جو ان کو چھوئے گا اس کے گناہ مٹ جائیں گے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے جو شخص سات دفعہ طواف کرے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا!

اَلْكَلَامُ فِى الطَّوَافِ

٢٩٢٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِاِنْسَانٍ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِىْ اَنْفِهٖ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَقُوْدَهٗ بِيَدِهٖ۔

٢٩٢٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهٗ فِىْ نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهٗ قَالَ اِنَّهٗ نَذْرٌ۔

طواف میں گفتگو کرنا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف فرما رہے تھے! آپ نے ایک شخص کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچ رہا ہے: آپ نے نکیل ہاتھ سے پکڑ کر کاٹ دی اور ارشاد فرمایا کہ ہاتھ پکڑ کر کھینچو!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک دوسرے شخص کو کسی چیز سے کھینچ رہا ہے! اس نے منت مانی تھی! آپ نے اس کو کاٹ دیا! اور ارشاد فرمایا۔ یہ نذر ہے (یعنی نذر اس طرح بھی ادا ہو جائے گی۔

اِبَاحَةُ الْكَلَامِ فِى الطَّوَافِ

٢٩٢٦ عَنْ رَجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلٰوةٌ فَاَقِلُّوْا مِنَ الْكَلَامِ۔

٢٩٢٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَقِلُّوا الْكَلَامَ وَ اِنَّمَا اَنْتُمْ فِى الصَّلٰوةِ

طواف میں بات چیت کرنا درست ہے

ایک شخص جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سے مروی ہے۔ کہ حضور نے ارشاد فرمایا! بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی شکل ہے پس لہذا اس میں بات چیت کم کرو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ طواف چونکہ عبادت (نماز) کی طرح ہے لہذا اس میں گفتگو کم کیا کرو۔

اِبَاحَةُ الطَّوَافِ فِىْ كُلِّ الْاَوْقَاتِ

٢٩٢٨ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَىَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

ہر وقت طواف کرنا درست ہے

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عبد مناف کی اولاد۔ کسی شخص کو اللہ کے اس گھر کے طواف کرنے یا نماز پڑھنے سے نہ روکو: وہ رات اور دن کے جس وقت میں چاہے یہاں نماز ادا کرے:

كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيْضِ

۲۹۲۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوْفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ۔

بیمار شخص کس طرح طواف کرے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں بیمار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کیجیو! میں نے طواف کیا اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے۔ اور (آپ نماز میں) سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے

طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ

۲۹۳۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَطُوْفِي عَلَى بَعِيْرِكِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ۔

۲۹۳۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوْفِي مِنْ وَرَاءِ الْمُصَلِّيْنَ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَأُ وَالطُّوْرِ۔

مردوں کا عورتوں کے ساتھ مل کر طواف کرنا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے طواف رخصت نہیں کیا آپ نے ارشاد فرمایا! جب نماز ہونے لگے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لیجیے!

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ تشریف لائیں اور آپ بیمار تھیں۔ آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ نمازیوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لیجیے آپ نے بتایا کہ میں نے اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو کعبہ معظمہ کے نزدیک سورہ والطور تلاوت فرماتے سنا!

اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۲۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ۔

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ معظمہ کے گرد سوار ہو کر طواف فرمایا۔ اور آپ حجر اسود کو خمدار چھڑی سے بوسہ دیتے تھے!

طَوَافُ مَنْ اَفْرَدَ الْحَجَّ

۲۹۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَاَنْتَ اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

تنہا حج کرنے والے شخص کا طواف

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کیا میں تنہا طواف کروں؟ اور میں نے احرام حج باندھا ہے! انہوں نے فرمایا کیوں نہیں کرتا! وہ بولا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے منع فرماتے دیکھا! لیکن آپ کا فرمان ہمیں ان کی نسبت زیادہ پسند ہے! انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اس کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا! اور صفا مروہ میں سعی کی!

طَوَافُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

۲۹۲۴ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَاَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَاْتِيْ اَهْلَهٗ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرے کا احرام باندھنے والے کا طواف

سیدنا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا! لیکن صفا مروہ میں نہیں دوڑا! کیا وہ اپنی بیوی سے جماع کرے. آپ نے بتایا کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم! تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے سات پھیرے کیے! بعد ازاں آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں! اور صفا مروہ میں سعی فرمائی! اور تمہارے لیے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے

نوٹ: لہذا جب تک صفا مروہ کی سعی نہ کی جائے! اپنے بیوی کے سے صحبت نہ کرے

كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قران کرے لیکن اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہ لائے وہ کیا کرے

۲۹۲۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَاَهْلَلْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّحِلُّوْا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتّٰى حَلُّوْا اِلَى النِّسَاءِ وَلَمْ يَحِلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقَصِّرْ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم آپ کے ہمراہ نکلے! جب ہم مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی پھر آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوگئے جب آپ مقام بیداء میں پہنچے تو آپ نے حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا! ہم نے حضور کے ساتھ احرام باندھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور ہم نے طواف کیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! سب لوگ ڈر گئے! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! بعد ازاں سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی اپنی عورتوں کے پاس گئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کھولا اور نہ ہی ذی الحجہ کی دسویں تک آپ نے بال کٹائے

طَوَافُ الْقَارِنِ

قارن کا طواف

۲۹۲۶ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے میں قران کیا! تو آپ نے ایک ہی طواف فرمایا! اور ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

۲۹۲۷ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيْلًا فَخَشِيَ اَنْ يُّصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيْلُ الْحَجِّ اِلَّا سَبِيْلُ الْعُمْرَةِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نکلے! جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں تشریف لائے! تو آپ نے عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلنے کے بعد آپ کو مکہ مکرمہ میں روکے جانے کا خدشہ لاحق ہوا! (کیونکہ اس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے درمیان جنگ جاری تھی) آپ نے فرمایا! اگر مجھے روک دیا گیا تو میں اسطرح ہی کروں گا! جیسے حضور سرور کونین

فَاشْتَرٰى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا! بعدازاں ارشاد فرمایا! حج کی بھی وہی راہ ہے جو عمرے کی ہے! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کریں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے! پھر آپ چلے حتیٰ کہ مقام قدید میں پہنچے، قربانی کا جانور خرید! بعدازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا!

صفا و مروہ میں سعی کی بعدازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

۲۹۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف فرمایا!

ذِكْرُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

حجر اسود کا بیان

۲۹۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ کعبہ کی مشرقی جانب نصب شدہ پتھر حجر اسود جنت کا پتھر ہے

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۰ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا۔

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا! اور آپ اس کے ساتھ لپٹ گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا!

تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۱ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ

سیدنا حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے دیکھا جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے:

وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُکَ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ دَنَا مِنْہُ فَقَبَّلَہٗ۔

اور ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے۔ اگر میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی بوسہ نہ دیتا! بعدازاں آپ اس کے قریب آئے اور اسے بوسہ دیا!

کَیْفَ یُقَبِّلُ

بوسہ کسطرح دیا جائے

۲۹۴۲ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَاَیْتُ طَاؤُسًا یَمُرُّ بِالرُّکْنِ فَاِنْ وَجَدَ عَلَیْہِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ یُزَاحِمْ وَاِنْ رَاٰہُ خَالِیًا قَبَّلَہٗ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ اِنَّکَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبَّلَکَ مَا قَبَّلْتُکَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب طاؤس کو دیکھا آپ حجر اسود کے سامنے سے گزرتے اگر ہجوم ہوتا تو تشریف لے جاتے اور اگر ہجوم نہ ہوتا تو آپ اسے تین دفعہ بوسہ دیتے! بعدازاں ارشاد فرماتے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا ہی کرتے دیکھا! ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا تو فقط ایک پتھر ہے! جو نہ تو فائدہ دے سکتا ہے! اور نہ ہی نقصان! اور اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو! تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ چومتا! بعدازاں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے جناب حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے

کَیْفَ یَطُوْفُ اَوَّلَ مَا یَقْدَمُ وَعَلٰی اَیِّ شِقَّیْہِ یَاْخُذُ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

طواف کسطرح شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے کر کسطرف چلے

۲۹۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰی عَلٰی یَمِیْنِہٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَی الْمَقَامَ فَقَالَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے: تو آپ مسجد میں تشریف لے گئے! اور آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا بعدازاں آپ دائیں جانب در باب کعبہ کی طرف چلے آپ نے تین چکر لگائے آپ کندھے ہلاتے ہوئے

مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔

قدم سے دوڑ کر چلے (یعنی رمل فرمایا) بعدازاں پھر اپنی (حسب معمول) رفتار سے چار پھیروں میں چلے پھر آپ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور مقام ابراہیم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ معظمہ کے درمیان تھا! اس کے بعد آپ کعبہ معظمہ میں دو رکعتیں پڑھ کر تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر صفا کی جانب چلے!

كَمْ يَسْعٰى

کتنے پھیروں میں دوڑے

۲۹۴۴ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلٰثَ وَيَمْشِي الْأَرْبَعَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے تین پھیروں میں رمل فرماتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے! (کل سات پھیرے کرتے) اور ارشاد فرماتے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

كَمْ يَمْشِي

کتنے پھیروں میں چلے

۲۹۴۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعٰى ثَلٰثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف فرماتے! حج یا عمرہ میں تشریف لاتے تو آپ تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے! اور چار پھیرے لگاتے وقت حسب معمول عام رفتار سے چلتے!! بعدازاں دو رکعتیں پڑھتے اور صفا مروہ میں سعی کرتے۔

اَلْخَبَبُ فِي الثَّلٰثَةِ مِنَ السَّبْعِ

پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا

۲۹۴۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب

يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ، ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

مکہ معظمہ تشریف لاتے! تو آپ حجر اسود کو طواف کی ابتداء میں بوسہ دیتے! بعد ازاں آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے!

اَلرَّمَلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

رمل کا مطلب ہے جلدی جلدی کندھے ہلا کر چلنا جیسے میدان جنگ میں سپاہی اکڑ کر چلتا ہے!

۲۹۴۷ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِي طَوَافِهِ حِينَ يَقْدَمُ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَيَمْشِي أَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ میں پہلا طواف فرماتے تو آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے! اور چار چکروں میں اپنی حسب معمول رفتار سے چلتے! اور ارشاد فرماتے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے

اَلرَّمَلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کرنا

۲۹۴۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ حَتَّى انْتَهٰى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کرتے ہوئے دیکھا

اَلْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل فرمانے کی وجہ

۲۹۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جب حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے! تو مشرکین نے کہا کہ یثرب کے بخار نے ان لوگوں کو

فَاطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَّرْمُلُوْا وَاَنْ يَّمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ نَّاحِيَةِ الْحِجْرِ فَقَالُوْا لَهٰؤُلَاءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا۔

کمزور اور ناتواں کر دیا! اور انہوں نے مکہ شریف جا کر بڑا نقصان اٹھایا! اللہ جل جلالہ نے اس امر کی اطلاع اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی! آپ نے اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا حکم فرمایا! اور دونوں ارکان (رکن یمانی اور حجر اسود) کے درمیان اپنی رفتار سے چلنے کا حکم فرمایا! مشرکین اس وقت حطیم کی طرف تھے (اور وہ مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں نہ دیکھ پاتے) انہوں نے کہا یہ تو فلاں فلاں شخص سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں

۲۹۵۰ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ اَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اجْعَلْ اَرَاَيْتَ بِالْيَمَنِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔

سیدنا حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا! انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ نے حجر اسود کو چھوا اور بوسہ دیا! اس شخص نے پوچھا! اگر عوام مجھ پر ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں تو جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! اگر مگر اور بشر طیکہ وغیرہ کو تو یمن میں چھوڑ دو! (یہ پوچھنے والا یمن کا باشندہ تھا) میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کو چھوتے اور بوسہ دیتے

اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چھونا

۲۹۵۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر طواف میں رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے اور بوسہ دیتے۔

۲۹۵۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہی چھوتے

مَسْحُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

۲۹۵۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہوئے دیکھا

تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

۲۹۵۴ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

دوسرے دو رکنوں کو نہ چھونا

سیدنا حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہیں! آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی ارکان کو چھوتے تھے (یہ حدیث شریف بڑی حدیث سے مختصر ہے)

۲۹۵۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے ارکان میں سے فقط حجر اسود کو! اور اس کے نزدیکی رکن جو جمحی لوگوں کے نزدیک ہے۔ کو بوسہ دیتے

۲۹۵۶ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ۔

نوٹ: سختی سے مراد ہجوم کی کثرت ہے!

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کو مسلسل چھوتا رہا! جب سے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں چھوتے ہوئے آسانی و سختی ہر دو حالتوں میں میں انہیں چھوتا رہا۔

۲۹۵۷ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ میں حجر اسود کو آسانی اور سختی ہر حالت میں مسلسل چھوتا رہا! جب سے میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا! اور چھوا۔

اِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

۲۹۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

حجراسود کو لکڑی سے چھونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا! آپ حجراسود کو لکڑی سے لگا کر اسے بوسہ دیتے

اَلْاِشَارَةُ اِلَى الرُّكْنِ

۲۹۵۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ۔

حجراسود پر پہنچ کر اشارہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف فرماتے۔ جب آپ حجراسود کے نزدیک پہنچتے تو اشارہ فرماتے

قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۲۹۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ:

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ كُلُّهٗ
وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

قَالَ فَنَزَلَتْ:
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے ہر مسجد میں بہترین لباس زیب تن کرو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت بیت اللہ شریف کا طواف ننگی ہو کر کر رہی تھی اور یہ شعر کہہ رہی تھی جس کا مطلب یہ ہے!

آج کے دن اس کا کل یا بعض ظاہر ہے: پس اس کا جو ظاہر ہے میں اسے حلال نہیں کرتی! (یعنی میرا اکثر بدن ننگا ہے مجھے جس کسی نے دیکھا میں اسے معاف نہ کروں گی) تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔
یعنی اے اولاد آدم ہر مسجد کے نزدیک اپنے کپڑے پہنو

۲۹۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس سال بھیجا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حجۃ الوداع سے پہلے حجاج کرام کے چند افراد کا امیر مقرر فرمایا، تا کہ آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے

۲۹۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ مَا كُنْتُمْ تُنَادُونَ قَالَ كُنَّا نُنَادِي أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَوْ أَمَدُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ فَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ آیا جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سورۃ براءۃ سنانے کے لیے مکہ مکرمہ ارسال فرمایا: راوی نے بتایا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا آپ کیا پکارتے تھے؟ آپ نے بتایا کہ ہم پکارتے تھے کہ جنت میں صرف مومن ہی جائے گا، اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگا آدمی نہ کرے اور جس شخص سے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار فرمایا ہو تو اس کی مدت اور مہلت چار ماہ تک ہے: جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے بیزار ہے! اس کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے! میں پکارتا ہوں حتیٰ کہ میری آواز بیٹھ گئی

أَيْنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعتیں کس جگہ پڑھی جائیں

۲۹۶۳ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ سُبْعِهِ جَاءَ حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سات چکر لگا چکے۔ تو آپ طواف کرنے والی جگہ کے کنارے تشریف لائے

وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِ أَحَدٌ ۔

اور دو رکعتیں ادا فرمائیں؛ اور آپ کے اور دوسرے طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی پردہ نہ تھا (سامنے سے گزرنے والے جا رہے تھے۔)

۲۹۶۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے؛ اور آپ نے بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا؛ اور مقام ابراہیم کے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں! صفا و مروہ میں سعی فرمائی بعدازاں ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہیں

اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعتیں نفل پڑھ کر کیا کہے

۲۹۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ط وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات دفعہ طواف فرمایا؛ آپ نے تین پھیروں میں رمل فرمایا؛ اور چار پھیروں میں اپنی حسب معمول چال چلے؛ بعدازاں آپ مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہوگئے؛ اور دو رکعتیں ادا فرمائیں؛ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی؛ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ؛ آپ نے بلند آواز سے پڑھ کر لوگوں کو سنایا؛ بعدازاں فارغ ہو کر؛ حجر اسود کو بوسہ دیا؛ اور آپ یہ ارشاد فرماتے ہوئے چلے ہم اس چیز سے شروع کرتے ہیں: جس سے اللہ جل شانہ نے شروع فرمایا؛ آپ صفا پر چڑھے؛ یہاں تک کہ بیت اللہ شریف دکھائی دیا؛ اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا

قَدَمَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر

بعدازاں تکبیر فرمائی اور اللہ جل شانہٗ کی حمد بیان فرمائی! اور جو کچھ تقدیر میں لکھی تھی دعا فرمائی! بعدازاں آپ پیدل اترے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک نالے کے درمیان میں جھک گئے۔ اس کے بعد آپ اپنی رفتار سے چلے یہاں تک مروہ پر تشریف لائے! اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ شریف نظر آیا۔ تین بار ارشاد فرمایا! لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

بعدازاں اللہ کا ذکر فرمایا! تسبیح کہی تعریف اور دعا فرمائی جو اللہ جل شانہٗ کو منظور تھی! ہر دفعہ ایسا ہی کیا حتیٰ کہ آپ سعی سے فارغ ہوگئے

✧ ✧ ✧ ✧

۲۹۶۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چکر لگائے (ان میں آپ نے تین دفعہ رمل فرمایا! اور چار میں اپنی رفتار سے چلے۔ پھر یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔

اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، اور مقام ابراہیم آپ اور کعبہ کے درمیان تھا! پھر آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا! اور یہ آیت شریفہ تلاوت فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے! ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔

یعنی صفا و مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں تو اس چیز سے شروع کرو جس سے اللہ جل شانہٗ نے

✧ ✧ ✧ ✧

شروع فرمایا

اَلْقِرَاءَةُ فِی رَكْعَتَیِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعت نماز نفل میں کونسی سورتیں پڑھے

۲۹۶۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ ثُمَّ عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم پر پہنچے تو آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی، واتخذوا من مقام ابرٰھیم مصلی اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں الحمد اور قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا پھر آپ حجراسود کے نزدیک تشریف لائے، اسے بوسہ دیا اور بعد ازاں آپ صلے اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف نکلے

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ

آب زمزم پینا

۲۹۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا!

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا

آب زمزم کھڑے ہو کر پینا

۲۹۶۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔

ذِكْرُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ

۲۹۷۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ۔

صفا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دروازے سے نکلنا جس جگہ حرم اقدس سے نکلتے ہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ تشریف لائے تو آپ نے سات دفعہ بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا؛ بعدازاں مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر صفا کی طرف اس دروازے سے نکلے جہاں سے نکلا کرتے تھے اور آپ صفا و مروہ کے درمیان دوڑے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سنت ہے

ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۷۱- عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ إِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ الْآيَةَ فَطَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً۔

صفا اور مروہ کا بیان

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ آیت پڑھی: ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما۔
یعنی صفا اور مروہ اللہ جل جلالہ کی دو نشانیاں ہیں! سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ شریف کا یا عمرہ کرے تو اس پر ان دونوں کے درمیان پھرنا گناہ نہیں! میں نے کہا اب مجھے پرواہ نہیں کہ میں صفا اور مروہ میں پھروں یا نہ پھروں! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! تم نے برا کیا! جاہلیت میں بعض لوگ صفا و مروہ میں نہیں پھرتے تھے! جب دین اسلام آیا! اور قرآن مجید نازل ہوا! اس وقت یہ آیت اتری تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ میں دوڑے ہم بھی آپ کے ساتھ دوڑے اور یہ سنت ہوگیا۔

نوٹ: صفا اور مروہ میں نہ پھرتے تھے! بلکہ ان میں دوڑنا گناہ سمجھتے جناب امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک صفا اور مروہ میں دوڑنا واجب ہے:

۲۹٦۲ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ جُنَاحٌ اَنْ لَّا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِيْ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا اَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمُوْا كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ اَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ اَنْ يَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت شریفہ فلاجناح علیه ان يطوف بهما کے متعلق پوچھا!

میں نے کہا خدا کی قسم اگر کوئی شخص صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! میرے بھانجے آپ نے اچھی بات نہیں کہی! اگر اس آیت کا مطلب بقول تمہارے ایسا ہوتا تو پھر اس طرح نازل ہوتی بلکہ یوں آتی! فلاجناح علیه ان لا یطوف بهما

یعنی اگر کوئی صفا مروہ میں نہ دوڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! یہ آیت شریفہ انصار کے بارے نازل ہوئی ہے اسلام لانے سے پہلے وہ احرام باندھتے تھے منات بت کے لیے جس کی وہ مشلل میں پوجا کرتے! پس جو شخص مناۃ بت کے لیے احرام باندھتا وہ صفا اور مروہ میں سعی کو برا جانتا تھا! جب اس کے متعلق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! ان الصفا والمروة الخ اس کے بعد حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ میں چکر لگانے کو سنت قرار دیا! اب کسی شخص کے لیے اس کا ترک کرنا جائز نہیں

۲۹٦۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُوْلُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے سنا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صفا جانے کی نیت سے مسجد سے نکلے تو آپ ارشاد فرما رہے تھے ہم اس سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ جل شانہ نے شروع فرمایا

۲۹۷۴ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا ہم اسی چیز سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ نے شروع فرمایا بعدازاں یہ آیت شریفہ ان الصفا والمروۃ الخ تلاوت فرمائی

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

صفا پر کونسی جگہ کھڑا ہو

۲۹۷۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتّٰى اِذَا نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے جب خانہ کعبہ نظر آیا تو تکبیر ارشاد فرمائی (اور آپ وہاں ٹھہر گئے)

اَلتَّكْبِيْرُ عَلَى الصَّفَا

کوہ صفا پر تکبیر کہنا

۲۹۷۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلٰثًا وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُوْا وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر کھڑے ہوتے تو آپ تین دفعہ تکبیر فرماتے!

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

تین دفعہ ارشاد فرماتے اور دعا فرماتے بعدازاں آپ مروہ پر بھی ایسا ہی کرتے

اَلتَّهْلِيْلُ عَلَى الصَّفَا

صفا پر لا الٰہ الا اللہ کہنا

۲۹۷۷ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ

جناب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا آپ نے جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی حدیث کے ضمن میں سنا! کہ

اللہ عزوجل ویدعو بین ذلک

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر کھڑے ہوتے آپ ! لا الہ الا اللہ فرماتے اور دعا فرماتے !

الذکر والدعاء علی الصفا

کوہ صفا پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

۲۹۶۸ عن جابر قال طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت سبعا رمل فیھا ثلثا ومشی اربعا ثم قام عند المقام فصلی رکعتین وقرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ورفع صوتہ یسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم ذھب فقال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا فرقی علیھا حتی بدا لہ البیت وقال ثلث مرات لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر وکبر اللہ وحمدہ ثم دعا بما قدر لہ ثم نزل ماشیا حتی تصوبت قدماہ فی بطن المسیل فسعی حتی صعدت قدماہ ثم مشی حتی اتی المروۃ فصعد فیھا ثم بدا لہ البیت قال لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر قال ذلک ثلث مرات ثم ذکر اللہ وسبحہ ثم دعا علیھا بما شاء اللہ فعل ھذا حتی فرغ من الطواف۔

اس حدیث کا ترجمہ باب القول بعد رکعتی الفجر میں گزر چکا (ملاحظہ ہو حدیث ۲۹۶۷)

الطواف بین الصفا والمروۃ علی الراحلۃ

صفا مروہ میں اونٹ پر سوار ہو کر دوڑنا

۲۹۶۹ عن جابر بن عبد اللہ یقول طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع علی راحلتہ بالبیت وبین الصفا والمروۃ لیراہ الناس ولیشرف ولیسئلوہ ان الناس غشوہ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں صفا و مروہ کے درمیان سعی اور بیت اللہ کا طواف سوار ہو کر فرمایا ! تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ لوگوں سے اونچے ہو کر نمایاں ہو جائیں ! اور لوگ آپ سے دریافت کریں کیونکہ لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا تھا

المشی بینھما

صفا اور مروہ کے درمیان چلنا

۲۹۸۰ عن کثیر بن جمھان قال رایت

سیدنا حضرت کثیر بن جمھان رضی اللہ عنہ سے

ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى۔

سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی چال میں چلتے ہوئے دیکھا صفا اور مروہ کے درمیان آپ نے فرمایا! اگر میں چلتا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے۔ اور اگر دوڑوں تو آپ بھی دوڑتے تھے۔

۱۹۸۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رض وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

اس روایت میں اتنا زیادہ ہے! آپ نے فرمایا چونکہ میں بہت ضعیف ہوں (لہٰذا میرے لیے چلنا بہتر ہے)

اَلرَّمَلُ بَيْنَهُمَا

صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرنا

۱۹۸۲ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ رض هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوا فَلَا أُرَاهُمْ رَمَلُوا إِلَّا بِرَمَلِهِ۔

جناب حضرت امام زہری رح سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا آپ نے حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا! آپ نے فرمایا ہاں حضور لوگوں کے ہمراہ تھے مگر لوگوں نے رمل کیا تھا! میرا خیال ہے کہ لوگوں نے آپ کو دیکھ کر رمل کیا تھا

اَلسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

۱۹۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطلہٗ مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تاکہ مشرکین پر آپ کی قوت واضح ہو جائے! (کہ ہم بہترین طاقت ور ہیں)

اَلسَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ

نالے کے اندر دوڑنا

۲۹۸۴ عَنْ اِمْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَيَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ اِلَّا شَدًّا۔

ایک عورت سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نالے کے اندر دوڑتے ہوئے دیکھا! اور آپ ارشاد فرماتے کہ نالے کو اندر سے دوڑ کر طے کرنا چاہیے۔

مَوْضِعُ الْمَشْيِ

کس کس جگہ پر اپنی اپنی رفتار سے چلے

۲۹۸۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب کوہ صفا سے اترتے تو آپ چلتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک نالے میں جھکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نالے سے نکلنے تک دوڑتے

مَوْضِعُ الرَّمَلِ

رمل کس جگہ پر کیا جائے۔

۲۹۸۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمَلَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ اس سے نکلنے تک دوڑتے رہے

۲۹۸۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِيْ عَنِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تاکہ مشرکین پر آپ کی قوت واضح ہو جائے۔ (کہ ہم بہترین طاقت ور ہیں)

اَلسَّعْیُ فِیْ بَطْنِ الْمَسِیْلِ

نالے کے اندر دوڑنا

۲۹۸۴ عَنْ اِمْرَاَۃٍ قَالَتْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْعٰی فِیْ بَطْنِ الْمَسِیْلِ وَ یَقُوْلُ لَا یُقْطَعُ الْوَادِیْ اِلَّا شَدًّا۔

ایک عورت سے مروی ہے اکہیں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نالے کے اندر دوڑتے ہوئے دیکھا! اور آپ ارشاد فرماتے کہ نالے کو اندر سے دوڑ کر طے کرنا چاہیئے

مَوْضِعُ الْمَشْیِ

کس کس جگہ پر اپنی اپنی رفتار سے چلے

۲۹۸۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰی حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاہُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْہُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب کوہ صفا سے اترتے تو آپ چلتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک نالے میں جھکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نالے سے نکلنے تک دوڑتے

مَوْضِعُ الرَّمَلِ

رمل کس جگہ پر کیا جائے۔

۲۹۸۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ رَمَلَ حَتّٰی خَرَجَ مِنْہُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ اس سے نکلنے تک دوڑتے رہے

۲۹۸۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَزَلَ یَعْنِیْ عَنِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

الصَّفَا حَتّٰی إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتّٰی إِذَا صَعِدَ مَشٰی۔

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ

۲۹۸۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

اَلتَّكْبِيرُ عَلَيْهَا

۲۹۸۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ كَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا

سے اُترتے جب آپ کے پاؤں مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ دوڑے جب آپ اوپر چڑھنے لگے اپنی سابقہ حسب معمول رفتار سے چلنے لگے

مروہ پر کونسی جگہ کھڑا ہو

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مروہ پر تشریف لائے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگا بعدازاں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد وھو علی کل شیء قدیر تین دفعہ ارشاد فرمایا پھر اللہ کا ذکر فرمایا تسبیح وحمد بیان کی پھر وہ دعا فرمائی جو اللہ جل جلالہ نے چاہا ہر بار ایسا ہی کیا حتی کہ آپ سعی سے فارغ ہو گئے

مروہ پر تکبیر کہنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا پر تشریف لے گئے آپ اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ معظمہ نظر آگیا بعدازاں اللہ جل شانہ کی توحید بیان فرمائی تکبیر کہی اور ارشاد فرمایا

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ له الملک وله الحمد یحیی و یمیت و ھو علی کل شیء قدیر۔

بعدازاں آپ نالے سے چلے حتی کہ آپ کے پاؤں مبارک جھکے تو آپ دوڑے جب اوپر چڑھے تو آپ اپنی رفتار سے چلنے لگے یہاں

حَتّٰی قَضٰی طَوَافَهٗ ۔

تک کہ عمرہ تو پڑھ کر تشریف لائے: وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ حضور طواف سے فارغ ہو گئے

كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قران اور تمتع میں کتنی دفعہ سعی کی جائے

۲۹۹۰ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے صفا اور مروہ میں فقط ایک ہی دفعہ سعی فرمائی

نوٹ، یہ حدیث شریف آپ کے بعد کے دوسرے عمل سے منسوخ ہے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے قارن کو جناب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی فرمانی چاہیئے

اَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

عمرہ کرنے والا بال کس جگہ کٹائے

۲۹۹۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِيْ عُمْرَتِهٖ عَلَى الْمَرْوَةِ ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ فرما چکے تو میں نے تیر کی پیکان سے آپ کے بال مبارک کاٹے

۲۹۹۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ اَعْرَابِيٍّ ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک اعرابی کے تیر سے کاٹے

كَيْفَ يُقَصِّرُ

بال کس طرح کاٹے جائیں

۲۹۹۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخَذْتُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِيْ بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ اَيَّامِ

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک تیر کے کناروں سے کاٹے جو میرے پاس تھا جب آپ حج کے دس دنوں میں طواف اور سعی

الْمُعْتَمِرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ۔

فرما چکے۔ قیس نے کہا کہ لوگ اِس حدیث کی روایت میں جناب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتے

نوٹ: کیونکہ وہ ایام حج میں اپنے خیال میں عمرہ ادا کرنا اچھا نہ سمجھتے۔

مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهْدٰى

جو شخص حج کا احرام باندھے اور قربانی کا جانور ساتھ لے جائے وہ کیا کرے

۲۹۹۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا اَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى اِحْرَامِهِ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کی نیت سے نکلے! جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف اور سعی فرمائی تو ارشاد فرمایا! جس شخص کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو وہ احرام کا محرم رہے! اور جس شخص کے پاس نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے

مَا يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَاَهْدٰى

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہو اور قربانی کا جانور لایا ہو وہ کیا کرے

۲۹۹۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَاَهْدٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَاَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ وَ

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں جناب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا! اور بعض نے عمرے کا احرام اور ہم قربانی کے جانور ساتھ لائے! تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لایا! تو وہ احرام کھول دے اور

مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ۔

جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا! میں عمرہ کا احرام باندھے تھی۔

٢٩٩٦ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَأَقَامَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيبِي ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ ہم حج کی لبیک پکارتے ہوئے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا! جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا! زبیر (میرے خاوند) کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھے رہے میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا۔ تو میں نے احرام کھول ڈالا! کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ بعد ازاں میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھی آپ نے فرمایا مجھ سے الگ رہئے میں نے عرض کیا کیا آپ کو اس بات کا خدشہ ہے کہ میں تم پر کود پڑوں گی (آپ کے احرام میں حائل ہوں گی۔ ایسا ہرگز نہیں۔)

اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں تاریخ سے قبل ساتویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا

٢٩٩٧ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعْرَانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرُّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هٰذِهِ رُغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ سے عمرے سے واپس تشریف لائے! تو آپ نے (لوگوں پر) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج مقرر فرمایا! ہم لوگ آپ کے ساتھ آئے جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو صبح کی اذان ہوئی! بعد ازاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ آپ نماز کی تکبیر ارشاد فرمائیں! اسی دوران آپ نے

بِجَدْعَاءَ لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ فِيهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ أَقْرَأُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى

پیچھے سے اونٹ کی آواز سنی آپ نے توقف فرمایا اور فرمایا! یہ تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے! جس کا نام جدعا ہے! حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کو حج میں تشریف لانا اچھا معلوم ہوا تو شاید جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی اونٹنی پر سوار ہو گئے آ گئے! جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ امیر ہو کر تشریف لائے ہیں یا کچھ پیغام لے کر آپ نے بتایا کہ مجھے جناب احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیغام دے کر روانہ فرمایا ہے! تاکہ میں اجتماع حج میں لوگوں کو سورۃ براءۃ سناؤں!

بعد ازاں ہم مکہ میں یوم الترویۃ میں ایک دن قبل! آئے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا! حج کے ارکان بیان فرمائے جب آپ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے! اور آپ نے سورۃ براءۃ سنائی یہاں تک کہ اسے ختم کیا پھر ابو بکر کے ساتھ نکلے جب عرفہ کا دن ہوا تو ابو بکر۔ اٹھے لوگوں کو خطبہ دیا اور احکام حج سنائے۔ جب فارغ ہوئے پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورت براءۃ سنائی حتی کہ اسے ختم کیا۔ بعد ازاں جب دسویں تاریخ آئی تو ہم عرفات سے واپس آ گئے! جب جناب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ واپس آئے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا!

اور قربانی کے احکام بتائے! جب آپ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے! اور سورت براءۃ سنائی یہاں تک کہ اسے ختم کیا! پھر جب بارھویں تاریخ

خَتَمَهَا۔

کو کوچ ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور خطبہ سنایا! اور بیان فرمایا کہ کوچ کس طرح کرنا چاہیے اور کنکریاں کس طرح ماری جائیں! بعد ازاں سب ارکان سکھلائے، جب فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کو سورت براءۃ... ! سنائی! یہاں تک کہ اسے ختم کیا۔

٢٩٩٨ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُورُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُونَ وَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ ہم مکہ مکرمہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے جب ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے! تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول ڈالو اور حج کو عمرہ کر دو! یہ سن کر ہم پریشان ہو گئے اور ہم پر یہ چیز گراں گزری جب اس امر کی اطلاع جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا! اے لوگو احرام کھول ڈالو! اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! اور جیسے تم نے کیا میں بھی کرتا! پھر ہم نے احرام کھول دیا: یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے جماع کیا! اور جو کام احرام کے بغیر کیے جانے والا تھا! وہ کیا! جب آٹھویں تاریخ (یوم الترویہ) آئی تو ہم نے مکہ مکرمہ سے نکل کر حج کی لبیک پکاری

مَا ذُكِرَ مِنْ مِنًى

منیٰ کا بیان

٢٩٩٩ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ أَنْزَلَنِي ظِلُّهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ

سیدنا حضرت محمد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں: آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میری طرف! مخاطب ہوئے: جب کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک درخت کے نیچے اترا تھا! آپ نے دریافت فرمایا! آپ اس درخت کے نیچے کیوں ٹھہرتے ہیں! میں نے عرض کیا سائے کے لیے

مِنْ مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَبَةُ وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهِ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا۔

آپ نے فرمایا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب آپ منا کے ان دو پہاڑوں کے درمیان ہوں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس کو سربہ یا حارث کی حدیث کے مطابق سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کے آنول کاٹے گئے ہیں

٣٠٠٠- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَفَتَحَ اللّٰهُ أَسْمَاعَنَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَأَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ جل جلالہ نے ہمارے کان کھول دیئے جو کچھ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہم اپنے ٹھکانوں سے اسے سنتے! اور جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حج کے مختلف طریقے بیان فرمانے شروع کیے! یہاں تک کہ ہم جمروں کے نزدیک پہنچے تو ہم نے انگلیوں سے کنکریاں مارنا شروع کیں اور مہاجرین کو مسجد میں آگے اترنے کا حکم فرمایا۔ اور انصار کو پیچھے! اترنے کا

أَيْنَ يُصَلِّي الْإِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

امام آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھے

٣٠٠١- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ۔

سیدنا حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ مجھے وہ روایت بیان فرمائیں جو آپ کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہو! آپ نے آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھی؟! انہوں نے فرمایا منیٰ میں نے پوچھا کوچ کے دن نماز عصر کہاں پڑھی! آپ نے فرمایا بطحا میں (یعنی محصب میں)

اَلْغُدُوُّ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَةَ

۳۰۰۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

۳۰۰۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

۳۰۰۴- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى اِلٰی عَرَفَاتٍ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِي التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمُلَبِّيْ يُلَبِّيْ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

۱۵۲۵- اَلتَّلْبِيَةُ فِيْهِ

۳۰۰۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

۱۵۲۶- مَا ذُكِرَ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

۳۰۰۶- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيْدًا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ فِيْهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ اُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ۔

۳۰۰۷- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا اَوْ اَمَةً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ

جو مکہ مکرمہ سے ایک میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

منیٰ سے عرفات کو جانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا اور کوئی لبیک۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا اور کوئی لبیک۔

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انسؓ سے کہا اور ہم دونوں چلے آتے تھے عرفات کو منیٰ سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج کے دن کے لبیک میں کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا نہ جانتے اور جو تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے اس لیے کہ مقصود اللہ کا ذکر ہے۔

عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا

محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انسؓ سے کہا نویں تاریخ صبح کو تم لبیک میں کیا کہتے ہو آج کے روز انہوں نے کہا میں آج کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ چلا ہوں کوئی ان میں سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونوں میں کوئی دوسرے پر اعتراض نہ کرتا۔

عرفے کے دن کی فضیلت

حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی: الیوم اکملت لکم دینکم یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ اور کسی دن اتنی لونڈیاں اور غلام آگ سے آزاد نہیں کرتا جتنے عرفے کے دن کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اس دن اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر اپنے

عَرَفَةَ وَ اَنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَ يَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ۔

بندوں پر فخر کرتا ہے۔ اور مہربانی سے ارشاد فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (میں نے انہیں بخش دیا اور اس سے مراد وہ بندے ہیں جو حج کرنے جاتے ہیں اور عرفات میں جمع ہوتے ہیں)

اَلنَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ یوم عرفہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ يَوْمَ النَّحْرِ وَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک یوم عرفہ، بقر عید کا دن، ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذالحجہ) یہ ہم مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

نوٹ:۔ تاہم عرفے کے دن روزہ رکھنا حرام نہیں اور باقی دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے! اور بعض کے نزدیک عرفے کے دن حاجی کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ تاکہ ارکان حج میں خلل نہ پڑے! اور جو شخص حاجی نہ ہو اس کے لیے درست ہے۔

اَلرَّوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ یوم عرفہ کو عرفات میں جلدی پہنچنا

۳۰۰۹ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ اِلَى الْحَجَّاجِ ابْنِ يُوْسُفَ يَاْمُرُهٗ اَنْ لَّا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِيْ اَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَ اَنَا مَعَهٗ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهٖ اَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ اِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهٗ مَا لَكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ الرَّوَاحَ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهٗ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ اُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً ثُمَّ اَخْرُجُ اِلَيْكَ فَانْتَظَرَهٗ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَبِيْ فَقُلْتُ اِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (بنو امیہ کے خلیفہ) عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا (اور حجاج اس وقت عبدالملک کا مقرر کردہ مکہ مکرمہ کا حاکم تھا) کہ وہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حج کے کاموں کی مخالفت نہ کرے۔ جب یوم عرفہ آیا تو جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوپہر ڈھلے ان کے پاس آئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا! اور ان کے پردے کے نزدیک آکر پکارا! کہ کہاں ہیں تو حجاج کسم کا ایک کپڑا! تہ بند کئے ہوئے نکلا! اور کہنے لگا اے ابو عبدالرحمٰن آپ کیا کہتے ہیں! آپ نے فرمایا اگر سنت کی پیروی کرنا چاہتے ہو تو چلو حجاج نے کہا: ابھی انہوں نے کہا ہاں! اس نے کہا میں غسل کر لوں پھر چلتے ہیں۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور میرے باپ کے

فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ

درمیان چلا! میں نے کہا اگر آپ سنت کی پیروی چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر فرمایئے! اور عرفات میں ٹھہر نے میں جلدی کیجیے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی! طرف دیکھنے لگے تاکہ ان سے پوچھ سکیں! انہوں نے کہا کہ یہ سچ کہتا ہے۔

اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ

عرفات میں لبیک کہنا

۳۰۱۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مقام عرفات میں جناب حضرت! عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا! آپ نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ لوگوں سے لبیک کی آواز سنائی نہیں دیتی میں نے بتایا کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ڈرتے ہیں (کہ آپ نے لبیک کہنے سے منع کیا ہے) یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمہ سے نکلے اور فرمایا لبیک اللھم لبیک، لبیک لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی میں سنت کو ترک کر دیا۔

اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

عرفات میں نماز پڑھنے سے قبل خطبہ پڑھنا

۳۰۱۱ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔

اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ

یوم عرفات کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دینا

۳۰۱۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ۔

مروی ہے! کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا، کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے دیکھا!

قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

۳۰۱۳ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پاس اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا چلئے اگر آپ سنت کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور میں آپ کے ساتھ تھا! اس نے پوچھا! ابھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! ہاں! سالم نے کہا میں نے حجاج سے کہا اگر آپ آج کے دن سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر کرو! اور نماز جلدی پڑھو! جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! سچ کہتا ہے

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھنا

۳۰۱۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنے وقت مقررہ پر ادا فرماتے ہاں مگر مزدلفے اور عرفات میں

نوٹ: دوسری احادیث شریفہ کے مطابق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت پڑھتے اور مزدلفے میں مغرب و عشاء ملا کر عشاء کے وقت میں پڑھ لیتے!

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا

٣٠١٥ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفات میں میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! آپ نے دعا مانگنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اسی دوران اونٹنی واپس آئی تو اس کی نکیل چھوٹ گئی! آپ نے اپنے ایک دست مبارک سے نکیل پکڑی اور ایک ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔

٣٠١٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيُسَمُّونَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَأَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کے بعض لوگ مزدلفے میں ٹھہرتے اور عرب کے باقی ماندہ سب لوگ عرفات میں ٹھہرتے! اور مزدلفہ کو حمس کہتے تھے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ٹھہرنے پھر وہاں سے لوٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ آپ وہاں سے واپس آئیں جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں

نوٹ، حمس احمس کی جمع ہے جس کے معنی سختی کے ہیں کیونکہ قریشی اپنے دین پر سخت تھا ہے۔ اس لیے حمس کہتے تھا!

٣٠١٧ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذَا إِنَّمَا هَذَا مِنَ الْحُمْسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا اور میں اسے تلاش کرنے کے لیے عرفات پر عرفہ کے دن چلا! میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں ٹھہرے ہوئے پایا۔ میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا یہ تو قریشی سخت لوگوں میں سے ہیں

نوٹ، انہیں مزدلفہ میں ٹھہرنا چاہیے تھا! جو حرم شریف کے اندر ہے! عرفات میں نہیں قریش کہتے تھے ہم اللہ والے ہیں! لہذا اللہ کے حرم سے باہر قیام پذیر نہیں ہوں گے

۳۰۱۸ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيدًا مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

سیدنا حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے دور تھے اسی دوران ابن مربع ہمارے پاس آئے اور کہنے لگا کہ مجھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرف بھیجا ہے، حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سابقہ زمانے کے مقرر شدہ ٹھکانوں پر رہو کیونکہ تم جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہو۔

۳۰۱۹ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وہ جناب جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

فَرْضُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں قیام کرنا فرض ہے

۳۰۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ نَاسٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اسی دوران بعض لوگ آ کر آپ سے حج کے متعلق پوچھنے لگے آپ نے ارشاد فرمایا۔ حج عرفات میں ٹھہرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات مزدلفے کی رات کی صبح سے پہلے پا لی اس کا حج پورا ہو گیا

نوٹ: مزدلفے کی رات سے پہلے یعنی دسویں کی رات سے پہلے مراد ہے اس کا حج پورا ہو گیا خواہ وہ ایک گھڑی کے لیے اس وقت میں عرفات کے اندر قیام پذیر ہو۔

۳۰۲۱ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ عَرَفَاتٍ وَرِدْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَأْسَهُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ۔

عرفات سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ تو آپ کو لے کر اونٹنی چلی اس وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ہوئے تھے۔ بہرحال سر سے اونچے نہ تھے۔ آپ اسی ہیئت میں چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے

۳۰۲۲ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيفُهُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى أَنَّ ذِفْرَاهَا لَيَكَادُ يُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے۔ اور میں آپ کے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ گئے (تاکہ اسے آہستہ چلائیں) حتیٰ کہ اس کے کانوں کی جڑیں پالان کے نزدیک آ گئیں۔ اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے! اے لوگو اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کرو یعنی آرام سے چلو کیونکہ اونٹ دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں ہے۔

نوٹ:۔ اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کرو یعنی آرام سے چلو کیونکہ اونٹ دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں بلکہ اس کے برعکس اس طرح لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ ہجوم ہوتا ہے۔

اَلْاَمْرُ بِالسَّكِيْنَةِ فِي الْاِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے واپس آتے وقت آہستہ چلنے کا حکم

۳۰۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَنَقَ نَاقَتَهُ حَتَّى أَنَّ رَأْسَهَا لَيَمَسُّ وَاسِطَةَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے۔ تو آپ نے اپنی اونٹنی کی نکیل یہاں کھینچی یہاں تک کہ اس کا سر پالان کی لکڑی کو چھونے لگا! اور آپ عرفہ کی شام لوگوں سے ارشاد فرماتے آہستہ آہستہ چلو۔

۳۰۲۴ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سے مروی ہے۔ کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے! آپ نے عرفے کی شام کو اور مزدلفے کی صبح کو فرمایا! جب لوگ رخصت ہوئے اے لوگو آرام کرو اور آپ اپنی اونٹنی کو لائے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ بطن محسر میں تشریف لائے! جو منیٰ میں ہے! آپ نے ارشاد فرمایا! تم اپنے آپ پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں ہی کے لیے لازم کرلو۔ بعد ازاں آپ مسلسل لبیک ارشاد فرماتے رہے! یہاں تک آپ نے جمرۂ عقبہ کو مارا! اس وقت سے لبیک ختم فرمائی۔

۳۰۲۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اطمینان سے عرفات سے واپس تشریف لائے! اور بطن محسر میں آپ نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا! (بطن محسر منیٰ اور مزدلفے کے درمیان وادی ہے) اور لوگوں کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا۔

۳۰۲۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَجَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللّٰهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ أَيُّوبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے! اور آپ ارشاد فرماتے تھے: اے اللہ کے بندو! اطمینان اور تسلی سے چلو! آپ ہاتھ سے اشارہ فرماتے! ایوب رضی اللہ عنہ نے جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

❊ ❊ ❊

كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے کسطرح چلنا چاہیئے

۳۰۲۷ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کسطرح چلتے تھے! آپ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عنق (درمیانی چال) سے چلتے جب آپ جگہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق

الْعَنَقِ۔

۳۰۲۸ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ اِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلَّى اَمَامَكَ۔

سے زیادہ ہے
سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس تشریف لائے تو آپ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف چلے۔ میں نے سوچا کہ میں نماز مغرب پڑھ لوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نماز کی جگہ آگے ہے۔

۳۰۲۹ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءً خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى صَلَّى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اُترے جہاں سردار اُترتے ہیں! آپ رفع حاجت سے فارغ ہوئے بعد ازاں ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز آگے پڑھیں گے! جب ہم مزدلفہ میں پہنچے تو ابھی آخری لوگ اُترے بھی نہ تھے کہ آپ نے نماز پڑھ لی

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

۳۰۳۰ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع فرمایا! (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۳۰۳۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع فرمایا۔ (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۴۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفے میں ایک ہی اقامت سے جمع فرمایا۔ اور آپ نے ان کے درمیان نوافل نہیں پڑھے۔ اور نہ ہی ہر ایک کے بعد نفل پڑھے!

۴۲۳ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ الْعِشَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكْعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ کے باپ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو جمع فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہ پڑھی مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں! بعد ازاں عشا کی دو رکعتیں پڑھیں! اور جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے رہے یہاں تک آپ اللہ جل جلالہ سے مل گئے (وفات تک)

۴۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفے میں ایک ہی تکبیر سے پڑھی!

۴۲۵ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَدِفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ اَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى بَلَغْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَنَاخَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ فَاَنَاخُوْا فِيْ مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ اَحَلَّ النَّاسُ فَنَزَلُوْا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلٰى رِجْلَيَّ

سیدنا حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اور عرفہ کی شام کا وقت تھا! میں نے پوچھا آپ نے کیا کیا! آپ نے فرمایا ہم عرفات سے چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفے میں پہنچے۔ وہاں آپ نے اپنی سواری بٹھائی۔ بعد ازاں نماز مغرب پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا! ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے ابھی وہ سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء پڑھی پھر جب صبح ہوئی تو لوگ

فِيْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ وَ رِدَافُهُ الْفَضْلُ۔

آئے تو ہیں قریش کے آگے پیدل چلنے والوں کے ساتھ چلا! اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور کے ساتھ سوار ہوئے

تَقْدِيْمُ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ اِلٰى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفہ میں عورتوں اور بچوں کو پہلے سے اپنے ٹھکانوں میں پہنچا دینا تاکہ ہجوم میں اِن کو تکلیف نہ ہو

۳۰۲۶ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا! جن کو! جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر مزدلفہ کی رات کے وقت آگے بھیج دیا۔

۳۰۲۷ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا۔ جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر رات کے وقت مزدلفہ آگے بھیج دیا

۳۰۲۸ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِيْ هَاشِمٍ اَنْ يَّنْفِرُوْا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف لوگوں کو رات کے وقت ہی مزدلفے سے نکل جانے کا حکم فرمایا

نوٹ:۔ یہ حکم اس لیے تھا تاکہ دن میں ہجوم کی تکلیف نہ ہو! ضعیف لوگوں سے مراد عورتیں اور بچے ہیں!!

۳۰۲۹ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَغَلِّسَ مِنْ جَمْعٍ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منہ اندھیرے مزدلفے سے منیٰ چلے جانے

إِلَى مِنًى۔

۳۰۴۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى۔

کا حکم فرمایا

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مزدلفے سے اندھیرے ہی منیٰ کو چلے آتے

اَلرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

عورتوں کو فجر سے قبل مزدلفہ سے واپس آنے کی اجازت

۳۰۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِي الْإِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِأَنَّهَا كَانَتْ امْرَأَةً ثَبِطَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ سے فجر سے قبل اجازت بخشی کیونکہ آپ کمزور عورت تھیں

اَلْوَقْتُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں نماز فجر کس وقت پڑھی جائے

۳۰۴۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةً قَطُّ إِلَّا لِمِيقَاتِهَا إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ آپ نے بے وقت نماز پڑھی ہو۔ مگر آپ نے مغرب اور عشا کی نماز مزدلفے میں پڑھی اور نماز فجر بھی اس دن قبل از وقت پڑھی

فِيمَنْ لَمْ يُدْرِكْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ الْإِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفے میں جس شخص کو فجر کی نماز جماعت سے نہ ملے

۳۰۴۳ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهٖ هٰهُنَا ثُمَّ أَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ۔

سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں ٹھہرتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز فجر کی یہ نماز اس جگہ ہمارے ساتھ پڑھی۔ بعدازاں وہ ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا اور اس سے قبل وہ رات یا دن میں نو تاریخ کو عرفات میں ٹھہرا اس کا حج مکمل ہوگیا

۳۰۴۴: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰى يُفِيْضَ مِنْهَا فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْإِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مزدلفہ کو امام اور لوگوں کے ساتھ وہاں سے واپس آنے تک پا یا اس نے حج کو پالیا اور جس شخص نے امام اور لوگوں کے ساتھ نہ پایا اس نے حج نہ پایا۔

۳۰۴۵: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ لَمْ أَدَعْ جَبَلًا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ وَقَضٰى تَفَثَهٗ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آتا ہوں۔ میں نے ایسا کوئی ٹیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں: تو کیا میرا حج مکمل ہوگیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات میں رات یا دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہوگیا: اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا

۳۰۴۶: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتّٰى يُفِيْضَ وَأَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهٗ

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرا حج مکمل ہوگیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جس شخص نے ہمارے

ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات

وَقَضٰى تَفَثَهٗ۔

میں رات یا دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا!

۳۰۴۷۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِيْ وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا وَقَدْ أَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهٗ وَتَمَّ حَجُّهٗ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا!! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آتا ہوں اور میں نے سواری کو عاجز کر دیا اور خوب مشقت اٹھائی۔ میں نے کوئی ایسا ٹیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں! تو کیا میرا حج مکمل ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات میں ٹھہرا۔ تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا۔

۳۰۴۸۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَأَمَرُوْا رَجُلًا فَسَأَلَهٗ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ حَجَّهٗ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِهَا فِي النَّاسِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے مروی ہے۔ کہ میں میدان عرفہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا! عرفہ میں نجد کے کچھ لوگ حاضر ہوئے! انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے حج کے متعلق دریافت کرے! آپ نے فرمایا۔ حج کیا ہے! عرفات میں ٹھہرنا۔ جو شخص دسویں رات تک بھی فجر نکلنے سے قبل عرفات میں آجائے اس نے حج پا لیا! اور منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے! اور دو دن میں چلا جائے! اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر سے جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں بعد ازاں آپ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا! کہ لوگوں کو اس کی طرف بلائے اور پکارے

۳۰۴۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

اَلتَّلْبِيَةُ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفے میں لبیک کہنا

۳۰۵۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم مزدلفے میں تھے میں نے اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کو جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی اس مقام پر یہ ارشاد فرماتے سنا لبیک اللھم لبیک۔

وَقْتُ الْاِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کس وقت لوٹا جائے

۳۰۵۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ اَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا اہل جاہلیت کے لوگ جب تک سورج نہ نکلتا مزدلفہ سے نہ لوٹتے اور کہتے اے ثبیر چمک جا (ثبیر مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس تشریف لائے۔

نوٹ: کمزور لوگوں کو اس امر کی اجازت ہے، کہ وہ مزدلفہ سے رات ہی کے وقت واپس چلے جائیں اور صبح کی نماز دسویں تاریخ کو منیٰ میں ہی آکر پڑھیں۔

۳۰۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ضعیف لوگوں کے ساتھ روانہ کیا اور ہم نے صبح کی نماز منیٰ میں آکر پڑھی۔ اور جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

۳۰۵۳ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

وَدِدْتُ أَنِّي اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًى وَرَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ۔

سے مروی ہے: کہ میں نے چاہا کہ میں بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح اجازت لیتی جیسے سودہ نے اجازت لی تھی! اور میں نماز فجر منیٰ میں لوگوں کے آنے سے پہلے پڑھتی! اور حضرت سودہ تو ایک بھاری بھر کم عورت تھیں! آپ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے اجازت بخشی آپ نے نماز فجر منیٰ میں ادا فرمائی اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں ماریں!

۳۰۵۴ عَنْ مَوْلَى الْأَسْمَاءِ بِنْتِ (۱) أَبِي بَكْرٍ قَالَ جِئْتُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ مِنًى هُوَ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا بِمِنًى بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ هَذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ایک غلام سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ منیٰ میں اندھیرے میں آیا۔ میں نے پوچھا کہ ہم منیٰ میں اندھیری رات کو پہنچے! حالانکہ دن کے وقت آنا چاہیے تھا! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا! ہم اس شخص کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے جو آپ سے بہتر بہتر تھا۔

۳۰۵۵ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ نَاقَتَهُ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے !! دریافت کیا اور میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کسطرح چلتے تھے جب آپ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ کو چلاتے! اور جگہ خالی دیکھتے تو آپ اپنی سواری کو دوڑاتے

۳۰۵۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام اور مزدلفے کی صبح کو واپس تشریف لائے ! تو ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! آرام اور اطمینان سے چلو! اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب آپ منیٰ میں تشریف لائے! اور بطن محسر میں

يَرْمِيْ بِهِ الْجَمْرَةَ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

آتے تو ارشاد فرمایا۔ جمرے پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے۔

اَلْاِيْضَاعُ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

بطن محسر میں اونٹ کو جلدی دوڑانا

۳۰۵۷ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو وادی محسر میں جلدی دوڑایا۔

نوٹ: وادی محسر منیٰ کے نزدیک مزدلفے سے آتے ہوئے ایک جگہ کا نام ہے۔ وادی محسر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس وادی میں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر رک گیا تھا۔

۳۰۵۸ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے کہا ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور حضور علیہ السلام کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور علیہ السلام سورج نکلنے سے پہلے مزدلفے سے واپس تشریف لائے۔ آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ بٹھالیا! جب آپ وادی محسر میں تشریف لائے تو آپ نے اونٹ کو ذرا تیز کیا بعد ازاں آپ درمیانی راستوں سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہیں! یہاں تک کہ آپ اس جمرہ کے نزدیک تشریف لائے جو درخت کے نزدیک ہے! آپ نے وہاں سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر ارشاد فرمائی اور وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں!

اَلتَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ

چلتے وقت لبیک کہنا

۳۰۵۹ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ۔

سے مروی ہے۔ کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریوں کو مارا۔

۳۰۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریوں کو مارا۔

۳۰۶۱ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ ۔

سیدنا حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے حضور علیہ السلام نے کنکریاں مارنے کی صبح کو ارشاد فرمایا اور آپ اونٹنی پر سوار تھے میرے لیے کنکریاں جمع کر دو میں نے آپ کے لیے چن لیں جنہیں دو انگلیوں سے پھینکا جاتا! جب میں نے وہ کنکریاں (چھوٹی چھوٹی) حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رکھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح کنکریاں مارو۔ اور دین میں سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ دین میں تشدد (سختی) کرنے سے ہلاک ہو گئے۔

مِنْ أَيْنَ يُلْقَطُ الْحَصٰى

کنکریاں کس جگہ سے چنی جائیں

۳۰۶۲ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ عرفے کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو واپس آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: کہ اے لوگو ٹھہرو! اور اطمینان سے چلو اور آپ اونٹنی کو روکے ہوئے تھے! جب آپ منیٰ میں تشریف لائے! اور وادی محسر میں اترے تو ارشاد فرمایا اپنے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں لازم کر لو!

يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

جن سے تم جمرے کو مارتے ہو: اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرماتے جیسے انسان کنکریاں پھینکتا ہے:

قَدْرُ حَصَى الرَّمْيِ

کتنی بڑی کنکریاں مارے

۳۰۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيَى تَحْرِيكَهُنَّ فِي يَدِهِ بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کی صبح کو مجھے ارشاد فرمایا اور آپ اونٹ پر سوار تھے کہ میرے لیے کنکریاں چنو: میں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں آپ کے لیے چنیں اور آپ کے دست مبارک میں رکھیں: آپ انہیں ہاتھ سے حرکت دیتے: اس حدیث شریف کے راوی یحییٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسطرح دست مبارک کو ہلاتے تھے

الرُّكُوبُ إِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالُ الْمُحْرِمِ

سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا

۳۰۶۴ عَنْ أُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا يَقُودُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهُ يُظِلُّهُ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ قَوْلًا

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے ہیں اور سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ گرمی کے سبب اپنے کپڑے سے آپ پر سایہ فرمائے ہوئے ہیں آپ احرام باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں بعد ازاں لوگوں کو خطبہ سنایا اور اللہ جل شانہ

كَثِيْرًا۔

۳۰۶۵ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَّهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ

۳۰۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى بَعِيْرِهٖ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا۔

وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

۳۰۶۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمٰى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

اَلنَّهْيُ عَنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

۳۰۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۳۰۶۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَهْلَهٗ وَ

کی تعریف اور حمد بیان فرمائی۔

سیدنا حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یوم نحر کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے۔ آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جو سفید و سرخ رنگ کی تھی! اور آپ نہ مارتے نہ ہی ارشاد فرماتے ہٹو ہٹو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹ پر سے جمرے کو مارتے تھے اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے احکام سیکھ لو شاید اس سال کے بعد میں حج نہ کروں۔

جمرہ عقبہ پر دسویں تاریخ کو کس وقت مارا جائے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماریں! اور دسویں کے بعد گیارھویں بارھویں کو سورج ڈھلے ماریں!

سورج نکلنے سے قبل کنکریاں مارنے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم عبدالمطلب کے نوجوانوں کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ فرمایا۔ آپ ہماری رانوں پر مارتے اور ارشاد فرماتے! اے میرے بچو جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا۔ یہاں تک کہ سورج نکلے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ

أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ۔

وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو آگے روانہ فرمایا اور فرمایا کہ جب تک سورج نہ نکلے وہ کنکریاں نہ ماریں

اَلرُّخْصَةُ فِي ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کیلیے سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت

۳۰۶۱ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ إِحْدَى نِسَائِهِ أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَأْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِي مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کو مزدلفے سے کوچ کر جانے کا حکم فرمایا اور بعدازاں اسی رات کو جمرہ عقبہ کے پاس آکر رمی کرنے کا حکم اور پھر اپنی منزل پر آنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عطا بھی ایسا ہی کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے وصال فرمایا

اَلرَّمْيُ بَعْدَ الْمَسَاءِ

شام ہونے پر رمی کرنا۔

۳۰۶۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ أَيَّامَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے منیٰ کے دنوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ حج کے مسائل کے متعلق دریافت کرتے آپ ارشاد فرماتے کوئی حرج نہیں! ایک شخص نے کہا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈایا۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں! دوسرے نے کہا شام ہونے پر میں نے کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

رَمْيُ الرِّعَاءِ

اونٹ چرانے والوں کی رمی کا بیان

۳۰۶۲ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا

جناب حضرت ابوالبداح بن عدی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو ایک دن رمی کرنے اور

یَوْمًا۔

ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت فرمائی۔

نوٹ: کیونکہ وہ ہر روز منیٰ میں نہیں آسکتے تھے! اور اپنے اونٹوں کو چرانے کے لیئے دُور دُور جاتے تھے۔

۳۰۰۳ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ الَّذَيْنِ بَعْدَهُ يَجْمَعُوْنَهُمَا فِيْ اَحَدِهِمَا

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو منیٰ میں رات کے وقت ٹھہرنے کی اجازت فرمائی تاکہ وہ بقر عید کے دن، یعنی دسویں تاریخ رمی کریں! بعد ازاں دو دن کی ایک دن باندھ لیں۔

اَلْمَكَانُ الَّذِيْ يُرْمٰى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں

۳۰۰۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ رَمٰى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا! کہ گھاٹی کے اوپر سے جمرہ پر کنکریاں پھینکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس ہستی پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی اس نے یہاں سے رمی کی۔ (یعنی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے)

۳۰۰۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ هٰهُنَا مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ آپ کے بائیں جانب تھا! اور عرفات دائیں طرف! اور ارشاد فرمایا یہ ان کا مقام ہے جن پر سورت بقرہ نازل ہوئی!

۳۰۰۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادی کے اندر سے سات کنکریاں جمرہ کو عقبہ ماریں پھر ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ ان کا مقام ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۷۷ عَنِ الْاَعْمَشِ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ قُوْلُوْا السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ اِنَّ اُنَاسًا يَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ رَاَيْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى۔

سیدنا حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حجاج سے سنا اس نے کہا! سورۃ بقرہ نہ کہو بلکہ یہ کہو کہ وہ سورت جس میں بقر کا ذکر آیا ہے! میں نے ابراہیم سے بیان کیا! آپ نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے! جب انہوں نے جمرہ عقبہ میں کنکریاں پھینکیں آپ وادی کے اندر آئے اور جمرے کو سامنے کر کے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر ارشاد فرمائی! میں نے پوچھا بعض لوگ کنکریاں مارنے کے لیے پہاڑ پر چڑھتے ہیں انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی آپ نے یہیں سے رمی فرمائی!

۳۰۷۸ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارتے تھے۔

۳۰۷۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکتے تھے۔

عَدَدُ الْحَصٰى الَّتِيْ يَرْمِيْ بِهَا الْجِمَارَ

کتنی کنکریاں ماری جائیں

۳۰۸۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى النَّحْرِ فَنَحَرَ۔

اس جمرے پر سات کنکریاں ماریں جو درخت کے نزدیک ہے! آپ نے ہر کنکری مارتے وقت وادی کے اندر سے تکبیر ارشاد فرمائی! بعدازاں آپ قربانی کی جگہ پر تشریف لائے اور قربانی فرمائی۔

۳۰۸۱ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کے واپس آگئے ہم میں سے کوئی شخص تو کہتا کہ میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی کہتا میں نے چھ کنکریاں ماریں! اور کسی نے دوسرے کی عیب جوئی نہیں کی۔

۳۰۸۲ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ سَبْعٍ۔

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کنکریوں کے متعلق دریافت کیا! آپ نے فرمایا مجھے یاد نہیں کہ! جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات۔

اَلتَّكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

۳۰۸۳ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں جناب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک جمرہ عقبہ پر سات دفعہ کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر ارشاد فرمائی۔

قطع المحرم

اَلتَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

کنکریاں مارنے پر تلبیہ ختم کرنا

۳۰۸۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رَدِفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا! میں سنتا رہا اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے۔ حتی کہ آپ نے جمرہ

جمرہ پر کنکریاں پھینکیں! اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی۔

۳۰۸۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا (یعنی ساتھ سوار تھا) اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتے کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں (اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی!)

۳۰۸۶ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

سیدنا حضرت نقل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا (یعنی ساتھ سوار تھا) اور آپ! لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتےٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں! (اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی۔)

الدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا

۳۰۸۷ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے! کہ ہمیں اطلاع ملی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے تو آپ اس جمرے سے ابتداء کرتے! جو منےٰ کے نزدیک ہے! آپ اس پر سات کنکریاں مارتے! اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر ارشاد فرماتے۔ بعدازاں آپ آگے بڑھتے اور قبلہ رخ کھڑے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بعد آپ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور بڑی دیر تک کھڑے رہتے بعدازاں آپ!

الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْا ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

دوسرے جمرے کے پاس تشریف لا کر اسے سات کنکریاں مارتے۔ اور ہر کنکری پر اللہ اکبر فرماتے۔ پھر آپ بائیں طرف پھرتے۔ اور قبلہ کے سامنے رخ انور کر کے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے بعد ازاں آپ جمرہ عقبہ کے پاس تشریف لاتے اسے سات کنکریاں مارتے (جو منیٰ میں سب سے آخر میں ہے) آپ اس پر سات کنکریاں مارتے اور وہاں نہ ٹھہرتے۔ زہری رح نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت سالم رح سے سنی وہ اپنے باپ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

محرم جب کنکریاں مار چکے تو وہ کیا کیا کام کر سکتا ہے

۳۰۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ قِيْلَ وَالطِّيْبُ قَالَ اَمَّا اَنَا فَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ اَفَطِيْبٌ هُوَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کنکریاں ماریں تو سب چیزیں درست اور جائز ہو گئیں (جو احرام میں ممنوع تھیں) ہاں مگر عورتوں سے جماع کرنا بروز طواف زیارت کے بعد درست ہو گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ خوشبو لگانا بھی درست ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتے ہوئے دیکھا اور مشک خوشبو ہے۔

(آخر المناسک) (مناسک حج ختم ہوئے)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ الْجِهَادِ — کتاب جہاد کے متعلق

۳۰۸۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں! کہ جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے نکالے گئے یعنی ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق! رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا! إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی؟ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا یعنی ان لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے مشرک لڑتے ہیں۔ الخ

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے خیال کیا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت شریفہ جہاد میں سب سے پہلے نازل ہوئی!!

نوٹ۔ مسلمانوں کو اس آیت شریفہ کے نازل ہونے سے پہلے جہاد کا حکم نہیں تھا کفار نہیں ستاتے تکلیف و ایذا دیا کرتے تھے! اور مسلمان حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتے تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ صبر کرو! ابھی خداوند قدوس کا حکم نہیں ہوا کہ میں جہاد کروں! جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو جہاد شروع ہوا!

۳۰۹۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي عِزَّةٍ وَنَحْنُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اور آپ کے دوست جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے! جب آپ مکہ مکرمہ تشریف رکھتے تھے! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جس دور میں ہم مشرک تھے تو ہم

مُشْرِكُوْنَ فَلَمَّا اٰمَنَّا صِرْنَا اَذِلَّةً فَقَالَ اِنِّيْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللّٰهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَمَرَنَا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

معزز تھے تو جب ہم ایمان لائے ہیں ذلیل ہو گئے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں لوگوں کی غلطیوں کو معاف کروں تو تم نہ لڑو بعد ازاں جب ہمیں اللہ جل جلالہٗ مدینہ منورہ لے گیا تو وہاں کافروں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا! اس وقت بعض لوگ لڑائی سے ڈرے! تب اللہ جل شانہٗ نے قرآن مجید کی یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا! جن سے پہلے ارشاد فرمایا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز پڑھا کرو۔

نوٹ: یہ اس وقت کی بات ہے جب احکام جہاد کے متعلق حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ جب جہاد فرض ہوا اور لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح خوفزدہ ہونے لگا جیسے اللہ جل شانہٗ سے ڈرتا ہے! یا اس سے زیادہ اور وہ کہنے لگے اے پروردگار! تو نے ہم پر لڑائی کو کیوں فرض کیا اور ہمیں تھوڑی سی مدت اور زندہ کیوں نہیں رہنے دیا۔

تو یہ حکم فرمایا گیا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرما دیجئے! دنیا کا مزہ بہت قلیل ہے! اور پرہیزگار کے لیے آخرت بہتر ہے! اور تم پر ایک رتی برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا! یعنی جب تک مسلمان مکہ مکرمہ میں تھے اور کافروں کی ایذائیں برداشت کرتے تو لڑائی کی اجازت چاہتے! بعد ازاں جب جہاد کا حکم ہوا تو خوش ہونا چاہیے تھا بعض بزدل اور کچے دل کے لوگ چھپانے لگے اور موت سے خوفزدہ ہوئے اور اللہ جل جلالہٗ سے ڈرنے کی بجائے وہ کافروں سے زیادہ ڈرنے لگے۔

۳۹۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے جامع کلمات دیئے گئے! (یعنی قرآن اور حدیث جن کے الفاظ مختصر ہیں اور ان کے معانی بہت جامع ہیں! اور جامع اس عبارت کو کہتے ہیں جس میں لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت زیادہ ہوں) اور رعب و دبدبہ اور دھاک سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہٗ نے کافروں کے دلوں میں میرا

اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ أَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

دہشت ڈال دی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں :-
جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو

نوٹ :- اس سے مراد روم ایران اور مصر و شام کے خزانے ہیں! جو اللہ جل شانہٗ نے مسلمانوں کو عنایت فرمائے! اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں دکھا دیا!! اسی خواب کے مطابق مسلمانوں نے یہ سب ملک فتح کیے! اور وہاں کے خزانے تصرف میں لائے

۲۹۱۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!! مجھے جامع کلمات دیے گئے
رعب و دبدبہ اور دھاک سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہٗ نے کافروں کے دلوں میں میری دہشت ڈال دی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں
جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو!

۲۹۱۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!! مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا جب تک وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ نہ کہہ لیں پس جس شخص نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کہا اس نے اپنا مال و جان مجھ سے بچا لیا اگر کسی کے حق کے بدلے اور اس کا حساب خداوند قدوس کے ذمے ہے!

نوٹ :- یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ طیبہ پڑھ لیا تو اس کی جان بچ گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا! اگر کسی کا خون کر کے

تو اس کے بدلے اُسے قتل کیا جائے گا اور وہ کسی کے مال کا ضامن ہوگا تو پھر اس کا مال دلایا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے ظاہر میں کلمہ پڑھا ہے اور دل میں یقین نہیں کیا تو خدا اُسے سمجھے گا۔ حاکم اور قاضی کو دلوں کے حال دریافت کرنے کا حکم نہیں۔

۲۰۹۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رض یَا اَبَابَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّیْ نَفْسَهٗ وَ مَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَی اللّٰهِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزَّکٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْا فِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہو گئے۔ بعض کا فر ہونا تھا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ان لوگوں سے کسطرح جہاد فرمائیں گے جبکہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسطرح ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے! یہاں تک کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہیں تو جس شخص نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا اس نے اپنے مال اور جان کو بچا لیا! مگر کسی حق کے بدلے (قصاص یا حد میں) اور اس کا حساب اللہ جل شانہٗ کے ذمے ہے! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں بے شک اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے! خدا کی قسم یہ لوگ اگر بکری کا بچہ نہ دیں گے جو یہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں دیا کرتے تھے! تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا (یہ سن کر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا) خدا کی قسم یہ امر میری نظر میں نہیں ہے! مگر اس لیے اللہ جل شانہٗ بزرگ اور عزت والے نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ اقدس جہاد کے لیے کھول دیا ہے! اور میں سمجھا ہوں کہ حق یہی حکم ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شرع شریف نے جان اور مال پر جو حق لگا دیئے ہیں اگر کوئی شخص ان حقوق کو ادا نہ کرے تو اسے سزا دینا ضروری ہے

۳۰۹۵ عن أبي هريرة قال لما اجتمع أبو بكر لقتالهم فقال عمر رضي الله عنه يا أبا بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها قال أبو بكر رضي الله عنه لأقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة والله لو منعوني عناقا كانوا يؤدونها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها قال عمر رضي الله عنه فوالله ما هو إلا أن رأيت أن الله تعالى قد شرح صدر أبي بكر لقتالهم فعرفت أنه الحق۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جہاد کا ارادہ فرمایا! تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اے ابوبکر آپ ان لوگوں سے کیسے جہاد کرتے ہیں حالانکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے! یہاں تک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ جب انہوں نے کلمہ کہا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا! مگر خون ناحق کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا! یا مال کا ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جائے گا! اور اسی طرح حد زنا وغیرہ میں بھی کوئی رعایت نہ کریں گے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! میں اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا! خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھے بکری کا وہ بچہ بھی نہ دیں گے جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دیا! کرتے تھے تو میں ضرور انہیں ماروں گا [illegible] کر! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! خدا کی قسم میرے سینے میں یہ امر نہیں! مگر اللہ جل جلالہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ ان سے جہاد کے لیے کھول دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حق اسی طرح ہی ہے!

عن أنس بن مالك قال لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب قال عمر يا أبا بكر كيف تقاتل العرب فقال

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو عرب کے لوگ مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابوبکر کس طرح آپ عربوں کو مارتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رض نے

أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

جواب دیا کیونکہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس امر کی شہادت دیں کہ اللہ جل شانہٗ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اس بات کی گواہی دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں! نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں! خدا کی قسم اگر یہ لوگ وہ بکری کا بچہ نہ دیں گے جو وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں انہیں قتل کروں گا! یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے خدا کی طرف سے ہے! مجھے بھی معلوم ہو گیا کہ حق اسی طرح ہے۔

نوٹ: جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ عمران القطان حدیث شریف ھذا میں قوی راوی نہیں اس کے برعکس اس سے پہلی روایت ٹھیک ہے راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے الفاظ میں تبدیلی آگئی ہے۔

۳۰۹۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۳۰۹۸۔ عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

(ترجمہ پہلے گزرا)

۳۰۹۹۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے! یہاں تک کہ وہ کلمہ شریف پڑھیں پھر جس شخص نے کلمہ کہا اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے بچا لیا لیکن میں اس مال اور جان کا حق نہ چھوڑوں گا۔ اور اس کا حساب اللہ جل شانہٗ کے ذمے ہے

۳۱۰۰۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مشرکین سے مال، ہاتھ اور زبان سے جہاد کرو۔

التَّشْدِيْدُ فِيْ تَرْكِ الْجِهَادِ

جہاد کے چھوڑنے کی سختی اور شدت کا بیان

۳۱۰۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ نِفَاقٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص ایسی حالت میں فوت ہوا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں نیت جہاد کی تو اس کی موت منافقوں کے طریقے پر ہوگی۔

نوٹ، جو شخص سچا مسلمان ہوگا! دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ چاہے گا! تو وہ کافروں سے اللہ کے لیے جہاد کرے گا! اگر سامان نہ ہوگا تو وہ اپنے دل میں اس کا ارادہ رکھے گا! اور جو شخص دل میں کبھی جہاد کا خیال نہ رکھے گا! معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے۔ ایمان کامل نہیں اور دل میں قصد کرنے کا یہ نشان ہے کہ وہ جہاد کے اسباب جیسے ہتھیار بنوانا اور مول لینا یا گھوڑے کی سواری سیکھنا اور کار آمد اشیاء رکھنا وغیرہ۔

الرُّخْصَةُ عَنِ السَّرِيَّةِ

لشکر کے ساتھ جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت

۳۱۰۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مجھ سے پیچھے رہ جانا بعض مسلمانوں کو ناگوار گزرتا اور میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر انہیں سوار کروں تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں

نوٹ، سریہ اس جہاد کو کہتے ہیں کہ مجاہدین کی تعداد نو سے زیادہ ہو اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ہر ایک لڑائی میں شامل ہونے کی بہت خواہش تھی لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور قلت سواری کی وجہ سے تمام صحابہ کرام مل کر نہ جا سکتے تھے ؛ کیونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی رک جاتے ! اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے بغیر جانا اس لئے پسند نہ تھا کہ نہ جانے والے ثواب جہاد سے محروم رہتے ! اور انہیں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑنا ناگوار گزرتا ! اور تمام حضرات کا جانا سواریوں کی قلت کے پیش نظر ناممکن تھا ! حدیث ھذا سے فضیلت جہاد اور رفقاء کی رعایت ثابت ہوئی۔

بَابُ فَضْلِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ

گھر رہ جانے والے جہاد کرنے والوں کے مساوی نہیں ہو سکتے

۳۰۲ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْ سَتُرَضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی بیٹھنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے (ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام جو نابینا تھے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھے پڑھ کر سنا رہے تھے ! پھر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اگر مجھ سے جہاد ممکن ہو سکتا تو بے شک میں بھی مجاہد ہوتا ! بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے غیر اولی الضرر نازل فرمایا۔ یعنی جن کو بدن کا نقصان نہیں

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

اور جناب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ پچھلی آیت نازل ہوئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی پھر بوجھ پڑا ایسا تک کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی۔ بعد ازاں وہ حالت وحی کی وجہ سے ختم ہو گئی

۳۱۰۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آن کے سامنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی! یعنی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔ یعنی بیٹھنے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان برابر نہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے یہ لکھوا رہے تھے! بعد ازاں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں استطاعت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا! اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اندھے تھے! بعد ازاں اللہ جل شانہٗ نے یہ آیت شریفہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری! غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔ یعنی جن کے بدن میں نقصان ہے (ان پر جہاد کا کوئی حکم نہیں ہے) اور اس آیت کے نازل ہونے کے وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی۔ حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران چورا ہو جائے گی بعد ازاں وحی موقوف ہو گئی۔

۳۱۰۵ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرٌو

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جس کا معنی ہے، میرے پاس وہ ہڈی اور تختی لاؤ جس پر لکھتے تھے! آپ نے لکھوایا! لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور حضرت عمرو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے

بن ام مکتوم خلفہ فقال ھل یجد لی من رخصۃ فنزلت غیر اولی الضرر۔

۳۱۰۶ عن البراء قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین جاء ابن ام مکتوم وکان اعمی فقال یا رسول اللہ فکیف فی وانا اعمی فما برح حتی نزلت غیر اولی الضرر۔

الرخصۃ فی التخلف لمن لہ والدان

۳۱۰۷ عن عبد اللہ ابن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستاذنہ فی الجہاد فقال احی والداک قال نعم قال ففیھما فجاھد۔

ترغیب یعنی ماں باپ کی خدمت

۳۱۰۸ عن معاویۃ بن جاھمۃ السلمی ان جاھمۃ جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ اردت ان اغزو وقد جئت استشیرک فقال ھل لک من ام قال نعم قال فالزمھا فان الجنۃ

تھے! آپ نے فرمایا! میرے لیے رخصت ہے تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی غیر اولی الضرر

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! لا یستوی القاعدون من المؤمنین یعنی مجاہد اور گھر میں بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ نابینا تھے۔ اور فرمانے لگے پھر میرے متعلق کیا حکم ہے؟! کیونکہ میں اندھا (اور معذور) ہوں تھوڑی ہی دیر گزری تھی! کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! غیر اولی الضرر یعنی معذوروں کو یہ حکم معاف ہے۔

جس شخص کے والدین زندہ ہوں اسے گھر پر ٹھہرنے کی اجازت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور جہاد کی درخواست کی! آپ نے دریافت فرمایا! کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا! ان دونوں میں ہی جہاد کرو کرو اور تمہارے لیے یہی جہاد ہے۔

سیدنا حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جاہمہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں! اور آپ سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں! آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا تم اس کے ساتھ

تَحْتَ رِجْلَيْهِ۔

بہا کرو کیونکہ جنت اس کے قدموں تلے ہے

بَابُ مَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ

اس شخص کے بارے میں باب جو اللہ جل شانہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے

۳۱۰۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں سے بہترین کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے۔ اور اس نے پھر پوچھا۔ پھر کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایماندار جو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں رہتا ہو! اللہ جل جلالہ سے ڈرتا ہو اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں (یعنی اس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے)

بَابُ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلَى قَدَمِهِ

اللہ جل شانہ کی راہ میں پیدل جانے والے کا بیان

۳۱۱۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَقَالَ أَلَا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی اس سال حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنا رہے

أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى قَدَمِهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ لَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ۔

تھے! بعد ازاں ارشاد فرمایا سنو میں تمہیں اچھے اور برے آدمی کے متعلق بتاتا ہوں! اللہ جل شانہٗ کی نظر میں بہترین اور افضل ترین وہ شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ یا اونٹ پر سوار ہو کر کام کیا! یا اپنے دونوں پاؤں پر چل کر یہاں تک کہ وہ اس کام میں فوت ہو گیا۔ اور بدترین شریر ترین شخص ہے جو بدکار ہے وہ کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے۔ اور اس کے مضمون سے کسی چیز کا خیال نہیں کرتا!

نوٹ: تبوک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے!! اور مدینہ منورہ سے وہاں تک چودہ مراحل ہیں! اس کے مضمون کی طرف خیال نہیں کرتا یعنی تلاوتِ قرآن سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا!! اور نہ ہی بری باتوں سے باز آتا ہے!! اور وہ فقط الفاظ کو پڑھتا ہے اس سے کیا فائدہ؟

٣١١١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَلِجُ أَحَدٌ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَتَطْعَمَهُ النَّارُ حَتَّى يَرُدَّ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے ڈر سے رونے والے کو جہنم کا لقمہ ہونا ایسا ہی ناممکن ہے! جیسے دودھ کا چھاتیوں میں واپس جانا! اور خدا کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں کبھی جمع نہ ہوگا! یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے وہ دوزخی نہیں ہو سکتا۔

٣١١٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے ڈر سے رونے والا دوزخ میں داخل نہ ہوگا حتیٰ کہ دودھ چھاتیوں میں لوٹے اور خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہوگا۔

٣١١٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ مسلمان دوزخ میں نہ جائے گا جس نے کافر کو قتل کیا! پھر وہ اپنے قول اور فعل میں درست رہا!! اور اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کی لپیٹ دونوں مومن کے پیٹ میں اور حسد و ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے!!

۳۱۱۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں بندے کے اندر ہرگز جمع نہ ہوگا! اور بخل وایمان ایک شخص کے دل میں کبھی اکٹھے نہ ہوں گے۔

۳۱۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ وَجْهِ رَجُلٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کسی آدمی کے منہ پر ہرگز جمع نہ ہوگا! اور بخل وایمان ایک آدمی کے دل میں ہرگز جمع ہو کر نہیں رہ سکتے

۳۱۱۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں انسان کے اندر جمع نہیں ہوں گے! اسی طرح بخل اور ایمان بھی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخِرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں ہرگز جمع نہ ہوگا۔

۳۱۱۸ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْتَمِعُ شُحٌّ وَّاِیْمَانٌ فِیْ قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کی ناک میں جمع نہ ہوگا! اور ایمان وبخل مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ لَا یَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غُبَارًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْمَعُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ الْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِیْعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ جہاد کے غبار اور دوزخ کے دھوئیں کو مسلمان کے اندر جمع نہ فرمائے گا! اور جس مسلمان کا اللہ پر ایمان ہے! اللہ جل شانہٗ اس کے دل میں بخل نہیں رہنے دیتے۔

نوٹ، غبار اور دھواں جمع نہ ہونا اِس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جس شخص نے جہاد میں ذراسی تکلیف اٹھائی ہوگی اللہ جل شانہٗ بزرگی اور عزت والا اُسے جہنم میں نہ جانے دے گا۔ حسد اور بخل ایمان کے ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ یعنی حاسد اور بخیل ایماندار نہیں ہو سکتے!!

ثَوَابُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جس شخص کے قدموں پر اللہ جل شانہٗ کی راہ میں گرد و غبار پڑا ہو اُس کے ثواب کا بیان

۳۱۲۰ عَنْ أَبِي عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص کے پاؤں پر جہاد کی دھول پڑی ہو تو وہ دوزخ پر حرام ہو گیا۔

ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جاگنے والی آنکھ کے ثواب کا بیان

۳۱۲۱ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَلَى النَّارِ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ آنکھیں جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جاگیں اُن پر دوزخ حرام ہے۔

فَضْلُ غَدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

صبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جانے کا بیان

۳۱۲۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار صبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جانا یا شام کو جانا ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔

بَابُ فَضْلِ الرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ رب العزت کی راہ میں شام کو جانے کے ثواب اور خوبی کا بیان

۲۱۲۳ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ لِمَا طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ اَوْ غَرَبَتْ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صبح یا شام کو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں ایک دفعہ جانا ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلا اور ڈوبا!

یعنی ساری دنیا سے ثواب آخرت بڑھ کر ہے! کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ و باقی ہے۔

۲۱۲۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ کُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهٗ اَلْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تین اشخاص کی امداد کرنا اللہ جل شانہٗ نے اپنی ذات مقدس پر فرض فرمایا ہے۔ اول تو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں مجاہد۔ دوسرا گناہ سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا! اور تیسرا مکاتب جس کی نیت ادا کرنے کی ہو۔

نوٹ، مکاتب وہ غلام ہے جس کا مالک اور آقا اسے یہ کہے کہ اگر تو اتنا مال مجھے اتنی مدت میں ادا کر دے تو تو آزاد ہے! اور جس قدر مال و دولت کتابت کے عوض ٹھہرے اسے بدل کتابت کہتے ہیں۔

بَابُ اَلْغُزَاةُ وَفْدُ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب اس بات کے بیان میں کہ جہاد کرنے والے اللہ جل مجدہٗ کے مقرب ہیں

۲۱۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِیْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ جل مجدہٗ کے تین وفد ہیں۔ مجاہد حاجی اور عمرہ کرنے والا۔

نوٹ، وفد کے معنی ایلچی کے ہیں۔ لیکن اس سے مراد مقربان بارگاہ ہیں ان تین اشخاص کا اللہ کی راہ میں بہت بڑا انعام اور رتبہ ہے۔

بَابُ مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ

باب اس بات کے بیان میں کہ اللہ جل مجدہٗ مجاہد کے لیے کس چیز کا ضامن ہوتا ہے

۳۱۲۶ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے! اور وہ گھر سے فقط جہاد کی نیت سے ہی اللہ کے کلام کو سچا جان کر اس بات پر یقین رکھتے ہوئے نکلے کہ اللہ جل مجدہٗ یا تو اسے جنت میں داخل فرمائے گا! یا اسے گھر میں واپس لائے گا: جہاں سے وہ نکلا تھا ثواب یا غنیمت کے ساتھ

۳۱۲۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْاِيْمَانُ بِيْ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِيْ اَنَّهٗ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ اَوْ وَفَاةٍ اَوْ اَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی حفاظت کرتا ہے، جو شخص اس کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھ کر خالصتاً جہاد کی نیت سے نکلے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں پہنچانے کا ضامن ہے! اس کے بعد کہ وہ شہید ہوا یا وفات پائی! یا اس کو اس کے گھر پھیر لائے جہاں سے وہ نکلا تھا ثواب یا غنیمت دے کر

نوٹ، مجاہد جوں ہی گھر سے نکلتا ہے! اللہ جل مجدہٗ اس کا نگہبان اور محافظ ہے! اور دونوں طرح اس کی بہتری کرتا ہے! جب ایمان لے کر چلتا ہے اس کے ساتھ دنیا کا مال اور آخرت کا ثواب بھی عطا فرماتا ہے شہید ہو کر جنت میں داخل ہوتا ہے: جس کی تمنا اور خواہش تمام اولیاء اور انبیاء کو ہے! اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت میں داخل ہونا ہے۔

۳۱۲۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں! جو شخص اللہ کی راہ میں

بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَكَفَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ أَنْ يَتَوَفَّى فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ ـ

جہاد کرے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے! اُس کی مثال اس طرح ہے! جیسے کوئی شخص دن کو روزے رکھے اور رات بھر عبادت کرے اور اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون شخص اچھی طرح عبادت کرتا ہے!! اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اللہ جل شانہٗ اس کے لیے اس بات کا! ضامن ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اللہ جل شانہٗ اس کو جنت میں پہنچا دے! یا اُسے سلامتی کے ساتھ لوٹا دے یا غنیمت کا مال دے کر واپس کر دے۔

۳۱۲۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ ـ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور غنیمت کا مال لیتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے مال کی دو تہائیاں دنیا میں وصول کر لیں اور باقی رہی اُن کے لیے ایک تہائی، اگر وہ لوٹ نہ پائیں تو اُن کا حصہ پورا رہا۔

نوٹ: زندہ غازیوں کو جن کو مال و دولت بھی ہاتھ لگے اُن کے لیے دو فائدے ہیں فوری طور پر ایک تو سلامتی اور دوسرا مال غنیمت تیسرا حصہ بہشت یعنی قیامت میں انہیں حصہ ملے گا!! اور جن کو مال نہ ملے یا شہید ہو کر لے تو انہیں دنیا میں کچھ فائدہ نہیں اور اُن کا ثواب بالکل آخرت پر رہا! اس لیے شہید غازی سے بہ نہایت افضل ہے۔

۳۱۳۰ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ ـ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا! جو شخص میرے بندوں میں سے جہاد کرنے میری رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جائے میں اُس کا ضامن بن جاتا ہوں! اِس بات کا کہ اُسے ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کروں اگر میں اُس کی جان کو قبض کر لوں تو اُسے بخشوں گا اور اس پر رحمت فرماؤں گا!

نوٹ: حدیث قدسی اس کو کہتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ خداوند عزّ و جلّ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے! قرآن اور حدیث قدسی میں فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کا لفظ اور مضمون خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ اور حدیث قدسی یہ ہے کہ لفظ سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی خداوند جل جلالہٗ نے ایک مضمون کو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں بطور الہام ڈالا حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنی عبارت میں بیان فرمایا۔

بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال کے بیان میں

۲۱۳۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ جل جلالہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی! روزہ دار اللہ جل جلالہ سے ڈرنے والا قیام، رکوع اور سجدہ میں ہو۔

بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب اس چیز کے بیان میں کہ جہاد کے برابر کونسا عمل ہے؟

۲۱۳۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُوْمُ لَا تَفْتُرُ وَتَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی! خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو جہاد کے برابر ہو آپ نے فرمایا میں جہاد کے برابر کوئی کام نہیں سمجھتا!

بعدازاں اس شخص سے ارشاد فرمایا! کیا تو ایسا! کام کرسکتا ہے کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو مسجد کے اندر داخل ہو اور بعدازاں نماز کے لئے کھڑا رہے!! اور ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور روزہ رکھے! کبھی افطار نہ کرے! اس شخص نے کہا کہ ایسا کون کرسکتا ہے۔

۲۱۳۳ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا

قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا! اللہ جل شانہٗ پر ایمان لانا۔ پھر دریافت کیا کہ کونسا کام بہتر ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۲۱۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہٗ پر ایمان لانا! پھر پوچھا کونسا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا! پھر پوچھا کونسا! فرمایا ایسا حج جو رب العزت کی بارگاہ میں مقبول ہو۔

نوٹ، حج مبرور کا اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں مقبول ہونا اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح معلوم ہے، لیکن حج کے بعد جس شخص کا دل دنیا سے بیزار ہو اور وہ عاقبت کی خوبی کا طلب گار ہو تو یہ حج کے مقبول ہونے کی علامت ہے اور جو لوگ حج سے واپس آ کر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہیں یہ حج کی مردودیت کی علامت ہے

دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

مجاہدین کا درجہ

۲۱۳۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے ابوسعید جو شخص اللہ کے معبود برحق ہونے، اسلام کے دین کامل ہونے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول مقبول ہونے پر رضامند ہو گیا ایسے شخص پر بہشت واجب ہو گئی۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ جناب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ مبارک کلمات اچھے معلوم ہوئے عرض کیا حضور دوبارہ ارشاد فرمائیے!! پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دوسری عبادت ہے! جس کی وجہ سے انسان کے سو درجات جنت میں بلند ہوتے ہیں! اور ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے! جتنا کہ زمین اور آسمان کے درجے میں فرق ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

وہ کونسی عبادت ہے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! خدا کی راہ میں جہاد کرنا! خدا کی راہ میں جہاد کرنا!

٭ ٭ ٭

نوٹ: خداوند قدوس کے رب اور مالک ہونے پر راضی ہونے سے مراد یہ کہ خداوند قدوس جو کچھ اس کے لیے کرے وہ اس پر راضی ہو! اور اس سے تنگ نہ ہو! اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع شریف میں جائز ہو! اسلام کے دین ہونے پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے! کہ اسے اسلام کے طریقے پر ہونے کے سوا خوشی اور غمی میں دوسرا کوئی طریقہ اپنانے میں خوشی نہ ہو! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے۔ کہ حضور کے اوامر اور نواہی کو سب اشیاء سے مقدم کیا جائے۔

۳۱۳۶ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَمَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ هَاجَرَ اَوْ مَاتَ فِيْ مَوْلِدِهٖ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا بِهَا فَقَالَ اِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا بَعْدِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ۔

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے نماز ادا کی اور زکوٰۃ دی اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور وہ فوت ہو جائے یہ اللہ تعالےٰ کے ذمہ ہے کہ اسے بخش دے۔ خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اُس جگہ فوت ہو گیا جس جگہ پیدا ہوا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا ہم اس بشارت سے لوگوں کو خوش کر دیں! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جنت کے سو درجے ہیں اور ہر درجہ میں اتنا فاصلہ ہے جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان ہے! اور یہ مراتب و درجے اُن لوگوں کے لیے تیار کیے گئے ہیں! جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں! اور اگر مسلمانوں پر مشکل نہ سمجھتا اور ان پر یہ امر ناگوار باعث دقت نہ ہوتا کہ میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر انہیں سوار کروں اور میرا ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو تا خوشی بھی نہ ہوتی! تو میں کبھی اونی لشکر کی ہمراہی بھی نہ چھوڑتا! اور میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال اور دلی خواہش تھی کہ آپ ہر لشکر جہاد کے ساتھ تشریف لے جائیں۔ خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ لیکن ابتدائے اسلام میں مال و دولت اور سامان کی کمی کی وجہ سے سبھی اصحاب ایسا نہ کر سکتے تھے۔ اسی وجہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بغیر جانا پڑا۔ اس لیے ناپسند تھا کہ شریک ہو سکنے والے ثواب زیارت سے محروم رہتے۔ اس حدیث شریف میں فضیلت جہاد اور رفقاء کی رعایتوں کا بیان ہے۔

مَا لِمَنْ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

اسلام لانے والے، مہاجر اور مجاہد کے ثواب کا بیان

۳۱۳۴ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَأَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ۔

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اطاعت کرے! اور ہجرت کرے اسے جنت کے اندر اور باہر ایک گھر ملے گا! اور میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے: میری اطاعت کرے اور اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرے! اسے ایک گھر جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر! اور ایک جنت کے اوپر ور جوں میں جس شخص نے ایمان، ہجرت اور جہاد وغیرہ کیے اس نے نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور برائی سے گریز ترک نہ کیا۔ (یعنی اسی قدر اس کے لیے کافی ہے۔ وہ جہاں چاہے مرے۔)

۳۱۳۵ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَدِينَ آبَائِكَ فَعَصَاهُ وَأَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَإِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شیطان انسان کے راستوں پر بیٹھتا ہے۔ پھر اسے اسلام کے راستے سے روکتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنے دین اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتا ہے۔ بعدازاں آدمی اس کی بات نہیں سنتا اور مسلمان ہو جاتا ہے!! پھر اسے ہجرت کے راستے سے روکتا ہے! اسے کہتا ہے کہ کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنے آسمان و زمین کو چھوڑتا ہے اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑے کو لمبی رسی میں باندھا جاتا ہے! بعدازاں انسان اس کی بات کا انکار کرتا ہے۔ اور ہجرت کرتا ہے! بعدازاں اسے جہاد سے روکتا ہے۔ اور پوچھتا ہے کیا تو جہاد کرتا ہے جو مال اور جان کے لیے ایک آفت ہے! اب تو لڑے گا اور مارا جائے گا بعدازاں لوگ تیری عورت کو نکاح کر لیں گے! اور تیرا مال و دولت تقسیم کر دیں گے!!!

وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

بعد ازاں انسان اس کی بات نہیں سنتا: وہ جہاد کرتا ہے! اور اس کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے یہ نیک کام کیے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اگر وہ شہید کیا جائے یا اسے اس کی سواری گرا دے: یا وہ ڈوب کر فوت ہو جائے: اللہ جل شانہٗ پر حق ہے کہ اسے بہشت میں لے جائے!

نوٹ: کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنی زمین و وطن کو چھوڑتا ہے: زمین سے مراد وطن اور آسمان سے مراد وہ جگہ ہے: جس جگہ وہ شخص رہتا ہے: یا زمین سے مراد گھر اور آسمان سے مراد چھت ہے: گھوڑا رسی میں جیسے گھوڑے کو باندھ کر چرنے کے لیے چھوڑتے ہیں اور وہ اپنی جگہ سے کہیں بھی نہیں جا سکتا اسی طرح مہاجر بھی اپنی ہجرت گاہ سے نہیں جا سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کا چھوڑنا شرعاً جائز نہیں ہاں اگر بقدر ضرورت کہیں جانا پڑے تو جائز ہے

پھر انسان اس کی باتوں کا انکار کرتا ہے یعنی شیطان کے وساوس کو ٹھکرا دیتا ہے: اللہ جل شانہٗ پر بھروسا اور توکل کر کے اس کی راہ میں شکل کھڑا ہوتا ہے۔

شیطان کے داؤ پیچ سے انسان صرف اللہ جل شانہٗ کے فضل اور کرم سے ہی نکل سکتا ہے! اور جن لوگوں پر اللہ جل جلالہٗ نے فضل اور کرم فرمایا ہو بلاشبہ وہ جنتی ہیں! اور اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت تعمیر فرمائی ہے۔

بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جوڑا دینے والے شخص کے بارے میں بیان

۳۱۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں دو چیزوں کا جوڑا خیرات اور صدقہ دے گا (یعنی دو کپڑے! دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) اسے بہشت میں یہ کہہ کر بلایا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے! جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا! اور جو شخص مجاہد ہوگا! اسے جہاد کے دروازے سے پکاریں گے اگر وہ شخص خیرات کرنے والوں میں سے ہوا اسے خیرات کرنے والے دروازے سے بلائیں گے! اور جو روزہ دار

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا عَلَى الَّذِي يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُوْرَةٍ هَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

ہوگا کہ باب ریان سے بلائیں گے (ریان اس دروازے کا نام ہے جس میں سے گزر کر روزہ دار جنت میں جائیں گے) سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص پر کیا ہے! جو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا! اور کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ ایسے ہی ہوں گے۔

لہ؎ یعنی آپ کو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا! اس حدیث شریف سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا

اس مجاہد کا بیان جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لیے جہاد کرے

۳۱۲۰ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگ اللہ کی راہ میں اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ ان کا ذکر اور چرچا ہوتا رہے! اور کچھ لوگ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ غنیمت کا مال ملے اور کچھ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ وہ دوسرے لوگوں پر اپنی برتری اور فوقیت جتلائیں! پھر ایسا کون ہے جو خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس لیے اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرے کہ اللہ کا نام بلند ہو تو وہ شخص اللہ کی راہ کا مجاہد ہے! (اور خدا کے لیے لڑنا اسی کا نام ہے)

مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ

اس شخص کا بیان جو اپنے آپ کو بہادر کہلانے کے لیے جہاد کرے

۳۱۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضٰى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تین

فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ أَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا أَرَدْتُ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنْ لِيُقَالَ إِنَّهُ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

اشخاص ایسے ہیں قیامت کے دن جن کا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا! شہید اللہ جل شانہٗ اس پر اپنی نعمتیں جتائے گا اور بعدازاں انہیں پہچانے گا! یعنی وہ شہید سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! بعدازاں اللہ جل جلالہٗ شہید سے: پوچھے گا! کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کونسا اچھا اور نیک عمل کیا! شہید عرض کرے گا! اے پروردگار میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا ارشاد ہو گا کہ تو نے جھوٹ بولا تو اس لیے لڑا کہ لوگوں میں جری اور بہادر مشہور ہو اور مخلوق یہ کہے کہ فلاں شخص بڑا جری اور بہادر تھا! اور دنیا میں تیری یہ بہادری اور جسارت مشہور ہو چکی بعدازاں اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو گا! اور اسے فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے! اور آگ میں ڈال دیں گے پھر وہ شخص آئے گا جس نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا! اور قرآن مجید کی تلاوت کی! اور اللہ جل شانہٗ اس پر اپنی نعمتیں جتلائے گا! یہ شخص ان سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا! کہ تو نے ان نعمتوں کے بدلے کونسا عمل کیا؟ یہ شخص عرض کرے گا کہ میں نے خود علم پڑھا! اور دوسروں کو تیرے لیے ہی علم پڑھایا اور تیرے واسطے قرآن مجید پڑھا ارشاد فرمایا جائے گا کہ تو جھوٹا ہے۔ بلکہ تو نے اس لیے علم سیکھا کہ دنیا میں عالم مشہور ہو! اور قرآن مجید اس لیے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں! اور تو اس نام سے مشہور ہو چکا تھا! پھر اس کے لیے حکم ہو گا! اور فرشتے اسے منہ کے بل کھینچیں گے! اور وہ آخر آگ میں جا پڑے گا! پھر وہ آدمی آئے گا! جس کو اللہ جل جلالہٗ نے وسعت دی تھی اور اس کے پاس ہر قسم کا مال و دولت موجود تھا! اللہ جل شانہٗ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا! اور وہ اپنی ان سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور پھر اس سے پوچھا جائے گا کہ تو نے ان چیزوں کے شکر میں کونسا عمل کیا! وہ عرض کرے گا کہ میں نے اپنا مال و دولت خرچ کیا! ہر جگہ جہاں تیری رضامندی تھی! اور میں نے کوئی ایسا راستہ نہ چھوڑا جس میں خرچ کرنے کا تو نے حکم فرمایا تھا ارشاد ہو گا!

کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تو سخی کہلانے کو دیتا تھا اور تو سخی مشہور ہو چکا تھا! پھر اس کے لیے حکم ہوگا! اور فرشتے اسے منہ کے بل کھینچ لے جائیں گے اور وہ دوزخ میں گر پڑے گا۔

مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهِ إِلَّا عِقَالًا

اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی قسم کی غرض نہ رکھنے والے شخص کا بیان مگر ایک رسی جس سے اونٹ وغیرہ کا پاؤں باندھتے ہیں

۳۱۴۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرے اور رسی لینے کے سوا کسی چیز کی نیت نہ کرے! تو اسے اسی چیز کا ثواب ملے گا جو رسی کے لینے میں ہے:

نوٹ: جہاد کا ثواب نہ ہوگا کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی! اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہیں مگر معمولی سا خیال رکھنے کے لیے خلوص کم ہوتا ہے اور ثواب ختم ہو جاتا ہے! لہٰذا چاہیے کہ خداوند جل جلالہ کے سوا کسی اور امر کا خیال نہ کیا جائے۔

۳۱۴۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں اس نیت سے جہاد کرے کہ اسے عقال (رسی جس سے اونٹ کا پاؤں باندھتے ہیں) ملے گا تو اسے وہی چیز ملے گی جس چیز کا اس نے ارادہ کیا! یعنی جیسی نیت کرے ویسے ہی اسے ثواب ملے گا

مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ

اس غازی کا بیان جو اجرت اور مشہوری کا طلب گار ہو

۳۱۴۴ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اگر کوئی شخص

الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهٖ وَجْهُهٗ۔

لالچ اور طمع کی خاطر یا نام آوری کے لیے مزدوری کرے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اُسے کوئی ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں اُس شخص نے یہی سوال تین دفعہ کیا! اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب فرمایا! کہ اُسے کچھ ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور اُسے کرنے سے محض اللہ رب العزت کی رضامندی مقصود ہو۔

نوٹ: یعنی دنیا کا مال و متاع یا نام آوری و شہوری مقصود نہ ہو ورنہ اس کی نیکی کسی کام نہ آئے گی۔

ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ لانے تک جہاد کرے اس کے ثواب کا بیان

۳۱۴۵ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهٖ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ فَلَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرِيْحُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشُّهَدَاءِ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو مسلمان اللہ رب العزت اور ذوالمجد کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک جہاد کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی! اور جس شخص نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں مارے جانے کی تمنا کی بعد ازاں وہ مر گیا! یا قتل ہوا اسے شہید کے برابر ثواب ہے اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کچھ زخم لگے یا اس پر کوئی مصیبت آئے تو وہ قیامت کے دن ایسا ہو گا گویا کہ ابھی گھائل ہوا ہے! اور اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک جیسی ہو گی (یعنی اس کا زخم بدنما اور بدبودار نہ ہو گا) اور جس شخص کے بدن میں اللہ جل شانہٗ کی راہ کا زخم ہوا اس پر شہداء کی مہر ہے

نوٹ: اللہ جل شانہٗ کی راہ میں سعی کرتے وقت جو زخم وغیرہ لگتے ہیں روزِ قیامت کو اس پر شہداء کی وہی علامت ہو گی جیسے

ہر کی نشانی ہوتی ہے۔

بَابُ مَنْ رَمٰى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ جل شانہٗ کی راہ کے تیر انداز کا بیان

۳۱۴۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَا عَمْرُو حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلَغَ الْعَدُوَّ اَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهٗ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً كَانَتْ لَهٗ فِدَاءَهٗ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ۔

اللہ تعالیٰ کی راہ کے تیر انداز کا بیان

ترجمہ: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑھا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوگا اس کے لیے نور قیامت کے دن اور جس نے مارا تیر اللہ کی راہ میں دشمن تک گیا ہو یا درمیان میں رہ گیا گویا اس نے آزاد کیا ایک غلام اور جس نے آزاد کیا ایک غلام ایماندار سو آزاد ہو گیا آگ سے اس کے بدلے میں آزاد کرنے والے کا سارا بدن ہر ایک عضو بدلے میں عضو کے۔

۳۱۴۷- عَنْ اَبِيْ نَجِيْحٍ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عِدْلُ مُحَرَّرٍ۔

سیدنا حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا تو تیر مارنے کے بدلے! اسے جنت میں جگہ ملے گی! حضرت ابو نجیح نے فرمایا کہ میں نے اس دن اللہ کی راہ میں سولہ تیر چلائے اور میں نے یہ بھی آپ سے سنا کہ جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اس کا یہ تیر چلانا غلام آزاد کرنے کے برابر ہے

۳۱۴۸- عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْاِسْلَامِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ لَهٗ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِرْمُوْا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ

سیدنا حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے حضرت شرجیل بن سمط نے پوچھا اے کعب ہمیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان فرمائیے اور اس میں کمی بیشی کرنے سے ڈریں!!! حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! جو شخص اسلام کی راہ میں یا اللہ جل شانہٗ کے لیے بوڑھا ہو تو اس کا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور اور روشنی ہوگا! شرجیل رض نے کہا ہمیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان

اللهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

فرمائیے! اور دوسری! انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! حضور فرماتے تھے تیر مارو۔ جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچے گا اللہ رب العزت اس کے لیے ایک درجہ بلند فرمائے گا! یہ سن کر ابن انعام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ درجہ کیا ہے! آپ نے فرمایا! وہ درجہ تیری ماں کی چوکھٹ نہیں؟

یعنی اتنا اونچا بلکہ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جس قدر فاصلہ ایک آدمی سو برس میں طے کر سکتا ہے!

۲۱۴۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِدَاءُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر مارا وہ دشمن کو لگ گیا ہو یا خطا جائے تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا! اور جس شخص نے مسلمان غلام آزاد کیا تو اس کا ہر عضو دوزخ کی آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے والا ہوگا! اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے۔ وہ اس کے لیئے قیامت کے دن نور اور روشنی ہوگا۔

۲۱۵۰ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ وَمُنَبِّلَهُ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ رب العزت تین اشخاص کو ایک تیر کی وجہ سے جنتی کرے گا! اول نیک نیتی اور ثواب کی غرض سے تیر بنانے والا! دوسرا تیر چلانے والا اور تیسرا تیر انداز

بَابُ مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں زخمی ہونے والے شخص کا بیان

۲۱۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ دِمَاءً اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ رب العزت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون گھائل ہوتا ہے! وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا! جس کا رنگ بظاہر خون جیسا ہوگا! اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

۳۱۵۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا اَتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهٗ يَدْمٰى لَوْنُهٗ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهٗ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! انہیں خون آلودہ ڈھانپ دو! کیونکہ جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم ہوگا! اسے بلایا جائے گا اور زخم سے خون بہہ رہا ہوگا! اس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

مَا يَقُوْلُ مَنْ يَطْعَنُهُ الْعَدُوُّ

جب دشمن لڑائی میں زخم لگائے تو زخم خوردہ مسلمان کیا کہے

۳۱۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَّوَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَاَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ مَنْ لِّلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ غزوہ احد کا جب مسلمانوں کو شکست ہوئی (اور وہ بھاگ نکلے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بارہ انصاریوں کے ایک گروہ میں تھے! اور ان میں طلحہ بن عبید اللہ بھی تھے! مشرکین نے انہیں اس خیال سے گھیر لیا کہ وہ تھوڑے سے آدمی ہیں لہٰذا انہیں مار دو) حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر ارشاد فرمایا! ان کی طرف سے کون جہاد کرے گا! طلحہ نے عرض کیا میں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اپنے حال پر رہو! ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں!! تو پھر حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی

كَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ وَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهُ حَتَّى قُتِلَ حَتَّى بَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتَّى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قوم کی طرف سے کون جہاد کرے گا۔ طلحہ نے کہا میں۔ حضور نے فرمایا ٹھہرو۔ پھر ایک انصاری نے کہا کہ میں۔ تو حضور نے فرمایا کہ پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا بعد ازاں حضور مسلسل اسی طرح فرماتے رہے اور ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا چلا گیا! اور شہید ہوتا رہا! یہاں تک کہ فقط حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رہ گئے! اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اب جہاد کون کرے گا! حضرت طلحہ رض نے فرمایا میں! بعد ازاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی پہلے گیارہ اشخاص کی طرح جہاد فرمایا! حتیٰ کہ آپ کے دست مبارک پر ایک ضرب لگی اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں! آپ رض نے کلمہ درد کہا! آنحضور نے ارشاد فرمایا! جب تجھے زخم لگا تھا تو اگر اس وقت بسم اللہ کہتا! تو فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے! بعد ازاں اللہ رب العزت نے مشرکوں کو پھیر دیا!

لوٹ، معلوم نہیں کہ ان کے دلوں میں کیا آیا کہ پھر وہاں سے لوٹ گئے ابوسفیان نے کہا کہ اب میں اگلے سال تم سے جہاد کروں گا! اور وہ لشکر سمیت واپس چلا گیا! پھر راستہ میں جا کر اسے افسوس ہوا۔

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

جس شخص کو اسی کی تلوار الٹ کر لگے اور وہ فوت ہو جائے اس شخص کا بیان

۱۵۴ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے! مروی ہے کہ غزوہ خیبر میں میرے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) بہت جہاد کیا بعد ازاں تلوار اسے پلٹ کر لگی اور وہ فوت ہو گیا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رض نے اس امر کا خوب خوب چرچا کیا! اور اس کے فوت ہو جانے کا اندیشہ کیا!

سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَرْتَجِزَ بِكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قُلْتُ

وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتَ

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ أَخِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا۔

کیونکہ وہ اپنے ہتھیار سے فوت ہوا تھا! جب حضور سرورِ عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت بخشیے کہ میں رجز پڑھوں۔ بعد ازاں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا! اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اے سلمہ سوچ سمجھ کر بات کرنا! سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! خدا کی قسم اگر اللہ رب العزت کی عنایت اور مہربانی نہ ہوتی! تو ہمیں ہدایت کی راہ نہ ملتی! اور نہ ہم کسی بات پر یقین نہ لاتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا! کہ آپ سچ فرماتے ہیں! حضرت اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے اللہ کریم ہمیں تسلی اور اطمینان سے نواز! اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمارے پاؤں جما! اور مشرک ہمارے خلاف ہو گئے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ جب میں اپنا رجز مکمل کر چکا۔ تو اس وقت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رجز کس شخص نے بنایا ہے

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہٗ اس پر رحم فرمائے! بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم لوگ اس کی نماز پڑھنے سے خوف کرتے تھے!! اور کہتے کہ یہ شخص اپنے ہتھیار سے فوت ہوا ہے! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذَالِكَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا **فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَاَشَارَ** بِاِصْبَعَيْهِ۔

وہ سعی کرتے ہوئے اور مجاہد مرا۔

ابن شہاب کہتے ہیں۔

میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے دریافت کیا: اس نے اپنے والد سے اسطرح حدیث شریف بیان کی لیکن یہ بات زیادہ کہی کہ جب ابن اکوع رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ لوگ اس کی نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو اس کے جواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا **انہوں نے جھوٹ کہا** وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا۔ اس کے لیے دو اجر ہیں اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

نوٹ: یعنی اپنے ہتھیاروں سے مرنا اور بات ہے! اور یہ موت دوسری طرح کی ہے! کیونکہ اس نے اپنا ہتھیار اپنے آپ پر نہیں چلایا! بلکہ دشمن پر چلایا تو وہ دشمن کو مارنے کی کوشش میں مرا، اگرچہ دشمن کو مارتے ہوئے اس کی تلوار اس پر لوٹ پڑی تو اس میں اس شخص کا کوئی قصور نہیں۔

بَابُ تَمَنِّى الْقَتْلِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں شہید ہونے کی خواہش اور آرزو کرنے کا بیان

۲۱۵۵ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِىْ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلٰكِنْ لَا يَجِدُوْنَ حَمُوْلَةً وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّىْ وَلَوَدِدْتُ اَنِّىْ قُتِلْتُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میری امت پر مشکل اور تکلیف دہ امر نہ ہوتا تو میں کسی بھی لشکر کا ساتھ بھی نہ چھوڑتا! لیکن لوگوں کے پاس سواری نہیں ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں ان سب کو سوار کروں اور ان کے لیے یہ امر بھی شاق ہے! کہ وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں! اور میری بہت زیادہ خواہش ہے کہ میں اللہ جل شانہٗ

اُحْیِیْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا۔

کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین دفعہ فرمایا۔

٣١٥٦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ بِاَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اُقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگوں کو میرا ساتھ چھوٹ جانے کے سبب سے ناخوشی نہ ہوتی اور یہ مشکل درپیش نہ ہوتی کہ میرے پاس انہیں سوار کرنے کے لیے کوئی جانور نہیں تو میں کسی ادنیٰ لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جب کہ وہ لشکر اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے جاتا مجھے اپنی جان کے مالک کی قسم میری یہ شدید خواہش ہے کہ میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں

٣١٥٧ عَنْ اَبِیْ عَمِیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَّفْسٍ مُّسْلِمَةٍ یَّقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْکُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا غَیْرُ الشَّهِیْدِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمِیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔

سیدنا حضرت ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان شخص کا دل یہ نہ چاہے گا کہ وہ مرنے کے بعد دنیا میں واپس آ جائے! خواہ اسے ساری دنیا ہی دے دیں! لیکن شہید البتہ یہ چاہے گا کہ میں دنیا میں جاؤں اور اللہ کی راہ میں دوبارہ مارا جاؤں جناب ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ گاؤں یا شہر میں رہنے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ رب العزت کی راہ میں شہید ہونے والے کا بیان

٣١٥٨ عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَّوْمَ اُحُدٍ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور علیہ السلام سے غزوہ احد کے

فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ۔

وہاں ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ بات ارشاد فرمائیے کہ اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جنت میں پھر اس نے وہ کھجوریں جنہیں وہ کھا رہا تھا جنت کے شوق میں آگے پھینک دیں اور پھر اس نے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔

مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

اللہ جل شانہ کی راہ میں لڑنے والے مقروض کا بیان

۲۱۵۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ سَيِّئَاتِيْ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا أَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّيْ سَيِّئَاتِيْ قَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِيْ بِهٖ جِبْرِيْلُ آنِفًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! اس شخص نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا فرمایئے اگر میں اللہ کی راہ میں جم کر جہاد کروں: ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اور جنگ سے روگردانی نہ کروں تو کیا میرے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بعد ازاں! جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی خاموش رہے! پھر آپ نے پوچھا وہ سائل کہاں ہے! اس نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تو نے کیا کہا تھا اس شخص نے عرض کیا اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں ثابت قدم رہ کر شہید کیا جاؤں اور ثواب حاصل کرنے کے لیئے جہاد کروں اور دشمن کے مقابلے سے

۳۱۶۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ اَیُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَنُوْدِیَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ فَاَعَادَ عَلَیْهِ قَوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِكَ قَالَ لِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

۳۱۶۱ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ فِیْهِمْ فَذَکَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ

فرار نہ ہوں تو کیا اس سے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا! تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں بخشا اللہ ربّ العزت قرض نہ بخشے گا کیونکہ قرض بندے کا حق ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بھی ابھی جناب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جم کر ثواب کی نیت سے جہاد کروں اور راہِ فرار اختیار نہ کروں تو خداوند قدوس میرے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا! تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو آپ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا! یا بلانے کا حکم صادر فرمایا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تو نے کیسے پوچھا تھا! تو اس شخص نے اپنی بات دوبارہ دہرائی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مگر قرض کیونکہ وہ بندوں کا حق ہے یہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ایسے ہی کہا ہے

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے ذکر کیا۔ کہ خداوند قدوس کی راہ میں جہاد کرنا! اللہ ربّ العزت پر ایمان لانا!

اللّٰہِ یُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ ۔

۳۱۶۲ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَیْفِیْ ھٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ حَتّٰی اُقْتَلَ اَیُکَفِّرُ اللّٰہُ عَنِّیْ خَطَایَایَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ دَعَاہُ فَقَالَ ھٰذَا جِبْرِیْلُ یَقُوْلُ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ عَلَیْکَ دَیْنٌ ۔

سب گناہوں سے ڈھک دے اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں تو کیا خداوند قدوس جل جلالہ میرے گناہوں کو بخش دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں بشرطیکہ تم ثابت قدم رہے اور ثواب کی نیت رکھے! اور دشمن سے پیٹھ پھیر کر نہ دوڑے تاہم قرض معاف نہیں ہو سکتا! کیونکہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے ایسے ہی ارشاد فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! اور آپ اس وقت منبر پر تھے! اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں! اگر میں تلوار اللہ کی راہ میں! حصول ثواب کی غرض سے اور ثابت قدم رہ کر ماروں اور دشمن کے مقابلے سے منہ نہ پھیروں یہاں تک کہ مارا جاؤں تو کیا خداوند تعالی میرے گناہوں کو مٹا دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو اسے دوبارہ یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا دیکھئے یہ ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام اور فرماتے ہیں کہ قرض معاف نہ ہو گا۔

مَا یَتَمَنّٰی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ رب العزت کی راہ میں لڑنے والا کس چیز کی خواہش اور آرزو کرے گا؟

۳۱۶۳ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ وَلَھَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ تُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَیْکُمْ وَلَھَا الدُّنْیَا

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کوئی شخص جان نہیں دیتا جس کے لیے خدا کی نزدیک بہتری ہو جسے یہ بات خوش لگے! کہ وہ دنیا کی طرف پلٹ آئے

إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى۔

اس حالت پر کہ اسے تمام دنیا ملے (یعنی جس کی مغفرت ہو گئی ہے اسے دنیا میں دوبارہ آنے کی آرزو نہیں، خواہ اسے ہفت اقلیم کی بادشاہی کیوں نہ ملے) اس جگہ شہید وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس آئے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں شہید کیا جائے۔

نوٹ، حدیث ھذا سے شہادت کی عمدگی کا بیان ہے۔ اور اس کے سوا کوئی آرزو اور خواہش نہیں ہو گی! کہ پھر شہید ہو تا کہ وہ اللہ رب العزت کے نزدیک زیادہ عزت پائے۔

مَا يَتَمَنَّى أَهْلُ الْجَنَّةِ

جنت میں کی جانے والی آرزو کا بیان

۳۱۶۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جنت والوں میں سے ایک شخص لایا جائے گا پھر اللہ رب العزت اور ذوالجلال اس سے ارشاد فرمائے گا اے اولادِ آدم تجھے کیا ٹھکانہ ملا؟ وہ کہے گا اے! رب مجھے بہترین جگہ ملی پھر اس سے خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا! کہ مانگو اور کسی چیز کی آرزو و خواہش کرو! وہ کہے گا! میری آرزو یہ ہے۔ کہ اے اللہ پھر مجھے دنیا کی طرف بھیج تا کہ میں تیری راہ میں شہید کیا جاؤں دس دفعہ یہ سوال اس لیے کرے گا کہ وہ خداوند جل جلالہٗ کے ہاں شہید کا مقام اور مرتبہ دیکھے گا۔

مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْأَلَمِ

شہید کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے؟

۳۱۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شہادت کے وقت شہید کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے تم کسے

رکی چگی لینے کے وقت ہوتی ہے۔

نوٹ، اور اس کے بعد ہمیشہ آرام ہوتا ہے اور دورانِ شہادت اس کو اتنی ایذا پہنچتی ہے جتنی کسی شخص کو کھٹمل یا چیونٹی کاٹتے وقت ہوتی ہے۔

مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ

شہادت کی خواہش کرنے کا بیان

۳۱۶۶ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔

سیدنا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے اللہ کی راہ میں شہادت کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام شہداء میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو جائے

۳۱۶۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيْدٌ اَلْمَقْتُوْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْغَرِقُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالْمَطْعُوْنُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْدٌ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ صورتوں میں مرنے والا شہید ہے اللہ جل شانہ کی راہ میں شامل جہاد ہو کر پھر شہید ہونے والا ڈوب کر مرنے والا یا دستوں میں مرنے والا یا طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا یا عورت نفاس میں فوت ہو جائے ان سب کا درجہ شہادت ہے۔

نوٹ، طاعون کی بیماری سے مراد وبا ہے۔ یعنی درجات شہادت کچھ کافروں کے ہاتھوں مرنے پر منحصر نہیں بلکہ درجات شہادت صبر پر موقوف ہیں اور ان چیزوں میں انتہائی صبر کرنا پڑتا ہے اور اگر کوئی شخص بے صبر ہو خواہ وہ کافر کے ہاتھوں سے مرجائے یا ان بیماریوں میں فوت ہو جائے تو وہ کسی میں ثواب کا ایسا درجہ نہ پاسکے گا۔

۳۱۶۸ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰى فُرُشِهِمْ اِلٰى رَبِّنَا فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہداء اور اپنے بستر پر فوت ہونے والوں میں۔ ہمارے رب کے رو برو ان افراد کے متعلق جو طاعون سے مر گئے ہیں جھگڑا ہو گا شہداء کہیں گے یہ لوگ ہمارے

عَلٰى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔

بھائی ہیں کیونکہ یہ ایسے ہی مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے! اور بستروں میں رہنے والے کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ اسیطرح مرے جیسے ہم مرے تھے ہمارے رب کی طرف فیصلہ جائے گا! ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو اگر شہداء سے ملتے ہیں تو لاشبہ شہداء ہی میں سے ہیں اور ان کے ساتھی ہیں اور جب انہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء جیسے ہوں گے۔

اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

شہید اور اس کے قاتل کے جنتی ہونے کا بیان

۲۱۶۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى لَيَضْحَكُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت عزوجل ان دو آدمیوں پر تعجب فرماتا ہے۔ کہ وہ دونوں لڑے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا! اور دوسری مرتبہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ اللہ رب العزت ان دو آدمیوں کے معاملہ کی طرف ہنستا ہے: کہ ایک نے دوسرے کو مارا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے!

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے۔ کہ ایک نے دوسرے کو شہید کیا اور دونوں بہشت میں داخل ہوگئے اور اس کا بیان کچھ اسطرح ہے کہ ان میں سے ایک شخص اللہ رب العزت کی راہ میں لڑتا تھا! وہ شہید ہوا اور مارنے والے شخص نے توبہ کی (یعنی اللہ رب العزت نے اسے اسلام نصیب فرمایا)! اس کے بعد وہ شخص بھی اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا! اور اس نے بھی

درجۂ شہادت پایا۔

نوٹ: ہنسنے سے: مراد یہاں خوش ہونا ہے۔ کیونکہ خداوند قدوس اپنے بندوں پر نہایت رحیم اور کریم ہے! اور وہ چاہتا ہے کہ کسی انسان پر عذاب نہ ہو لیکن یہ سب ہماری شامت اعمال ہے جو عذاب کی صورت اختیار کرتی ہے۔

فَضْلُ الرِّبَاطِ

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی خوبی اور بزرگی

۳۱۶۱ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِىْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَ لَهُ كَاَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا اُجْرِىَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْاَجْرِ وَاُجْرِىَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَاَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ۔

سیدنا حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک رات دن کا پہرہ دیا! تو اسے ایک ماہ کے روزوں اور نماز کا ثواب ملے گا اور جو شخص پہرہ دینے کی حالت میں فوت ہوا اس کے لیے اسی قدر ثواب اور رزق جاری رہے گا! اور وہ شخص فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے بچ گیا۔

نوٹ: جہاد کے زمانے میں کسی جگہ چوکی لگانے کو رباط کہتے ہیں جہاد سے دشمن کے آنے کا احتمال ہو فتان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے اور فساد ہیں جو شخص پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو گیا اسے اس پہرے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا! اور اس کے رزق میں وسعت و کشادگی کے علاوہ اسے ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا۔

۳۱۶۲ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَابَطَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً كَانَتْ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ فَاِنْ مَاتَ اُجْرِىَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ وَاُجْرِىَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ۔

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں: کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک دن رات کا پہرہ دیا! اسے ایک ماہ کے روزوں اور نمازوں کے برابر ثواب ملے گا اور اگر مر گیا تو اس کا وہ کام جاری رہے گا! جو کچھ وہ کر رہا تھا! اور وہ قبر و حشر کے فتنوں سے محفوظ رہا اور اس کا رزق ختم نہ ہو گا!

۳۱۶۳ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔

۳۱۰۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ۔

نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا ہزار دنوں اور مقاموں سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۱۰۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحَارِثُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام قباء کی طرف تشریف لے جاتے (مدینہ منورہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام) تو آپ حضرت ام حرام کے پاس تشریف لاتے اور وہ آپ کو کھانا کھلاتی! اور ام حرام بنت ملحان حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لائے تو ام حرام نے آپ کو کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے لگی! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے ام حرام فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا دیکھ کر ہنستے ہیں؟ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خداوند قدوس نے میری امت کے لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے! اور وہ لوگ اس دریا کی بلندی پر چڑھ رہے ہیں! اور تختوں پر بادشاہ بنے بیٹھے ہیں! یا یوں ارشاد فرمایا! کہ وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں راوی کو اس امر میں شک ہے کہ کس کا لفظ ارشاد

اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُلُوْکٌ عَلَی الْاَسِرَّۃِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْکِ کَمَا قَالَ فِی الْاَوَّلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتِ الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعَاوِیَۃَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِھَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَھَلَکَتْ ۔

❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖

۳۱۷۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ مَا اَضْحَکَکَ قَالَ رَاَیْتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِیْ یَرْکَبُوْنَ ھٰذَا الْبَحْرَ کَالْمُلُوْکِ عَلَی الْاَسِرَّۃِ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ فَاِنَّکِ مِنْھُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَھُوَ یَضْحَکُ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ یَعْنِیْ مِثْلَ مَقَالَتِہٖ قُلْتُ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَتَزَوَّجَھَا عُبَادَۃُ بْنُ الصَّامِتِ

فرمایا تھا یا اس کے بغیر ارشاد فرمایا تھا۔ ملحان کی بیٹی فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجیے یا رسول اللہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان میں سے کر دے آپ نے اس کیلیے دعا کی پھر سو گئے حارث کی روایت میں یوں ہے کہ آپ پھر سوئے پھر جاگے آپ پھر ہنسے میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بات پر ہنسے ہیں! آپ نے حسب سابق جواب ارشاد فرمایا: پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا فرمایئے آپ نے ارشاد فرمایا! تو ان پہلوں میں شریک ہو چکی ہے! (لہٰذا کیا ضرورت ہے کہ آپ دوسرے لشکر میں بھی شامل ہوں) سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں حضرت ام حرام سمندر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں سوار ہوئیں تو دریا سے نکلتے وقت جانور سے گر کر فوت ہو گئیں۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام حرام نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے! اور پھر سو گئے! اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے اٹھے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس بات پہ ہنستے تھے؟ تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنی اُمت کے لوگوں کو اس دریا میں سوار ہوتے ہوئے دیکھا! جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر سوار ہوتے ہیں! میں نے کہا میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے! آپ نے ارشاد فرمایا! تو انہی میں سے ہے آپ پھر سو گئے اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے! میں نے پھر دریافت کیا! آپ نے وہی بات بیان

فَرَكِبَ الْبَحْرَ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

فرمائی جو قبل ازیں بیان ہو چکی! میں نے عرض کیا حضور یہ بھی دعا فرمائیے کہ اللہ مجھے ان میں سے کردے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تو اول والوں میں ہو چکی ہے! پھر یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آگئیں! اور ان حضرات کے ساتھ دریا کے سفر کو گئیں! جب نکلنے لگیں تو ان کے سامنے خچر لایا گیا! اس پر سوار ہوئیں پھر گریں تو ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

غَزْوَةُ الْهِنْدِ

ہندوستان میں جہاد کا بیان

۳۱۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا! کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں! قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا! اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا! جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وعدہ بھی پورا ہوا کہ مسلمانوں نے ہندوستان فتح کر لیا۔

۳۱۷۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا! کہ مسلمان

فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

۳۱۷۹ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

غَزْوَةُ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

۳۱۸۰ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عُرِضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ

ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا! اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا! جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میری امت کے دو گروہ ہوں گے اللہ رب العزت دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا! ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

ترک اور حبشہ کے جہاد کا بیان

ایک صحابی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم فرمایا! اس وقت ایک بہت بڑا پتھر نکلا اور خندق کھودنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی! لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل معلوم ہوا بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے جس سے پتھر کو توڑتے ہیں! اور آپ نے اپنی چادر مبارک خندق میں رکھ دی! اور یہ آیت شریفہ نازل ہو گئی۔

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور ہتھیار اٹھا کر مارا جس سے ایک تہائی پتھر ٹوٹ پڑا..

ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْآخَرُ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَآهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْبَاقِي وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ وَجَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ حِينَ ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةً إِلَّا كَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ رَأَيْتَ ذَلِكَ فَقَالَ إِي وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي حِينَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الْأُولَى رُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ كِسْرَى وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ كَثِيرَةٌ حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِينَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالُوا يَا

آیت کا مطلب یہ ہے: تیرے پروردگار کا کلام پورا ہوا اور سچائی و انصاف میں کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہاں کھڑے تھے اور آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے تھے۔ آپ کے مارتے وقت بجلی کی ایک تیز چمک پیدا ہوئی۔ پھر دوبارہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی آیت تلاوت فرما کر اسکا تھیا سے مارا بعد ازاں ویسی ہی چمک پیدا ہوئی اور پتھر سے دوسری تہائی جدا و الگ ہو گئی۔ تیسری دفعہ جب آیت شریفہ: پڑھ کر مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر پڑا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے۔ بعد ازاں آپ اپنی چادر لے کر بیٹھ گئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دیکھ رہا تھا کہ جب آپ چوٹ مارتے تھے اس کے ساتھ ہی ایک چمک پیدا ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا! اے سلمان! کیا آپ نے وہ چمک دیکھی تھی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ ارسال فرمایا ہے! میں نے اسے دیکھا ہے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں نے پہلی چوٹ ماری (تو میرے سامنے سے سبھی پردے اٹھا دیئے گئے یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھا ہے) اپنی آنکھوں سے شہر فارس اور اس کے ارد گرد کی بستیوں کو دیکھا اور دوسرے بہت سے شہر دیکھے۔ جو وہاں حاضر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل سے دعا فرمائیں کہ وہ ملک ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوں اور وہاں کا مال غنیمت مسلمانوں کو مل سکے اور وہ شہر ہمارے ہاتھوں خراب و برباد ہوں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کی دعا

رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِاَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّالِثَةَ فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرٰى حَتّٰى رَاَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ

فرمائی بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب میں نے تیسری ضرب ماری تو میرے سامنے سے تمام پردے ہٹا دیئے گئے اور میں نے اپنی آنکھوں سے روم کے شہر کو دیکھا اور اس کے ارد گرد جو بستیاں تھیں اور بہت سے شہر میں نے وہاں دیکھے اور وہاں جو لوگ حاضر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت سے دعا فرمائیں کہ وہ ممالک ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوں اور وہاں کا مال غنیمت ہمیں ملے اور شہر ہمارے ہاتھوں سے برباد و خراب! ہوں بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی دعا فرمائی۔

جب میں نے تیسری ضرب ماری تو مجھے حبش کے شہر اور جو کچھ اس کے پاس آبادی تھی دکھائی دی۔ اور میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا اس وقت آپ نے فرمایا کہ حبش کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے نہ لڑیں اور ترک کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں۔

۳۱۸۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں ہونے کی جب تک تم نہ لڑو گے ترکوں سے جن کے منہ گول ہوں گے جیسے موٹے تہ بر تہ ڈھالوں کی طرح بال پہنیں گے اور بالوں میں چلیں گے (بالوں والے جوتے ہوں گے)

اَلْاِسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيْفِ

ناتواں اور کمزور شخص سے امداد طلب کرنا

۳۱۸۲ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِضَعِيْفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَاِخْلَاصِهِمْ۔

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ میرا درجہ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہے۔ اب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ اس امت کی ناتواں اور کمزور افراد کی مدد ان کی دعا نماز اور سچائی کی برکت سے کرے گا!

نوٹ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ چونکہ مالدار تھے اور آپ بہادر جری زور آور تیر انداز تھے۔ اگر تم زور آور اور بہادر مالدار ہو تو ناتواں غرباء مساکین کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ جل شانہ کے نزدیک وہی مقبول ہوں اور ان کے طفیل تمہیں فتح نصیب ہوتی ہو! امراد اور معنی یہ ہے کہ غرور و تکبر کرنا اور اپنے آپ سے دوسروں کو حقیر جاننا اسلام کے خلاف ہے۔

۳۱۸۳ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَبْغُوْنِي الضَّعِيْفَ فَاِنَّكُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ

حضرت جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! میرے لیے غریب و مسکین کو تلاش کرو کیونکہ تمہیں روزی و رزق

بِضُعَفَائِكُمْ.

ناتواں اور غریبوں کی وجہ سے ملتا ہے

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی کو جہاد کی تیاری کرانے والے کی فضیلت کا بیان

۳۱۸۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

سیدنا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں جانے کے لیے غازی کو جہاد کی تیاری کرادی اس شخص نے گویا خود جہاد کیا اور جو شخص اس کے گھر والوں کی حفاظت کے لیے پیچھے رہ گیا اور اس کے گھر والوں کی حفاظت و نگہبانی ایمانداری سے کی تو وہ بھی غازی ہوا۔

۳۱۸۵ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ.

دونوں حدیث کا نتیجہ ایک ہی ہے۔

۳۱۸۶ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نُرِيْدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتَانَا اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوْا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوْا فَانْطَلَقْنَا فَاِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى نَفَرٍ فِيْ وَسْطِ الْمَسْجِدِ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاِنَّا كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَاْسَهُ فَقَالَ اَهٰهُنَا طَلْحَةُ اَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ اَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ اِنِّيْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

دونوں حدیث مبارک کا ترجمہ ایک ہی ہے

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اگر ہم حج کرنے کی خاطر گھر سے نکلے! اور ہمارا قافلہ مدینہ منورہ میں آیا! جس وقت ہم اپنا سامان اپنی اپنی منزلوں اور گھروں پر اتار نے لگے! اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی لوگ مسجد میں جمع ہیں اور ڈرے ہوئے ہیں۔

ہم نے بھی جا کر دیکھا کہ مسجد کے درمیان لوگ جمع ہیں! اور وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے! اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد چادر اوڑھ کر تشریف لائے جس سے آپ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا تھا! اور ارشاد فرمانے لگے کیا اس جگہ حضرت طلحہ زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم موجود ہیں! سبھی نے کہا کہ ہاں موجود ہیں! بعد ازاں فرمایا! اللہ وحدہ لاشریک کی قسم میں تم سے

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا

پوچھتا ہوں! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم! نے ارشاد فرمایا!!

جو شخص فلاں جگہ کی سرزمین خریدے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا!! میں نے بیس یا پچیس ہزار درہم دے کر اسے خریدا! بعدازاں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے فلاں جگہ خریدی ہے! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ کو مسجد کے لیے دے دیجئے!! اور آپ کو اس کا اجر و ثواب ملے گا! سبھی لوگوں نے بیک زبان کہا ہاں۔ اے ہمارے اللہ! ہمیں معلوم ہے کہ یہ بات سچی ہے! اس بات کے جواب میں سبھی نے ہاں کہا) بعدازاں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں تمہیں اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ! اللہ جل شانہٗ کے سوا کوئی معبودِ برحق اور سچا نہیں! کیا! تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص رومہ کے کنویں (بیر رومہ) کو مول لے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا! بعدازاں میں نے اسی کنویں کو اتنے اتنے داموں کے ساتھ

خریدا! اور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا! اور میں نے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ میں نے اسے اتنی رقم سے خرید لیا ہے۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے چھوڑ دیجئے! اور اس کا! ثواب ملے گا! سب لوگ اللہ جل شانہٗ و عم نوالہٗ کو یاد کر کے بولے کہ ہاں اسی طرح ہی ہے! جیسے آپ کہتے ہیں! بعدازاں اسی طرح قسم دے کر پوچھا! کیا تمہیں وہ زمانہ معلوم ہے۔ جب کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کا منہ دیکھ کر ارشاد فرمایا تھا!

عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

جو شخص ان غازیوں کو جہاد کی تیاری کرا دے۔ اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے گا۔ اور یہ جیش عسرت تنگ دستی کے لشکر کے متعلق کی بات ہے۔ سیدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اس لشکر کی ایسی تیاری کرائی کہ کسی شخص کو ایک ایسی رسی کی ضرورت اور حاجت نہ رہی جس سے اونٹ وغیرہ کے پاؤں باندھتے ہیں۔ سبھی نے اللہ رب العزت کو یاد کیا۔ سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہے۔

فَضْلُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرنے کی خوبی اور فضیلت کا بیان

۳۱۸۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا خرچ کرے اسے بہشت میں یا عبداللہ ھذا خیر کہکر یاد فرمایا جائے گا۔ یعنی اے اللہ رب العزت کے بندے یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ پھر جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو شخص مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص خیرات کرنے والا ہوا سے خیرات کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے باب ریان سے پکارا جائے گا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص پر کیا حرج ہوگا۔ جیسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا۔ اور کیا کوئی ایسا

فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

شخص بھی ہوگا! جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ آپ انہی لوگوں میں سے ہوں گے!

۳۱۸۸ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِیْ لَا تَوٰی عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دے۔ تو اسے بہشت کے چوکیدار سب دروازوں سے پکاریں گے! اور کہیں گے! آؤ بھائی ادھر آؤ اور اس دروازے سے اندر داخل ہو! سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح کا بھی نقصان نہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں گے (جنہیں بہشت کے تمام دروازں سے بلایا جائے گا)

نوٹ! جوڑا خرچ کرنے کا مطلب دو اشرفیاں دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا اس حدیث سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت اور آپ کا جنتی ہونا ثابت ہوا

۳۱۸۹ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس مسلمان نے ہر قسم کے مال سے اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دیا! بہشت کے سب دربان اس کے سامنے آئیں گے اور اسے اپنی چیزوں کی طرف پکاریں گے

(جناب صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس طرح ہے (یعنی ہر مال کے جوڑا دینے کا کیا مطلب ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر اونٹ رکھتا ہو تو اسے دو اونٹ دینے چاہئیں اور اگر گائے رکھتا ہو تو دو گائیں

دی جائیں!

۳۱۹۰ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

سیدنا حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے ۔! اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے:

نوٹ، یہ اس آیت شریفہ کا مفہوم ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ

یعنی ان لوگوں کی مثال جو اللہ راہ میں خرچ کرتے ہیں! ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

خداوند قدوس کی راہ میں صدقے اور خیرات کی فضیلت

۳۱۹۱ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک اونٹنی مہار والی بطور صدقہ دی تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں مہار والی اس کے بدلے میں! آئیں گی۔

۳۱۹۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغٰى وَجْهَ اللّٰهِ اَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ اَجْرًا كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَ

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ جس شخص نے اللہ رب العزت کی رضامندی چاہی۔ اور امام کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جہاد کیا! اور اللہ کی راہ میں اپنی پسند کی چیز خرچ کی اپنے! دوست کے ساتھ نرمی برتی اور وہ فساد سے باز رہا! تو اس کا سونا اور جاگنا اور سب اجر و ثواب میں برابر ہوں گے! اور جو شخص دکھاتے

اَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ.

یا سنانے کے لیے جہاد کرے اور امیر کا نافرمانی کرے اور زمین میں فساد کرے تو وہ پورا نہ اترے گا۔

نوٹ: یعنی نہ ثواب ہوا نہ عذاب اور اس کا اسطرح واپس آنا بھی مشکل ہے!! بلکہ وہ الٹا عذاب میں گرفتار ہوگا۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ

مجاہدین کی عورتوں کی عزت

۳۱۹۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِي امْرَأَةِ رَجُلٍ مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهُ فِيهَا إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

سیدنا حضرت سلمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روای ہیں! کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیے ایسے ہی حرام ہیں جیسے ان کی مائیں ان پر حرام ہیں! پھر اگر کوئی شخص عورتوں کی نگہبانی اور حفاظت کے لیے گھر پر ٹھہرا ہو، اگر اس نے کسی مجاہد کے گھر میں خیانت کی تو اسے قیامت کے روز کھڑا رکھیں گے یہاں تک کہ یہ مجاہد اس کے اعمال سے جس قدر چاہے لے گا! اور جو چیز چاہے گا! پھر اس کے علاوہ تمہارا کیا گمان ہے۔

نوٹ: یعنی تم کیا سمجھے ہو کہ کچھ چھوڑے گا !! بلکہ سب نیکیاں لے گا!

مَنْ خَانَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ

غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والوں کا بیان

۳۱۹۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَإِذَا خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَا خَائِنُكَ

سیدنا حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے! کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں پر اسطرح حرام ہیں! جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں! اگر مجاہد کسی شخص کو گھر پر چھوڑ گیا! اور اس نے مجاہد کی امانت میں خیانت کی تو قیامت روز مجاہد کے لیے حکم ہوگا کہ یہ وہ شخص ہے! کہ جس نے تیری راہ میں خیانت

فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ

کی۔ تو تو اس کی نیکیوں میں جس قدر چاہے لے لے! (تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ کتنا لے گا!

۳۱۹۵ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هٰذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تَرَوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! گھر رہ جانے والوں پر مجاہدین کی بیویاں حرام ہیں! جیسے اِن گھر رہنے والوں پر ان کی مائیں حرام ہیں اگر کسی گھر رہنے والے شخص کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تاکہ وہ اِس کے بال بچوں کی نگہبانی کرے (پھر اگر اس نے خیانت کی) تو قیامت کے دِن یہ گھر رہنے والا کھڑا کیا جائے گا! اور مجاہد کو پکار کر حکم فرمایا جائے گا۔ کہ فلاں اِس کی نیکیوں میں سے لے جس قدر تیرا جی چاہے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف متوجہ ہوئے! اور آپ پوچھنے لگے کیا تم سمجھتے ہو کر وہ اِس کی نیکیوں میں کچھ چھوڑ دے گا؟

نوٹ! یعنی مجاہد کی عدم موجودگی میں اگر اس نے کوئی خیانت کی ہوگی تو اللہ رب العزت قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اگرچہ یہ امر مجاہد کے لیئے نامعلوم تھا!

۳۱۹۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا بِأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں زبان اور مال سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ! ہاتھوں سے جہاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تلوار اور بندوق سے لڑا جائے! اور زبان سے جہاد کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کی لڑائی وہ کافر جو اسلام پر اعتراض کریں ..اِس کا جواب دے اور مال سے جہاد یہ ہے کہ وہ شخص خداوند قدوس کی رضامندی میں اپنا مال و دولت صرف کرے

۳۱۹۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ مَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم صادر فرمایا! اور ارشاد فرمایا! جو شخص سانپوں سے ڈرے وہ ہم میں سے نہیں

۳۱۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَاءَ يَبْكِيْنَ وَيَقُلْنَ كُنَّا نَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ اِلَّا مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ شُهَدَاءَكُمْ اِذًا لَقَلِيْلٌ اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْمَغْمُوْمُ يَعْنِي الْهَدِمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوْبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ قَالَ رَجُلٌ اَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيْهِ بَاكِيَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن جبر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت کے لیے تشریف لائے جب آپ گھر میں تشریف لائے تو آپ نے عورتوں کے رونے کی آواز سنی اور انہیں یہ کہتے سنا کہ تمہاری خواہش تھی کہ تم اللہ جل شانہٗ کی راہ میں مرتا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تم شہید صرف اسی شخص کو سمجھتے ہو جو جہاد میں فوت ہو جائے! اگر ایسی بات ہو تو تم میں سے بہت کم لوگ شہید ہوں گے! اللہ رب العزت کی راہ میں جان دینا شہادت ہے اور پیٹ کی مرض میں مرنے والا شہید ہے! اور جل کر مرنے والا شہید ہے! اور پانی میں بے اختیاری سے فوت ہونے والا شہید ہے! اور دب کر مرنے والا شہید ہے! اور ذات الجنب سے مر جانے والا شہید ہے! اور عورت اگر بچہ جنتے وقت فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے کسی شخص نے کہا! کہ آپ روتی ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں! تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ان سے کچھ نہ کہیئے یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے قبل رونا ممنوع نہیں البتہ جب مر جائے تو پھر کوئی رونے والی اس پر آنسو نہ بہائے!

نوٹ، یعنی چلا کر نہ روئے! اور خاموشی سے رونا آنسو بہانا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں

۳۱۹۹ عَنْ جَبْرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ جَبْرٌ اَتَبْكِيْنَ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ۔

سیدنا حضرت جبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں کے جنازے کے لیے گئے!! تو عورتیں بھی رونے لگیں! حضرت جبر رضی اللہ عنہ بولے کہ تم روتی ہو اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پر تشریف فرما ہیں!

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جب تک کہ مردہ زندہ ہے انہیں رونے دو!

جب وہ فوت ہو جائے تو کوئی عورت نہ روئے!!

اٰخِرُ كِتَابِ الْجِهَادِ

کتاب الجہاد ختم شد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے احکام میں کتاب

نکاح اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا بیان اور اس چیز کا بیان جو اللہ جل شانہٗ عم نوالہ نے اپنی حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیئے درست کی اور باقی مخلوق کو اس سے منع فرمایا تاکہ اس سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت جملہ مخلوق پر ظاہر ہو۔

۳۲۰۰ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُونَةُ إِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا۔

سیدنا حضرت عطا رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں مقام سرف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حاضر ہوئے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جب تم ان کا جنازہ سولن سے اٹھاؤ اسے جھٹکا نہ لگے۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نو ازواج مطہرات کے ساتھ رہتے تھے۔ اور ہر ایک کی باری مقرر فرماتے مگر ایک زوجہ مطہرہ کی باری مقرر نہ فرماتے۔

نوٹ: مقام سرف مکہ مکرمہ سے دو منزل دور ہے۔

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ۹ بیویاں حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، جویریہ، صفیہ، میمونہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم۔ ہر ایک کی باری میں ان کے پاس رہتے مگر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ضعیف ہو گئیں اور انہوں نے اپنی باری بھی ام المومنین حضرت عائشہ کو دے دی لہٰذا آپ حضرت سودہ کی باری میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر رہتے۔

۳۲۰۱ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيبُهُنَّ إِلَّا سَوْدَةَ فَإِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا

حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی نو ۹ بیویاں تھیں اور آپ ان کے ہاں ان کی باری کے مطابق تشریف لے جاتے لیکن

لِعَائِشَةَ -

آپ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف نہیں لے جاتے تھے کیونکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی دن رات کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

۳۲۰۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں آپ ان کے پاس ایک رات میں تشریف لے جاتے۔

نوٹ: ایک رات میں سب کے پاس تشریف لے جاتے اور ایسا آپ کبھی کبھی کرتے ورنہ آپ عموماً ایک رات میں ایک ہی بیوی کے پاس قیام پذیر ہوتے:

۳۲۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقُولُ اَتَهَبُ الْحُرَّةُ نَفْسَهَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قُلْتُ وَاللهِ وَاَرَى رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں ان عورتوں کی اس بات سے شرم کرتی جو اپنی جان حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا کریں! مجھے تعجب ہوتا کہ آزاد عورتیں اپنی جان مفت بخش دیتی ہیں! یعنی مجھ کو یہ بات تعجب اور حیرت کی معلوم ہوتی!

بعد ازاں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ اے رسول تو جسے چاہے ان میں پیچھے رکھ دے! اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دے۔ اس وقت میں نے کہا خدا کی قسم آپ کا رب آپ کی خواہش اور مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

۳۲۰۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَنَا فِي الْقَوْمِ اِذْ قَالَتِ امْرَاَةٌ اِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَاَيَ رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزَوَّجَهُ مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ.

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم سب ایک جگہ میں تھے اتنے میں: ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو اپنی جان بخش دی! آپ جیسے! چاہیں کریں یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت سے میرا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم جاؤ کچھ لے آؤ۔ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ گیا اور اسے کوئی چیز نہ ملی۔ اور نہ ہی لوہے کی کوئی انگوٹھی ملی! آپ نے ارشاد فرمایا! کیا تجھے قرآن مجید سے کچھ سورتیں حفظ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے اس عورت کا نکاح قرآن کی ان سورتوں کے بدلے میں کیا

نوٹ، یہ ارشاد فرمایا۔ کہ تیرا اس شخص سے قرآن حکیم پڑھ لینا ہی تیرا مہر ہے۔

مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ

جو باتیں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے درست کیں اور دوسرے لوگوں کیلیئے درست قرار نہ دیں! تاکہ وہ مخلوق میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑھائے اس کا بیان

۳۲۰۵ عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهَا حِيْنَ اُمِرَ اَنْ يُّخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ فَقُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس روز تشریف لائے جس روز آپ کو اس امر کا حکم ہوا کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دے دیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے! اور ارشاد فرمانے لگے میں آپ سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں اور آپ اس بات کے جواب میں جلدی نہ کرنا (کیونکہ غور و فکر اور سوچ کر کہنے میں تمہارا کچھ!! نقصان نہیں۔) اور اپنے والدین سے اس امر میں مشورہ کر لیجئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ارشاد فرمائی تھی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے ماں باپ آپ سے جدائی اختیار کرنے کا مشورہ نہ دیں گے بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ میں نے پوچھا کیا یہی بات ہے۔ جس کے لیے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں! پس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور اس آیت شریفہ کا ترجمہ یہ ہے۔

"اے نبی اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرمایئے اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور یہاں کی رونق چاہیئے تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور تمہیں اولین وقت میں رخصت کر دوں"

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ آسودہ حال ہو رہے ہیں۔ تو انہوں نے چاہا۔ کہ ہم بھی آسودہ حال ہوں۔ اور بعض نے تو اس سلسلے میں گفتگو بھی کر ڈالی۔

اس پر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک گھر نہ جانے کی قسم کھائی! بعد ازاں ایک ماہ کے بعد یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے۔ سب سے پہلے آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اختیار کی! بعد ازاں سب نے اسی طرح کیا! حضور کے گھر میں عموماً فاقہ رہتا اور یہ فقر اختیاری تھا، جو آتا آپ فوراً اسے غرباء میں تقسیم فرما دیتے۔ اور پھر آپ کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیئے قرض لینا پڑتا!

۳۲۰۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَوَكَانَ طَلَاقًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجات مطہرات کو صرف اختیار دیا تھا، اور کیا اختیار دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

نوٹ: یعنی صرف اختیار دینے سے طلاق نہیں پڑتی اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو اسے طلاق ہو جاتی ہے!

۳۲۰۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہمیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا اور ہم نے آپ کو اختیار کر لیا لہٰذا وہ اختیار دینا طلاق نہ ہوا

۳۲۰۸ عَنْ عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہونے سے پہلے، آپ کے لیئے عورتیں حلال ہو گئیں!

۳۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ اللہ جل مجدہ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے قبل یہ امر حلال کیا کہ آپ جس عورت سے چاہیں نکاح فرمائیں!

نوٹ، اللہ رب العزت نے سب سے پہلے قرآن مجید میں یہ حکم نازل فرمایا کہ اب آپ کو زیادہ عورتوں سے نکاح نہ چاہیے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اختیار ہو گیا کہ آپ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کر سکتے ہیں!

اَلْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب دلانے کا بیان

۳۲۱۰ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ارشاد فرمانے لگے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کے پاس تشریف لائے۔ امام نسائی نے کہا کہ میں فتیۃ کا لفظ حسب منشا نہ سمجھ سکا۔ اور ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی (اپنی بیوی کو) کھلانے پلانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور جس شخص کو اس قدر استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا!

نوٹ، استطاعت رکھتا ہو یعنی کھلانے پلانے کی! نگاہ نیچی رہتی ہے۔ یعنی بیگانی عورت پر نہیں پڑتی شرمگاہ زنا سے محفوظ ہوتی ہے۔ جو شخص اس قدر مقدور نہ رکھے یعنی مفلس اور غریب ہو وہ روزے رکھے روزے کے خصی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ اس کی شہوت مٹا دے گا!

۳۲۱۱ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ نے فرمایا۔ اگر تمہیں کسی نوجوان عورت کی خواہش ہو تو میں اسی سے تمہارا نکاح کرا دیتا ہوں۔ بعد ازاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حدیث شریف سنائی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو استطاعت ہو اُسے نکاح کر لینا چاہیے۔ کیونکہ نکاح انسان کی نگاہ کو پست کر دیتا ہے۔ زنا سے بچاتا ہے اور جس کو نکاح کی

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

کی طاقت نہ ہو تو اُسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کیلئے روزہ خصی ہونے کی طرح ہے۔

۳۲۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ تم لوگوں میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے۔ اور جسے طاقت نہیں وہ روزے اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے حق میں ایسے ہے۔ جیسے کسی آدمی کو خصی کر دیا جائے۔

۳۲۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت تمہیں نکاح کر لینا چاہیئے اگر تمہیں طاقت ہو کیونکہ نکاح آنکھوں کو بدنظری سے محفوظ رکھتا ہے اور مرد و عورت کی شرمگاہوں کو بدکاری سے بچاتا ہے۔ اور جس شخص کو استطاعت نہیں اسے چاہیئے کہ وہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کا توڑ ہے۔

۳۲۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

نوٹ۔ اوپر والی اور اس حدیث شریف کا ترجمہ ایک ہی ہے
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث شریف کو بھی اوپر والی حدیث کی مانند قرار دیا ہے۔

۳۲۱۵ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا أُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تُذَكِّرَكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں تھا وہاں ان کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے ابو عبدالرحمٰن میں آپ کا نکاح ایک نوجوان لڑکی سے کرا دوں! مجھے امید ہے کہ وہ آپ کو آپ کے گذشتہ ایام یاد دلائے گی (یعنی نوجوانی کی طرح لطف اندوز ہوگے)
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! آپ مجھے

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ.

یہ بات ارشاد فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے ہی یہ بات یوں ارشاد فرمائی تھی: اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

مجرد رہنے سے منع کرنے کے متعلق باب

۳۲۱۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مجرد رہنے کی اجازت نہ دی۔ اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت بخشتے تو ہم خصی ہو جاتے۔ (یعنی خوب مجرد رہتے)

۳۲۱۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا۔

۳۲۱۸ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا!

۳۲۱۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ طَوْلًا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ أَفَأَخْتَصِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نوجوان ہوں! اور مجھے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی نہیں کہ میں کسی عورت سے نکاح کروں۔ لہٰذا اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں خصی ہو جاؤں آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ دَعْ۔

تے میں دفعہ کہا! بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ قلم لکھ کر خشک ہو چکا جو کچھ آگے ہونے والا ہے۔ چاہے آپ خصی ہو جائیں یا نہ ہوں!

نوٹ: یعنی جو کچھ آپ کے آگے ہونے والا ہے قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکی اور کچھ کم و بیش نہ ہوگا! اس کے علاوہ اگر آپ کی قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہوگی اور خصی ہونے سے کیا فائدہ؟

۳۲۲۰. عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً فَلَا تَبَتَّلْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب آپ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں مجرد رہوں گا (اور کبھی نکاح نہ کروں گا!) آپ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتی ہیں؟ کہ یہ اچھا ہے یا کیسا؟ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کبھی ایسا کام ہرگز نہ کرنا! کیا آپ نے وہ وہ بات نہیں سنی جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہے۔ یعنی یہ آیت۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ الخ

ہم نے آپ سے قبل رسول ارسال فرمائے جنہیں ہم نے عورتیں اور اولاد بخشی تھی! یہ آیت پڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے سعد! ہرگز تبتل اختیار نہ کیجیے۔

۳۲۲۱. عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰی فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَصُوْمُ فَلَا اُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ صحابہ کرام میں سے بعض اصحاب یوں کہنے لگے۔ کہ ہم نکاح نہ کریں گے اور کچھ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھائیں گے اور بعض نے کہا ہم بستر پر نہ سوئیں گے! اور بعض دوسرے یہ کہنے لگے کہ ہم روزہ رکھ کر افطار نہ کریں گے۔ یعنی ہمیشہ روزہ رکھیں گے۔ اور کسی دن بے روزہ نہ رہیں گے اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور ارشاد فرمایا

لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں اور روزہ رکھ کر افطار بھی کرتا۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں! اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص میرے طریقے سے انحراف کرے تو وہ ہم میں سے نہیں۔

بَابُ مَعُونَةِ اللّٰهِ النَّاكِحَ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ

اس امر کے بارے میں باب کہ کوئی شخص گناہ سے بچنے کیلئے نکاح کرے اللہ جل شانہٗ اس کا مددگار ہے

۳۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمْ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ ربّ العزت نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک لازمی حق قرار دے دیا ہے۔ ایک تو وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت ادا کرنے کا ہو۔ دوسرا اس ارادے سے نکاح کرنے والا کہ وہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے۔ اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

نِكَاحُ الْأَبْكَارِ

کنواری عورت کو نکاح میں لانے کا بیان

۳۲۲۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نکاح کیا اور اس کے بعد حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا اے جابر آپ نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کی ہاں! آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ سے میں نے عرض کیا بیوہ سے آپ نے فرمایا تو نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا تاکہ اس سے کھیلتا۔۔ اور وہ تجھ سے کھیلتی!

٣٢٢٤ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ اَصَبْتَ امْرَاَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِكْرًا اَمْ اَيِّمًا قُلْتُ اَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری ملاقات حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی آپ نے پوچھا! اے جابر! کیا آپ ہمارے بعد بیوی والے ہیں میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دریافت فرمایا کنواری سے نکاح کیا یا بیوہ سے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بیوہ کے ساتھ نکاح کیا! آپ نے فرمایا۔ تو نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا جو تجھے کھلاتی

تَزَوُّجُ الْمَرْاَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ

عورت کا اس کے ہم عمر سے نکاح کرنا چاہیے

٣٢٢٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَطَبَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے حضور کی خدمت میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام دیا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ چھوٹی ہے اور پھر حضرت علی نے پیغام دیا تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

نوٹ، چھوٹی فرمانے سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں حضرات کی عمر بڑی تھی اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ان سے عمر میں چھوٹی تھیں

تَزَوُّجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ

غلام مرد کا آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا

٣٢٢٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي اِمَارَةِ مَرْوَانَ بِنْتَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَاُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ اَلْبَتَّةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَاْمُرُهَا بِالِانْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنَةِ سَعِيدٍ فَاَمَرَهَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دی۔ حالانکہ جناب عبداللہ ابھی نوجوان تھے۔ اور ان ایام میں مروان کی حکومت تھی۔ اور طلاق البتہ ایسی طلاق ہے جس میں عورت کا کچھ بھی حصہ باقی نہ رہے اسے دی۔ بعد ازاں اس عورت کی خالہ نے جس کا نام فاطمہ تھا! اسے کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو کے گھر نہ ٹھہریں۔ اور وہاں

أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكَنِهَا وَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْإِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذَلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلَتْ زَعَمَتْ إِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْأَلُهُمَا الَّذِي أَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللَّهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَأَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَآخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ

سے چلی جائیں! بعدازاں مروان نے یہ بات سنی اور اسے پھر سے وہیں جاکر رہنے کا حکم دیا۔ جہاں سے وہ چلی آئی تھی اور اس کی وجہ دریافت کی کہ وہاں سے کس وجہ سے چلی آئی ہیں۔ اور اپنے گھر میں عدت کیوں نہ پوری کی۔ اس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ میں اپنی خالہ کے کہنے پر نکل آئی تھی۔ پھر اس کی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ نے یوں بیان کیا کہ میں عمرو بن حفص کی منکوحہ تھی۔ بعدازاں جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر ارسال فرمایا تو میرا خاوند بھی ان کے ساتھ گیا۔ پھر جو طلاق میں طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی وہاں جاکر مجھے کہلا بھیجی اور مجھے نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہلا بھیجا! میں نے ان دونوں سے دریافت کرایا کہ میرے خاوند نے مجھے کیا حکم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسے نفقہ یعنی خرچ نہ ملے گا: ہاں اگر حاملہ ہو گئی تو اس کو نفقہ ملے گا اور یہ بھی کہا کہ اس کو ہماری اجازت کے بغیر ہمارے گھر میں ٹھہرنا بھی درست نہیں۔ بعدازاں حضرت فاطمہ فرمانے لگیں کہ میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور یہ قصہ آپ کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا وہ دونوں سچ کہتے ہیں پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں چلی جاؤں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم ابن ام مکتوم نابینے کے ہاں جاکر رہو جن کا ذکر اللہ رب العزت نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے ابن ام مکتوم کے پاس عدت کے ایام گزارے اور چونکہ آپ نابینا تھے اس لیے میں آپ کے پاس اپنے کپڑے اتارا کرتی۔ پھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا

عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ.

انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے اس سے پہلے یہ حدیث شریف کسی سے نہیں سنی اور ہم اسی طریقہ پر عمل کریں گے جس پر لوگوں کو عمل کرتے ہوئے دیکھا! (یہ حدیث شریف مختصر ہے)

نوٹ: حدیث شریف کی ابتداء میں ارشاد ہے۔ ایسی طلاق دی جس میں عورت کا کچھ علاقہ باقی نہ رہے یعنی طلاق بائن جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے! مصنف نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے۔ آزاد عورت کا غلام مرد سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا

۳۳۲۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ ابْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيدِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ وَوُرِّثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے جناب حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو متبنیٰ کیا۔ حضرت سالم کسی انصاری عورت کے آزاد غلام تھے۔ اور جناب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ بعد ازاں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند سے کر دیا! جو ولید بن عتبہ کی بیٹی تھی! اور اسی طرح حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ کو اپنا فرزند بنایا تھا اور جاہلیت میں دستور تھا کہ متبنیٰ بنانے والے کو اس لڑکے کا باپ کہا کرتے۔ اور وہ لڑکا اس کی میراث کا وارث ہوتا اور کافی مدت تک یہی دستور رہا پھر اللہ رب العزت والجلال نے یہ آیت شریفہ اس بارے متعلق نازل فرمائی!

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ

یعنی متبنیٰ بیٹوں کو ان کے باپ کا نام لے کر پکارو! کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی قرین انصاف ہے۔ اگر تم ان کے باپ کو نہ جانتے ہو تو وہ دین میں تمہارے

الدِّيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

بھائی اور رفیق ہیں الغرض جن کا باپ معلوم نہ ہو تو وہ دین کے بھائی اور رفیق ہیں۔ مختصراً

۳۲۲۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَّكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَأَنْكَحَ أَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ سَالِمًا بِنْتَ أَخِيْهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَتْ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِّنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ﴿ادْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ﴾ رُدَّ كُلُّ أَحَدٍ يَنْتَمِيْ مِنْ أُولٰئِكَ إِلٰى أَبِيْهِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ يُعْلَمُ أَبُوْهُ رُدَّ إِلٰى مَوَالِيْهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جو غزوہ بدر میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، آپ نے ایک انصاری عورت کے غلام حضرت سالم کو اپنا متبنّی بنایا جیسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو اپنا متبنّی بنایا۔ اور حضرت ابو حذیفہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہندا بنت ولید کی بیٹی سے کر دیا۔ اور ہندا وہ عورت تھیں جنہوں نے ابتدائی دور میں ہجرت کی تھی۔ اور اس وقت وہ تمام بیواؤں اور قریشی عورتوں سے افضل تھیں۔ جب اللہ رب العزت نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت شریفہ نازل فرمائی!

اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔

یعنی اپنے متبنّی غلاموں کو ان کے والد کا نام! لے کر پکارا کرو یہی اللہ کے ہاں قرین انصاف ہے۔ بعد ازاں ہر ایک متبنّی غلام کو ان کے آباء و اجداد کی طرف نسبت کرنے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو وہ ان کے آقاؤں کی طرف منسوب کر دیا جاتا

اَلْحَسَبُ

حسب کا بیان

۳۲۲۹ عَنْ أَبِيْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِيْ يَذْهَبُوْنَ إِلَيْهِ الْمَالُ۔

سیدنا حضرت ابو محمد بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا دار کا حسب و نسب مال و دولت ہے!

نوٹ: یعنی وہ لوگ مالداری اور تونگری کو حسب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حسب اُن عمدہ عادات اور بہترین اخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلتی ہوں خواہ روپیہ پیسہ اور مال اور دولت نہ بھی ہو۔

عَلٰی مَا تُنْکَحُ الْمَرْأَةُ

۳۲۲۴ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّ لِیْ اِخْوَاتٌ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذَنْ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰی دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

عورت میں کونسی خوبی دیکھ کر اس سے نکاح کیا جائے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کے ساتھ نکاح فرمایا۔ جس کے بعد اِن کی ملاقات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی؛ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ اے جابر کیا آپ نے نکاح کیا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے دریافت فرمایا۔ کنواری یا بیوہ عورت سے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بیوہ؛ سے یعنی اس کا نکاح ایک دفعہ ہو چکا ہے؟ آپ نے فرمایا کیوں آپ نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا؟ جو آپ کا دل بہلاتی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہنیں ہیں! اور میں اس عورت کو ان کے پاس لانے سے ڈرا آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو تُو نے بہت اچھا کیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت سے اس کی دینداری یا اس کی مالداری یا حسن و جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے! اور تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم دین والی عورت سے نکاح کرو۔ آپ کے ہاتھ آلود ہوں۔

نوٹ: تربت یداک سے بد دعا دینا مراد نہیں بلکہ عموماً یہ ایک روزمرہ کا محاورہ تھا البتہ اس سے یہ بددعا ہو سکتی ہے کہ تو اس کے خلاف کرے گا تو تیرا کام ناکارہ اور بے فائدہ ہو جائے گا!

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْعَقِيْمِ

۳۲۳۱ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصَبٍ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ

تَزْوِيْجُ الزَّانِيَةِ

۳۲۳۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ مَرْثَدَ بْنَ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيْدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْاُسَارٰى مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِاَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيْقَتَهُ فَخَرَجَتْ فَرَاَتْ سَوَادًا فِيْ ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هٰذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَاَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے!!

سیدنا حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک شریف اور مرتبہ والی عورت ملی ہے لیکن اس کی اولاد نہیں کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر لوں! آپ نے اسے منع فرمایا۔ بعد ازاں وہ پھر آیا۔ پھر منع کیا! پھر تیسری دفعہ آیا اور آپ نے منع فرمایا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسی عورت سے نکاح کرو جس سے اولاد ہو اور وہ عورت مرد کی دوست عاشق کی طرح ہو کیونکہ میں تم میں سے اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا!

زانی عورت کو نکاح میں لانا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی ایک سخت کوش شخص تھا! اور مکہ سے قیدیوں کو سوار کر کے مدینہ منورہ کی طرف لایا کرتا!

مرثد نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو بلایا تاکہ اسے سواری پر بٹھالوں۔ اور مکہ مکرمہ میں ایک زانیہ عناق نامی اس کی آشنا تھی۔ مرثد کہتے ہیں کہ جب میں نکلا تو دیوار کے سایہ میں میری نظر سیاہی (آدمی کا سایہ) پر پڑی اور وہ بولی کہ یہ کون ہے؟ اچھا مرثد ہیں اے مرثد خوش آمدید۔ چلئے آج کی رات ڈیرے ہیں ہمارے ساتھ ہو جائیے! مرثد کہتے ہیں کہ میں نے کہا! اے عناق! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے زنا کو

فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا. قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ هٰذَا الَّذِي يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِي ثَمَانِيَةٌ فَجَاؤُا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَصَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْأَرَاكِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتِ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا.

دلدل (رات کو نکلنے والا ایک پرندہ) حرام فرمایا ہے! وہ بولی اے خیمہ والو یہ دلدل حاضر ہے اور وہ تمہارے قیدیوں کو مکہ مکرمہ سے! مدینہ منورہ تک اٹھائے جاتے گا۔ یہ سن کر میں ایک خندمہ کی طرف چلا مرثد کہتے ہیں کہ میں تلاش کرتے ہوئے آٹھ آدمی آگئے اور وہ میرے سر پا کر کھڑے ہو گئے! بعدازاں ان کا پیشاب مجھ پر پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا! بعدازاں میں اپنے ساتھی کے پاس آیا۔ اور اس کو سوار کر لیا۔ جب میں اپنے مقام اراک تک پہنچا تو میں نے اس کی قید کھول دی بعدازاں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں عناق سے نکاح کر سکتا ہوں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا! بعدازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی!
اَلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ.

یعنی مشرک بدکار عورت کو صرف بدکار مرد یا مشرک نکاح میں لا سکتا ہے۔ مرثد کہتے ہیں کہ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اور آپ نے یہ آیت شریفہ میری موجودگی میں تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا! اس سے نکاح نہ کرو!

نوٹ! مرد اگر بدکار ہو تو وہ نیک سیرت اور پاکیزہ فطرت نہ بیاہ لائے۔ اور اگر نیک ہو تو وہ بدکار عورت نہ لائے
(۱) ایک تو یہ کہ اس کا کفو نہیں۔ لہٰذا اس کے لیے یہ عار ہے
(۲) دوسرے یہ کہ ایک کو دوسرے سے علت یا بیماری کی چھوت لگ جائے! موضح قرآن
بعض علماء کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا! اس وقت بدکار عورتوں سے نکاح حرام تھا! اور اس کے بعد درست ہو گیا اب زانیہ اگر توبہ کرے تو اس سے نکاح درست ہے!

۳۲۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا.

میں ہوا اور عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور وہ مجھے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ عزیز ہے۔ لیکن اس میں ایک نقص ہے کہ اگر لوگوں میں سے کوئی شخص اسے ہاتھ لگانا چاہے تو وہ منع نہیں کرتی۔ یعنی زنا پر راضی ہو جاتی ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے طلاق دے دو! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اس سے اپنا مطلب نکالو!

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

زانی عورتوں سے نکاح کرنا مکروہ ہے!

۳۲۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتوں سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، مال خاندانی شرافت حسن وجمال اور دین کے سبب سے ان سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تو اپنا کام دیندار عورت سے نکال تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں!

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

تمام عورتوں میں سے بہترین عورت کون ہے

۳۲۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سے کونسی عورت اچھی ہوتی ہے: تو آپ نے ارشاد فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے، اور جب وہ حکم کرنے تو اسے بجا لائے! اور یہ اپنے دل میں مخالفت نہ رکھے!
اور اپنے مال کو کر خاوند کو برا لگے!

الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

٣٢٣٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

نیک بیوی کا ملنا کتنی خوبیوں کا حامل ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کل متاع، پونجی اور فائدہ ہے۔ لیکن اس میں سب سے بڑھ کر جو متاع اور پونجی ہے وہ نیک سیرت عورت ہے!

نوٹ: یعنی جس شخص کو خوش بخت اور خوش اخلاق عورت ملے اُسے دنیا میں سب سے بڑھ کر دولت ملی۔

الْمَرْأَةُ الْغَيْرَى

٣٢٣٧ عَنْ اَنَسٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِيْهِمْ لَغَيْرَةً شَدِيْدَةً.

جس عورت میں رشک بہت زیادہ ہو اس کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لوگوں نے عرض کیا کیا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کریں؟

(یعنی مدینہ منورہ والی عورتوں سے) بحکم محترم لے نکاح کر لیا کریں یا کہ نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: انصاری عورتوں میں بہت زیادہ رشک پایا جاتا ہے!!

إِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ

٣٢٣٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا قَالَ لَا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلَيْهَا.

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے ایک انصاری عورت کے پاس پیغام بھیجا تو اسے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو نے اسے دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس عورت کو دیکھ لیجیے۔

۳۲۳۹: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے، کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا آپ نے پوچھا کیا تو نے اسے دیکھا لیا ہے کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا! اس عورت کو دیکھ لیجئے اس سے محبت و الفت بڑھیگی

اَلتَّزْوِيْجُ فِىْ شَوَّالٍ

عید کے مہینے میں نکاح کرنے کا بیان

۳۲۴۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِىْ شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَآءَهَا فِىْ شَوَّالٍ فَاَىُّ نِسَآئِهٖ كَانَتْ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّىْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عید کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال میں مجھے آپ کے ہاں رخصت کیا گیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے لیے مستحب جانتی تھیں۔ شوال میں عورتوں کی رخصتی ہو، کیونکہ مجھ سے بڑھ کر کوئی عورت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مشرف اور زیادہ فائدہ لینے والی نہ تھی

اَلْخِطْبَةُ فِى النِّكَاحِ

نکاح کا پیغام بھیجنا

۳۲۴۱: عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ اَنَّهٗ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِىْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِىْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ

سیدنا حضرت عامر بن شراحیل نے حضرت فاطمہ قیس کی بیٹی سے سنا جو کہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا حال عامر بن شراحیل سے اسطرح بیان کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کئی صحابہ کرام رض کے ذریعے پیغام بھیجا! اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے واسطے پیغام بھیجا جو حضور کے غلام تھے! اور حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور

فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ مُخْتَصَرٌ.

کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ حضرت اسامہ رضہ سے محبت رکھے! فاطمہ فرماتی ہیں۔ کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا حضور میں آپ کے اختیار میں ہوں۔ آپ جس سے چاہیں اس سے میرا نکاح فرمائیے بعدازاں ارشاد فرمایا کہ ام شریک کے پاس جایئے اور ام شریک انصار میں سے ایک نیک عورت تھیں (یعنی مدینہ منورہ والوں میں سے) اور اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرتی تھیں اور مہمان ان کے پاس آتے تھے۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ ہاں میں ایسا ہی کرتی ہوں یعنی میں ام شریک کے پاس جاکر ٹھہرتی ہوں تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایسا نہ کیجیو! کیونکہ ام شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے۔ شاید اسطرح تمہاری اوڑھنی سرک جائے! یا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھ جائے! بعدازاں لوگ تجھے ننگی اور کھلی دیکھیں گے تو تجھے برا معلوم ہوگا! تیرا اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے! اور وہ قبیلہ فہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں ان کے پاس چلی گئی اور اس حدیث شریف کو مختصراً بیان کیا گیا

نوٹ: یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رہنے کا حال اس حدیث شریف میں بیان نہیں کیا بلکہ دوسری حدیث شریف میں بیان کیا ہے!

اَلنَّهْيُ اَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

ایک شخص کے دیئے گئے پیغام پر پیغام کے ممنوع ہونے کا بیان

٣٢٤٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک کے پیغام پر دوسرا کوئی شخص پیغام نکاح نہ بھیجے!

۳۲۲۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَکْتَفِیَٔ مَا فِیْ اِنَائِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! خریدار کو دھوکا دینے کے لیئے چیزوں کی قیمت میں اضافہ نہ کیا کرو! اور مقیم شخص مسافر کا مال فروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ کرے! اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے! تاکہ وہ اس کے برتن میں جو کچھ موجود ہے اسے اونڈھا لے!

ف، کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے یعنی اپنی خواہش کے لیئے طلاق نہ دلوائے! جو چیز اس کے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اس کے حصے میں ہے!

غرض یہ کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کے لیئے ایسا نہ کرے۔ کہ اگر فلاں عورت کو طلاق ہو جائے گی۔ تو میں اس کے ساتھ آرام اور سکون سے رہوں گی! اور اس۔ سوکن کا حصہ مجھے ملے گا! کیونکہ ہر کسی کا حصہ اس کے ساتھ ہے۔ اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا! پھر اسے ظلم وجور اور ناحق طلاق دینا کیا فائدہ؟؟

۳۲۲۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

۳۲۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ عَلٰی اَنْ یَنْکِحَ اَوْ یَتْرُکَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔ یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے چھوڑ دے!

۳۲۲۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْطُبُ اَحَدُکُمْ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ

ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے

خِطْبَةُ الرَّجُلِ اِذَا تَرَکَ الْخَاطِبُ اَوْ اَذِنَ لَهٗ

پہلے پیغام دینے والے کی اجازت سے یا اس کے چھوڑ دینے کے بعد نکاح کا پیغام دینا چاہیئے

۳۲۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ اَوْ يَاْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ

۳۲۸ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ ثَوْبَانَ اَنَّهُمَا سَاَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَنْ اَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِىْ زَوْجِىْ ثَلَاثَةً فَكَانَ يَرْزُقُنِىْ طَعَامًا فِيْهِ شَىْءٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَتْ لِىَ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لَاَطْلُبَنَّهَا وَلَا اَقْبَلُ هٰذَا فَقَالَ الْوَكِيْلُ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّىْ عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَاْتِيْهَا اَصْحَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اعْتَدِّىْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ اَعْمٰى فَاِذَا حَلَلْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰذِنِيْنِىْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ

کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص فروخت ہونے کے وقت کسی دوسرے کی چیز پر فروخت نہ کیا کرے۔ (یعنی ایک کے خریدار کو پاس والا بیوپاری نہ بلایا کرے۔ تاکہ اس کے بیوپار میں خلل نہ پڑے) اور کوئی شخص دوسرے آدمی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ کرے جب تک کہ پیغام دینے والا اسے چھوڑ دے یا وہ اس کی اجازت نہ دے!

سیدنا حضرت ابوسلمہ، اور

حضرت عبدالرحمن بن ثوبان رضی اللہ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے۔ کہ ان دونوں حضرات نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے ان کا حال دریافت کیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے احوال بیان فرمانے لگیں! اور کہنے لگیں کہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں اور مجھے کھانے کے لیے کچھ اناج بھی دیا۔ جو اچھا نہ تھا (یعنی چھوٹا لے جیسے جو وغیرہ)! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے کہا اگر مجھے کھانا اور ٹھکانہ دینا اس پر پہنچتا ہوگا! تو میں اس سے یہ دونوں چیزیں لوں گی! اور میں یہ اناج نہیں لیتی! بعد ازاں میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا! تمہیں کھانا اور ٹھکانہ دونوں نہیں مل سکتے! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا تذکرہ کیا بعد ازاں آپ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ یعنی تجھے کھانا اور ٹھکانہ تیرے خاوند کی طرف سے نہیں پہنچتا چلو جاؤ اور عدت کے دن فلاں فلاں عورت کے پاس پورے کرو! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اس عورت کے پاس آپ کے آدمی آیا جایا کرتے ہیں آپ نے فرمایا! ہاں ابن ام مکتوم رض کے ہاں اپنی عدت کے دن گزارو!

اَذَنَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ خَطَبَكِ فَقُلْتُ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ اٰخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَاِنَّهُ غُلَامٌ مِّنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيْهِ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ اُسَامَةَ فَكَرِهْتُهُ فَقَالَ لَهَا ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحَتْهُ.

یہ عورت کا حق ہے۔ بہر حال حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت مکمل ہو جائے تو تم مجھ سے اجازت لینا!

فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ایام عدت پورے ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا

آپ کے پاس کس شخص کا پیغام آیا؟ میں نے عرض کیا کہ معاویہ اور ایک دوسرے قریشی شخص کا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ تو قریشی لڑکوں میں سے ایک لڑکے ہی ہیں اور ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور رہے دوسرے آدمی تو وہ لڑنے میں شدید ہیں کہ ان کے پاس بھلائی کا نام ہی نہیں لہٰذا آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہؓ کے نام سے نفرت کی۔ آپ نے تین دفعہ یہی ارشاد فرمایا! آپ فرماتی ہیں کہ میں نے پھر حضرت اسامہ رضی اللہ سے نکاح کر لیا!

بَابُ اِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْاَةُ رَجُلًا فِيْمَنْ يَّخْطُبُهَا هَلْ تُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

اس بات کے بارے میں باب اگر کوئی عورت پیغام پوچھنے والے کی حالت کے متعلق دریافت کرے تو جو کچھ معلوم ہو اسے بیان کر دینا چاہیے!!

۳۲۲۹ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي وَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ.

اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو ابوعمرو بن حفص نے طلاق دے دی اور انہیں بالکل بے تعلق کر دیا۔ ابوعمرو کہیں گئے ہوئے تھے ان کے وکیل نے فاطمہ کو کچھ جو بھیجے جس پر وہ ناخوش ہوئیں۔

بعدازاں ابوعمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم ہم پر کوئی شے نہیں بعدازاں فاطمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور یہ قصہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا! آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں خرچ نہ ملے گا! بعدازاں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جائیے اپنی عدت کے دن پورے کیجئے ام شریک کے پاس پھر فرمایا ام شریک کے پاس صحابہ کرام کی آمد بکثرت ہے لہٰذا آپ ابن مکتوم کے ہاں عدت گزاریں۔ کیونکہ وہ نابینا ہیں! اگر آپ اپنے کپڑے اتاریں گی تو کوئی حرج نہیں۔ اور جب آپ کی عدت پوری ہو جائے تو تب مجھے اذن دیجئے! حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں!۔ جب مجھے عدت سے نکلنا حلال ہوا یعنی پوری ہو گئی عدت اور دوسروں سے نکاح کر لینا جائز ہو گیا تو میں نے حضرت معاویہ اور ابوجہم کے پیغام ارسال کرنے کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا! اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ ابوجہم کے کندھے سے لٹھ نہیں اترتا! معاویہ غریب ہیں ان کے پاس ایک کوڑی نہیں۔ لہٰذا آپ حضرت اسامہ سے نکاح کر لیجئے فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے میری طبیعت نے کراہت محسوس کی بعدازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیں

میں نے نکاح کر لیا اور اللہ رب العزت نے اس کے نکاح میں بھلائی اور برکت دے دی لوگوں نے مجھ پر رشک کیا۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہہ دیوے وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو

۳۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہے اس عورت کو کیونکہ انصاری لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے عورت کا حال دریافت کرے جسے نکاح کرنا منظور ہے تو وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے، وہ کہہ دے جو وہ جانتا ہو

۳۲۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں! آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لے، کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے!!

نوٹ: حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا! یا بے قصد

بَابُ عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى مَنْ يَرْضَى

اس بات کے بیان میں باب کہ لڑکی والا لڑکی کے حال کو اس شخص کے سامنے پیش کرے جس سے وہ خوش ہو

۳۲۵۲ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا۔

خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ حُذَافَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي ذٰلِكَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَلَقِيتُهُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَخَطَبَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

بیوہ ہو گئیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا خاوند خنیس جن کا نام ابن حذافہ تھا اور ابن حذافہ صحابی تھے اور ان صحابہ کرام میں سے تھے جو بدری تھے۔ اور وہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو خدمت میں پیش کیا اور میں نے کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہیں تو میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیتا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس پر غور کروں گا اور میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ میں ان دنوں نکاح نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری ملاقات سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور میں نے آپ سے کہا۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ لیکن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ نہ فرمایا۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ مجھے آپ کے جواب نہ دینے پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ بعد ازاں میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ آخر کار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کا پیغام بھیجا اور میں نے آپ کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور پوچھا: غالباً آپ کو میرے خاموش رہنے سے رنج اور افسوس ہوا ہو گا۔ جب آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تذکرہ فرمایا تھا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جب آپ نے میرے سامنے حفصہ کا

وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَهَا نَكَحْتُهَا

ذکر کیا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے سنا تھا۔ اور میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ اور میں نے سوچا کہ اگر آپ اس سے نکاح نہ کریں گے تو میں خود کر لوں گا!!

بَابُ عَرْضِ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا عَلٰى مَنْ تَرْضٰى

باب اس امر کے بیان میں کہ عورت جس شخص سے راضی ہو اس سے خود نکاح کرنے کی درخواست کر سکتی ہے

۳۲۵۳ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهٗ اِبْنَةٌ لَهٗ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ

سیدنا حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس آپ کی لڑکی بھی موجود تھی۔ حضرت انس فرمانے لگے کہ ایک عورت حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ اور خود سامنے ہو کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری کچھ حاجت اور ضرورت ہے؟ (یعنی اگر آپ کو عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لیجئے)

۳۲۵۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَتْ ابْنَةُ اَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ اَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ اَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا (نکاح کی درخواست کی) جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کہ یہ عورت کتنی بے شرم تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تجھ سے یہ عورت بہتر تھی کیونکہ اس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا

صَلوٰةُ الْمَرْاَةِ اِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا

۳۲۵۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ اُذْكُرْهَا عَلَىَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَبْشِرِىْ اَرْسَلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اَسْتَامِرَ رَبِّىْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ فَدَخَلَ بِغَيْرِ اَمْرٍ۔

جب کسی عورت کو نکاح کا پیغام آئے تو وہ نماز پڑھے اور اپنے رب سے استخارہ کرے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کہ جائیے۔ اور حضرت زینب کے پاس میرا ذکر کیجیے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جا کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اے زینب خوشی کیجیے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں ابھی کچھ نہ کروں گی یہاں تک کہ میں اپنے رب کا حکم لے لوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنی مسجد میں کھڑی ہو گئیں۔ اور قرآن مجید نازل ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بے اجازت ان کے گھر میں تشریف لائے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یوں نازل فرمایا ہے۔ کہ ہم نے آپ کا نکاح حضرت زینب رضی سے کر دیا۔ بعد ازاں جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت کی ضرورت ہی کیا تھی۔

۳۲۵۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْكَحَنِىْ مِنَ السَّمَاءِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ زینب بنت جحش سب عورتوں پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اللہ رب العزت نے میرا نکاح آسمان پر فرمایا۔ اور

وَفِيهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ.

اور انہی کے بارے میں پردے کی آیت نازل ہوئی!

كَيْفَ الْإِسْتِخَارَةُ

۳۲۵۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ.

استخارہ کرنے کا طریقہ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر کام کے لیے استخارہ سکھلاتے۔ جیسے آپ قرآن مجید کی سورت سکھانے کا اہتمام فرماتے!!

ویسے ہی آپ استخارہ سکھانے کی کوشش کرتے جب کسی شخص کو کوئی کام درپیش ہوتا تو آپ اسطرح ارشاد فرماتے۔ کہ وہ شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے اے اللہ رب العزت میں تجھ سے خیر اور بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم کی برکت سے اور تیری قدرت کی مدد چاہتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرا بہت بڑا فضل اور کرم چاہتا ہوں۔ کیونکہ تو زبردست اور طاقت والا ہے۔ اور میں عاجز اور بے سکت ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تجھے غیب کے احوال اچھی طرح معلوم ہیں۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے دنیا اور دین میں بہترین ہے اور اس کام کا خاتمہ اور انجام میرے لیے اچھا ہوگا راوی کہتا ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فی دینی ومعاشی ارشاد فرمایا یا آپ نے فی عاجل امری وآجلہ ارشاد فرمایا (یعنی راوی کو یہ شک ہوا غرضیکہ دونوں کے تقریباً ایک ہی معنی ہیں عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد۔ اس کام کا خاتمہ باحسن طریقہ غرضیکہ دونوں الفاظ میں سے کوئی سا لفظ بھی پڑھ لے) پھر کہے اے اللہ میرے اس کام کو میرے قبضے میں کر اور اسے میرے لیے

آسان اور بابرکت فرما دے گا اور اگر تو جانتا ہے ۔ کہ یہ کام میرے لیئے برا ہے ۔ اور میرے دین و دنیا میں یہ نقصان دہ ہے اور اس کا انجام میرے حق میں برا ہو گا تو اس کام کو مجھ سے ٹال دے ۔ یعنی اسے مکمل نہ فرما ۔ اور مجھے صبر عنایت فرما اور جہاں سے ہو سکے میرا بھلا کر اور اس چیز کے ساتھ میرا دل خوش کر اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ استخارہ کرنے والا اپنی ضرورت کا نام لے ۔ مثلاً اس طرح کہے ۔ اللھم ان کنت تعلم ھذا النکاح یا ھذہ التجارۃ خیرلی غرض اسے جو کام بھی پیش آئے اس کا نام امر کے لفظ کی جگہ لیا جائے کیونکہ امر کام کو کہتے ہیں ۔

إِنْكَاحُ الْإِبْنِ أُمَّهُ

بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کرا سکتا ہے

۳۲۵۸ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى وَإِنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا أَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى فَسَأَدْعُو اللهَ لَكِ فَيَذْهَبُ غَيْرَتُكِ وَأَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ وَ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ۔ کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آدمی پیغام نکاح لے کر آپ کے پاس آیا اور آپ نے اسے قبول نہ فرمایا ۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارسال شدہ نکاح کا پیغام دینے آئے ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک غیرت مند اور بچوں والی عورت ہوں اور میرے سرپرست بھی یہاں حاضر نہیں ہیں ۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کیا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا ۔ آپ پھر ان کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ یہ جو کچھ آپ کہتی ہیں کہ میں غیرت مند عورت ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں اپنے خدا سے دعا کر دوں گا کہ تمہاری جلن باقی نہ رکھے گا اور تمہارا یہ کہنا کہ میں بچوں والی عورت

أَمَّا قَوْلُكِ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ مُخْتَصَرٌ۔

ہوں تو تو عنقریب ان کی خود کفیل ہو جائے گی اور آپ جو یہ کہتی ہیں کہ میرے والی (سرپرست) یہاں موجود نہیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تیرے والی خواہ وہ غائب ہوں یا حاضر سب اس بات کو برا نہ مانیں گے۔ یہ بات سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا۔ اے عمر اٹھیے اور میرا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیجئے۔ تو عمر بن ابی سلمہ نے اپنی والدہ ماجدہ کا نکاح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا (حدیث قصداً مختصر ہے)۔

اِنْكَاحُ الرَّجُلِ بِنْتَهُ الصَّغِيْرَةَ

کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے

۳۲۵۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات سال کی تھی تو آپ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور آپ کے ساتھ نو برس کی عمر میں خلوت ہوئی۔

۳۲۶۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَدَخَلَ عَلَيَّ لِتِسْعِ سِنِيْنَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر سات برس تھی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا اور جب ان کی عمر نو برس کی تھی تو ان کے ساتھ خلوت ہوئی۔

۳۲۶۱ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِيْنَ وَصَحِبْتُهُ تِسْعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر میں نکاح اور نو برس کی عمر میں خلوت فرمائی۔

نوٹ:۔ جب آپ سے نکاح کیا تو آپ نابالغ تھیں ان کے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح کر دیا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

۳۲۶۲- عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر نو برس تھی اور جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

اِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيْرَةَ

کسی شخص کا اپنی بڑی بیٹی کا نکاح کرنا

۳۲۶۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَاَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَاَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت حفصہؓ جو خنیس بن حذافہ کی بیوی تھیں وہ بیوہ ہوئیں۔ اور آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مدینہ منورہ میں فوت ہوئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال ان کے پاس بیان کیا۔ اور میں نے کہا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہارا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اپنے حالات دیکھ کر جواب عرض کرونگا پھر ایک ملاقات میں انہوں نے کہا کہ میں ان دنوں میں نکاح نہیں کرونگا۔ سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں۔ بعد ازاں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے بھی یہی کہا اگر آپ کو خواہش ہو تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جتنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا اتنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بھی نہ آیا تھا۔ بعد ازاں میری کئی راتیں اسی طرح گزر گئیں۔ بعد ازاں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام

شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

بھیجا۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ بعدازاں میری ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے شاید تمہیں خفگی اور ناراضگی ہوئی ہو اس وقت جبکہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال میرے پاس بیان کیا تھا۔ اور میں نے پلٹ کر اس کا کوئی جواب آپ کو نہ دیا۔ آپ نے کہا ہاں۔ انکی وجہ یہ تھی کہ مجھے معلوم تھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں جو کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کا افشا کروں میں نے اپنے دل میں اس بات کا خیال کر لیا تھا کہ اگر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ تو میں کر لوں گا۔

اِسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا

کنواری عورت کا نکاح کرنے کے لیے اس سے مشورہ کرنا

۳۲۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے۔ اور نوجوان عورت سے اجازت (اذن) نکاح حاصل کرنا چاہیے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

۳۲۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے اور عقلمند (کنواری) سے اجازت نکاح حاصل کرنا چاہیے۔ اور اس کی اجازت خاموشی

۳۲۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

۳۲۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

اِسْتِئْمَارُ الْأَبِ الْبِكْرَ فِي نَفْسِهَا

۳۲۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

اِسْتِئْمَارُ الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا

۳۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ

رہتا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے معاملہ میں اپنے والی یعنی سرپرست کی نسبت اپنی جان و نفس کی خود زیادہ مالک ہے اور نوجوان باکرہ عورت جب بالغ ہو جائے تو اس سے اذن لیا جائے اور اس کا اذن دینا خاموش رہنا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر عورت کنواری نہ ہو تو اس کے ولی کا اس پر کچھ بس نہیں چلتا اور کنواری عورت سے اجازت لے کر اس کا نکاح کرنا چاہیے۔ اور پوچھنے کے وقت خاموش رہنا ہی اس کا اقرار اور اجازت دینا ہے۔

والد کو چاہیے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے سے قبل اس سے پوچھ لے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو عورت کنواری نہیں وہ اپنی ذات کی خود مالک ہے اور کنواری عورت سے بھی اس کا والد اس کی اجازت لے کر نکاح کرے۔ اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے

اگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہے جو کنواری نہ ہو تو اس عورت سے اجازت لے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ثیبہ عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرنا چاہیے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کے اذن کے

وَلَا تُنْكَحُ بِكْرٌ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذْنُهَا أَنْ تَسْكُتَ۔

مرضی سے کرنا چاہیے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت کیسے اذن دے گی (یعنی وہ تو بہت شرماتی ہے) آپ نے ارشاد فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت اور اذن ہے۔

إِذْنُ الْبِكْرِ

کنواری عورت کے اذن دینے کا بیان

۳۲۷۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قِيْلَ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِيْ وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ إِذْنُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورتوں سے ان کی پونجی کے متعلق اجازت اور حکم لے لیا کرو۔ کسی نے عرض کیا کہ کنواری عورت تو شرم کرتی اور خاموش ہو جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خاموش رہنا اس کا اذن ہے۔

۳۲۷۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرو۔ اور نہ ہی کنواری عورت کا اس کی اجازت کے بغیر۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کنواری عورت کس طرح اجازت دے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔

اَلثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا أَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر عورت کنواری نہ ہو اور اس کا باپ اس کی مرضی کے خلاف نکاح کر لے تو ایسی عورت کا کیا حکم ہے۔

۳۲۷۲ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ان کے والد حضرت خذام نے ان کا نکاح کیا درانحالیکہ وہ کنواری نہ تھیں تو اسے برا معلوم ہوا۔ البتہ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

نکاح توڑ ڈالا۔

اَلْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر کنواری عورت کا نکاح اس کا والد کر دے اور وہ ناراض ہو تو اس کا کیا حکم ہے

۳۲۷۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيْسَتَهُ وَاَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَتِ اجْلِسِيْ حَتّٰى يَاْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِي وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَنَّ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ ان کے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے تاکہ میری وجہ سے اس کی نحوست اور خساست جاتی رہے اور میں اس کے ساتھ نکاح ہو جانے پر خوش نہیں ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ بیٹھ جائیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لانے دیں۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضور کو اس کے متعلق اطلاع دی گئی تو آپ نے اس کے والد کو بلا بھیجا اور اس لڑکی کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بات ہو گئی جو کچھ میرا والد کر چکا یعنی اب تو نکاح ہو چکا اور والد کو کیا ہوا میں نہیں لوٹاتی۔ تاہم میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس امر میں کچھ اختیار ہوتا ہے کہ نہیں۔

۳۲۷۴ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِي نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باکرہ عورت سے اس کی ذات اور نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے۔ اور اگر انکار کیا تو اس پر زبردستی نہیں کی جا سکتی۔

اَلرُّخْصَةُ فِی نِکَاحِ الْمُحْرِمِ
احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا درست ہے

۳۲۷۵ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَ فِیْ حَدِیْثِ یَعْلٰی بِسَرِفَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کی بیٹی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور حضرت یعلی کی حدیث پاک میں مقام سرف کا بھی ذکر ہے۔

۳۲۷۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ مَیْمُوْنَۃَ وَ ھُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

۳۲۷۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ مَیْمُوْنَۃَ وَ ھُوَ مُحْرِمٌ وَجَعَلَتْ اَمْرَھَا اِلَی الْعَبَّاسِ فَاَنْکَحَھَا اِیَّاہُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہؓ کے وکیل تھے اور انہوں نے آپ کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا۔

۳۲۷۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔

اَلنَّھْیُ عَنْ نِکَاحِ الْمُحْرِمِ
محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۳۲۷۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

نوٹ:۔ حدیث ہٰذا اور اس سے گزری ہوئی حدیث میں اختلاف ہے تاہم علمائے کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف کو ترجیح دی ہے۔ اور اس حدیث شریف کو ممانعت تنزیہی پر محمول

کیا ہے۔

۳۲۸۰ عَنْ عثمانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے۔ اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ

نکاح کرنے کے وقت کونسا کلام مستحب ہے

۳۲۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. وَيَقْرَأُ ثَلٰثَ آيَاتٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز میں تشہد اور حاجت میں تشہد سکھایا۔ نماز اور حاجت میں تشہد سکھایا اور حاجت میں تشہد یہ ہے تمام تعریفیں اللہ جل جلالہ عم نوالہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اللہ سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اے اللہ ہمیں ہمارے نفس کی شرارتوں سے پناہ دے۔ اور جس شخص کو اللہ رب العزت ہدایت دے اسے دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی اور جس شخص کو اللہ رب العزت اپنی درگاہ سے راندھے اسے کوئی راہ ہدایت پر نہیں لا سکتا۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔ کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔ اور میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ نے قرآن پاک کی تین آیات تلاوت فرمائیں۔

نوٹ:۔ حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور عبدیت و رسالت پر گواہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر فرض ہے۔ اور جامع ترمذی میں ہے کہ سفیان ثوری نے ان تین آیات کو بیان فرمایا پہلی آیت تو یہ ہے۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ اور دوسری آیت میں ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا اور تیسری آیت میں ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔

پہلی آیت سورۃ آل عمران کے دسویں رکوع کی ابتدا ہے۔ اور اس کا ترجمہ اس طرح ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرتے رہو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف حالت ایمان پر ہی وفات پاؤ۔ دوسری آیت سورہ نساء کی ابتدا کا ترجمہ ہے

اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرتے رہو جس کا تم آپس میں واسطہ دیتے ہو اور رشتوں سے آگاہ و خبردار رہو۔ اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے۔

تیسری آیت سورۂ احزاب کے آخری رکوع میں ہے۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اے ایمان والو! اللہ رب العزت سے ڈرتے رہو اور صاف و سیدھی بات کہو جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور گناہ بخش دے اور جو شخص اللہ اور اس کے حبیب کے ارشاد کے مطابق چلا اس نے بہت بڑی مراد کو پا لیا۔

٣٢٨٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معاملہ میں گفتگو کی تو آپ نے یہ خطبہ پڑھا الحمد للہ تا آخر اما بعد (یعنی توحید اور اثبات رسالت کے بعد مطلب پر گفتگو کرو۔ اور سابقہ کام جو آپ کو پیش آئے یا لوگوں کو نصیحت کرنی مقصود و منظور ہو۔ تو وہ مسنون کام کرنے سے پہلے یہ خطبہ پڑھے)

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے مکروہ ہونے کا بیان

٣٢٨٣ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو افراد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خطبہ پڑھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا **من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد و من یعصہما فقد غوٰی** جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے ہدایت اور بندگی پائی اور جس نے ان کی نافرمانی کی بلاشک و شبہ وہ گمراہ ہوا اور اس نے اپنا راستہ کھو دیا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تو برا خطیب ہے۔

نوٹ:- یعنی خطیب مذکور کو یوں کہنا چاہیئے تھا۔ ومن یعص اللہ و رسولہ۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا حضور نے انہیں یہ ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْكَلَامِ الَّذِي يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

اس کلام کے بیان میں باب جس سے نکاح ہو جاتا ہے

٣٢٨٤ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

وَسَلَّمَ فَقَامَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا قَالَ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

حاضر تھا۔ اور ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتی ہوں۔ لہٰذا اب جو کچھ آپ کی سمجھ میں آئے سو وہ کیجیے آپ چپ رہے اور کچھ جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے تئیں آپ کو بخشا آپ جو چاہیں سو کریں اسی دوران ایک اور آدمی کھڑا ہوا جو کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نکاح کرا دیجیے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی مہر وغیرہ ہے؟ اس نے کہا نہیں حضور نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈ کر لاؤ! خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی ملے اس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آ کر کہنے لگا۔ حضور نہ تو مجھے کوئی لوہے کی انگوٹھی ملی اور نہ ہی کوئی اور چیز ملی۔ آپ نے پوچھا کیا آپ کو قرآن مجید سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورت یعنی کچھ سورتیں ہیں۔ سارا قرآن مجید یاد نہیں آپ نے فرمایا۔ میں آپ کا نکاح اس عورت سے اس قرآن کے عوض جو آپ کو معلوم اور یاد ہے کرتا ہوں۔

اَلشُّرُوطُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی شروط کا بیان

۳۲۸۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے وہ شرط پوری کرنے کے قابل ہے جس سے تمہارے لیے عورت کی شرمگاہ حلال ہوئی یعنی مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شرط کی جائے اس کو پورا کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے مہر فرض ہوا اس کے بعد دوسری شرطیں لگیں! لہٰذا جو پہلے اور مقدم ہے اسے پہلے ہی ذکر ہونا چاہیے۔

۳۲۸۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

اَلنِّكَاحُ الَّذِي يُحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

اس نکاح کا بیان جس سے تین طلاقیں دی گئی عورت حلال ہو جاتی ہے

۳۲۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ کی عورت حضور سرور کونین صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي
وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ
الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ
تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ
عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ حضرت رفاعہ نے مجھے ایسی طلاق دی جس میں میرا ان کے ساتھ کچھ تعلق نہ رہا۔ یعنی تین طلاق دی تھیں بعد ازاں حضرت عبدالرحمٰن ابن زبیر رضی اللہ عنہ میرے خاوند ہوئے ان کے پاس تو کپڑے کے پلہ جیسا ہے یعنی بہت نحیف و نزار اور کمزور ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا شاید تم یہ چاہتی ہو کہ تم رفاعہ کے پاس چلی جاؤ! یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی! جب تک وہ تمہارے مزے کو نہ چکھے اور تم اس کے مزے کو نہ چکھو۔

نوٹ:۔ یعنی تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کرنا کافی نہیں بلکہ اس سے صحبت بھی ضروری ہے۔ جب تک عبدالرحمٰن آپ کے ساتھ وطی نہ کریں گے تو آپ رفاعہ کو جائز اور حلال نہ ہوں گی۔

تَحْرِيمُ الرَّبِيبَةِ الَّتِي فِي حَجْرِهِ

اس ربیبہ عورت کے حرام ہونے کا بیان جو مرد کی پرورش میں ہو

۳۲۸۸ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ
أَبِي سَلَمَةَ وَأُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي
سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي
سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكَ
فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ
وَأَحَبُّ مَنْ يُشَارِكُنِي فِي خَيْرٍ
أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ
وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ
أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ
أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ

حضرت ام حضرت ابو سلمہ کی بیٹی حضرت زینب اور ان کی ماں ام سلمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے راوی ہیں کہ حضرت ام

جبیبہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ میری بہن سے نکاح کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خوشی اور رضامندی اسی میں ہے؟ میں نے کہا ہاں (میں اس پر رضامند ہوں) کیونکہ میں آپ کی اکیلی اور واحد بیوی نہیں (بلکہ مجھ پر سوکنیں ہیں) پھر بہن کی بہتری ہو تو مجھے انتہائی خوشی ہوگی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ کی بہن میرے لیے حلال نہیں۔ بعد ازاں میں نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو آپس میں ذکر کرتی تھیں کہ آپ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی درہ کے ساتھ نکاح کرنے ۔

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَا أَنَّهَا رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي أَنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ام سلمہ کی بیٹی کے متعلق کہتی ہو میں نے کہا ہاں۔ آپ فرمانے لگے اگر وہ بیٹی میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتہ میں میری بھتیجی ہیں۔ مجھے اور ابو سلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور تم آئندہ کبھی اپنی بہن اور بیٹیوں کو میرے نکاح کے لیے تجویز نہ کرنا۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ

ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے

٣٢٨٩ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ انْكِحْ بِنْتَ أَبِي تَعْنِي أُخْتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحِبِّينَ ذٰلِكَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشْرِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذٰلِكَ لَا تَحِلُّ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ آپ میری بہن سے نکاح کر لیجیے۔ آپ نے پوچھا کیا آپ یہ بات دل سے چاہتی ہیں؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں! اور میں وہ عورت نہیں جو اپنے خاوند کے پاس اکلوتی ہو۔ بلکہ میں تو تہ دل سے اس بات کی متمنی ہوں کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتے ہیں جو حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کو کہتی ہو؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ام سلمہ کی بیٹی ہی کا ذکر ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ میری پرورش میں نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی۔ کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہیں۔ کیونکہ مجھے اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کو حضرت

ثویبہ رضی اللہ عنہا نے [illegible] پلایا بعد ازاں آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ آئندہ کبھی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے نکاح کی تجویز میرے ساتھ نہ کرنا۔

۳۲۹۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ أَنِّي لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم نے سنا ہے کہ آپ ابوسلمہؓ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں۔ اگر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ بھی کرتا تو آپ میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی درہ مجھے کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی ماں میرے نکاح میں ہے لہٰذا وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتی ہے۔ جبکہ وہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

دو بہنوں کا ایک مرد کے نکاح میں جمع ہونا حرام ہے

۳۲۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُهَا قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكِ أَحَبُّ إِلَيْكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری بہن کی طرف کچھ رغبت ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں کیا کروں ام حبیبہ نے کہا کہ نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ اور اس کام میں آپ کے دل کی خوشی کیا ہے! حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں اس میں خوش ہوں۔ کیونکہ میں اکیلی نہیں ہوں۔ پھر میں اس بات میں بھی خوش ہوں کہ میری بہن اس بھلائی اور نیکی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں نے سنا ہے کہ آپ درہ بنت ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دے رہے ہیں۔

تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ ۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعی درہ جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتیں تو تب بھی میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر کبھی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کا ذکر میرے سامنے نہ کرنا۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

بھتیجی اور پھوپھی کا جمع کرنا

۳۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی اور خالہ پر بھانجی کا نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةُ وَعَمَّتُهَا وَالْمَرْأَةُ وَخَالَتُهَا ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ۔ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔)

۳۲۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں

الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

۳۳۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

۳۳۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹا یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

۳۳۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَعَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھتیجی سے پھوپھی پر اور بھانجی سے خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

۳۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أُخْتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو اپنے اس کی پھوپھی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا۔

۳۳۷۱ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔ اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھوپھی کے ہوتے ہوئے بھتیجی سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۳۰۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کے ہوتے ہوئے پھوپھی سے اور بھانجی کا خالہ پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

دودھ کے باعث کون کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں

۳۳۰۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَتْهُ الرَّضَاعَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش کے وقت جتنے رشتے حرام ہو جاتے ہیں۔ اتنے ہی رشتے دودھ پینے کے باعث حرام ہو جاتے ہیں۔ (یعنی رضاعت اور ولادت کا حکم نکاح کے حرام ہونے میں ایک ہی ہے۔)

۳۳۰۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے چچا افلح نامی آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کرتے ہیں اور حضرت افلح دودھ کے رشتے سے چچا تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پردہ کیا اور اس امر کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان سے پردہ نہ کریں کیونکہ دودھ سے اتنے ہی لوگ محرم ہو جاتے جتنے رشتے نسب سے محرم ہو جاتے ہیں۔

۳۳۰۶ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دودھ پلانے سے اتنے رشتے (ہی)

مِنَ النَّسَبِ۔

۳۲۲۷ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

۔حرام ہوتے ہیں جتنے نسب سے حرام ہوتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دودھ پلانے سے اتنے ہی رشتے ناطے حرام ہو جاتے ہیں جتنے کہ اولاد یا نسل میں ہونے سے حرام ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ اوران کی تفصیل قرآن مجید کی سورہ نساء میں دی گئی ہے۔

تَحْرِيْمُ ابْنَةِ الْاَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

رضاعی بھائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان

۳۲۲۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ تَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ اَحَدٌ قُلْتُ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے الگ ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح فرمانے کا شوق رکھتے ہیں (یعنی بنو ہاشم کو چھوڑ کر قریش میں کیوں تلاش کرتے ہیں۔) آپ نے پوچھا کہ تمہارے خیال میں کوئی عورت ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا وہ تو میری دودھ کے رشتے سے بھتیجی ہے اور وہ میرے لیے حلال نہیں۔

۳۲۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

۳۲۳۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حمزہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو دودھ کے ناطے سے میری بھتیجی ہیں۔ خدا کی قسم دودھ ویسے ہی حرام کرتا ہے۔ جیسے کہ نسب حرام کرتا ہے۔

اَلْقَدْرُ الَّذِی یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ

کتنا دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے

۳۳۱۱ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِیْمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھِیَ مِمَّا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی گئی "عشر رضعات معلومات" - ان دس گھونٹوں کا حکم معلوم ہے۔ کہ یہ نکاح کو حرام کرتے ہیں پھر پہلی آیت شریفہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی - یعنی خمس معلومات جس کے معنی پانچ گھونٹ کے ہیں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور وہ آیت قرآن مجید میں پڑھی جاتی تھی۔

نوٹ:- چونکہ قرآن مجید میں آیت مذکورہ نہیں ہے۔ کیونکہ بعد ازاں اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کی خبر نہ ہوئی تھی اور بعض علماء کے نزدیک اس آیت شریفہ کا حکم باقی رہا۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا ہے۔ لہٰذا تھوڑا دودھ پینا بھی حرام کر دے گا۔

۳۳۱۲ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ وَلَا الْاِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَۃُ الْمَصَّۃُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی طرح ہے (یعنی بھی چوسنا)

۳۳۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۳۱۴ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو بار چھاتیوں سے دودھ چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔

۳۳۱۵ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ نَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے رضاعت کے متعلق حضرت ابراہیم بن یزید نخعی کی طرف استفسار بھیجا۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ مجھے حضرت شریح اور حضرت علی اور حضرت مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ دودھ پینے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا کہ ابو شعثاء محاربی نے مجھ سے بیان کیا اور آپ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک یا دو دفعہ اچک لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔ یعنی ایک یا دو گھونٹ پی لینے سے نکاح باقی رہتا ہے۔

نوٹ:۔ رضاع عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے۔ مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں ہوتا اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں۔ بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا۔ جب بھی یہی حکم ہے۔ اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہوگی۔ جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو۔ اور اگر چھاتی منہ میں لی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا کہ حرمت ثابت نہیں (ہدایہ۔ جوہرہ نیرہ)

(بہار شریعت حصہ ہفتم مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز صفحہ ۲۴)

۳۳۱۶ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ وَمَرَّةً أُخْرَى انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آئی۔ میں نے آپ کے چہرہ پر غصہ دیکھا بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو دودھ کے رشتے سے میرے بھائی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا تم دیکھ لیا کرو کہ کون سے لوگ تمہارے بھائی ہیں اور دوسری دفعہ یوں ارشاد فرمایا۔ کہ اس بات کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ دودھ کے رشتے سے کون سی عورتیں تمہاری بہنیں ہیں۔ کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار بھوک میں ہے۔

نوٹ:۔ یعنی دودھ کی حاجت کے سن میں جو رضاعت ہو وہی معتبر ہے۔

۳۲۱۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاِنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الرَّجُلُ يَسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے سنا کہ کوئی شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ یہ آدمی آپکے گھر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے اسے پہچانا تو معلوم ہوا کہ وہ حفصہ ؓ کے دودھ کے رشتے میں چچا ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔ اگر فلاں فلاں شخص زندہ ہوتا تو دودھ کے رشتے سے میرا چچا تھا اور میرے ہاں بھی آیا کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دودھ کا رشتہ نکاح کو حرام کر دیتا ہے۔ جیسے اولاد اور نسل میں ہونا حرام کر دیتا ہے۔

۳۲۱۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ اَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ اَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِيْ لَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا ابو الجعد میرے پاس آئے اور میں نے انہیں لوٹا دیا۔ یعنی گھر میں نہ آنے دیا۔ اور ہشام نے کہا وہ ابو القعیس تھے۔ بعد ازاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ حضور سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے گھر میں آنے کی اجازت دو۔

۳۲۱۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَاْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ اٰيَةِ الْحِجَابِ فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَاِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ اِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو قعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی نے مجھ سے گھر کے اندر پردے کی آیت نازل ہونے کے بعد اذن طلب کیا۔ اور میں نے اسے اندر آنے کا اذن نہ دیا۔ اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دیجئے تاکہ وہ گھر میں آئیں۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتے سے تمہارا چچا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ

پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ لہذا ان حضور نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں اور تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔

۲۲۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو قعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کیا۔ حالانکہ وہ دودھ کے رشتے سے میرے چچا تھا۔ جس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے گھر آنے کی اجازت دو کیونکہ وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ قصہ آیت حجاب اترنے کے بعد کا ہے۔

۲۲۲۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کا اذن پردہ کی آیت اترنے کے بعد مانگا اور میں نے اسے اذن نہ دیا۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ لہذا ان آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں وہ تمہارے چچا ہیں۔

۲۲۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو قعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے انہیں اذن نہ دیا۔ اور کہا کہ میں اس وقت تک اجازت نہ دوں گی۔ جب تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہ کر لوں۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی

فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِي فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

خدمت میں عرض کیا۔ ابوقعیس کے بھائی افلح آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگتے تھے۔ میں نے انہیں گھر کے اندر نہ آنے دیا اور انکار کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا انہیں گھر کے اندر آنے کی اجازت دو۔ کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ ابوقعیس کی بیوی نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو وہ آپ کے چچا ہیں۔

بَابُ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

بڑی عمر میں دودھ پلانے کا بیان

۳۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ قُلْتُ إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ أَنَّهُ يَذْهَبُ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ.

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی سہلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ مجھے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر غصے کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ جب کبھی حضرت سالم میرے پاس تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم انہیں دودھ پلادو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو داڑھی والے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ آپ انہیں دودھ پلائیں اور آپ کا یہ دودھ پلانا حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر کی چیز کو دور کر دے گا۔ یعنی حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا غصہ جاتا رہے گا۔ حضرت سہلہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابوحذیفہ کے چہرہ پر ایسی کوئی چیز نہ دیکھی۔

۳۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ رض جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی حضرت سہلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں حضرت ابوحذیفہ کے تیور بدلے ہوئے دیکھتی ہوں۔ جب سالم گھر میں تشریف لاتے ہیں

وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَقَالَ أَلَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ ثُمَّ جَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے دودھ پلا دو۔ اس نے عرض کیا کہ کس طرح پلاؤں وہ تو نوجوان مرد ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ بڑی عمر والے ہیں! بعد ازاں پھر ایک دن حاضر ہو کر کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ میں نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ دیکھا کہ انہوں نے اپنے تیور بدلے ہوں۔

۳۳۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ حَتَّى يَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس بات کا حکم فرمایا کہ وہ حضرت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ۔ غلام حضرت سالم کو دودھ پلائیں کیونکہ اس طرح حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی (غیرت وغصہ) سرد ہو جائے گا۔ پھر اس عورت نے دودھ حضرت سالم کو پلایا اگرچہ وہ لڑکا نہ تھا بلکہ پورا مرد تھا اور حدیث ہذا میں راوی ربیعہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (یعنی یہ حکم حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص تھا۔ ورنہ کسی کو بڑے پن میں دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے)

۳۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَلَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقَالَ حَدِّثْ بِهِ وَلَا تَهَابُهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ سالم جیسے کہ تم ہیں اور وہ بالغوں کی طرح باشعور ہیں اور سیانے وعقلمند مردوں کی طرح وہ سب باتیں جانتے ہیں۔ تو آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تو تم انہیں اپنا دودھ پلا دو اور تمہارے ساتھ ان کا نکاح حرام ہو جائے گا۔ (اسی وجہ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں ایک برس تک ٹھہرا رہا۔ اور میں نے اس حدیث پاک کو بیان نہ کیا۔ بعد ازاں جب میری ملاقات حضرت قاسم سے ہوئی تو آپ نے

فرمایا کہ اس حدیث شریف کو بیان کیجئے اور اسے بیان کرنے میں خوف نہ کیجئے۔

نوٹ:۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ وہ عاقل بالغ ہے اور عاقل بالغ مردوں کی طرح سب کچھ جانتا ہے بچہ نہیں ابن ابی ملیکہؓ نے اس حدیث پاک کو حضرت قاسم کے لیے روایت فرمایا۔ کیونکہ حدیث ہذا اکثر علماء کے مذہب کے خلاف تھی بعد ازاں قاسم کے کہنے پر روایت کرنے لگے۔

۳۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوهُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَإِنِّي أَظُنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ فَأَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتے تھے یعنی جہاں سب لوگ رہتے تھے۔ ان میں مل کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی رہائش پذیر تھے۔ اور ان کے لیے کوئی الگ اور جدا گھر نہ تھا بعد ازاں حضرت سہیل کی بیٹی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور فرمانے لگیں کہ حضرت سالمؓ عاقل بالغ مرد ہیں اور انہیں سب کچھ معلوم ہے وہ گھر میں آتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کو ان کا گھر میں آنا ناگوار گزرتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ اسے اپنا دودھ پلا دیں تو اس کے حق میں حرام ہو جائے گی! اس نے حضرت سالمؓ کو دودھ پلا دیا۔ اور بعد ازاں وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے جاتی رہی بعد ازاں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور عرض کرنے لگیں کہ میں نے جب سے حضرت سالمؓ کو دودھ پلایا تب سے وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے نکل گئی۔

۳۳۲۸ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے انکار کیا اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث کسی شخص کو گھر میں آنے کی رخصت اور اجازت نہیں

رِضَاعَةَ الْكَبِيرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نُرَى الَّذِي أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

ہونی چاہیئے۔اس رضاعت کا مطلب یہ ہے کہ بڑی عمر میں اگر کسی شخص کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔اور سب نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت سہلہ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم فرمایا تھا تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت سہلہ کو جو حکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔وہ حضرت سالم کے ساتھ مخصوص تھا۔اور انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ ہمارے گھر میں اس رضاعت کے سبب کوئی نہ آیا۔

نوٹ:۔اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہم بھی اسے گھروں میں رواج دیتے۔تاہم یہ حکم عام نہیں۔

۳۲۲۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخَلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نُرَى هَذِهِ إِلَّا رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے اس مسئلہ کے عام ہونے کا انکار کیا اور اس کے باعث سے وہ کسی کا گھر میں آنا جائز نہ رکھتی تھیں اور سب نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کسی شخص کے لیے ہمارے ہاں یہ رخصت نہیں بلکہ اس حکم کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم کے لیے خاص کیا تھا۔اور اس رضاعت کی وجہ سے ہمارے ہاں کوئی شخص نہ آئے اور نہ ہمیں کوئی دیکھے اور کسی شخص کو یہ حکم نہیں۔ کہ وہ اس پر قیاس کر سکے اور اس کی اجازت دے۔

اَلْغِيلَةُ

دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنا

۳۲۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جدامہ بنت وہب نے روایت کی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔میرا خیال تھا کہ میں لوگوں کو دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنے سے

ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُهُ وَقَالَ إِسْحٰقُ يَصْنَعُوْنَهُ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ۔

منع کروں۔ بعدازاں مجھے یاد پڑا کہ فارس اور روم کے لوگ جماع کرتے تھے۔ اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا (اور اسحاق کی روایت میں یصنعونہ ہے اور ایک روایت میں یصنعہ ہے۔ تاہم معانی میں کچھ فرق نہیں)۔

نوٹ:۔ اہل عرب کا خیال تھا بچے کی ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے صحبت نہیں کرنی چاہیئے اور اس سے لڑکا ضعیف اور نحیف دکمزور ہو جاتا ہے۔ یہ خیال درست نہیں۔ البتہ اگر حمل ٹھہر جائے تو اس کا دودھ بچے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

عورت کے رحم میں نطفے کو داخل نہ کرنا بلکہ اسے فرج کے باہر گرا دینے کا بیان

۳۳۳۱ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيْبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا ذکر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں کس چیز کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ کسی شخص کی عورت ہے اور وہ اس سے قربت کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے باوجود عورت حاملہ نہ ہو۔ اسی طرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو حمل نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر ایسا نہ کرنا گناہ نہیں یعنی اگر انزال باہر نکال کر کرو تو کچھ برا گناہ نہیں کیونکہ وہ قدر ہے۔

نوٹ:۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے نطفہ کا قرار پانا مقرر ہو چکا ہے اس میں کوئی حیلہ نہیں چلتا۔ اگر اللہ رب العزت کو منظور ہوا کہ حمل ٹھہرے تو وہ تمہیں اس وقت اس کام سے باز رکھے گا اور تم نطفے کو باہر نہ ڈال سکو گے۔ اور اس کام سے یہ خیال ہی ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ جب ہمارا جی چاہے گا تو ہم نطفہ ٹھہرا لیں گے۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔

۳۳۳۲ عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الزُّرَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِيْ تُرْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَا قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُوْنُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نطفہ ضائع کرنے کا مسئلہ دریافت کیا۔ اور وہ کہنے لگا کہ میں حمل نہیں ٹھہرانا چاہتا۔ اور میری بیوی میں نطفہ قرار پاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم میں رکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یعنی تقدیر کا لکھا

نہ مٹ سکے گا۔

حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتُهُ

حق رضاعت کیا ہے اور کس طرح ادا ہو سکتا ہے

۳۳۲۳ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ۔

جناب حضرت حجاج ابن حجاج نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق رضاعت کس طرح ادا ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے۔

نوٹ:- دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی مول لے کر دے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے۔

الشَّهَادَةُ فِي الرَّضَاعِ

گواہی سے رضاعت کا ثابت ہونا

۳۳۲۴ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنِي امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں

فلاں ابن فلاں عورت

کے متعلق بیان کیا کہ میں نے اس سے نکاح کیا۔ بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ آپ نے اپنا رخ انور میری طرف سے پھیر لیا۔ میں پھر آپ کے سامنے گیا۔ اور میں نے عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کیسے جھوٹا کہیں وہ اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ تم دونوں کو اس نے دودھ پلایا۔ جس سے تو نے نکاح کیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔

نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ

باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے والے کا حکم

۳۳۲۵ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا بھی تھا۔ میں نے پوچھا کدھر کا قصد ہے؟

وسلم الی رجل تزوج امراۃ ابیہ من بعدہ ان اضرب عنقہ او اقتلہ ۔

تو آپ نے جواب دیا کہ مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں یا میں قتل کردوں اس کی گردن زدنی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے والد کی بیوی سے اس کی وفات کے بعد نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۳۶ عن البراء عن ابیہ قال اصبت عمی ومعہ رایۃ فقلت این ترید فقال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل انکح امراۃ ابیہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت فرماتے ہیں کہ میری ملاقات اپنے چچا سے ہوئی اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کا مال و دولت لے لوں۔

تاویل قول اللہ عزوجل والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم

اس آیت شریفہ کی تفسیر والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی آیت شریفہ کا نزول کہاں اور کس وقت ہوا

۳۳۳۷ عن ابی سعید الخدری ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوهم وظهروا علیهم فاصابوا لهم سبایا لهن ازواج فی المشرکین فکان المسلمون تحرجوا من غشیانهن فانزل اللہ عزوجل والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای هذا لکم حلال اذا انقضت عدتهن ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا۔ (اوطاس طائف میں ایک جگہ کا نام ہے) پھر دشمن سے مقابلہ ہوا۔ انہیں مارا اور ہم ان مشرکوں پر غالب آئے اور ہمارے ہاتھ لونڈیاں لگیں۔ اور ان کے خاوند مشرکوں میں ہی رہ گئے۔ یعنی عورتیں ہاتھ آئیں۔ مسلمانوں نے ان کے ساتھ جماع کرنے سے پرہیز کیا۔ پھر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے یہ آیت شریفہ والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی تم پر وہ عورتیں حرام ہیں جو دوسرے آدمیوں کے نکاح میں ہیں۔ لیکن جب تم ان کے مالک ہو جاؤ ،

تو اس وقت حرام نہیں۔ اور حدیث ہذا میں جو تغیر آئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہے۔ اور وہ تغیر یہ ہے کہ یعنی یہ عورتیں عدت گزرنے کے بعد تمہارے لیے ہیں۔ کیونکہ یہ عورتیں جہاد میں پکڑی گئی تھیں لہٰذا لونڈیاں ہو گئیں۔ اگرچہ ان کے خاوند کافر زندہ ہوں۔ لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے صحبت کر سکتے ہیں۔)

بَابُ الشِّغَارِ

بیٹی یا بہن کے مہر پر نکاح کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۳۳۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ شغار کا مطلب ہے کہ دو شخص آپس میں نکاح کریں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے سے کر دے اور اس کے مہر کے بدلے میں اپنے داماد کی بہن سے نکاح کرے۔ جاہلیت کے دور میں ایسا دستور تھا۔ اسلام کی رو سے ایسا نکاح کرنا حرام ہے۔

۳۳۳۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے۔ نہ جنب ہے اور نہ شغار۔ اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۔ جلب زکوٰۃ میں مستحق کے پاس مال منگوانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا۔ تاکہ اسے ڈانٹا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بے ایمانی اور شرط کے خلاف ہے۔

۳۳۴۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ بِشْرٍ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب ہے اور نہ ہی شغار۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ فاحش غلطی ہے اور صحیح حدیث بشر والی ہے۔

تَفْسِيْرُ الشِّغَارِ

شغار کا بیان

۳۳۴۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهٗ ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا اور شغار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اس شرط پر کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور وہ دونوں عورتوں کا مہر کچھ بھی مقرر نہ کریں۔

۳۳۴۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ وَالشِّغَارُ كَانَ یُزَوِّجُ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰی اَنْ یُزَوِّجَهٗ اُخْتَهٗ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔ اور راویوں میں سے عبید اللہ نے بیان فرمایا کہ شغار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس شرط پر کر دے کہ وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

اَلتَّزْوِیْجُ عَلٰی سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

قرآن مجید کی سورتیں سکھانے پر نکاح کا بیان

۳۳۴۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِاَهَبَ نَفْسِیْ لَكَ فَنَظَرَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ اِلَیْهَا وَصَوَّبَهٗ ثُمَّ طَاْطَاَ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهٗ لَمْ یَقْضِ فِیْهَا شَیْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِیْهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَیْئًا فَقَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِیْ قَالَ سَهْلٌ مَا لَهٗ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ یَكُنْ عَلَیْهَا مِنْهُ شَیْءٌ وَاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ یَكُنْ عَلَیْكَ مِنْهُ شَیْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰی طَالَ مَجْلِسُهٗ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے آپکو آپکے حوالے کرنے آئی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا۔ بعد ازاں آپ نے سر مبارک نیچے کر لیا جب عورت نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کچھ فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اسی دوران حضور کے صحابہ کرام میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس عورت کو نہیں چاہتے تو آپ اس کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ اس نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا دیکھو اگر تمہیں لوہے کی انگوٹھی بھی ملے تو لے آئیے۔ وہ گیا اور واپس آ کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی تاہم میرا یہ تہبند حاضر ہے۔ اور میں اسے آدھا دے دوں گا آپ نے پوچھا کہ یہ تمہاری چادر کا کیا کریں گی۔ اگر تو پہنے تو اس کے لیے کچھ نہیں اگر وہ پہنے گی تو ننگا رہے گا وہ آدمی دیر تک بیٹھا رہا۔ بعد ازاں اٹھ کر چلا اور آپ نے اس کی طرف آپ نے جاتے وقت دیکھا۔ آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

حکم فرمایا۔ وہ بلایا گیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ علم ہے؟ اس نے گن کر عرض کیا۔ مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے آپ نے وہیں ارشاد فرمایا کہ حفظ کر کے سنا سکتا ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اس عورت کو تمہاری ملک میں اس قرآن مجید کے بدلے کر دیا جو تمہیں یاد ہے۔

اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْإِسْلَامِ

اس شرط پر نکاح کرنا کہ مرد مسلمان ہو جائے

۳۳۴۴: عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُوْ طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّيْ قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سُلَیم سے نکاح فرمایا اور ان کا مہر اسلام تھا۔ حضرت ام سلیم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ بعد ازاں ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا ام سلیمؓ نے جواب دیا کہ میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تو بھی مسلمان ہو جائے تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گی۔ بعد ازاں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے اور ان کا مہر اسلام قرار پایا۔

۳۳۴۵: عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُوْ طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِيْ أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِيْ وَلَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ کی قسم اے ابو طلحہ آپ رد کرنے کے قابل نہیں (یعنی آپ کی بات مانی جائے گی) مگر صرف اس واسطے کہ آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں میرے لیے جائز اور حلال نہیں کہ میں تجھ سے نکاح کر لوں ہاں اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تمہارا مسلمان ہونا مہر ہو جائے گا۔ اور کچھ مہر مقرر نہیں کرتی (اور میں مہر کی جگہ اسلام لانے کو ہی سمجھتی ہوں۔ اور آپ سے کسی اور چیز کی درخواست نہیں کروں گی)۔ بعد ازاں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور مہر وہی رہا حضرت ثابت

مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ.

اَلتَّزْوِيْجُ عَلَى الْعِتْقِ

۳۳۲۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا

۳۳۲۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۳۳۲۸ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۳۳۲۹ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ

(جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسی عورت نہیں سُنی جس کا مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بزرگ اور بہتر ہو۔ کیونکہ حضرت ام سلیم کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے بڑھ کر کون سی چیز ہو سکتی ہے) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے قربت کی اور آپ کے نطفے سے بچے پیدا ہوئے۔

آزاد کرنے کو مہر قرار دے کر نکاح کر لینے کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور آپ کے آزاد کرنے کو مہر قرار فرمایا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا۔ اور ہم آزادی ہی کو اپنا مہر مقرر فرمایا۔

لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرنے کا اجر

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین افراد کو دگنا اجر و ثواب ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو اور اس نے اس طرح ادب سکھایا ہو جس طرح ادب سکھانے کا حق ہے۔ اور اس طرح علم سکھایا جیسے علم سکھانے کا حق ہے (یعنی علم و ادب میں اسے لائق اور فائق کیا ہو) اور وہ آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کرے اور دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ جل جلالہ کا حق ادا کرے اور وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ایمان لائے۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ

الْقِسْطُ فِي الْأَصْدِقَةِ

٣٣٥٠. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ

جس شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا اس کیلئے آزاد کرنے اور نکاح کرنے کے دو اجر ہیں۔

مہروں میں عدل اور انصاف کرنے کا بیان

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کی وہ آیت یہ ہے کہ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ یعنی اور اگر ڈرو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند آئیں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے۔ اس آیت میں ان عورتوں کا بیان ہے۔ جو اپنے والیوں کے پاس پرورش پاتی ہیں اور وہ لڑکیاں اس مال سے حصہ پاتی ہیں جو انہیں ورثہ کے سبب سے ملا ہے۔ ان کے والیوں نے اس کی صورت ... جمال دیکھ کر یوں چاہا کہ وہ انہیں اپنے نکاح میں لے لیں۔ مگر صرف اتنے ہی مال سے جتنا انہیں غیر آدمی دے سکتا ہے۔ یعنی آپ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسروں سے ان کا نکاح کر دیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا۔ لیکن والی یہ چاہتے ہیں کہ وہ بے انصافی کر کے تھوڑے مال پر ہی آپ کو ان کے نکاح میں دیں۔ اللہ جل شانہ نے ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ اور حکم ہوا کہ اگر نکاح کرنا چاہتے ہو تو ان کے معاملہ میں انصاف کرو اور اعلیٰ درجے کا مہر مقرر کرو۔ وگرنہ ان کے سوا جسے چاہو اس کے ساتھ نکاح کرو۔ عروہ نے کہا۔ بعد ازاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ اس معاملے کے بعد لوگوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے کے متعلق استفتاء کیا اور اللہ ذی الجلال والاکرام

لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيْمَتِهِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهِ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيْلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوْا اَنْ يَنْكِحُوْا مَا رَغِبُوْا فِيْ مَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

نے یہ آیت نازل فرمائی وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یعنی تجھ سے عورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے فتویٰ صادر فرماتا ہے۔ اور وہ جو تمہیں ہیں نے کتاب میں سنائی ہیں مطلب تم جن یتیم عورتوں کو ان کا مقرر شدہ حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ انہیں نکاح میں لے لو اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پچھلی آیت میں اللہ رب العزت نے جو یہ فرمایا وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اس سے پہلی آیت شریف مراد ہے یعنی وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اور دوسری آیت میں فرمایا وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اس آیت سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر وہ مال و دولت اور حسن و جمال میں اچھی نہ ہوں تو ان کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ لہٰذا تمہیں ان سے نکاح کرنا ممنوع ہوا جن کے مال کی رغبت کرتے ہو کیونکہ رغبت کے باوجود مہر میں کمی کرنا بے انصافی ہے۔

۲۲۵۱ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٍّ وَذٰلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش کیا اور اس کے پانچ سو درہم ہوگئے۔

۲۲۵۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصَّدَاقُ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوَاقٍ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مہر دس اوقیہ تھا۔

۲۲۵۳ عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغْلُوْا صَدَاقَ النِّسَاءِ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت ابو عجفاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا خبردار عورتوں کے مہروں میں غلو اور زیادتی نہ کیا کرو کیونکہ اگر ایسا کرنا دنیا میں عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں

كان أولاكم به النبي صلى الله عليه وسلم ما أصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من نسائه ولا أصدقت امرأة من بناته أكثر من ثنتي عشرة أوقية وإن الرجل ليغلي بصدقة امرأة حتى يكون لها عداوة في نفسه وحتى يقول كلفت لكم علق القربة وكنت غلاما عربيا مولدا فلا أدري ما علق القربة قال وأخرى يقولونها لمن قتل في مغازيكم أو مات قتل فلان شهيدا أو مات فلان شهيدا ولعله أن يكون قد أوقر عجز دابته أو دف راحلته ذهبا أو ورقا يطلب التجارة فلا تقولوا ذاكم ولكن قولوا كما قال النبي صلى الله عليه وسلم من قتل في سبيل الله أو مات فهو في الجنة۔

پرہیزگاری ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے اولین مستحق تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی اور لڑکی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا۔ اور آدمی اپنی بیوی کے مہر میں غلو اور زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے لیے مشک کی رسی کی تکلیف اٹھائی (عرب کا محاورہ ہے یعنی پسینہ بھی میں ہی لایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسینہ آیا جیسے تکلیف سے مشک پسیجتی ہے)۔ ابو العجفاء کہتے ہیں کہ میں ایک خالص عرب نہ تھا تو مجھے معلوم نہ ہوا کہ علق القربۃ کسے کہتے ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ ایک اور بات کیا کرتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص لڑائی میں مارا جائے یا مر جائے تو کہتے ہیں کہ وہ شہید ہوا اور مارا گیا اور غالباً اس نے اپنے اونٹ کی سرین پر بوجھ لاد رکھا ہو یا کجاوے پر سونے چاندی کما کر کی سامان سوداگری لادا ہو یعنی اس کی نیت خالص جہاد کی نہ ہو تو تم ایسا مت کہو۔ بلکہ اس طرح کہو جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو وہ جنت میں جائے گا۔ اور کسی شخص کے متعلق کچھ نہ کہو اللہ رب العزت کو معلوم ہے کہ اس کی نیت اور ارادہ کیا تھا۔

۳۳۵۲: عن أم حبيبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بأرض الحبشة زوجها النجاشي وأمهرها أربعة آلاف وجهزها من عنده وبعث بها مع شرحبيل بن حسنة ولم يبعث إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء وكان مهر نسائه أربعمائة درهم۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔ در آنحالیکہ وہ حبش کی سرزمین پر تھیں اور وہاں کے بادشاہ نے جس کا نام نجاشی تھا۔ نکاح کر کے جہیز وغیرہ اپنی جیب سے دیا۔ اور چار ہزار درہم مہر مقرر کیا اور اسے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ دے کر بھیجا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ایک حبہ نہیں بھیجا تھا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج

مطرات کا مہر چار سو درہم تھا۔

التَّزْوِيجُ عَلَى نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ

سونے کی ایک گٹھلی پر نکاح کرنا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس وقت (آپ کے کپڑے یا بدن) پر پیلا دھبہ لگا ہوا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا۔ تم نے کیا مہر دیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سونے کی ایک گٹھلی۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر شادی کی خوشی کا نشان دیکھا اس وقت میں نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اس کا کیا مہر باندھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک سونے کی گٹھلی پر۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے مہر یا بخشش پر یا بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں۔ اور جو چیز عقد نکاح کے بعد ہوگی وہ دینے والے کا حق ہے۔ اور انسان کی عزت و بندگی بہن و بیٹی کے سبب سے ہے

نوٹ: ۱۔ اس یعنی اگر بہن اور بیٹی کو دینے دلانے سے خوش رکھے گا تو وہ تحسین و آفرین کا مستحق ہوگا۔
۲۔ نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دے دیا یا دینے کا اقرار کیا تو وہ عورت کا مال ہوگا اور اس میں تنازعہ

وغیرہ کا کچھ تعلق نہیں۔ اور جو کچھ نکاح باندھنے کے بعد عورت کو دیا جاتا ہے۔ وہ دینے والے کا حق ہے۔ یعنی اس میں دینے والے کا دعویٰ چل سکتا ہے۔ اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آنا چاہیئے۔

إِبَاحَةُ التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ صِدَاقٍ

۳۳۵۸ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أُتِيَ عَبْدُ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا نَجِدُ فِيهَا يَعْنِي أَثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللَّهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هٰذَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هٰذَا

مہر کے بغیر نکاح کرنے کی اباحت اور جواز کا بیان

سیدنا حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا۔ اس طرح کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس میں مہر کا کچھ حصہ نہ آیا تھا۔ یعنی مہر کی تعیین نہ کی۔ اور وہ شخص صحبت کرنے کے بغیر فوت ہو گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے پوچھو کیا تمہیں اس مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث معلوم ہے؟ لوگوں نے کہا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی عقل و دانش سے کہوں گا اگر درست ہوا تو یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ کہ ارشاد فرمایا اس عورت کو مہر مثل دینا چاہیئے! یعنی اس طرح کا مہر جو اس عورت کے قبیلے اور خاندان کی دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کی ہم عمر ہیں۔ اس عورت کا مہر ویسا ہی ہے۔ اور یہ بغیر زیادتی اور نقصان کے ہے اور اس عورت کا حصہ اس کے ترکے میں بھی ہے۔ اور اسے عدت بھی گزارنی چاہیئے۔ یہ بات سن کر ایک قبیلہ اشجع کا ایک شخص کھڑا ہوا (عدت) گزار کر جاری) ایک عورت کے جھگڑے کا فیصلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔ اس عورت کو بروع بنت واشق کہتے ہیں اور اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اسے یہ بھی توفیق نہ ملی کہ وہ صحبت کرتا پھر اس کے لیے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا حکم فرمایا۔ جو اس عورت جیسی دوسری عورتوں کا تھا اور اس کو میراث میں شامل کیا اور اس عورت کے لیے

اَلْحَدِیْثَ الْاَسْوَدَ غَیْرُ زَائِدَۃَ۔

عدت کا حکم کہا یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور (خوش ہو کر) اللہ اکبر کہا۔ کہ آپ کا فیصلہ درست نکلا۔ امام نسائی نے فرمایا کہ زائدہ کے سوا ایسی حدیث میں اسود کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

۳۳۵۹ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ اُتِیَ فِیْ اِمْرَاَۃٍ تَزَوَّجَہَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْہَا وَلَمْ یَفْرِضْ لَہَا صِدَاقًا وَلَمْ یَدْخُلْ بِہَا فَاخْتَلَفُوْا اِلَیْہِ قَرِیْبًا مِنْ شَہْرٍ لَا یُفْتِیْہِمْ ثُمَّ قَالَ اَرٰی لَہَا صِدَاقَ نِسَائِہَا لَا وَکْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَہَا الْمِیْرَاثُ وَعَلَیْہَا الْعِدَّۃُ فَشَہِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ مِثْلَ مَا قَضَیْتَ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کا جھگڑا پیش ہوا اور وہ جھگڑا یہ تھا کہ ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا۔ اور نہ ہی اس سے صحبت کی اور وہ ویسے ہی فوت ہو گیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے ایک ماہ تک چکر لگاتے رہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فتویٰ نہ دیا۔ آخر ایک دن آپ ارشاد فرمانے لگے کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے کنبے کی عورتوں کی طرح ہے نہ ہی یہ کم ہے اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ نیز عدت گزارنا بھی اس پر لازم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات پر حضرت معقل بن سنان نے گواہی دی اور فرمایا کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کی بیٹی کے جھگڑے کا فیصلہ اسی طرح کیا تھا جیسے آپ نے کیا ہے۔

۳۳۶۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَۃً فَمَاتَ وَلَمْ یَدْخُلْ بِہَا وَلَمْ یَفْرِضْ لَہَا قَالَ الصَّدَاقُ وَعَلَیْہَا الْعِدَّۃُ وَلَہَا الْمِیْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِہٖ فِیْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے مقدمے میں حکم فرمایا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ اور اس کا مہر مقرر نہ کیا۔ اور نہ ہی صحبت کی اس طرح کہ ایسی عورت کو مہر اور میراث دلایا جائے۔ یہ سن کر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے واشق کی بیٹی بروع کے حق میں اسی طرح کا فیصلہ سنا تھا۔

عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ مِثْلَہٗ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی ایک روایت

۳۳۶۲ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا إِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهِ فَأْتُوا غَيْرِي فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ فِيهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوا لَهُ فِي آخِرِ ذٰلِكَ مَنْ نَسْأَلُ إِنْ لَمْ نَسْأَلْكَ وَأَنْتَ مِنْ أَجِلَّةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَقُولُ فِيهَا بِجَهْدِ رَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بُرَآءُ أَرٰى أَنْ أَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا وَلَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذٰلِكَ بِسَمْعِ أُنَاسٍ مِنْ أَشْجَعَ فَقَامُوا فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضٰى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُئِيَ

زردی ہے۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی قوم کے لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تھا۔ نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی۔ اور اس حالت میں فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ایسا مشکل مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آج تک کسی شخص نے ہم سے نہیں پوچھا۔ لہٰذا تم کسی اور شخص کے پاس جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا پیچھا ایک ماہ تک کیا اور آخر کہنے لگے کہ ہم کس کے پاس جائیں اور کس سے پوچھیں؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تمہارے جیسے بزرگ اس شہر میں نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب میں اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہوں اگر یہ درست اور صواب ہوا تو اللہ کی جانب سے ہے جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اور اگر خطا اور غلط ہوا تو یہ میرا قصور ہے اور شیطان کا۔ کیونکہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطاء اور غلطی سے بری ہیں میری عقل و دانش میں اسے اتنا مہر دینا چاہیئے جتنا اس طرح کی دوسری عورتوں کا ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ زیادہ، اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ اور اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنی چاہیئے۔ اور کہا کچھ لوگوں نے اشجع سے یہ مسئلہ سنا۔ پھر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ایسا فیصلہ فرمایا جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کا فرمایا تھا۔ اور اس عورت کا نام بروع بنت واشق مشہور تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ کو ایسا خوش کبھی نہیں دیکھا مگر اسلام لانے کے وقت

عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ لِمُوَافَقَةِ رَأْيِهِ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... بِاِسْلَامِهِ۔

یعنی یہ بات سن کر حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کی رائے حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہو گئی۔

لوٹ:۔ حدیث ہذا سے اجماع اور قیاس پر دلیل اور برہان ملتی ہے۔

هِبَةُ الْمَرْاَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صِدَاقٍ

ایسی عورت کا بیان جس نے اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے بلا مہر ہبہ کر دیا ہو

۳۳۶۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا اَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَكَذَا بِسُوَرٍ سَمَّاهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلٰى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ میں اپنی جان کو آپ کی خدمت اقدس میں ہبہ کرتی ہوں اور یہ کہنے کے بعد دیر تک کھڑی رہی اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں تو آپ میرے ساتھ اس کا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈو خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ملے۔ وہ تلاش کرنے گیا اور اسے کچھ نہ ملا! آپ نے اسے پوچھا کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اس عورت کا نکاح تم سے کر دیا۔ اس قرآن مجید کے بدلے جو تمہیں یاد ہے۔

بَابُ اِحْلَالِ الْفَرْجِ

فرج کا کسی شخص کے لیے حلال کر دینا

۳۳۶۲ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَاْتِيْ جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ قَالَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لیے جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا یہ حکم ارشاد فرمایا۔ کہ اگر اس کی بیوی نے وہ عورت حلال کر دی تھی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا۔

فَارْجُمْهُ۔

اور اگر حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو رجم کروں گا۔

نوٹ:۔ کیونکہ جب مالک نے لونڈی کا فرج کسی شخص کے لیے حلال کر دیا تو وہ حلال نہیں ہوتی تاہم شبہ کی وجہ سے زنا کی حد جاری نہیں ہوگی اور اسے تعزیر کے طور پر سو کوڑے مارے جائیں گے۔

۳۳۶۵ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُوْرًا اَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ اِلٰى حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ اِلَيَّ بِهٰذَا۔

سیدنا حضرت جبیب بن سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس اس شخص کا جھگڑا آیا جس کا نام عبدالرحمٰن بن حنین تھا۔ اور لوگ اسے قرقور کے نام سے بھی پکارتے تھے اور جھگڑا یہ تھا کہ اس شخص نے بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس طرح فیصلہ کروں گا جو ہمارے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تیری بیوی نے تیرے لیے لونڈی حلال کر دی تو میں تجھے کوڑے ماروں گا ورنہ تجھے پتھروں سے رجم کروں گا۔ آخر یہ ہوا کہ اسے سو کوڑے مارے گئے۔ کیونکہ اس کی بیوی نے اسے وہ لونڈی حلال کر دی تھی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جبیب بن سالم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اور انہوں نے مجھے یہی لکھ بھیجا تھا۔

۳۳۶۶ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ اِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ فَارْجُمْهُ۔

حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کی بیوی نے اس کے لیے حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کیا جائے۔

٣٣٦٧- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا۔ کہ اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ اس طرح پر اگر اس مرد نے اس سے زبردستی زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گی اور مرد کو اس طرح کی ایک لونڈی اپنی بیوی کو دینی ہو گی اور اگر اس کی مرضی سے کیا تو وہ لونڈی مرد کی ہو گی اور ایسی ہی لونڈی بیوی کو خرید کر دے گا۔

٣٣٦٨- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهِ وَعَلَيْهِ الشَّرْوَى لِسَيِّدَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا۔ بعد ازاں یہ معاملہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس آدمی نے زبردستی اور اس کی ناراضگی سے زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گئی اسکے مال سے یہ شخص دوسری لونڈی خرید کر اپنی بیوی کو دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے یہ کام ہوا تو یہ لونڈی اس کی ہو گی جس کی پہلی تھی۔ اور اپنے مال میں سے اس شخص پر دوسری لونڈی دینی واجب ہو گی۔

تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ

متعہ کے حرام ہونے کا بیان

٣٣٦٩- عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا لَا يَرَى بِالْمُتْعَةِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّكَ تَائِهٌ إِنَّهُ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں جناب حسن اور عبداللہ نے اپنے والد سے روایت فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ ایک شخص متعہ کی درست کو کچھ نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو گمراہ ہے۔ کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خیبر کے دن متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

٣٣٧٠- عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَلُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (جو گدھا شہری نہ ہو لیکن گورخر حلال ہے)

٣٣٧١- عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے

يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهٖ۔

متعہ کرنے سے منع فرمایا اور ابن مثنیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے یوم حنین کو منع فرمایا۔ یوں ہی جناب عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی۔

۳۳۰۲ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَ قَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَ كُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَ اِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَ رِدَائُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا۔

سیدنا حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے کی اجازت بخشی تو میں اور ایک دوسرا آدمی قبیلہ بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے اور ہم نے اپنی خواہش اس سے بیان کی۔ اس نے پوچھا کہ مجھے کیا دوگے؟ میں۔ نے کہا کہ میں تمہیں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ میرے ساتھی کے پاس مجھ سے اچھی چادر تھی۔ لیکن میں اس سے کم سن تھا اور اس سے زیادہ نوجوان تھا۔ جب وہ عورت میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی طرف جھکتی۔ اور جب وہ مجھ کو دیکھتی تو میں اسے اچھا معلوم ہوتا تھا۔ پھر وہ مجھے کہنے لگی۔ تو (کیونکہ) تو اور تیری چادر مجھے پسند ہے۔ بعد ازاں میں نے اسے اس کے بعد تین دن رکھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایسی عورتیں ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ان عورتوں کو نکال دیں۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

نکاح کی آواز اور دف بجانے کا اعلان

۳۳۰۳ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ

سیدنا حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف۔ سے ہوتی ہے۔

كَيْفَ يُدْعٰى لِلرَّجُلِ اِذَا تَزَوَّجَ

نکاح کیے جانے والے شخص کو اس وقت کیا دعا دینی چاہیئے

۳۳۰۴ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ۔

محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال و حرام (نکاح) کی تمیز آواز سے ہوتی ہے۔

۳۳۰۵ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ جُشَمٍ فَقِيْلَ لَهٗ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ قَالَ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقیل ابن ابی طالب نے بنی جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا تو انہیں لوگوں نے بالرفاء والبنین کہہ کر دعا دی۔ حضرت عقیل فرمانے لگے کہ جس طرح حضور سرور کونین صلی اللہ

وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ۔

علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم بھی اسی طرح کہو اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا تھا بارک اللہ فیکم و بارک لکم اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں برکت دے اور تمہیں برکت والا کرے۔

دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ

نکاح کے وقت حاضر نہ ہو سکنے والے شخص کو دعا دینے کا بیان

۳۲۷۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن کے کپڑے پر زرد نشان دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور گٹھلی کے برابر سونا بطور مہر مقرر کیا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارک اللہ لک ارشاد فرما کر دعا دی۔ یعنی اللہ تمہارے نکاح میں برکت دے اور ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ تمہیں ولیمہ میں ایک بکری ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ

شادی میں زرد چیز لگانے کی رخصت کا بیان

۳۲۷۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ وَمَا أَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے اور ان پر زعفران کا دھندلا سا عکس تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ نے پوچھا کہ کتنا مہر باندھا تو عرض کیا گیا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا باندھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ولیمہ کرو خواہ تمہیں اس میں ایک بکری ہی دینی پڑے۔

نِحْلَةُ الْخَلْوَةِ

خلوت کی بخشش دینے کا بیان

۳۲۷۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زردی کا اثر مجھ پر دیکھا (یہ قول عبدالرحمٰن کا ہے) آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ نکاح کرنے کا نشان ہے میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

۳۲۷۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنِ بِيْ قَالَ اَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ۔

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میری زوجہ محترمہ کی میرے ہاں کی رخصتی فرما دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے کچھ دو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ حطمیہ کہاں گئی؟ میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا یہی دلہن کو دے دیجئے۔

نوٹ:۔ حطمہ بن الحارث کی طرف منسوب ہے۔ جو زرہ بنایا کرتے تھے۔

۲۲۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِيْ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کے نکاح کے وقت ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت فاطمہ کو کچھ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ کہاں گئی۔

اَلْبِنَاءُ فِيْ شَوَّالٍ

عید کے ماہ میں دلہن کو خاوند کے پاس بھیجنا

۲۲۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهِ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں مجھ سے نکاح فرمایا اور شوال میں میری رخصتی ہوئی مجھ سے بڑھ کر آپ سے کوئی بیوی محظوظ نہیں ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ

نو برس کی عمر میں رخصتی

۲۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ

سفر میں رخصتی

۲۲۸۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ

وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجَمَعَ السَّبْيَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ عَرُوسًا قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جانے کا ارادہ فرمایا۔ تو ہم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور [illegible] ابو طلحہ کے ساتھ [illegible] جب حضور سرور [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں پہنچے [illegible] کی ران مبارک سے چھو رہا تھا اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک کی سفیدی دیکھ رہا تھا جب بستی میں داخل ہوئے تو ارشاد فرمانے لگے اللہ اکبر خیبر تباہ و برباد ہو گیا۔ لوگوں کے گھروں اور صحنوں میں ہم آ پہنچے تو برا دن چڑھے گا ان لوگوں کے حق میں جو ڈرائے گئے۔ آپ نے تین دفعہ ایسا ہی ارشاد فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت لوگ اپنے کام کاج کے لیے جا رہے تھے۔ عبدالعزیز فرماتے ہیں۔ خیبر کے لوگ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر کے سردار ہیں۔ اور بعض کی روایت میں ہے اور لشکر ہے

یعنی وہ یہ کہتے بھاگ دوڑ رہے تھے۔ کہ لشکر آیا لشکر آیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد ازاں ہم نے زبردستی زور کر خیبر فتح کیا۔ اور قیدی عورتوں کو جمع کیا گیا۔ ایک صحابی دحیہ کلبی حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ان لونڈیوں میں سے ایک لونڈی مجھے عنایت فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جاؤ ان میں سے ایک لونڈی لے لو۔ انہوں نے ان لونڈیوں میں سے ایک لونڈی صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے صفیہ کو حضرت دحیہ کے حوالے کر دیا وہ عورت حضرت دحیہ کے لائق نہیں) کیونکہ وہ قریظہ اور بنو نضیر قبائل کی بیٹی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسے بلاؤ پھر وہ عورت آئی جب وہ عورت آئی تو آپ نے اس پر نظر ڈالی اور حضرت دحیہ کلبی کو فرمایا تم ان میں سے کوئی اور لونڈی لے لو راوی کہتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا حضرت

فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ
نَطْعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ
يَجِيءُ بِالْأَقِطِ
وَجَعَلَ الرَّجُلُ
يَجِيءُ بِالتَّمْرِ
وَجَعَلَ
الرَّجُلُ
يَجِيءُ بِالسَّمْنِ
فَحَاسُوْا حَيْسَةً فَكَانَتْ
وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳۸۵ عَنْ أَنَسٍ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ بِطَرِيْقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حِيْنَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيْمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ۔

۳۳۸۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلَاثًا يَبْنِيْ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ إِلٰى وَلِيْمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ وَأَلْقٰى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيْمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ إِحْدٰى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ فَقَالُوْا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِيْنُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ

ثابت نے حضرت انس سے دریافت کیا اور پوچھنے لگے اس کا مہر انہوں نے کیا باندھا تھا۔ انہوں نے جواب دیا اس لونڈی کا مہر اس کا آزاد کر دینا تھا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی راستے میں ہی تھے کہ حضرت ام سلیم ان کو آراستہ و پیراستہ کر کے رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور صبح تک آپ ان کے پاس رہے اور ارشاد فرمایا۔ صبح کو جو کچھ جس کے پاس ہو وہ ساتھ لائے! اور چمڑا بچھایا گیا تو صبح کے وقت لوگوں نے مختلف اشیاء لانا شروع کیں۔ کوئی پنیر کوئی کھجور لایا کوئی گھی۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو اکٹھا کر دیا۔ یہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے راستے میں تین دن ٹھہرے۔ جب آپ نے صفیہ بنت حی بن اخطب سے شادی کی۔ اور بعد ازاں آپ ..... پردہ نشین عورتوں میں شامل کی گئیں۔ (یعنی ازواج مطہرات میں)

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ اور آپ صفیہ بنت حیی کے پاس ٹھہرے رہے اور میں نے مسلمانوں کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت کے لیے بلایا۔ حضورؐ نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ بعد ازاں اس چمڑے کے دسترخوان پر کھجوریں۔ گھی اور پنیر پڑنے لگی اور حضور کا ولیمہ اس پر ختم ہو گیا (یعنی کسی نے کھجور لا کر رکھ دیں کسی نے پنیر اور کسی نے گھی اور اس کا مالیدہ بنا کر سب نے کھایا)۔ بعد ازاں لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوی ہو گئیں جیسے دوسری عورتیں حضور کی بیویاں ہیں اور یہ بھی مسلمانوں کی ماؤں میں سے ایک ہیں یا ابھی لونڈی ہیں! پھر کہنے لگے اگر پردے میں رہیں تو

بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

کہ امہات المومنین میں سے تھیں یعنی بیویوں میں شامل ہیں وگرنہ لونڈی ہیں۔ جب کہ یہ ہوا تو بچھا دے پر بچھونا ——— پچھلی طرف سے بچھایا گیا اور ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان پردہ تانا گیا۔

اَللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے

۳۳۸۷ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا جہاں قرظہ بن کعب اور حضرت ابومسعود انصاری بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اہل بدر میں شامل ہو اور تمہاری موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو وگرنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے گانے بجانے میں اگر دوسری حرام چیزیں نہ ہوں تو یہ حرام نہیں ہے۔)

جِهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان

۳۳۸۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مشک اور تکیہ کا جہیز دیا جس میں اذخر کہلانے والی گھاس بھری ہوئی تھی۔ اور آپ نے سیاہ رنگ کی چادر خمیل بھی دی۔

اَلْفُرُشُ

بچھونا رکھنے کا بیان

۳۳۸۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِأَهْلِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرد کے لیے ایک بچھونا۔ اس کی بیوی کے لیے دوسرا۔ تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے

اَلْاَنْمَاطُ

۳۳۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ

کڑھائی شدہ چادر رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ نہالی بھی بنائی ہے۔ میں نے عرض کیا میرے پاس نہالیاں نہیں ہیں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب ہوں گی (یعنی عنقریب مسلمان مالدار ہو جائیں گے اور ان کے پاس نہالیاں اور دوسری آرام کی اشیاء ہوں گی۔)

اَلْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَسَ

۳۳۹۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهِ قَالَ وَصَنَعَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّيْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ لَكَ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ وَسَمّٰى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُهُ قُلْتُ لِاَنَسٍ عِدَّةَ كَمْ كَانُوْا قَالَ يَعْنِيْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيْهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ

شادی کرنے والے کو ہدیہ اور تحفہ پیش کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ اور آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لے گئے! اور میری والدہ نے حیس بنایا (جو کہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے۔ بہر حال ان میں اس کھانے کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کو سلام عرض کیا ہے۔ اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپ کے لیے ہے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ۔ اور آپ کو جو کوئی ملے اسے بھی بلا کر لاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا نام لیا اور پھر میں ان لوگوں کو بلا کر لایا جن کا آپ نے نام لیا تھا اور انہیں جو شخص مجھے راستے میں ملا حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کل کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ تعداد میں تین سو تھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس دس افراد حلقہ بنا کر بیٹھو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور

طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ

دوبارہ دوسرا گروپ آیا اور انہوں نے بھی کھانا کھا لیا۔ اس طرح ایک گروہ آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔ جب سب لوگ کھانا تناول فرما چکے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا۔ کہ اے انس اس کھانے کو اٹھا لیجئے۔ میں نے وہ کھانا اٹھا لیا جو میں نے رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اٹھاتے وقت زیادہ تھا یا رکھتے وقت۔

نوٹ :- یعنی کم ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے۔ حدیث ہذا سے نہ صرف ولیمے کے وقت کھانا دینے کا ثبوت ملتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کا بڑھنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

۳۳۹۲ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَيَّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي أَيْ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

آخر کتاب النکاح

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔ تو آپ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے پاس مال و دولت ہے۔ اور میں اسے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ تم لے لو۔ اور ایک حصہ میں اپنے پاس رکھوں گا اور میرے پاس دو بیویاں ہیں آپ دیکھیں ان میں سے جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا اور جب عدت گزر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ رب العزت تمہاری بیویوں اور مال میں برکت دے۔ مجھے بازار دکھا دو پھر وہ بازار تشریف لے گئے حتیٰ کہ گھی اور پنیر کو نفع کما کر لائے۔ حضرت عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا نشان ملاحظہ فرمایا تو دریافت فرمایا کہ زردی کا یہ نشان کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاریہ سے نکاح کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم ولیمہ کرو خواہ تمہیں ایک بکری ہی کا کرنا پڑے۔

نکاح کی کتاب ختم شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب عِشرَۃِ النِّسَآءِ

بیویوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے

۳۳۹۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ وَ جُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کی تمام چیزوں میں مجھے عورتیں اور خوشبو سب سے بڑھ کر پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَآءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت عورتوں اور خوشبو سے ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۵ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ یَكُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَآءِ مِنَ الْخَیْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو عورت کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی شے سے محبت نہیں تھی۔

مَیْلُ الرَّجُلِ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِہٖ دُوْنَ بَعْضٍ

ایک بیوی سے نسبتاً زیادہ محبت کرنا

۳۳۹۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَہٗ امْرَاَتَانِ یَمِیْلُ لِاِحْدٰهُمَا عَلَی الْاُخْرٰی جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَدُ شِقَّیْہِ مَائِلٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک طرف زیادہ میلان رکھے۔ تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا بدن ایک طرف جھکا ہو گا۔

۳۳۹۷ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِہٖ فَیَعْدِلُ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ اَرْسَلَہٗ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں ہر ایک کے پاس باری باری قیام پذیر ہوتے۔ بعد ازاں ارشاد فرماتے یا اللہ میرا یہ کام ہے جس میں میں اختیار رکھتا ہوں۔ لہٰذا مجھے اس کام میں نہ پکڑ۔ جو تو مالک ہے اور یہ میرے اختیار میں نہیں۔

نوٹ:۔ یعنی دل کی محبت میں میرا بس اور طاقت نہیں چلتی۔ مگر جس قدر میرے مقدور اور طاقت میں ہے میں ظاہری انصاف کرتا ہوں۔

حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

۳۳۶۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هٰذِهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ

ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ تو آپ نے اجازت بخشی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے اندر بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ دوسری ازواج مطہرات اور حضرت ابی قحافہ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انصاف فرمائیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں خاموش تھی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرہ سے دریافت فرمایا۔ اے بیٹی کیا تم اس شخص کو نہیں چاہتیں جسے میں چاہتا ہوں؟ آپ نے عرض کیا کیوں نہیں آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر اس سے محبت رکھو حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا یہ سن کر کھڑی ہو گئیں اور آپ کی ازواج مطہرات کے پاس واپس چلی گئیں اور جا کر وہ کچھ بیان کیا جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا تم نے کوئی کام نہ کیا۔ اب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پھر جائیے اور کہیے کہ آپ کی بیویاں حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم میں اب آپ سے اس کے متعلق کچھ بھی عرض نہیں کروں گی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت زینب بنت جحش کو

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
ھِیَ الَّتِیْ کَانَتْ تُسَامِیْنِیْ
مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِی الْمَنْزِلَۃِ عِنْدَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
اَرَ امْرَاَۃً قَطُّ خَیْرًا فِی الدِّیْنِ
مِنْ زَیْنَبَ وَاَتْقٰی لِلّٰہِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَ اَصْدَقَ حَدِیْثًا وَ
اَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَۃً
ا

وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِھَا فِی الْعَمَلِ
الَّذِیْ تَصَدَّقَ وَ بِہٖ وَتَقَرَّبَ بِہٖ
مَا عَدَا سَوْرَۃً مِنْ حِدَّۃٍ کَانَتْ
فِیْھَا تُسْرِعُ مِنْھَا الْفَیْئَۃَ فَاسْتَاْذَنَتْ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ
عَائِشَۃَ فِیْ مِرْطِھَا عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ کَانَتْ
دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ عَلَیْھَا فَاَذِنَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنَّ اَزْوَاجَکَ اَرْسَلْنَنِیْ یَسْاَلْنَکَ الْعَدْلَ فِیْ
ابْنَۃِ اَبِیْ قُحَافَۃَ وَوَقَعَتْ بِیْ فَاسْتَطَالَتْ وَ
اَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاَرْقُبُ طَرْفَہٗ ھَلْ اَذِنَ لِیْ فِیْھَا فَلَمْ تَبْرَحْ
زَیْنَبُ حَتّٰی عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکْرَہُ اَنْ اَنْتَصِرَ
فَلَمَّا وَقَعْتُ بِھَا لَمْ اَنْشَبْھَا بِشَیْءٍ حَتّٰی
اَنْحَنْتُ عَلَیْھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا بِنْتُ اَبِیْ
بَکْرٍ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور
حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان بیویوں میں سے میری برابر
کی عورت تھیں (یعنی درجے اور مرتبے اور حسن و جمال میں
مساوی تھیں) اور میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے
بڑھ کر دینداری خدا ترسی اور سچائی ۔ رشتہ داریوں کو
برقرار رکھنے کی اور صدقہ و خیرات کرنے والی کوئی خاتون
نہیں دیکھی اور آپ وہ خاتون ہیں جو کام کاج اور محنت
کرنے کے لیے اپنے آپ کو تھکا دینے والی تھیں ۔ یعنی اس
کام میں جو صدقہ و خیرات کرنے میں انہیں کرنا پڑتا تھا
آپ میں فقط یہ بات کہ آپ مزاج کی تیز اور گرم تھیں
اور آپ کو غصہ بہت جلد آ جاتا تھا تاہم جلدی جاتا رہتا
آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور آپ چادر میں اسی
طرح ... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ لیٹے
ہوئے تھے ۔ جیسے حضرت فاطمہؓ کے تشریف لانے کے وقت
تھے ۔ آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت بخشی وہ آئیں اور
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات
نے مجھے ارسال کیا ہے اور وہ ایسی بات کے متمنی ہیں ۔ کہ
آپ حضرت ابو قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف فرمائیں
اور وہ مجھے بُرا بھلا کہنے لگیں اور خوب زبان درازی کی
میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک کو دیکھ رہی
تھی کہ کیا آپ مجھے جواب دینے کی اجازت بھی دیتے
ہیں یا کہ نہیں ۔ حضرت زینب اپنے ایسی حال پر تھیں کہ مجھے
معلوم ہو گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب
دینا بُرا محسوس نہ ہوگا ۔

تب تو میں نے انہیں بھی کہنا شروع کیا اور ان کو گفتگو
نہ کرنے دی ۔ یہاں تک کہ میں ان پر غالب آگئی ۔ حضور سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ آخر یہ حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں ۔ یعنی ایسے عظیم ترین شخص
کی بیٹی ہیں تو کیونکر لائق و فائق نہ ہوں اور بات چیت
میں کس طرح شکست کھا سکتی ہیں ۔

٣٣٩٩ عَنْ عَائِشَةَ فَذَكَرَتْ نَحْوَهُ وَقَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهُ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

٣٤٠٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا قَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُحِبِّينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبِّيهَا قَالَتْ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرْتُهُنَّ مَا قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ حَقًّا فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور عرض کیا کہ آپ کی ازواج حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمۃ الزہراء حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر میں تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ۔ آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کی خواستگار ہیں۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا۔ کیا آپ مجھ سے محبت رکھتی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت رکھیں۔ یہ سن کر حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا واپس آئیں اور آپ کی ازواج مطہرات سے وہی کچھ بیان کیا جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا آپ نے کچھ

وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ
أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي وَ
هُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ
أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي
فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ
يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ
فَشَتَمَتْنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ
أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ
أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا
ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ
فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ
صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ
وَ أَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ
يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ
تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ
مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ
حِدَّةٍ كَانَ
فِيهَا تُوشِكُ
مِنْهَا الْفَيْأَةَ
قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
هٰذَا خَطَأٌ
وَالصَّوَابُ

دیا۔ اب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
پھر حاضر ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ خدا کی
قسم میں اب دوبارہ نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ رضی
اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی تھیں
وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برعکس کس طرح
کرتیں۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے حضرت زینب
بنت جحش کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا۔ حضرت زینبؓ وہ بیوی ہیں جو حضور انور صلی اللہ علیہ
وسلم کی ازواج مطہرات میں میرے برابر تھیں (عزت خاندان
اور خوبصورتی میں) تب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے
عرض کیا کہ آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے ارسال
کیا ہے۔ اور وہ حضرت ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں
انصاف کی خواستگار ہیں۔ بعد ازاں وہ میری طرف متوجہ
ہو کر مجھ سے ناراض ہونے لگیں۔ میں جناب رسالتمآب صلی
اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف دیکھتی کہ کیا آپ مجھے ان
کے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا کہ نہیں۔ وہ مجھے
برا کہتی رہیں۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا معلوم نہ ہوگا۔ اس وقت
میں بھی بولی اور انہیں تھوڑی دیر تک خاموش کر دیا۔ تب
حضور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
بیٹی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ میں نے نیکی۔ خیرات اور رشتہ پروری میں کوئی عورت
نہیں دیکھی جو اپنی جان کی خاطر محنت و مشقت اٹھاتی ہوں
اور ثواب حاصل کرنے کی خاطر مگر حضرت زینب رضی اللہ
عنہا۔ آپ میں معمولی سی طبیعت کی تیزی اور خفت تھی

الَّذِیْ قَبْلَهٗ۔

جو فوراً جاتی رہتی۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت خطا ہے۔ اور صحیح روایت وہ ہے جو اس سے پہلے گزری ہے۔!

۳۳۰۱ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے۔ جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

نوٹ:۔ ثرید ایک ایسا کھانا ہے جو گوشت روٹی اور شوربے سے بنایا جاتا ہے۔ اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھانوں سے افضل اور بہتر شمار ہوتا ہے۔

۳۳۰۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

۳۳۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا فَاِنَّهٗ وَ اللهِ مَا اَتَانِی الْوَحْیُ فِیْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ اِلَّا هِیَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہؓ مجھے حضرت عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا۔) کے متعلق پریشان نہ کیجئے خدا کی قسم! جب میں کسی عورت کے ساتھ لحاف میں تھا تو مجھ پر کبھی وحی نہیں آئی! ہاں مگر جب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا تو مجھ پہ وحی آئی۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں حضرت عائشہ کے ساتھ تھے کہ ! ایک دفعہ یہ آیت اتری انک لا تھدی من احببت اس حدیث سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

۳۳۰۴ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَآءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں۔ حضرت عائشہ کے متعلق! لوگوں کی یہ حالت

النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَ تَقُوْلُ لَهُ إِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ أَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَ قُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِي قُلْنَ لَا تَدَعِيهِ حَتَّى يَرُدَّ عَلَيْكِ أَوْ تَنْظُرِيْنَ مَا يَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَ أَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا فِيْ لِحَافِ عَائِشَةَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ عَبْدَةَ۔

ہوتی کہ جس دن ... حضرت عائشہ صدیقہ کی باری ہوتی تو وہ تحفے بھیجتے اور عرض کرتے کہ ہم اس طرح بھلائی کے خواستگار ہیں جیسے آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چاہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں۔ تو آپ نے جواب نہ فرمایا۔ جب آپ کی باری کا دن آیا تو پھر کہا لیکن آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ اور تمام بیویوں نے ... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ہی نہ دیا۔ بیویوں نے کہا کہ آپ مسلسل کہے جائیں۔ یہاں تک کہ آپ جواب دیں۔ دیکھئے جواب کیا ملتا ہے۔ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کے دن پھر کہا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔ مجھے حضرت عائشہ کے متعلق مت ستا۔ کیونکہ تم میں سے کسی بیوی کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی ہاں مگر ... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں نازل ہوئی۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ جناب حضرت عبدہ کی روایت سے یہ دونوں احادیث درست ہیں۔

۳۴۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذَالِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری دیکھ کر آپ کو تحفے بھیجتے تھے۔ اور اس سے غرض یہ تھی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

نوٹ: کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتے تھے۔ تو ان کی باری آنے پر آپ بہت زیادہ خوش ہوتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے لیے آپ کے حالات زندگی اور فضائل ملاحظہ ہوں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

أَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَأَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ

یہ اللہ رب العزت نے وحی ارسال فرمائی میں آپ کے ساتھ تھی میں یہ صورت حال دیکھ کر اٹھی اور اپنے اور آپ کے درمیان دروازے کی آڑ کر لی۔ جب وحی ختم ہو چکی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

۳۳۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں انہوں نے فرمایا۔ ان پر بھی سلام اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ آپ انہیں دیکھتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھ سکتے۔

۳۳۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلَهُ سَوَاءٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَالَّذِي قَبْلَهُ خَطَأٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں اور آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ ویسے ہی جیسے حدیث سابقہ میں گزرا۔

جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہٰذا درست ہے اور پہلی خطا۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

رشک اور جوش کا بیان

۳۳۰۹ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوا فَأَكَلُوا فَأَمْسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَ تَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے تو آپ کی ایک اور زوجہ نے کھانے کا پیالہ ارسال خدمت فرمایا۔ اس زوجہ نے ناراض ہو کر پیالہ لانے والے کے ہاتھ پہ مارا۔ اور وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے۔ اور آپ اس میں کھانا جمع فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا (کس کے کھانا بھیجنے) سے تمہاری والدہ جل گئی اس کو کھاؤ اور آپ تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ وہ بیوی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ کھانے والے کو دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس

كَسَرَتْهَا۔

بیوی کے گھر میں دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

۳۲۱۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا يَعْنِي أَتَتْ بِطَعَامٍ فِي صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ كُلُوا غَارَتْ أُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رض وَأَعْطَى صَحْفَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ رض۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرامؓ کیلیے ایک پیالہ میں کھانا لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھے ہوئے آئیں ان کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا۔ جس سے انہوں نے پیالے کو توڑ ڈالا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے پیالے کے ملائے اور ارشاد فرمایا کھاؤ تمہاری والدہ جوش میں آگئی۔ اور آپ نے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ثابت پیالہ لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوایا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

۳۲۱۱ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً فِيهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ كَسَرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهِ فَقَالَ إِنَاءٌ كَإِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مثل کھانا تیار کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ ایک بار انہوں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا بھرا برتن ارسال کیا۔ میں برداشت نہ کر سکی۔ لہٰذا میں نے (جلن کی وجہ سے) اس کو توڑ ڈالا۔ بعد ازاں میں نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے۔ اور کھانا کا بدلہ ویسا ہی کھانا ہے۔

۳۲۱۲ عَنْ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش کے پاس قیام پذیر رہتے اور آپ شہد پیتے ایک دفعہ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں۔ وہ عرض کرے کہ آپ سے مغافیر جیسی کی بو آتی ہے غالباً آپ نے مغافیر کھائی ہیں۔ بعد ازاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف

زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَ إِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

سے گئے۔ تو اس نے یہی کہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا (کیونکہ دوسروں کو ناگوار گزرنے والی بو سے آپ کو حقیقی نفرت تھی) تو اس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی " يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ "

اے نبی آپ ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام فرماتے ہیں جنہیں اللہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا یعنی شہد کو۔ اِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ اگر تم عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتی ہو۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی عورت سے ایک بات چھپا کر فرمائی۔

۳۴۱۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَأُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتّٰى حَرَّمَهَا عَلٰى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ محبت فرماتے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں آپ سے مسلسل عرض کرتی رہیں حتیٰ کہ آپ نے اس لونڈی کو اپنے آپ پر حرام فرمایا تب اللہ رب العزت نے یہ آیۃ شریفہ نازل فرمائی۔ "اے نبی! آپ اس کو اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ پر حلال فرمائی!" ——— آخر تک

۳۴۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ شَعْرِهِ فَقَالَ قَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ فَقُلْتُ أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک رات میں نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں نے اپنا ہاتھ ان کے بالوں میں ڈالا آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا! میں نے عرض کیا کہ آپ کے لیے شیطان نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں۔ میرے لیے بھی شیطان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری امداد فرمائی حتیٰ کہ وہ میرا تابعدار بن گیا۔

نوٹ:۔ یعنی شیطان کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کا زور مجھ پر نہیں۔ اور باقی لوگوں پر تو اس کا زور چلتا ہے۔

۳۴۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآءِهٖ فَتَجَسَّسْتُهٗ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقَالَتْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّكَ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ اٰخَرَ۔

مروی ہے۔ کہ میں نے ایک رات حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ کو تلاش کیا تو آپ رکوع میں تھے۔ یا سجدے میں فرما رہے تھے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سوا معبود کوئی نہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی مجھے تو شک ہوا کہ آپ دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے حالانکہ آپ عبادت میں مصروف ہیں

۲۲۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ افْتَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَتَجَسَّسْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاِذَا هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّكَ لَفِيْ شَاْنٍ وَاِنِّيْ لَفِيْ شَاْنٍ اٰخَرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا اور گمان کیا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا۔ پھر میں واپس آئی تو میں نے دیکھا کہ آپؐ سجدے یا رکوع میں ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں "اے پروردگار تو پاک ہے اور تیری حمد کی گئی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں" میں نے عرض کیا "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپؐ اپنا کام کر رہے ہیں اور میں اپنا کام کرتی ہوں!

۲۲۱۶ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِّيْ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِيَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَاءَهٗ وَبَسَطَ اِزَارَهٗ عَلٰى فِرَاشِهٖ وَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَاءَهٗ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَاَجَافَهٗ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَاْسِيْ فَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ وَانْطَلَقْتُ فِيْ اَثَرِهٖ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ

سیدنا حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہٗ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سُنا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نہیں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا حال اور اپنا حال بیان کرتی ہوں۔ ہم نے عرض کیا۔ کیوں نہیں ضرور بیان کیجئے! آپ نے بتایا کہ میری ایک رات کی باری میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کروٹ لی۔ اور آپ نے اپنی جوتیاں اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک رکھیں۔ آپ نے اپنی چادر بچھائی اور اپنا تہبند بچھونے پر پھیلایا۔ پھر آپ اتنی دیر قیام پذیر رہے کہ آپ نے خیال کیا کہ میں سو گئی۔ اس کے بعد آپؐ نے چپکے سے جوتیاں پہنیں۔ اور پھرتی سے چادر لی۔ اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور آپ باہر نکلے۔ بعد ازاں آپؐ نے آہستگی سے دروازہ بند کر لیا۔ میں نے بھی جلدی اوڑھنی

انْحَرَفَ وَ انْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَ سَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشُ رَابِيَةً قَالَ سُلَيْمَانُ حَسِبْتُهُ قَالَ حَشْيَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ اَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُ اَمَامِيْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَزَنِيْ لَهْزَةً فِيْ صَدْرِيْ اَوْجَعَتْنِيْ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ رَسُوْلُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَ قَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِيْ وَ اَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ وَ اَخْفَيْتُهُ مِنْكِ وَ ظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ۔

اپنے سر پر ڈالی، اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی۔ یہاں تک کہ آپ بقیع میں تشریف لائے اور تین دفعہ ہاتھ اٹھائے اور دیر تک کھڑے رہے پھر آپؐ لوٹے اور میں بھی لوٹی۔ آپ تیز چلے اور میں بھی تیز چلی۔ آپ ہانپنے لگے اور میں بھی ہانپی۔ آپؐ دوڑنے لگے اور میں بھی دوڑی۔ میں آگے نکل کر گھر کے اندر آئی اور لیٹی تھی کہ آپ تشریف لائے! آپ نے پوچھا اے عائشہؓ! تمہیں کیا ہوا! تمہارا پیٹ پھولا ہوا ہے سانس چڑھ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بتاؤ ورنہ مجھے خداوند کریم بتا دے گا! جو لطیف اور خبیر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بعد ازاں میں نے سب حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ آپ ہی تھیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے سامنے سے کون گزر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں میں ہی تھی! یہ سن کر آپ نے میرے سینے میں مکا مارا کہ مجھے درد ہو گیا۔ اور پوچھا کیا تو نے یہ سمجھا کہ اللہ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم آپ پر ظلم کریں گے (اگر میں تیری باری میں دوسری بیوی کے پاس جاؤں گا!) میں نے عرض کیا کہ لوگ کہاں تک چھپائیں گے اللہ رب العزت نے آپ کو بتلا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں جناب جبریل میرے پاس تشریف لائے۔ اور تمہارے پاس نہ آ سکے کیونکہ تو نے کپڑے اتار رکھے تھے! بعد ازاں مجھے چپکے سے پکارا اور میں تجھ سے چھپ کر گیا کیونکہ میرا خیال تھا کہ آپ آرام فرما رہی ہیں۔ اور مجھے آپ کو جگانا ناگوار گزرا۔ میں اس لیے ڈرا کہ کہیں وحشت نہ ہو۔ اور تو اکیلی نہ رہو۔ بعد ازاں مجھے حضرت جبریل نے کہا کہ میں بقیع میں جاؤں اور وہاں مدفون لوگوں کے لیے دعا کروں! فاتحہ!!

۴۳۱۸ عَنْ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَوَضَعَ رِدَائَهُ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَائَهُ رُوَيْدًا فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا۔
وَخَرَجَ وَاَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَاْسِي وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِي فَانْطَلَقْتُ فِي اِثْرِهِ حَتّٰى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَاَيْتُهُ اَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً اَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَانِي حِينَ رَاَيْتِ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي فَاَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهُ فَاَخْفَيْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِي فَاَمَرَنِي اَنْ آتِيَ اَهْلَ الْبَقِيعِ فَاَسْتَغْفِرَ لَهُمْ رَوَاهُ عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیری سانس چڑھی ہوئی ہے۔ پیٹ پھولا ہوا ہے تو میں نے کہا کچھ نہیں! آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا نہیں تو اللہ جو لطیف وخبیر ہے مجھے بتا دے گا۔

۴۳۱۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۳۴۱۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعَدُّ تُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

كِتَابُ الطَّلاَقِ

طلاق کے بارے میں کتاب

بَابُ وَقْتِ الطَّلاَقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ بِهَا النِّسَاءُ

طلاق دینے کا بیان اس عدت کے موافق جس میں اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مُرْ عَبْدَ اللَّهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعُهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هَذِهِ ثُمَّ تَحِيضُ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کو طلاق دی اور آپ حائضہ تھیں۔ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ تذکرہ بطور استفسار کے کیا (یعنی یہ بات دریافت کرنے کے لیے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں) آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ حضرت عبداللہ سے کہیں کہ وہ رجوع کر لیں (یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اس عورت کو اپنی بیوی بنا لے) بعد ازاں وہ اسے پاک ہونے تک چھوڑ دے! جب وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے! اور پھر دوسری دفعہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے۔ تب اگر اس کا جی چاہے تو وہ جماع کرنے سے جدائی اختیار کرے۔ اور اگر چھوڑنے کو جی نہ چاہے تو وہ اسے رکھ لے کیونکہ اللہ رب العزت نے عورتوں کو طلاق دینے کا اسی عدت کے مطابق حکم کیا ہے۔

۳۴۲۱عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپؓ نے اپنی بیوی کو دوران حیض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں طلاق دی؛ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو طلاق دے دی ہے اور یہ طلاق دینا کیسا ہے؟؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبد اللہ کو کہو کہ وہ اپنی عورت کی طرف رجوع کریں اور پھر اسے اپنے ہاں ٹھہرا رکھے یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے جب اسے دوسرا حیض آ جائے اور وہ دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو تب اگر حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا جی چاہے تو رکھے دگر نہ اسے طلاق دے دے بشرطیکہ وہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اس کے قریب نہ جائے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہی عدت ہے اور اسی کے مطابق طلاق دینے کا حکم اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔

۳۴۲۲عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ

جناب حضرت زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زہریؒ سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ عدت پر طلاق کیسی ہوتی ہے (یعنی اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا طلقوھن لعدتھن تو اس کا کیا مطلب ہے اور عدت پر طلاق دینا کیسے ہوتا ہے) حضرت زہریؒ نے جواب دیا کہ میں نے جناب سالم بن عبد اللہ سے سنا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ بیوی حائضہ تھیں۔ پھر اس امر کا تذکرہ میرے والد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ رجوع کر لیں اور آپ اسے پاک ہو لینے دیں۔ بعد ازاں اگر اسے طلاق دینا درست اور اچھا معلوم ہو تو وہ اسے پاکی کی حالت میں صحبت کے بغیر طلاق دے دیں۔ پھر آپ

بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَ حَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا

نے ارشاد فرمایا۔ یہی معنی ہے للعدۃ کا جو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رجوع کیا اور اس طلاق کو حساب میں لگا یا جو میں پہلے دے چکا تھا۔ کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کے خلاف تھی مگر واقع ہو گئی۔

۲۴۴۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ طَلَّقَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رض رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ [1]

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ایمن نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے۔ کہ میں نے حالت حیض میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں طلاق دی۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ رجوع کر لینا مناسب ہے اور اسے میری طرف واپس کر دیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب وہ پاک ہو جائے گی تو تب اسے طلاق دے دینا یا نہ دینا آپ کے اختیار میں ہے اور جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ یآ ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن یعنی اے نبی جب آپ اپنی عورتوں کو طلاق دیں تو آپ انہیں ان کی عدت سے پہلے طلاق دیں۔

۲۴۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ رب العزت کے فرمان یآ ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن کے متعلق مروی ہے آپ فرماتے ہیں فی قبل عدتھن یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ تب طلاق دینا چاہیے

[1] قرآن مجید میں فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ہے۔

بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

٣٤٢٥ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّهٗ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَهِيَ طَاهِرٌ فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

طلاق سنت کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طلاق سنت اس طرح ہے کہ انسان عورت کو پاکی کے وقت جماع کیے بغیر طلاق دے اور جب اسے حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو اس وقت اسے ایک اور طلاق دے پھر جب اسے حیض آئے اور وہ اس سے پاک ہو جائے۔ تب وہ اسے ایک اور طلاق دے۔ بعد ازاں عورت ایک حیض عدت گزارے حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا اور آپ نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

نوٹ:۔ یعنی ہر طہر میں ایک طلاق دینا سنت کے مطابق ہے اور تین طلاقیں ایک دفعہ دینا خلاف سنت ہے گر واقع ہو جاتی ہیں۔

٣٤٢٦ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حالت طہر میں بغیر جماع کیے طلاق دینا سنت ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ اِذَا طَلَّقَ تَطْلِيْقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

اگر کسی شخص نے بوقت حیض ایک طلاق دی تو اس کا حکم

٣٤٢٧ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ فَاِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْاُخْرٰى فَلَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَاِنْ شَاءَ اَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حالت حیض میں اپنی زوجہ کو طلاق دی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس قصے کی خبر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ سے کہو وہ رجوع کرے اور جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے اور نہا لے اس کو مہلت دے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے فارغ ہو کر نہا لے اور وہ شخص اس سے صحبت نہ کرے بعد ازاں وہ اسے طلاق دے اگر وہ چاہے اس سے صحبت کرے تو اسے رکھے اور طلاق نہ دے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے جس عدت کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا حکم صادر فرمایا ہے تو یہ وہی عدت ہے یعنی اس طرح طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا ہے۔

٣٤٢٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اور اس بات کا تذکرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے کہو کہ وہ رجوع کرے پھر جب وہ پاک ہوگی یا حاملہ ہو جائے گی تو تب اسے طلاق دینا۔

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت میں طلاق دینے کا حکم

٣٤٢٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زوجہ کو ان کی طرف لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ حیض سے پاک ہو گئی تو آپ نے اسے طلاق دی

اَلطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ

اگر کوئی شخص طہر میں طلاق دینے کی بجائے حیض میں طلاق دے تو اس کا کیا حکم ہے اور کیا یہ طلاق شمار ہوگی یا نہیں۔

٣٤٣٠ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا مسئلہ دریافت کیا جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو! آپ پوچھنے لگے کیا تو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی عورت سے رجوع کرے اور بعد ازاں اس کی عدت اس شمار میں آئے گی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۳۴۳۱ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عُمَرَ رضـ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ اَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ مَهْ وَاِنْ عَجَزَ اَوِاسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا مسئلہ دریافت کیا۔ جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو آپ پوچھنے لگے کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی عورت سے رجوع کرے اور بعد ازاں اس کی عدت کا انتظار کرے میں نے دریافت کیا کیا وہ طلاق جو حالت حیض میں دی گئی ہو وہ اس میں شمار آئے گی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوْعَةُ وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی سختی اور غصے کا بیان

۳۴۳۲ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهُ۔

سیدنا حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی ہیں یہ سن کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ غصہ کی حالت میں ارشاد فرمانے لگے۔ کیا اللہ کی کتاب مقدس کی صریح تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اسے قتل کر ڈالوں۔؟

نوٹ:۔ اللہ کی کتاب سے مذاق کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس میں نازل کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرنا۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون۔ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون اور ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر فاسق اور ظالم ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

۳۴۴۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ جَآءَ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَآءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِيْ سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی اجازت

حضرت سہل بن سعد بن ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؐ سے حضرت عویمر عجلانی نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے اور وہ اس مرد کو مار ڈالے تو کیا اس مارنے کے بدلے میں اہل شریعت اسے بھی مار دیں اگر لیا۔ ہے تو وہ بیوی والا کیا کرے۔ میں نے کہا اے عاصم یہ مسئلہ آپؓ میری طرف سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں بعد ازاں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ پوچھنا بُرا معلوم ہوا اور سائل پر ایسی بات پوچھنے کی وجہ سے عیب رکھا۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو اس طرح کہنا بُرا معلوم ہوا یعنی عیب دیتے ہوئے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا تو آپ کو رنج اور پریشانی ہوئی اور آپ پچھتائے کہ میں نے یہ مسئلہ ناحق دریافت کیا۔ تو آپ کو جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھر واپس تشریف لائے تب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کیا کہ آپ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا حضرت عاصم فرمانے لگے کہ آپ نے مجھے یہ بات کہہ کر اچھا نہیں کیا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کا بُرا مانا حضرت عویمر رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر ارشاد فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو آپؐ سے ضرور دریافت کروں گا۔ یہ کہہ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ ہوا اور سب لوگوں کے درمیان میں جا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ارشاد فرمائیے کہ اگر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ يَعْنِيْ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا۔ اگر وہ شخص اسے مار ڈالے تو کیا اسے بھی اس کے بدلے میں قتل کر دیں گے یا اس قتل کرنے والے کا کیا حال ہوگا۔ اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے لیے حکم نازل ہوا ہے کہ تو جا اور اس عورت کو لے کر آ۔ جناب حضرت سہیل رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ان دونوں یعنی عویمر اور اس کی بیوی نے لعان کیا اور ہم لوگ بھی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جناب حضرت عویمر لعان سے فارغ ہو چکے تو آپ ارشاد فرمانے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اب بھی اس عورت کو گھر میں رکھوں تو میں جھوٹا اور بہتان لگانے والا ٹھہرا اسی وقت تین طلاقیں دے دیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کا بھی انتظار نہ کیا۔

نوٹ: عورت اور مرد میں لعان کا مطلب یہ ہے کہ مرد اللہ کا نام لے کر پہلے چار دفعہ اپنی صداقت پر گواہی دے اور پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہو اور اس طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے یعنی اسے جھوٹا کہے اور پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے اگر مرد سچا ہو۔ تاہم حدیث نبا سے یک وقت تین طلاقیں دینے کی رخصت معلوم نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ عویمر کا فعل ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص تین طلاقیں ایک ہی دفعہ دے دے تو صرف ایک طلاق واقع ہوگی۔ مگر اکثر علماء کا فرمانا ہے کہ اگرچہ یہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تینوں طلاقیں مغلظہ کی صورت میں واقع ہوں گی

۳۴۴ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنَّ زَوْجِيْ فُلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِيْ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى فَأَبَوْا عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيْهَا بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور فلاں فلاں شخص کی بیوی ہوں اور اس نے مجھے طلاق کہلا بھیجی ہے اور میں اس شخص سے نفقہ اور رہنے کے لیے مکان مانگتی ہوں۔ اور مرد کی طرف کے لوگ انکار کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نفقہ۔ خرچہ اور رہائش کی جگہ اس

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ۔

عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے اور مرد تین طلاقوں کے بعد رجوع بھی نہیں کر سکتا تو اسے نفقہ بھی نہ ملے گا۔)

۳۴۲۵ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے مرد کی طرف سے نہ گھر دیا جائے اور نہ ہی نفقہ۔

۳۴۲۶ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو عمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی مخزوم کے ساتھ مل کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دیں۔ تو پھر کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نفقہ دلایا جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نہ ہی اس کو نفقہ ملے گا اور نہ رہائش کے لیے گھر۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُولِ بِالزَّوْجَةِ

جماع سے قبل تین طلاقیں متفرق دینے کا بیان

۳۴۲۷ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رض تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو صہباء رضی اللہ عنہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں تین طلاقیں ایک طلاق کی طرف رد کی جاتی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں رد کی جاتی تھیں۔

نوٹ:۔ ایک طلاق کی طرف رد کیا جانے کا مطلب ہے کہ تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق متصور ہوتی تھی۔

اَلطَّلَاقُ لِلَّتِیْ تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ بِهَا

اگر کوئی شخص جماع کرنے سے قبل بیوی کو طلاق دے دے

۲۲۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَ تَذُوْقَ عُسَيْلَتَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکا ہو اور پھر اس کی بیوی نے دوسرے کسی شوہر سے نکاح کر لیا۔ دوسرا شوہر اور عورت ایک جگہ جمع بھی ہوئے۔ لیکن مرد نے اس سے جماع نہ کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی۔ تو کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی ہے یا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حلال نہیں ہوتی جب تک یہ دوسرا مرد اس عورت کا مزہ نہ چکھے اور مرد عورت کا مزہ نہ چکھے۔

نوٹ:۔ خلوت کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ زوج اول کے لیے وہ عورت تب حلال ہوگی جب زوج ثانی اس کے ساتھ جماع کرے۔

۲۲۳۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَكَحْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَ تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ کی بیوی حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کیا ہے اور آپ کی حالت یہ ہے کہ آپ کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو گی یہ بات نہ ہو سکے گی جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن تمہارا اور تو عبدالرحمٰن کا مزہ نہ چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی تو اس وقت نکاح کر سکتی ہے۔ جب عبدالرحمٰن تجھ سے صحبت کرے اور پھر طلاق دے جماع کے بغیر پہلے خاوند سے نکاح درست اور جائز نہیں۔ ہدبہ کپڑے کی جھالر کو کہتے ہیں۔ اس کپڑے کی جھالر کی مثال حضرت عبدالرحمٰن کے ڈھیلے ہونے اور کم شہوت ہونے کی بنا پر دی گئی ہے۔

طَلَاقُ الْبَتَّةِ

۳۳۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ إِنَّهُ وَاللهِ يَارَسُوْلَ اللهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَابَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔

طلاق بائنہ کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اس وقت جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی تھی اور وہ مجھے طلاق دے چکا ہے اور ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بے تعلق اور بے واسطہ کر دیتی ہے۔ یعنی تین طلاقیں اور اسے چھوڑ کر میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ خدا کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب عبدالرحمٰن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے سوا کچھ نہیں اور آپ نے اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ اس وقت حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے۔ اور آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا۔ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا آپ سنتے ہیں یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی وہی کچھ کہتی ہیں۔ جو کچھ عام طور پر کہتی ہے بعدازاں آپ نے اس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہؓ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب تک تو اس کا اور وہ تیرا مزہ نہ چکھے یعنی تجھ سے ہم بستر نہ ہو۔

أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۳۳۳۱ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِيْ أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ غَيْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ

أَمْرُكَ بِيَدِكَ کی تحقیق اور اختلاف کا بیان

سیدنا حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ایوب سے دریافت کیا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس نے کسی عورت سے کہا ہو امرک بیدک کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے حسن کے (آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہنے سے تین طلاق واقع ہو

قَتَادَةَ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ فَلَقِيتُ كَثِيرًا فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ

جاتی ہیں۔ حضرت ایوبؒ نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو یہ کہتے نہیں سنا۔ پھر فرمایا اللھم اغفر یعنی اے اللہ بخش دے اگر ان سے غلطی ہوگئی ہو تو۔ مگر وہ حدیث پاک جو حضرت قتادہ نے کثیر کی روایت سے بیان کی ہے اور کثیرؒ نے ابوسلمہؒ سے جناب ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کثیر سے اس روایت کے متعلق پوچھا اور اسے اس حدیث شریف کا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں حضرت ابوقتادہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہ بات بھول گئے۔ اس کتاب کے مصنف حضرت ابوعبدالرحمٰن (امام نسائی) فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

نوٹ:۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث ہذا کو محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ سے پوچھا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث ہذا جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ یعنی یہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا ہے اور حضور سرور کائنات تک حدیث ہذا نہیں پہنچی اور امرک بیدک کہنے کے معنی یہ ہیں کہ جب عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے مرد اس طرح کہے کہ تیرا معاملہ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ جناب حضرت حسن فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی کہے امرک بیدک تو اس قول سے ہی تین طلاقیں ہو جاتی ہیں۔ اور حضرت ایوبؒ نے اس سے انکار کیا اور یہ بات کہی کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنا کہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ اس کی یہ بات کہنے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ مگر قتادہ نے اس حدیث پاک کو حضرت کثیر سے نقل کیا تھا۔ جب جناب ایوب خود حضرت کثیر سے ملے تو آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں بھسانسان یہ روایت بے اعتبار ہوگئی اور درست یہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے عورت کو اختیار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان جو وہ چاہے ایک طلاق دے۔ خواہ وہ بائن طلاق دے یا ایک طلاق۔ یا تین طلاقیں دے دے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحُ الَّذِي يُحِلُّهَا بِهِ

تین طلاقیں دی گئیں مطلقہ کے حلال ہونے اور اس کے نکاح کے ذکر میں جو اسے جائز اور حلال کر دیتا ہے

۳۴۲۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

رِفَاعَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ فَاَبَتَّ طَلَاقِيْ وَاِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ۔

مروی ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں۔ اور بعد ازاں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا جن کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور فرمایا شاید تیرا ارادہ ہے کہ تو رفاعہ سے پھر نکاح کرے ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن اور تم ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو

۳۲۲۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَاَةً ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْاَوَّلُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور اس عورت نے دوسرا خاوند کر لیا اس خاوند نے چھونے سے قبل ہی طلاق دے دی اور بعد ازاں یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے درست اور جائز ہوتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جائز نہیں ہوتی جب تک کہ اس عورت کا مزہ دوسرا خاوند پہلے خاوند کی طرح نہ چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی نکاح کر کے چھوڑ دینے سے زوج اول کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ کیونکہ تین طلاقیں ایسی چیز ہے جس سے عورت مرد کے قبضے سے بالکل باہر نکل جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا اس وقت معلوم ہوگا جب عورت دوسرے کے قبضہ اور تصرف میں پوری طرح آ جائے اور وہ پہلے خاوند کی طرح اس سے معاملے کرے۔ یعنی ایک مکان میں اکیلا رہنے یا نکاح کر لینے یا ذرا سا چھو لینے سے تصرف پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے ارشاد فرمایا کہ جب تک دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھیں۔ پس تب تک پہلے خاوند کو جائز اور درست نہیں کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے اور اس میں اور بھی کئی اسرار ہیں جو غور و فکر اور تدبر سے ظاہر ہوں گے۔

۳۲۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض اَنَّ الْغُمَيْصَاءَ اَوِ الرُّمَيْصَاءَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا اَنَّهُ لَا يَصِلُ اِلَيْهَا فَلَمْ تَلْبَثْ اَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ كَاذِبَةٌ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (راوی کو شک ہے) (غمیصا یا رمیصاء) نامی ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے آتے ہی اپنے خاوند کی اس بات میں شکایت کی کہ وہ اس کے قریب نہیں آیا۔ بعد ازاں تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند بھی آ پہنچا اور کہنے لگا کہ یہ عورت

هُوَ يَصِلُ إِلَيْهَا وَلٰكِنَّهَا تُرِيْدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقَ عُسَيْلَتَهُ۔

بولتی ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ تاہم اس کا ارادہ ہے کہ میں اس سے چھوٹ کر پہلے خاوند کے پاس چلی جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ مگر صرف اس وقت جب تو اس کا شہد چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی مرد اور عورت میں صحبت ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھا لیں۔

۳۴۳۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعُ إِلٰى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوْقَ الْعُسَيْلَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی کے حالات کے بارے میں سنا کہ اس کی ایک بیوی تھی۔ اور اس نے اسے طلاق دے دی (یعنی تین طلاقیں۔ بعد ازاں اس عورت سے دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اور پھر دوسرے نے بھی جماع کیے بغیر اس عورت کو طلاق دے دی۔ بعد ازاں اس عورت نے خصم اول کی طرف جانا چاہا آپ نے ارشاد فرمایا ایسا ممکن نہیں۔ جب تک کہ وہ دوسرے خاوند کے شہد کو نہ چکھے (یعنی اس سے جماع نہ کرے۔ تب تک وہ پہلے خاوند کے حق میں جائز نہیں ہو سکتی۔)

۳۴۳۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى يُجَامِعَهَا الْآخَرُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مسئلہ دریافت کیا۔ کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں۔ بعد ازاں اس سے دوسرے آدمی نے نکاح کر لیا۔ اور نکاح ہونے کے بعد دونوں کوٹھڑی کے اندر چلے گئے دروازہ بند کر دیا اور پردے بھی چھوڑ دیے گئے۔ یعنی خلوت صحیحہ ہو گئی۔ لیکن مرد نے جماع نہیں کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی تو کیا یہ عورت پہلے خاوند کے لیے جائز ہو گئی؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک یہ اس سے جماع نہ کرے کتاب ہذا کے مصنف فرماتے ہیں یہ حدیث اقرب الی الصواب۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيْهِ مِنَ التَّغْلِيْظِ

تین طلاقیں دی ہوئی عورت سے حلالہ کرنے کا اور جو کچھ اس کام کے کرنے والے پر سخت بات کہی گئی ہے اس کا ذکر۔

۳۴۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُتَوَشِّمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ وَاٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور بالوں میں بال ملانے اور ملوانے والی پر بیاج کھانے اور کھلانے والی پر اور حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے ان پر لعنت فرمائی۔

بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ بِالطَّلَاقِ

اس بات کا بیان کہ مرد عورت کا منہ دیکھتے ہی طلاق دیدے

۳۴۴۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ایک کلابی عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو کہنے لگی اعوذ باللہ منک میں اللہ تعالیٰ کی آپ سے پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو نے بہت بڑی ہستی کی پناہ لی۔ لہٰذا تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

بَابُ اِرْسَالِ الرَّجُلِ اِلَى زَوْجَتِهِ بِالطَّلَاقِ

اپنی بیوی کو کسی شخص کی زبانی طلاق کہلا بھیجنے کا بیان

۳۴۴۹ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ بِطَلَاقِيْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ فَاِذَا انْقَضَتْ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجی اور بعد ازاں میں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کو کتنی طلاقیں دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا تین۔ آپ نے فرمایا تجھے عدت بیٹھنے کے لیے تیرے خاوند کی طرف سے خرچ نہ ملے گا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے کے گھر میں ایام عدت پورے کریں یعنی ابن ام مکتوم کے پاس کیونکہ وہ اندھے

عِدَّتُكِ فَاٰذِنِيْنِيْ مُخْتَصَرًا۔

آتی ہیں اور آپ ان کی موجودگی میں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہیں۔ اور ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے۔ تو اس وقت مجھے اطلاع دے دو۔ یہ حدیث شریف مختصر ہے۔

۳۴۵۰: عَنْ تَمِيْمٍ مَوْلٰى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت فاطمہ کے آزاد کردہ غلام جناب حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت فاطمہؓ سے اس طرح روایت کی ہے۔ یعنی جیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اوپر گزری

نوٹ:- مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق کہلا بھیجے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور عورت اپنی عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے ہاں عورت کو مطلع کر دینا چاہئے کہ وہ اپنا کچھ بندوبست کر سکے۔

تَاوِيْلُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

اس بات کا بیان کہ آیت یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ کے کیا معنی ہیں

۳۴۵۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ امْرَاَتِيْ عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے اور وہ عورت تجھ پر حرام نہیں اور پھر یہ آیت شریفہ پڑھی یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تحرم ما احل اللّٰہ لک اور فرمایا تم پر لازم ہے کہ ایک سخت کفارہ دو یعنی ایک غلام آزاد کرو

نوٹ:- حدیث شریف کا مطلب ہے کہ ایک حلال چیز کو حرام کر دینے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی بلکہ کفارہ دینا لازم آتا ہے اور وہ سخت ترین یعنی غلام کا آزاد کرنا ہے۔

تَاوِيْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ

آیت یٰاَیُّھَا النبی لم تحرم ما احل اللّٰہ لک کی ایک دوسری تاویل۔

۳۴۵۲: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَ يَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس دیر تک قیام پذیر رہتے اور شہد نوش فرماتے۔ تو میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

دَخَلَ عَلَيْهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ أَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ إِلَى إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيْثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهُ فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ۔

نے مشورہ کیا کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو آپ سے کہا جائے کہ آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے وہی بات کہی آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے شہد کے سوا کچھ نہیں کھایا اور وہ بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس سے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں پھر دوبارہ کبھی نہیں پیوں گا۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان چیزوں کو اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ رب العزت نے آپ پر حلال کر دی ہیں اور إِنْ تَتُوْبَا میں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے لیے ارشاد فرمایا اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو۔ تو تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوئی بات ایک عورت سے چھپا کر ارشاد فرمائی اور وہ بات جو اوپر مذکور ہوئی ہے یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں یہ سارا قصہ نقل کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ عبد القادر علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ یا ایک بیوی کے پاس سے شہد پینا موقوف کر دیا۔ یہ دوسری ازواج مطہرات کی خاطر تھا۔ اس پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کے متعلق کہے کہ یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم واقع ہو گئی اور وہ اس کا کفارہ دے اور کھانے یا کپڑے کو کام میں لائے خواہ وہ کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔ (موضح قرآن)

بَابُ الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ

اپنی زوجہ کو یہ کہنے کا بیان کہ جاؤ تم اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو

۳۴۵۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ

سیدنا حضرت عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت کعب

مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سُنا اور وہ اس وقت اپنا حال بیان فرماتے جب وہ غزوہ تبوک میں شامل ہوتے وقت پیچھے رہ گئے تھے اور اس بیان میں جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچانک میرے پاس حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور اس نے کہا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے یعنی جس طرح آئندہ حدیث پاک میں اس امر کا تذکرہ آتا ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کو علیحدہ اس لیے بیان فرمایا گیا ہے چونکہ اسناد میں فرق تھا اور اہل حدیث حضرات کی اصطلاح میں اسے تحویل کہتے ہیں۔

۳۳۵۴ **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ** أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذَا الْأَمْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس وقت کا حال بیان فرماتے سُنا جب آپ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نہ جا سکے۔ راوی کا کہنا ہے کہ یہ سارا قصہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے یہ حکم فرمایا ہے کہ آپ اپنی بیوی سے الگ ہو جائیں۔ **حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس سے الگ ہونے** سے طلاق دینا مراد ہے یا کیا مطلب ہے۔ قاصد نے بتایا کہ طلاق دینا مراد نہیں بلکہ اس میں جدا رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے نزدیک جانے سے منع کیا گیا ہے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہو۔ میرے قریب مت آئیو۔ جب تک اللہ رب العزت والمجد اس امر میں کچھ حکم نہ فرمائے۔

۳۳۵۵ **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَعْبِ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور راوی کا کہنا ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان

قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی صَاحِبَیَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تَعْتَزِلُوْا نِسَآءَکُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُوْلِ اُطَلِّقُ امْرَاَتِیْ اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لَا۔ بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِی الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَکُوْنِیْ فِیْهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

تین افراد میں سے ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی۔ حضرت کعب اپنا حال بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے پاس قاصد ارسال کیا اور اس نے بیان کیا کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا کہ تم اپنی عورتوں سے الگ ہوجاؤ اور ان کے قریب نہ جاؤ۔ حضرت کعب فرماتے ہیں میں نے قاصد سے دریافت فرمایا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا کہ اسے طلاق نہ دو بلکہ اس سے الگ رہو اور اس کے نزدیک نہ جاؤ۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے لوگوں سے ملو اور وہیں رہنا۔ پھر آپ کی بیوی اپنے لوگوں میں جا ملی۔

۳۳۵۶ عَنْ کَعْبٍ یُحَدِّثُ حَدِیْثَهٗ حِیْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِیْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ وَیَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَاَرْسَلَ اِلٰی صَاحِبَیَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَاَتِی الْحَقِیْ بِاَهْلِكِ وَکُوْنِیْ عِنْدَهُمْ حَتّٰی یَقْضِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ۔

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور راوی اس سلسلے میں یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے یہ بھی فرمایا کہ اس دوران حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو (یعنی مجھے اور میرے ساتھیوں کو حکم دیا) میں نے قاصد سے دریافت کیا کیا میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ قاصد نے کہا کہ جدا رہنے اور قربت نہ کرنے کا حکم ہے۔ کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آپ جا کر اپنے گھر والوں سے مل جائیں اور آپ اس وقت تک وہیں رہنا جب تک اللہ رب العزت اس کے متعلق کچھ فیصلہ نہ اتار دے

۳۳۵۷ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ کَعْبًا یُحَدِّثُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِلٰی صَاحِبَیَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سُنا وہ فرماتے کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس ایک شخص کو ارسال فرمایا۔ اور میرے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

دوسرے شخص کے پاس بھی۔ اس نے بتایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیویوں سے کنارہ کرو اور ان کے پاس نہ جاؤ۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا کہ طلاق نہ دو بلکہ اس کو اپنے سے الگ کردو۔ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ جاؤ اور ان کے ساتھ رہو جب تک اللہ رب العزت اور بزرگی والا اس امر میں حکم فرمائے۔ بعدازاں ان کی زوجہ چلی گئیں یعنی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر رہنے لگیں۔

۲۴۷۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهَا الْحَقِي بِأَهْلِكِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ اور آپ نے اس حدیث شریف میں بیان فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا اور اس قاصد نے کہا کہ تم اس عورت سے الگ ہو جاؤ۔ بعدازاں میں نے اس قاصد سے دریافت کیا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں اس نے کہا طلاق نہ دو لیکن اس کے قریب نہ جاؤ۔ اور حدیث ہذا میں الْحَقِي بِأَهْلِكِ کا ذکر نہیں آیا۔

نوٹ: ۔ یعنی یہ بیان نہیں فرمایا کہ حضرت کعبؓ نے اپنی بیوی سے فرمایا۔ کہ جاؤ تم اپنے گھر والوں کے ساتھ جاؤ جیسے گذشتہ روایات میں بیان فرمایا گیا ہے۔

بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ

غلام کے طلاق دینے کا بیان

۲۴۷۹ عَنْ أَبِي حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ

سیدنا ابوالحسن مولیٰ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور میری بیوی دونوں غلامی میں تھے۔ بعدازاں میں نے اس عورت کو دو طلاقیں دیں اس کے بعد ہم دونوں اکٹھے ایک ہی دفعہ آزاد کیے گئے۔ میں نے حضرت ابن

إِنْ رَاجَعْتَهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ قَضَى بِذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - خَالَفَهُ مَعْمَرٌ

عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم اسے دوبارہ نکاح میں لاؤ گے تو وہ تمہارے نزدیک ایک طلاق رہے گی۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا حکم فرمایا ہے اور حضرت معمرؓ نے روایت ہذا کی مخالفت کی ہے۔

نوٹ: تمہارے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر رہے گی یعنی اس کے آزاد ہونے سے تجھے تین طلاق کا اختیار ہوگا۔ جس طرح دوسری آزاد عورتیں ہیں تو تم دو طلاقیں دے چکے تھے اب مزید ایک ہی طلاق کا اختیار باقی ہے۔

۱۲۰۰ عَنِ الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِيْ نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيْقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقَا أَيَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ قِيْلَ عَنْ مَنْ قَالَ أَفْتَى بِذَالِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ الْحَسَنُ هٰذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ صَخْرَةً عَظِيْمَةً۔

بنی نوفل کے مولی حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے اس شخص کے بارے مسئلہ پوچھا۔ جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دی ہوں اور بعد ازاں وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں۔ تو کیا وہ آزاد غلام اس لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے۔ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کر سکتا ہے کسی شخص نے اس مسئلہ کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فتویٰ دیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فتویٰ دیا ابن المبارکؒ نے معمرؒ سے دریافت فرمایا۔ یہ حسن کون ہیں اس نے اپنے آپ پر بڑی بھاری اور بوجھل ذمہ داری لی۔ کیونکہ اگر روایت ہذا غلط ہو تو سینکڑوں ناجائز نکاحوں کے گناہ کا بوجھ انہی پر پڑے گا۔

بَابُ مَتٰى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہوتا ہے

عَنِ ابْنَيْ قُرَيْظَةَ إِنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ۔

قریظہ کے دو لڑکوں .... سے مروی ہے کہ انہیں قریظہ کے ہنگامہ کے دن حضور پرنور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جس لڑکے کو احتلام ہو جاتا یا اس کے زیر ناف بال اگ آئیں اس کو قتل کر دینے کا حکم ہوا۔ اور اگر ان دو نشانیوں میں سے کچھ نہ پایا جاتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا

۳۴۶۲ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ إِلَى فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتُّ فَاسْتَبْقَيْتُ فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد نے بنو قریظہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو میں اس وقت نو عمر لڑکا تھا۔ لہذا ان مجھے انہوں نے دیکھا اور میرے مارنے میں شک کیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں ہیں تو مجھے کچھ نہ کہا۔ اور میں وہی ہوں جو تمہارے روبرو موجود ہوں۔

۳۴۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے اور ان کی عمر اس وقت چودہ برس تھی آپ نے انہیں قبول نہ فرمایا۔ لہذا ان دوبارہ یوم خندق کو پیش کیے گئے۔ جب ان کی عمر پندرہ برس کی تھی تو آپ نے انہیں قبول کر لیا۔

نوٹ:۔ یعنی انہیں مجاہدین میں شریک کیا اور مردوں کی طرح اس کا مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا۔ ثابت ہوا کہ پندرہ سال کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے۔

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ

بعض افراد کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے

۳۴۶۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین افراد سے قلم اٹھا دی گئی۔ سونے والے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک۔ دیوانے سے سیانے ہونے یا اچھا ہونے تک۔

نوٹ:۔ یعنی یہ تین افراد جو اچھا یا برا کام کریں اللہ کے ہاں اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور نہ ہی ان کے لیے حساب کتاب ہے لہذا ان کا طلاق دینا بھی درست نہیں۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ

جو شخص آہستہ اور اپنے دل میں طلاق دے اس کا کیا حکم ہے

۳۴۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ۔۲۰

میری امت کو ان خیالات اور باتوں کی پکڑ سے بری ۲ جو ان کے دلوں میں کھٹکتے ہیں۔ جب تک وہ انہیں زبان پر نہ لائیں یا عمل نہ کریں۔

نوٹ:۔ دلوں کے خطرات اور وساوس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جو خود بخود جی میں آ جائیں۔ عربی زبان میں اسے ہاجس کہتے ہیں۔ اور یہ تمام امتوں سے معاف ہے۔ دوسری حالت وہ خیال ہے کہ جو دل میں پھرتا رہے اور اسے خواطر کہتے ہیں۔ اس قسم کے خطرات اس امت محمدیہ سے معاف ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی امت پر رحمت ہے تیسری وہ حالت اور خیال ہے جو دل میں پھرتا ہے اور اس کی محبت اور لذت پیدا ہو گی۔ اور اس کے **پورا کرنے اور حاصل کرنے کی طرف دل راغب ہوا اس پر امت ہذا پر گرفت نہیں جب تک اسے عمل میں نہ لایا** جائے۔ بلکہ اگر قصد اور ارادہ کر لیا۔ اور بعد ازاں اسے اپنے جی میں روک لیا تو اس کے بدلے نیکی دی جائے گی اور ان تینوں کے علاوہ چوتھی غلطی بھی ہے وہ کہ دل گناہ پر مستقل ہو جائے اور دل کو اس کے کرنے پر یہاں تک مضبوط کرے کہ اس کے کرنے میں نہ کچھ قصور باقی نہ رہے۔ کسی اور وجہ سے اس کام میں فتور آ جائے تو اس میں عذاب اور پکڑ ہے تاہم یہ گرفت اور عذاب پورے گناہ کے برابر اور مساوی نہیں کیونکہ کرنے کا ارادہ یا اہتمام کرنے سے گناہ نہیں ہو جاتا۔ زنا یا چوری کرنے کے بعد ہی یہ ثابت ہوتی ہے۔ غرضیکہ زنا کا ارادہ اور زنا دونوں گناہ میں برابر نہیں۔ ارادہ اس سے نچلے درجے میں ہے اور یہاں حدیث ہذا لانے سے غرض یہ ہے کہ دل میں طلاق کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے نہ کہے۔

۲۴۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ وَحَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ

۲۴۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَحَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ۔ (دونوں کا ترجمہ اوپر گزرا)

اَلطَّلَاقُ بِالْإِشَارَةِ الْمَفْهُومَةِ

اس اشارے سے طلاق دینا جو سمجھا جا سکتا ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ وَأَوْمَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ أَيْ وَهٰذِهِ؟ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الْآخَرُ هٰكَذَا بِيَدِهِ أَنْ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی تھا جو شوربہ بہت عمدہ پکاتا تھا۔ ایک دفعہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو اس نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کیا کہ تشریف لائیے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ فرمایا یعنی انہیں بھی لاؤں۔ اس نے ہاتھ سے دو تین دفعہ اشارہ کیا۔

نوٹ:۔ تو آپ نے اس کے اشارے پر عمل کیا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شخص گفتگو نہ کر سکے اس کا سمجھ میں آنے والا اشارہ بولنے والے شخص کی طرح ہے اگر اشارے سے طلاق دے اور معلوم ہو جائے کہ طلاق دیتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

بَابُ الْكَلَامِ إِذَا قُصِدَ بِهِ فِيمَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

اس کلام کا بیان جس کے متعدد معانی ہوں اگر فقط ایک ہی معنی کا قصد اور ارادہ کیا جائے تو وہ قصد کرنا صحیح ہو گا

۳۴۲۶ عَنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى الدُّنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ انسان کو وہی کچھ ملے گا۔ جو کہ اس کی نیت ہوئی۔ پس جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی خاطر نکلا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا) اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے واسطے ہے۔ تو اسے دنیا ملے گی یا عورت کے لیے ہے تو اسے عورت ملے گی۔ انسان کی ہجرت اور گھر چھوڑنا جس نیت خیال اور ارادے سے ہو گا اسے وہی چیز ملے گی۔

لوٹ: مثل مشہور ہے جیسی نیت ویسی مراد۔ یعنی آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اس کے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور اس جگہ حدیث ہذا کو اس لیے لائے ہیں۔ کہ ایک کلام جو کئی معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔ تو اس کے مفہوم اور معنی مراد لینے میں نیت پر حکم ہو گا۔ اور جیسا ارادہ ہو گا ویسے ہی اس پر حکم کیا جائے گا۔ چنانچہ ہجرت میں ارادے اور نیت کی وجہ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر کسی شخص نے ہجرت کرتے ہوئے اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور کافروں کے علاقے سے نکل کر مسلمانوں کے ملک میں چلا گیا۔ اور دل کا ارادہ و نیت اللہ کی رضا جوئی تھی تو ہجرت اللہ کے لیے ہوگی اور وہاں دنیوی فائدہ بھی مل گیا۔ اور وہ اللہ کا انعام و اکرام ہے۔ اس طرح اس شخص کی ہجرت میں کچھ خلل نہ آئے گا۔ مکہ مکرمہ سے مسلمانوں نے جب مدینہ منورہ میں ہجرت کی تو اس وقت ایک عورت ام قیس بھی ہجرت کر کے مدینہ آئی اور اس عورت کے عشق اور محبت میں اہل مکہ کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ لوگوں نے اس شخص کو مہاجر ام قیس کا لقب دیا تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔

بَابُ الْإِبَانَةِ وَالْإِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوظِ بِهَا إِلَى الْإِعْمَلَةِ بِهَا لَمْ تُوجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا ★

اس کلام کا بیان جس کے معنی بعید کا ارادہ کیا گیا ہو تو وہ ارادہ لغو ہو گا۔

۳۴۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ انْظُرُوا كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ أَنَّهُمْ يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ غور و فکر کرو اور دیکھو کہ اللہ رب العزت مجھے لوگوں کی گالیوں اور لعنت سے کس طرح بچاتا ہے۔ وہ لوگ مجھے مذمم اور بُرا کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

نوٹ:۔ یعنی وہ لوگ محمد کو بگاڑ کو مذمم کہتے اور محمد نہیں کہتے۔ کیونکہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معانی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی بُرا تو ان لوگوں کی گالیاں سب مذمم پر پڑتی ہیں محمد پر نہیں۔ اگرچہ وہ مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیں۔

بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْخِيَارِ

باب خیار کی مدت متعین کرنے میں۔

۳۲۷۱ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا إِلٰى قَوْلِهِ جَمِيلًا فَقُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ حِينَ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ طَلَاقًا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس دن حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے اختیار دینا مجھ سے شروع فرمایا اور ارشاد فرمانے لگے میں تم سے ایک بات کا تذکرہ کروں گا اور تم مجھ سے اس میں اپنے والدین سے مشورہ کے بغیر جلدی نہ کرنا اور جواب فرونیا۔ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ ان کے والدین انہیں حضور سے علیحدگی کا مشورہ نہ دیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرما دیجئے کہ اگر تم دنیوی زندگی اور دنیا کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور اچھی طرح رخصت کروں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ آیت سن کر کہا کیا میں فقط اس بات کے لیے اپنے والدین سے صلاح مشورہ کروں۔ میں نے اللہ رب العزت والمجد اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بعد ازاں سب ازواج مطہرات نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا تھا۔ یعنی سب بیبیوں نے ایسا ہی کیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا۔ اور

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات سے یہ پوچھنا ان کو طلاق دینا نہ تھا کیونکہ ازواج مطہرات نے نبی کو اختیار کیا۔ اور ان کے غیر کو اختیار نہیں کیا۔

۳۴۴۲ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ إِنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِهِ فَقَرَأَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَقُلْتُ أَفِي هٰذَا! أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ وَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالْأَوَّلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پہلے مجھ سے ارشاد فرمایا اے عائشہ میں تمہیں ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اور اس بات کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کرو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ نے مشورہ لینے کو فرمایا اور یہ مجھے معلوم تھا کہ میرے والدین آپ سے جدائی کرنے کی صلاح مجھے نہ دیں گے۔ لہذا ازاں بعد آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ یا ایہا النبی قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الخ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمائیے کہ اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور رونق مطلوب ہے الخ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اتنی سی معمولی بات کے لیے اپنے والدین سے مشورہ کروں یعنی اس کے متعلق مشورہ لینا اتنا ضروری نہیں۔ بلکہ میں مشورہ لیے بغیر یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ خطا ہے اور پہلی روایت درست ہے اور سبحانہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

بَابُ فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا

ان عورتوں کے بارے میں باب جنہیں اختیار دیا گیا اور انہوں نے اپنے خاوند کو اختیار کر لیا۔

۳۴۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَهَلْ كَانَ طَلَاقًا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اختیار دیا اور اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوتی کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔

۳۴۴۴ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی (کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا)۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب کسی عورت کو اس کا خاوند اختیار دے یعنی اسے یہ کہے کہ تو مختار ہے اور اپنے نفس کو طلاق چاہتی ہے تو طلاق لے لے۔ بعد ازاں وہ عورت کہے کہ میں تجھے چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

۳۴۴۵ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی (کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا)۔

۳۴۴۶ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا۔ کیا اختیار دینے سے ان کو طلاق ہو گئی (یعنی طلاق نہیں ہوئی)

۳۴۴۷ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا اور ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تو اس اختیار ٹھہرانے سے ہم پر کوئی چیز واقع نہ ہوئی۔

خِيَارُ الْمَمْلُوْكَيْنِ يُعْتَقَانِ

جب خاوند اور بیوی دونوں غلام اور لونڈی ہوں بعد ازاں آزاد ہو جائیں تو اختیار ہو گا

۳۴۴۸ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی تھے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور بعد ازاں اس امر کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ لونڈی سے قبل غلام آزاد کرنا۔

نوٹ: تاکہ لونڈی کو جدائی کا اختیار نہ رہے۔ کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اس کا خاوند غلام ہو تو اسے اختیار ہوتا ہے۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ

لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلَى بَرِيْرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میں تین سنتیں تھیں ایک تو یہ کہ آپ آزاد کی گئیں اور پھر آپ کو خاوند کے پاس رہنے میں اختیار دیا گیا یعنی اسے کہا گیا کہ اگر تمہاری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہو یا اسے چھوڑ کر دوسرے کو کر لو۔ دوسری یہ کہ بریرہ کے معنے میں میراث آزاد کرنے والے شخص کے لیے ہے اور تیسری بات یہ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور اس وقت ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا۔ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور سالن جو گھر میں موجود تھا لے گئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی جس میں گوشت پکتا ہے۔ وہ کیوں نہیں لائے۔ گھر والوں نے عرض کیا ہاں پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا ہے اور آپ صدقہ کی کوئی چیز تناول نہیں فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ان کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

نوٹ۔ بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تھی اور انہوں نے کہا اے بریرہ آپ ہمیں اتنا مال دیں تو ہم آپ کو آزاد کر دیں گے۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی امداد سے اس کے آزاد ہونے کی صورت بندھی تو وہ لوگ بریرہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے جب تو فوت ہو جائے گی تو تیرے مال کے وارث ہم ہوں گے۔ تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا الولاء لمن اعتق آزاد کیے گئے شخص کی میراث آزاد کرنے والے شخص کی ہے اس جگہ حدیث بیان کرنے سے پہلا مسئلہ لونڈی آزاد کرنے کا معلوم ہوا تھا اور یہ امر بھی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے معلوم ہوا کہ صدقہ اپنی جگہ پہنچ جانے کے بعد صدقہ نہیں رہتا اور اس کا حکم بدل جاتا ہے۔ لہٰذا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرما لیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے وہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔

۳۲۸۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَّبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُعْتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِي لَنَا مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهُ فَإِنَّهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب اس لونڈی کو اختیار دینے کے بیان میں جو آزاد کی گئی حالانکہ اس کا خاوند آزاد تھا

۳۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ أَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا أَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کی میراث کے مستحق ہم لوگ ہیں۔

میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے آزاد کر دو کیونکہ ولاء لونڈی اور غلام آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے (یعنی وہ دونوں جو مال و دولت چھوڑ جائیں بیچنے والے کا اس مال میں کوئی حق نہیں بلکہ میراث میں اس کا ہے جو شخص نقد روپے پیسے خرچ کرتا ہے)۔ پھر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوند کو اختیار کرنے کے سلسلے میں بلا بھیجا۔ وہ کہنے لگی کہ خواہ وہ مجھے کتنا ہی مال دے تو میں اس کے پاس نہیں ٹھہروں گی اور [illegible] وہ خود مختار ہو گئی اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا وہ کسی کا غلام نہ تھا۔

نوٹ یعنی اگر آزاد اور حر کی بیوی اگر لونڈی ہو اور پھر اسے آزاد کر دیا جائے تو اسے اختیار ہے اس کے گھر میں رہے یا اسے چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا مختار ہونا ہے۔ جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو گئی اور اکثر علماء کے نزدیک لونڈی کو صرف اس صورت میں اختیار ہو گا۔ جب کہ اس کا خاوند غلام ہو۔ اور آگے آنے والی حدیث کے مطابق بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔ جیسے کہ آئندہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

۳۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا اور ان کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی میراث ہم لیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس امر کا تذکرہ حضور سرور

وَأُدْمٍ بِلَحْمٍ فَقِيلَ إِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

کرنین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے خرید لیجئے اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد ہو چکے ہیں آزاد کرنے والے کا حق ہے اگرچہ فروخت کرنے والے فروخت کرتے وقت شرط بھی لگا ئیں۔ کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا لازمی نہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گھر کے بعض لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت لائے اور یہ بھی عرض کر دیا کہ یہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ اور تحفہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دے دیا۔ اور اس کا خاوند آزاد تھا غلام نہ تھا۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ

اس مسئلہ کے بارے میں باب کہ اس لونڈی کو اختیار ہے جس کا خاوند غلام ہے

۳۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلَى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأُوقِيَّةٍ فَأَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ فَكَلَّمَتْ فِي ذٰلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلَى عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو نو اوقیہ پر مکاتب کیا۔ اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا طے پایا۔ بعد ازاں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں یعنی حضرت عائشہ کے پاس آکر عرض کیا اور آپ سے اپنی کتابت میں امداد طلب کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس طرح تو میں امداد نہیں کرتی۔ اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ساری رقم بیک وقت گن کر دے دیتی ہوں اور وراثت میرا حق ٹھہرے گی بعد ازاں حضرت

وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ
لَهَا مَا قَالَ اَهْلُهَا فَقَالَتْ لَاهَا
اللّٰهِ اِذًا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا
فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ بَرِيْرَةَ رض اَتَتْنِيْ تَسْتَعِيْنُ
عَلٰى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا اِلَّا
اَنْ يَّشَاءُوْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ
عِدَّةً وَّاحِدَةً وَّيَكُوْنَ الْوَلَاءُ
لِيْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا
عَلَيْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْوَلَاءُ
لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا وَ
اشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّ
الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ
فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ
يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ
كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُوْنَ
اَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِيْ كِتَابُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَحَقُّ وَشَرْطُ
اللّٰهِ اَوْثَقُ وَكُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ
فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ
وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا
فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لوگوں کے پاس جا کر کہا اور
ان سے اس بات کے بارے میں گفتگو کی۔ ان لوگوں
نے تسلیم نہ کیا اور کہا کہ ہم ولاء لیں گے۔ بعد ازاں حضرت
بریرہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
پاس حاضر ہوئیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
اب تشریف لا چکے تھے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہی کچھ
بتایا جو ان لوگوں نے کہا تھا ام المومنین حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر بات یہ ہے تو واللہ میں
امداد نہیں کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ہے تو میں تیری امداد کرتی
ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس
بات کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی تھیں اور اپنی
کتابت کے سلسلہ میں مجھ سے امداد کی خواستگار تھیں۔ میں نے
ان سے کہا کہ میں اس طرح امداد نہیں کرتی ہاں اگر وہ لوگ
پسند کریں تو میں ایک ہی دفعہ رقم دے دیتی ہوں۔ اور
وراثت میرے لیے ہوگی یہ بات حضرت بریرہ رضی اللہ
عنہا نے ان سے کہی۔ انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا
کہ ولاء تو ہم لیں گے اور کسی دوسرے شخص کو نہ دیں گے۔
آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا
کہ آپ اسے خرید لیں اور ان سے ولاء کی شرط کر لیں کیونکہ
ان سے شرط کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وراثت آزاد
کرنے والے شخص کا حق ہوتا ہے ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور
لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ خداوند تعالیٰ
کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہو گیا
ہے کہ وہ ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں
اور کہتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے۔ کتاب اللہ حق ہے اور

نَكُو كَانَ حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جو شرط اللہ نے لگائیں اور ٹھہرائیں وہ مضبوط اور معتبر ہیں (وجہ پوری کی جا سکتی ہیں) اور ارشاد فرمایا کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے اور بے اصل ہے اور اس کا پورا کرنا لازمی نہیں۔ اگرچہ وہ سو شرطیں کیسے ہوں۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اس کے خاوند کے چھوڑنے میں اختیار دیا اور وہ خود مختار ہو گئی۔ یعنی اپنے خاوند کو چھوڑ دیا۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔

نوٹ:۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط اور دو طسوج کا اور دو طسوج دو جو کا۔ جو درمیانہ ہو نہ ہی بہت بڑے اور نہ ہی بہت چھوٹے اور مکاتب اس شخص کو کہتے ہیں کہ مالک غلام یا لونڈی کی قیمت مقرر کر دے اور اس سے اقرار یا تحریر نامہ لے کہ ہر ماہ اتنے درہم پہنچایا کرے جب تک اس تحریر نامے میں ایک درہم بھی باقی رہے گا تو وہ آزاد نہ ہو گا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنے والیوں سے کہیں کہ ایک مشت قیمت لے لیں اور ہم تمہیں آزاد کر دیں گے اور آپ کی وفات کے بعد میں آپ کے مال کی بھی وارث ہوں گی لیکن اس شرط کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے والیوں نے تسلیم نہ کیا۔ اور کہا کہ مال وراثت ہم لیں گے جب انہوں نے حق بات کا انکار کیا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو ان سے اس بات میں زیادہ اصرار نہ کر اور کرنے کا کام کر اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ یہ شرطیں بے اصل اور پوری ہونے کے قابل نہیں۔ تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹھہری۔ اس مقام پر اس حدیث کو اس لیے لائے ہیں کہ اس میں لفظ رکان عبداً کہا ہے یعنی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب لونڈی کا خاوند غلام ہو تو تب اسے اختیار ہو سکتا ہے۔ اگر آزاد ہو تو اسے اختیار نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عروہ نے اس حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار نہ دیتے اور یہ روایت ثبوت وصحت میں سابقہ روایت سے مضبوط تر ہے اور مؤلف رضی اللہ عنہ نے ہر دو روایات کے پیش نظر یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ دوسری روایات میں تصریح کی ہے اور پہلی میں فقط روایت بیان کر کے چھوڑ دی ہے۔

۳۴۸۴۔ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

۳۴۸۵۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاشْتَرَطُوْا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے انصاری لوگوں سے حضرت بریرہ

الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ
وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ
لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ
وَضَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ
قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى
بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ
وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

رضی اللہ عنہا کو خریدا۔ اور انصاریوں نے ولاء کو اپنے لیے
ٹھہرایا تھا تو اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا۔ کہ وراثت کا مستحق ولی نعمت ہوتا ہے
(یعنی جس شخص نے دولت خرچ کی اور غلام کو مول لے کر آزاد
کر دیا۔ اور فروخت کنندہ مستحق نہیں ہوتا۔) حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور حضرت
بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور حضرت بریرہ رضی
اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گوشت
ہدیہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو ہمیں اس گوشت
میں سے حصہ دیتی۔ تو اچھا ہوتا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے
عرض کیا کہ یہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی شخص
نے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت
حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے
لیے ہدیہ ہے۔

۳۳۸۶ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
بَرِيرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا
وَأَشْتَرِطَ الْوَلَاءَ لِأَهْلِهَا فَقَالَ
اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ
أَعْتَقَ قَالَ وَخُيِّرَتْ وَكَانَ
زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ
بَعْدَ ذٰلِكَ مَا أَدْرِي وَ
أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوا
هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى
بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ
وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی
ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے
حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا اور میں نے
بیان کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو
خریدوں اور اس کے والیوں سے ولاء کی شرط کرنے کا
آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے خرید لو۔ کیونکہ وراثت اسی کا
حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے
حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خاوند چھوڑنے کا اختیار دیا
اور آپ کا خاوند غلام تھا۔ بعد ازاں راوی نے کہا۔ مجھے
معلوم نہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا یا آزاد اور صدقہ کا گوشت
حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں
پیش کیا گیا۔ اور اہل خانہ نے کہا کہ کسی شخص نے حضرت
بریرہ رضی اللہ عنہا کو یہ صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا
یہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا۔ ہمارے

لیے توم ہو ہے۔

بَابُ الْإِيلَاءِ

۳۴۳۸ ۔ عَنْ اَبِي الضُّحٰى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِيْنَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ اَبُو الضُّحٰى ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَصْبَحْنَا يَوْمًا وَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ اَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ مَلْاٰنٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَعِدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ فِي عُلِيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ اَحَدٌ فَرَجَعَ فَنَادٰى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ۔

ایلاء کے بارے میں باب

جناب حضرت ابوالضحیٰ سے ابو یعفور روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوالضحیٰ کے پاس تذکرہ کرتے اور کہتے کہ ایک ماہ کی مدت تیس دن ہے۔ اور بعض کہتے کہ انتیس ۲۹ دن۔ اسی دوران ابوالضحیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا۔ کہ ایک روز ہم صبح کے وقت اٹھے تو ہم نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی ہیں۔ اور ہر ایک کے نزدیک ان کے گھر والے موجود تھے۔ بعد ازاں میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ لوگوں سے مسجد بھری ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ اوپر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور جناب احمد مجتبیٰ اپنے دولت کدے کے بالا خانہ میں تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا۔ تین دفعہ سلام کیا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ واپس تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اور حضرت بلال اوپر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک ماہ کے لیے ایلاء کیا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس مکان میں انتیس دن ٹھہرے۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور گھر میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

نوٹ:۔ ایلاء کا مطلب ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنی بیوی کے نزدیک نہ جاؤں گا اور وہ اس سے کنارہ کر کے علیحدہ رہنے لگے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَيْسَ اٰلَيْتَ عَلٰى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی۔ اور آپ اسی دوران بالاخانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد آپ اتر آئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک ماہ کا ایلاء کیا تھا۔ آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ وہ مہینہ شاید انتیس دن کا ہوگا یہ بات ہوگی کہ آپ نے فقط ایک ماہ کا لفظ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ بعض روایات میں لَا اَدْخُلُ عَلَيْكُنَّ شَهْرًا یعنی میں تمہارے پاس ایک ماہ تک نہ آؤں گا۔ تو اس طرح مہینہ کا اطلاق انتیس۲۹ دنوں پر ہوتا ہے اور تیس دنوں پر بھی آپ نے شہرًا کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اور شہرًا فلاں کا لفظ ارشاد نہ فرمایا۔ کہ آپ اس ماہ خاص کی پابندی فرماتے۔

بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کے بارے میں باب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِيْ فَوَقَعْتُ قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر عرض کیا کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ ظہار کیا تھا اور بعد ازاں میں نے کفارہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کیا۔ آپ نے پوچھا خدا تجھ پر رحم کرے کہ تم نے کام کس وجہ سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ چاندنی میں میں نے اس کی پازیب دیکھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اب تو اس کے پاس نہ جانا۔ جب تک کہ تو وہ کام نہ کرے جو اللہ ذوالمجد والعزت کا حکم ہے۔

نوٹ :۔ ظہار کہتے ہیں اپنی بیوی کے جسم کے کسی حصہ کو محرمات کے پیٹھ، پیٹ وغیرہ کے ساتھ تشبیہ دینا اور کہنا کہ تو میرے حق میں ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ۔ یعنی وہ جیسے مجھ پر حرام ہے ویسے ہی تو مجھ پر حرام ہے۔ اسلام سے پہلے اگر اپنی عورت کو کوئی کہتا کہ تو میری والدہ ہے تو ساری عمر اس پر حرام گنتے۔ شریعت نے اس بات کو مقرر رکھا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے۔ کفارہ جب تک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے حرام ہونے کا حکم موقوف کیا۔ اگر کسی شخص نے کفارہ دیے بغیر عورت سے جماع کیا تو اس نے اچھا کام نہ کیا اور اسے توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دے کر اسے ہاتھ لگائے اور کفارہ دینے تک اسے اپنے حق میں حرام سمجھے۔

۳۴۹۰۔ عَنْ عِكْرِمَةَ رض قَالَ اَتٰى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا اور بعد ازاں کفارہ

اَنْ يُّكَفِّرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا اَوْ سَاقَيْهَا فِيْ ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

دینے سے قبل اس سے صحبت کی اور بعد ازاں اس کا تذکرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے پوچھا وہ کون سی چیز تھی جس نے تجھ سے یہ کام کروایا۔ وہ بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میں نے اس کے پاؤں میں خلخال ... دیکھی۔ یا کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیاں چاندنی میں دیکھیں۔ یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک وہ کام نہ کرے جو آپ کو اللہ رب العزت نے حکم فرمایا تو اس سے دور رہو۔

۳۴۶۱ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ اَنْ يَّفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ دینے سے پہلے صحبت کر لی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ کام کس لیے کیا تھا اور ایسی بات کرنے کے لیے تجھے کس نے کہا۔ اس نے کہا یانبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چاندنی میں مجھے اس کی گوری پنڈلیاں نظر آئیں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تو اس وقت تک دور رہ جب تک وہ سب کچھ ادا نہ کرے جس کا ادا کرنا تمہارے لیے لازمی ہے۔ ابن مصنف کتاب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسحاق نے اپنی کتاب میں فاعتزلہا ارشاد فرمایا ہے اور حدیث ہذا کے الفاظ محمد کے ہیں اور مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کا مرسل ہونا صحیح مسند ہونے سے اولیٰ ہے اور اللہ سبحانہ زیادہ حکیم و دانا ہے۔

یعنی حدیث ہذا مسنداً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور مرسلاً حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مرسلاً یہ روایت مسند ہونے کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔

۳۴۶۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے کہا

اللہ جل جلالہ کا شکر ہے۔ جو تمام آوازوں کو سنتا ہے اور حضرت خولہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

تَشْكُو زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَىَّ كَلَامُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اَلْاٰيَةَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِيْ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ۔

اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنے خاوند کا شکوہ کیا یعنی اس کے ظہار کرنے سے گھر اور بچے خراب اور تباہ ہو گئے اور وہ اپنی کلام مجھ سے مخفی رکھی تھیں تب اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔

اللہ رب العزت نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی ہے اور اللہ کے آگے شکوہ کرتی ہے اور اللہ رب العزت تم دونوں کا سوال و جواب سماعت فرماتا ہے بے شک اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے بالعبارت ان اللہ رب العزت نے ظہار اور اس کے کفارہ کا بیان فرمایا ہے۔)

نوٹ:۔ مذکورہ عورت بہت حسین وجمیل اور خوبصورت تھی ایک دفعہ نماز پڑھ رہی تھی جب سلام پھیرا تو اس کے خاوند اوس بن صامت نے خواہش ظاہر کی اس نے نہ مانا اور خاوند نے غصہ ہو کر اس سے ظہار کر لیا۔!

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں

۳۴۹۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے خاوند سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی عورتیں ہی منافق اور دھوکا باز ہوتی ہیں۔

نوٹ:۔ خلع عورت کا اپنا حق مہر کو چھوڑ دینا اور کہنا کہ تو مجھ کو طلاق دے دے اور وہ حق خواہ مہر ہو یا کچھ اور چیز ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حسنؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے سوا میں نے حدیث ہذا کسی دوسرے شخص سے نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ حسنؒ نے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔ غرضیکہ حدیث ہذا میں محدثین کرام کا اختلاف ہے۔

۳۴۹۴ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيْبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپ ثابت بن قیسؓ کی زوجہ تھیں حضرت حبیبہ بنت سہل بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کو دروازے کے قریب ملیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں حبیبہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا

بنت سہل (رضی اللہ عنہا) ہوں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اور تم کس لیے آئیں۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے اور میرے خاوند کے درمیان نباہ مشکل ہے۔ جب حضرت ثابت بن قیس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا۔ یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہہ رہی تھیں؟ اور جو کچھ اللہ رب العزت نے پسند فرمایا۔ اس کی زبان سے نکلا حبیبہ رضی اللہ عنہا فوراً بول اٹھیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اس شخص نے مجھے دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنی چیز ان سے واپس لے لے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے (حضورؐ کے ارشاد کے مطابق) انہیں دیا ہوا مال لے لیا۔ اور حضرت حبیبہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اپنے گھر والوں میں بیٹھی رہیں۔ یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئیں۔

۳۴۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ ابْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَابِتُ ابْنُ قَيْسٍ أَمَا إِنِّي مَا أَعِيبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی زوجہ محترمہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے حضرت ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے عذر اور ناراضگی نہیں۔ تاہم میں اسلام میں ناشکری کرنا بُرا جانتی ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو اس کا باغ واپس کردے گی؟ وہ کہنے لگی ہاں واپس کردوں گی آپؐ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تو اپنا باغ لے لے اور اسے ایک طلاق دے دے۔

نوٹ:۔ وہ باغ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسے مہر میں دیا تھا! اسلام میں ناشکری یہ ہے کہ عورت مرد کی ناشکری اور بے ادبی کرے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بدصورت تھے اور آپ کا دل ان سے نفرت کرتا تھا لیکن ایماندار بیوی سمجھتی تھیں کہ اس نفرت سے مرد کی نافرمانی ہو جائے گی۔ اور مرد کو ناراض کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کو ناراض کرنے والوں کا ٹھکانا کیا ہے۔

۳۴۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ لَا تَمْنَعُ یَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا اِنْ شِئْتَ قَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِیْ قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ میری بیوی ایسی ہے کہ جو شخص اسے ہاتھ لگائے وہ اسے نہیں روکتی۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو اسے دور کر دو یعنی آپ اسے طلاق دے دیں۔ مرد نے کہا مجھے خوف ہے کہ میرا دل اس کی طرف لگا رہے (بے صبری کی وجہ سے کہ اس طرح میں کہیں گناہ میں جا پڑوں گا)۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو ایسا نہیں کر سکتا تو اسے اپنے برتاؤ میں کر لے۔

نوٹ:۔ ہاتھ لگانے والے کو منع نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت بے غرض اور بے پرواہ ہے۔ زنا کی طرف اشارہ نہیں۔ اگر وہ زناکار ہوتی تو آپ اسے لعان کا حکم فرماتے اور بعض حضرات کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دینا ایسے شخص کو واجب نہیں جو اس عورت کے بغیر صبر نہ کر سکے اور یہ شخص جس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی صابر نہ تھے لہٰذا آپ نے انہیں فرمایا کہ تم صبر کر کے اسے کام میں لاؤ۔

۳۴۹۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ تَحْتِیْ امْرَاَةً لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو واپس نہیں کرتی (جب بھی کوئی اسے ہاتھ لگاتا ہے) آپ نے فرمایا اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس کے سوا صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اسے روک دو۔

(اسے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حفاظت اور نگہبانی کیجئے اور اس کو اس طرح کرنے سے منع کر دو) ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ہٰذا مرسل ہے اور اس کا متصل ہونا خطا و غلط ہے۔

بَابُ بَدْءِ اللِّعَانِ

لعان کے شروع ہونے کا بیان

۳۴۹۸- عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ جَاءَنِیْ عُوَیْمِرٌ رَجُلٌ مِّنْ بَنِی الْعَجْلَانِ قَالَ اَیْ عَاصِمُ اَرَاَیْتُمْ رَجُلًا رَاٰی مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَتَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَیْفَ یَفْعَلُ یَا عَاصِمُ سَلْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بنو عجلان قبیلے کا عویمر میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عاصم آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا۔ اگر اس عورت کا خاوند اس کے دوست کو قتل کر دے تو کیا تم بھی اس کے خاوند کو قتل کر دو گے۔ یا کیا کرو گے۔ لہٰذا اے عاصم آپ یہ مسئلہ میرے واسطے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں۔ عاصم نے کہا میں نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ تو حضور سرور کونین

فَعَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَكَرِهَهَا فَجَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ يَا عَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكُمْ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِهَا فَتَلَاعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ أَمْسَكْتُهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو بُرا مانا بعد ازاں حضرت عویمر تشریف لائے اور فرمانے لگے اے عاصم تو نے کیا کیا وہ بولے میں کیا کروں تمہاری بات ہی خراب ہے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو بُرا مانا اور مجھے معیوب قرار دیا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں یہ مسئلہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا اور آپ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ کا حکم نازل فرمایا۔ لہٰذا آپ اسے بلا کر لائیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے جب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ اس عورت کو لائے اور دونوں نے آپس میں لعان کیا اور حضرت عویمرؓ قسم کھا کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اسے رکھوں تو میں تہمت دالا قرار پاؤں گا۔ یہ فرما کر طلاق دے دی اور ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عورت جدا کرنے کا حکم بھی نہیں دیا تھا اسے اپنے قبضے سے جدا کر دیا۔ لعان کرنے والوں کے لیے بعد ازاں یہی طریقہ اور دطیرہ ٹھہر گیا۔ کہ لعان کے بعد بیوی اور شوہر جدا ہو جائیں۔

نوٹ:۔ عورت اور مرد میں لعان اس طرح ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا لگائے اور شاہد نہ ہوں اور خدا سے ڈر کر اپنے قصور اور غلطی کا اعتراف نہ کرے۔ آخر قاضی کے حکم سے مرد اللہ کا نام لے کر چار دفعہ اپنی صداقت پہ گواہی دے پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے۔ جھوٹے ہونے کی صورت میں اور اسی طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اللہ رب العزت کا اس پہ غضب نازل ہو اس بات پر کہ اگر مرد سچا ہو۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي الْحَمْلِ

دورانِ حمل لعان کرنا

۳۴۹۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر عجلانی

الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلَى۔

اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا۔ اور عویمر عجلانی کی زوجہ حاملہ تھیں۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي قَذْفِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ بِرَجُلٍ بِعَيْنِهِ

اس لعان کے بارے میں باب جس میں خاوند اس مرد کا نام لے جس کے ساتھ عورت نے بدکاری کی

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سُئِلَ هِشَامٌ عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ فَحَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ذَٰلِكَ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْ ذَٰلِكَ عِلْمٌ فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ أَخُو الْبَرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ أَبْصِرُوهُ فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالاعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے جناب ہشام سے یہ مسئلہ دریافت کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ تو ہشام نے اس طرح بیان کیا کہ محمد نے جناب انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کیونکہ سبھی لوگوں کو علم تھا کہ اس مسئلہ کا علم ان لوگوں کو ہے۔ بعدازاں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جناب ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو زانی ٹھہرایا اور جس سے وہ زنا کیا کرتی تھی اس کا نام شریک بن سحماء بتلایا۔ اور جناب شریک بن ... سحماء براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس شخص نے سب سے پہلے لعان کیا اور لعان کا طریقہ اور مسئلہ اس کے لعان کرنے سے معلوم ہوا۔ بعدازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم لعان کا حکم ان دونوں کے درمیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اسے دیکھتے رہو۔ اگر اس نے سفید رنگ لٹکے ہوئے بالوں اور بگڑی ہوئی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا۔ اگر پتلی دبلی پنڈلیوں سرمئی آنکھوں اور گھونگھریالے بالوں والا ہوگا تو یہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی کہ انہوں نے سرمئی آنکھوں والا اور گھونگھریالے بالوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف اور اوپر والی حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ حاملہ عورت سے دوران حمل لعان کرنا

منع نہیں اور بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ لازمی نہیں۔ حدیث ہذا اور اوپر والی حدیث شریف کو مصنف علیہ الرحمۃ نے اس لیے بیان فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

كَيْفُ اللِّعَانُ

۳۴۵۱: عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض قَالَ أَوَّلُ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ ابْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَالِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَالِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَمَا كَذَالِكَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

لعان کس طرح کرتے ہیں؟

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلام میں لعان کی سب سے پہلے رسم حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ آپ نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کرنے کی تہمت لگائی۔ اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع کی۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ چار گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری ہو گی اور تمہاری پیٹھ پر پڑے گی۔ آپ نے یہ بات کئی دفعہ ارشاد فرمائی جناب ہلال نے قسم کھا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا گواہ ہے کہ میں سچا ہوں۔ اور اللہ رب العزت آپ پر حکم نازل فرمائے گا جس کی وجہ سے میری پیٹھ کوڑوں سے بچائی جائے گی۔ پھر یہ بات اسی طرح رہی۔ اور اچانک لعان کی یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ الخ اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے شخص کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہے اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔ بعد ازاں حضور علیہ السلام نے ہلال کو بلایا اور اس نے چار گواہیاں اللہ کے نام کی دیں یہ کہ ہلال اس بات میں سچے ہیں اور پانچویں مرتبہ یہ فرمایا کہ اس پر اللہ کی پھٹکار ہو اگر وہ جھوٹا ہے۔ بعد ازاں عورت کو بلایا گیا اور اس نے بھی اللہ کے نام کے ساتھ چار گواہیاں دیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب گواہی چوتھی

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى مَا شَكَكْنَا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيهَا مِنْ كِتَابِ اللهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ طَوِيلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهَا وَاللهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

یا پانچویں بار ہوئی تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو ٹھہراؤ کیونکہ یہ گواہی اس عورت کے حق میں موجب خرابی اور بربادی ہوگی یعنی اللہ کا غضب خالی نہ جائے گا۔ حدیث شریف کے راوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے توقف کیا۔ ہمیں شک ہوا کہ یہ کچھ بھی اور اب وہ اقرار کر لے گی اور آخر اس نے یہ کہا کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے فضیحت نہیں کرتی اور یہ کہہ کر قسم پوری کر لی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو دیکھتے رہو۔ اگر اس کا بچہ سفید رنگ والا چھٹے ہوئے بالوں والا اور بگڑی ہوئی آنکھ والا پیدا ہوا تو وہ ہلال بن امیہ کا بچہ ہے اور اگر اس نے گندم گوں کھلے رنگ کا پیچیدہ بالوں والا درمیانی قد اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ اس نے گندمی رنگ کا بچہ جنا جس کے بال گھنگریالے تھے۔ قد درمیانہ تھا۔ پنڈلیاں پتلی تھیں (اور اس کے بچہ جننے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا) اگر وہ حکم نہ ہوتا جو کتاب اللہ میں ہے تو تم مجھے دیکھتے کہ میں اس عورت کا کیا حال کرتا۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ قضئ کا مطلب یہ کہ اس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں۔ آنکھیں کھلی اور بڑی نہ ہوں۔ جب وہ لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو اس عورت پر زنا کا گمان غالب ہوا۔ لیکن شرع کا حکم ظاہر ہے۔ لہٰذا سزا نہ ہوئی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ

امام کے اللّٰھُمَّ بَیِّنْ کہنے کا بیان

۳۵۰۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لعان کا ذکر ہوا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس ذکر میں کچھ بات کی اور بعد ازاں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آپ کی قوم کا ایک شخص اس امر کی شکایت کرتا ہوا آیا۔ اس نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے

وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا بِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشَّرَّ۔

۳۵۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ بِهِ إِلَى

ساتھ پکڑا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ یہ بات سُن کر فرمانے لگے کہ مجھ پر یہ مصیبت خود اپنے کہنے کی وجہ سے نازل ہوئی اور بعد ازاں اسے حضرت عاصم بن عدی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے اور ان سے وہ ماجرا عرض کیا جو اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا تھا اور اس بیوی والے مرد کی شکل و صورت اس طرح کی تھی۔ اس کا رنگ زرد تھا۔ بدن چھریرا اور بال سیدھے تھے اور جس پر دعویٰ کیا تھا اس کا حلیہ اور شکل اس طرح تھی۔ موٹی موٹی پنڈلیاں بدن گوشت سے بھرا ہوا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ اے اللہ تو اس بات کو ظاہر فرما! راوی بیان فرماتے ہیں کہ جب اس عورت نے بچہ جنا تو وہ اسی آدمی کی شکل و صورت پر پیدا ہوا جس کا نام اس کے شوہر نے لیا تھا بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو لعان کرنے کا حکم دیا اور جس مجلس میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تھی اس مجلس میں کسی شخص نے کہا کیا یہ وہی عورت تھی جسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میں کسی شخص کو گواہی کے بغیر رجم کرتا تو پہلے میں اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نہیں یہ عورت تو وہ تھی جو اسلام میں بدنام تھی لیکن تاہم گواہی یا اقرار سے اس پر ثبوت نہ تھا۔)

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لعان کرنے کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ اس ذکر میں کچھ بولے اور واپس تشریف لے گئے بعد ازاں آپ کو اپنی قوم کا آدمی ملا۔ اور اس شخص نے کہا کہ اس آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے۔ یہ بات سُن کر حضرت عاصم بن عدیؓ اسے حضور سرور کونین صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِيْ ادَّعٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ اٰدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَا تِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْاِسْلَامِ۔

اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کو وہ حال بتایا جو اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص بیوی والا زرد رنگ کا پتلا کمزور اور سیدھے بالوں والا اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا۔ وہ گندمی رنگ کا اور پنڈلیاں گوشت سے بھری اور موٹا آدمی تھا۔ اور اس کے چھوٹے چھوٹے بال گھنگریالے اور چھلے دار تھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ یعنی اے اللہ تو اس حال کو بیان فرما۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس عورت نے اس مرد کی شکل کا بچہ جنا جس کا تذکرہ اسکے خاوند نے کیا تھا جسے اس خاوند نے اس کے پاس پایا تھا بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس میں یہ بات فرمائی اس مجلس میں سے ایک شخص نے دریافت کیا۔ کیا یہ وہی عورت تھی جس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی عورت کو گناہوں کے بغیر رجم کرتا تو میں اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں یہ وہ عورت تھی جو اسلام میں شر پھیلاتی تھی۔

نوٹ:۔ یعنی بعض لوگ مسلمان ہو کر برے کام کرتے ہیں۔ اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ لیکن اس پر گواہی کا ثبوت نہ تھا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلٰى فِيِّ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

اس بات کے لیے حکم کرنے کا بیان کہ لعان کرنے والے کے منہ پر ہاتھ رکھا جائے

۳۴۰۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَنْ يَّتَلَاعَنَا اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلٰى فِيْهِ وَقَالَ اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا۔ تو اس وقت آپ نے ایک شخص کو فرمایا۔ جب یہ پانچویں گواہی دینے لگے تو اس وقت اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا۔ کیونکہ پانچویں دفعہ کی گواہی اللہ رب العزت کے عذاب کو ثابت کر دیتی ہے۔

نوٹ :- حدیث ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں حلف اٹھانے سے منع کرے خصوصاً پانچویں قسم میں کیونکہ اس کے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے۔ دنیا کی خرابی یوں کہ اس طرح گھر برباد ہوتا ہے اور عزت و آبرو نہیں رہتی اور عورت کے منہ پر ہاتھ رکھنا حدیث ہذا میں صاف معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ ضمناً نکلتا ہے۔ اور حلف کیسے کرانا چاہیئے وہ بعض روایات میں اس طرح ثابت ہوتا ہے۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں کہ میں بے شک سچا ہوں اور عورت بھی اسی طرح کہے لیکن مرد پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے اور عورت جھوٹ کہنے کی صورت میں اپنے آپ پر غضب الہٰی کو دعوت دے۔

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

اس بات کے بیان میں باب کہ مرد اور عورت کو امام لعان کرتے وقت نصیحت کرے

۰۵ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرَى عَلَى امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً إِنْ تَكَلَّمَ فَأَمْرٌ عَظِيمٌ وَقَالَ عَمْرٌو أَتَى أَمْرًا عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی شخص نے لعان کرنے والوں کے متعلق مسئلہ دریافت کیا اور یہ کہ ان دونوں میں لعان کے بعد جدائی یا تفریق کی جاتی ہے یا کہ نہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ میں کیا جواب دوں آخر میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا اے ابو عبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے لیعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیئے یا کہ نہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں ان دونوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے لیعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیئے)

اور جواب دے کر فرمایا کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے فلاں شخص کے بیٹے نے پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا نام نہ لیا اور وہ شخص جناب عمر رضی اللہ عنہ تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ حَتَّى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہیں کہ اس آدمی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ارشاد فرمائیے

اگر ہم میں سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ بُرا فعل کرتے ہوئے دیکھے! اگر وہ بیوی والا بولے تو بہت مصیبت کی بات ہے اور اگر وہ خاموش رہے تو ایسی بُری بات پر خاموش رہا۔ آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا مطلب آپ نے جواب اس لیے نہیں دیا کہ یہ پہلے سے بلاضرورت مسئلہ دریافت کرتا ہے۔ بعد ازاں وہ شخص دوبارہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ جو بات میں نے آپ سے دریافت کی تھی میں خود ایسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہوں۔ بعد ازاں اللہ رب العزت والمجد نے سورہ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں یعنی وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ ازواجھم سے لے کر أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ علیہا ان کَانَ مِنَ الصادِقِیْنَ تک راوی کا بیان ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد کو پہلے نصیحت فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا کہ دنیا کی تکلیف اور عذاب کم ہے بہ نسبت آخرت کے وہ شخص آپ کی نصیحت سن کر عرض کرنے لگا اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر ارسال فرمایا۔ میں یہ جھوٹی بات نہیں کہتا اور بعد ازاں عورت کو فرمایا اور نصیحت فرمائی اور اسے خوف کی باتیں یاد دلائیں اور وہ عورت بھی یوں کہنے لگی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ یہ مرد جھوٹا ہے۔ مرد نے گواہی دینا شروع کی اس نصیحت کے بعد مرد نے اللہ کا نام لے کر چار گواہیاں دیں اور پانچویں دفعہ یہ کہا اَنَّ لَعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَیْہِ ان کان من الکاذبین اگر اس نے جھوٹی بات کہی ہے تو اللہ کی اس پر لعنت۔ پھر عورت نے بھی چار گواہیاں اللہ کے نام سے دیں اور پانچویں دفعہ کہا ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین یعنی اگر مرد سچا ہو تو اس پر خدا کا غضب نازل ہو۔ اور بعد ازاں ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی۔

نوٹ۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ امام کو لعان کرنے والوں کو نصیحت کرنا جائز ہے اور انہیں عذاب الٰہی سے ڈرانا چاہیئے۔

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

۳۵۰۶۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ۔

لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق اور جدائی کرنے کا بیان

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی نہ کرائی۔ یعنی مرد اور عورت کے لعان کرنے کے بعد ایک ساتھ رہنے دیا تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے روبرو تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی بہن میں تفریق کرائی تھی۔

بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ

۳۵۰۷۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ،

لعان کرنے والوں سے لعان کے بعد توبہ لینا

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو زناکار کہا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی اور بہن میں جدائی کرائی تھی اور کہا تھا کہ اللہ رب العزت کو معلوم ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اچھا ہے اور یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ مگر دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور فرمایا لعان کرنے والے مرد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

گیا۔ اور کہا کہ اس عورت کے پاس میرا مال ہے۔ کیا وہ بھی مجھے ملے گا یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اس عورت کو اپنے کام میں لا چکا ہے۔ اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر وہ مال لینا اور واپس کرنا مشکل ہے۔

نوٹ: یعنی تو اسے اپنے کام میں لایا۔ اسے تہمت لگائی اور پھر بھی تو مال کا لالچ اور طمع کرتا ہے۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ لعان کے اور تفریق سے قبل توبہ کرانا جائز ہے۔

اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

لعان کرنے والوں کا اجتماع

۳۰۰۸- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کا مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کو فرمایا تمہارا حساب خدا کے ذمے ہے۔ یعنی وہ تم سے سمجھے گا کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے اور تم دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ مرد نے کہا یا رسول اللہ میرا اس پر مال ہے آپ نے فرمایا تیرا اس پر اب کچھ نہیں یعنی اگر تو سچا ہے تو اس کی شرمگاہ تیرے لیے حلال تھی اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجھے لائق نہیں اور یہ تیری شان سے بعید ہے۔

بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَإِلْحَاقِهِ بِأُمِّهِ

لعان کی وجہ سے لڑکے کی نفی کرنا اور لڑکے کو اس کی ماں کے سپرد کرنا

۳۰۰۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد میں لعان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی یعنی نکاح توڑ دیا۔ اور بچے کو اس کی والدہ کے ساتھ ارسال فرمایا۔

بَابُ إِذَا عَرَّضَ بِامْرَأَتِهِ وَسَكَتَ فِيْ وَلَدِهِ وَأَرَادَ الْإِنْتِفَاءَ مِنْهُ

اگر مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اشارہ اپنے لڑکے کے پیدا ہونے میں کرے لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دل میں مراد انکار کرنا ہو تو ایسے شخص کا حکم

۳۵۱۰: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ إِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَأَنّٰى تُرٰى ذَالِكَ قَالَ عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى أَنْ يَكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو فزارہ قبیلے کا ایک شخص حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کس رنگ کے ہیں۔ کہا سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا ہاں البتہ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خاکی رنگ کا کیسے پیدا ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا! بعد ازاں آپ نے فرمایا اسے بھی کسی رگ نے ایسا ہی کھینچا ہوگا۔

نوٹ: مرد کا ارادہ یہ تھا کہ میں تو سفید اور گورا ہوں اور یہ لڑکا سیاہ اور کالے رنگ کا پیدا ہوا۔ اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا گویا اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جانور کی مثال دے کر سمجھایا اور آپ نے اس طرح بیان کرنے کو قذف نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ قذف صاف صاف باتیں کیے بغیر ثابت نہیں ہوتا اور اس شخص کی یہ بات کہ یہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ یعنی اس کی نسل کا کوئی اونٹ جو اوپر کی جانب سے خاکی رنگ کا ہوگا۔

۳۵۱۱: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْإِنْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنَ الْإِبِلِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی فزارہ میں سے ایک شخص حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری عورت نے ایک بچہ جنا ہے اور اس بچے کا رنگ سیاہ ہے آپ نے اس فزاری سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا ان کے

قال نعم قال ما ألوانها قال حمر قال هل فيها رُوْدٌ وُرُقٌ قال فيها رُوْدٌ وُرُقٌ قال فما ذاك ترى قال لعله أن يكون نزعها عرق قال لعل هذا يكون نزعه عرق قال فلم يرخص له في الانتفاء -

رنگ کیا ہیں اس نے عرض کیا کہ ان کے سرخ رنگ ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ ان میں سے کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا اس نے کہا ہاں خاکی رنگ کا بھی ہے۔ آپ نے فرمایا دیکھو اور اچھی طرح پڑتال کر کے بتاؤ کہ وہ خاکی رنگ اس میں کہاں سے آیا۔ اس نے عرض کیا اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا آپ نے فرمایا اس کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا وراوی کا فرمانا ہے کہ اسے آپ نے لڑکے سے انکار کرنے کی رخصت عنایت نہ فرمائی۔

نوٹ:۔ یعنی جس ارادے اور جس خیال سے اس نے یہ بات کہی تھی آپ نے اسے رد فرما دیا اور اس کے عقل و فہم کے مطابق اسے تسلی اور تشفی بھی دی۔

۳۵۱۲ عن أبي هريرة قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قام رجل فقال إني وُلِدَ لي غلام أسود فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فأنى كان ذلك قال ما أدري قال فهل لك من إبل قال نعم قال فما ألوانها قال حمر قال فهل فيها جمل أورق قال فيها إبل ورق قال فأنى كان ذلك قال ما أدري يا رسول الله إلا أن يكون نزعه عرق قال وهذا لعله نزعه عرق فمن أجله قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا لا يجوز لرجل أن ينتفي من ولد وُلِدَ على فراشه إلا أن يزعم أنه رأى فاحشة۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کی صورت حبشی غلام کی ہے یعنی اس کا رنگ کالا ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کا یہ کالا رنگ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا کہ معلوم نہیں کہاں سے آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں۔ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں۔ اس نے عرض کیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے بتایا کہ خاکی رنگ کے اونٹ بھی ان میں شامل ہیں۔ آپ نے پوچھا وہ خاکی رنگ کہاں سے آیا۔ اس نے کہا معلوم نہیں کہ کہاں سے آیا لیکن اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ اور راوی اسے بیان کرتا ہے۔ اسی لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو بچہ مرد کی بیوی کے بطن سے پیدا ہوا ہے اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ مگر اس وقت کہ وہ کہے میں نے اسے دیکھا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ فاحشہ ہے۔

نوٹ:۔ تعریض اور اشارے سے قذف کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

اولاد سے انکار کرنے والے پر سختی اور تغلیظ کا بیان

۳۵۱۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لعان کی آیت نازل ہوئی جو عورت ایک قوم کے شخص کے نطفے کو دوسری قوم میں ملائے تو اللہ کے ہاں ایسی عورت کی کوئی وقعت اور قدر و قیمت نہیں اور خداوند تعالیٰ اسے جنت میں داخل نہ فرمائیں گے اور جس مرد نے اپنی اولاد کو دیکھنے بھالنے کے باوجود اس کا انکار کیا تو اللہ رب العزت قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ جب اگلے اور پچھلے زمانے کے لوگ موجود ہوں گے۔

نوٹ:۔ ایک قوم میں دوسری قوم کے افراد کو ملانا یعنی زنا کرنا اور اپنے خاوند کے نسب میں دوسرے کسی شخص کا نسب ملا دینا کیونکہ جس بیوی سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی وہ اسی کا کہلائے گا۔ یہ عورت کے لیے سخت تنبیہ ہے اور اسی طرح اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے اپنی اولاد کا انکار کرے تو اس کے حق میں بھی سختی اور رسوائی کا وعدہ فرمایا۔

بَابُ اِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ اِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

جب کسی عورت کا خاوند بچے کا انکار نہ کرے تو بچہ اسی کا ہوگا

۳۵۱۴ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

نوٹ:۔ یعنی لڑکے کا باپ وہی ہے جس کے نیچے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ وہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت سے ہو اور اگر حرام کاری کا دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو وہ مالک نہیں ہوگا اور زانی شخص شادی شدہ ہونے کی صورت میں سنگسار کیا جائے گا۔

۳۵۱۵ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

۳۵۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِیْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِیْ عُتْبَةَ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَیَّ اَنَّهُ ابْنُهُ اُنْظُرْ اِلٰی شَبَهِهٖ فَرَاٰی شَبَهًا بَیِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ یَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ میں ایک بچے کے متعلق جھگڑا تھا سعد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بچہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے مجھے میرے بھائی نے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے اس کی شکل و صورت کو آپ دیکھیں۔

(نسائی شریف کے ایک دوسرے نسخے میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں۔ یعنی عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے او) بعد ازاں آپ نے اس کی شکل و صورت کو دیکھا تو آپ کو عتبہ کی صورت معلوم ہوئی اور وہ اس سے ملتی تھی۔

آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا ہے کیونکہ بیٹا فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ اور آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے زمعہ کی بیٹی سودہ اس سے پردہ کیجئے اور پھر اس نے سودہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

۳۵۱۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِیَةٌ یَطَؤُهَا وَكَانَ یَظُنُّ بِاٰخَرَ یَقَعُ عَلَیْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِیْ كَانَ یَظُنُّ بِهٖ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِیَ حُبْلٰی فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ فَلَیْسَ لَكِ بِاَخٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس کے ساتھ وہ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی گمان تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر کے لڑکا پیدا ہوا اسی شخص کی صورت پر جس کے متعلق اس کا ظن اور گمان تھا اور زمعہ اس لڑکے کی پیدائش سے قبل فوت ہو گیا اور یہ قصہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا بچہ فراش والے کا ہے اور سودہ تم اس سے پردہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

نوٹ: زمعہ کے بیٹے نے اس لڑکے کو اپنا بھائی کہا اور وہ لڑکا زانی کو نہ دیا۔ حدیث ہذا سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ اگر مالک انکار نہ کرے اور یہ کہے کہ بچہ میرا نہیں ہے تو اس بچے کو اس کی والدہ کے تابع کرتے ہیں۔ یعنی جس کی ملک میں اس کی والدہ ہے۔ اس کی ملک میں بچہ بھی رہے گا۔ اگرچہ اسباب خارجیہ سے واضح بھی ہو جائے کہ یہ فلاں شخص کا نطفہ نہیں۔

۳۵۱۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَا اَحْسَبُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ صاحب فراش کے تابع ہے اور حرام کاری کرنے والے کو پتھر لگیں گے اور حضرت ابو عبدالرحمٰن فرماتے

ابن مسعود واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہیں کہ میرے گمان میں جناب عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ فِرَاشِ الْأَمَةِ

لونڈی کے فراش ہونے کا بیان

۳۵۱۹ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرْ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِي فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ کے بیٹے کے بارے میں آپس میں جھگڑا ہوگیا۔ سعد فرماتے کہ جب میں مکہ مکرمہ میں آیا تو میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے اور عبداللہ بن زمعہ نے بیان کیا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اس نے اسے میرے والد کی ملکیت اور فراش پر جنا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو حضرت عتبہ کی شباہت صاف عیاں اور واضح تھی۔ بعد ازاں حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ اس کا ہے جس کے لیے فراش ہے اور ارشاد فرمایا اے سودہ آپ اس سے پردہ کریں۔

نوٹ:۔ اگرچہ ظاہر شریعت کے مطابق آپ نے اسے سودہ کا بھائی قرار دیا لیکن احتیاطاً حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ زنا کا شبہ تھا۔

الْقُرْعَةُ فِي الْوَلَدِ إِذَا تَنَازَعُوا فِيهِ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيهِ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

جب لوگ کسی بچے میں جھگڑا کریں تو اس میں قرعہ اندازی کرنے اور اختلاف کرنے کا بیان جو حضرت شعبی کے شاگردوں نے حضرت زید بن ارقم کی روایت میں بیان فرمایا ہے

۳۵۲۰ - عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یمن سے تین آدمی آئے۔ جنہوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا۔ آپ نے ان میں سے دو کو الگ کرکے ارشاد فرمایا کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا اقرار۔

وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذَكَرْنَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

کرو۔ انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ لہٰذا ان دوسرے دو سے پوچھا انہوں نے بھی نہ مانا۔ اس لہٰذا ان تینوں کے نام پر قرعہ ڈالا اور جس شخص کے نام قرعہ نکلا اسے لڑکا دے دیا دوسرے دو اشخاص کو ایک ایک ثلث دیت دلائی۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے اور آپ کی داڑھیں کھل اٹھیں۔ کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بے اختیاری فیصلہ ہے۔

٣٥٢٢- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَجَعَلَ يُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران یمن سے ایک شخص حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہاں کی خبریں بیان کرنے لگا اور وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہا تھا۔ ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یمن میں تھے اور آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین اشخاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کر رہے تھے انہوں نے ایک طہر میں ایک عورت سے جماع کیا تھا۔ لہٰذا ان حدیث شریف کو جیسے کہ اوپر گزر چکی ہے یوں ہی پوری طرح بیان کیا۔

٣٥٢٣- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بِالْيَمَنِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ادَّعَوْا وَلَدَ امْرَأَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَحَدِهِمْ تَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا أَتَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى وَقَالَ لِهَذَا أَتَدَعُهُ لِهَذَا فَأَبَى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْتُمْ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان ایام میں یمن میں تھے۔ ایک شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ایک دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور تین افراد آئے جو ایک عورت کے بطن سے پیدا ہونے والے بچے کے دعویدار تھے۔ تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو فرمایا۔ کیا تو اس لڑکے کو دوسرے کے

شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَسَأُقْرِعُ بَيْنَكُمْ فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

لیے چھوڑ دیتا ہے اس نے انکار کیا۔ بعدازاں دوسرے کو ارشاد فرمایا گیا تو اس بچے کو اپنے ساتھی کے لیے چھوڑ دیتا ہے اس نے بھی انکار کیا۔ پھر تیسرے سے دریافت کیا اس نے بھی انکار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم آپس میں مختلف ہو اور جھگڑتے ہو۔ اور میں اب تمہارے درمیان قرعہ ڈالوں گا جس شخص کے حق میں قرعہ آئے گا اسے وہ لڑکا ملے گا اور اسے دو تہائی دیت بھی دینی پڑے گی۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنا تو آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل اٹھیں۔

۳۵۲۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔ وَخَالَفَهُمْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور آپؓ کی خدمت اقدس میں ایک لڑکے کا مقدمہ پیش ہوا جس میں تین افراد جھگڑتے تھے اور حدیث شریف بیان کی جو اوپر گزر چکی ہے۔ ابن کہیل نے ان کی مخالفت کی

خَالَفَهُمُ ابْنُ كُهَيْلٍ

ابن کہیل نے ان کی مخالفت کی۔

۳۵۲۴: عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا صَوَابٌ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب شعبیؒ کو حدیث شریف بیان فرماتے ہوئے سُنا اور آپ ابوالخلیل کی روایت سے حدیث بیان فرماتے تھے یا ابن الخلیل سے۔ وہ حدیث یہ ہے کہ تین آدمی ایک طہر میں شامل ہوئے۔ اور بعد ازاں اسی طرح حدیث شریف کو بیان کیا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور حدیث ہذا کو مرفوع بھی نہیں کیا۔ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا یوں ہی درست ہے اور اللہ رب العزت زیادہ داناہے۔

نوٹ:۔ یعنی حدیث ہذا کا مرسلاً روایت کرنا درست اور ٹھیک ہے اور مسنداً ٹھیک نہیں جیسے سلمہ رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے راوی نے نقل کیا ہے۔

بَابُ الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والوں کا بیان

۳۵۲۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کی پیشانی کے خط مبارک خوشی سے چمک رہے تھے اور آپ پوچھنے لگے کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایک قیافہ دان مجزز نامی نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور پھر کہا ان دونوں آدمیوں کی وضع ایک دوسرے کی پاؤں کی وضع میں ملتی جلتی تھی (یعنی پاؤں کے اجزا ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے۔ غالباً دونوں کی انگلیاں یا ایڑیاں باہم مشابہ ہوں گی۔)

۳۴۲۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور آپ خوشی میں تھے ارشاد فرماتے تھے اے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی قیافہ شناس میرے پاس آیا اور اس وقت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میرے پاس موجود تھے اور اس قیافہ شناس نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان دونوں کا منہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے تھے اس قیافہ شناس نے کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔

نوٹ:- یعنی ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ والد تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے تو بیٹے باپ سے ملتے ہیں اور اس بات کو قیافہ شناس نے پہچان لیا۔

إِسْلَامُ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَتَخْيِيْرُ الْوَلَدِ

اگر خاوند اور بیوی ہر دو میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو ان کے لڑکے کو اختیار دینے کا بیان

۳۴۲۲ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُمَا صَغِيْرٌ

سیدنا حضرت عبد الحمید انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور آپ کا والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا

لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هٰهُنَا وَالْأُمَّ هٰهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ۔

ان دونوں کا نابالغ بیٹا تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بٹھایا اور اس کے ماں اور باپ دونوں وہاں موجود تھے۔ بعد ازاں آپ نے اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی۔ یا اللہ اس لڑکے کو ہدایت دے وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

نوٹ:۔ جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے لیے اس کے والدین میں اختلاف ہو تو بعض جگہ سے قرعہ اندازی کا ثبوت ملتا ہے اور بعض جگہ سے بچے کو اختیار دیا گیا اور اختیار دینا اولیٰ اور اقرب الی الصواب ہے۔ کیونکہ اکثر احادیث سے یہی ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث ہٰذا میں بھی خیرہ کا لفظ آیا ہے یعنی اس لڑکے کو آپ نے اختیار دیا۔

۳۵۵۸ عَنْ هِلَالِ ابْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ يَا غُلَامُ هٰذَا أَبُوكَ وَهٰذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

سیدنا حضرت ہلال بن اسامہ حضرت ابو میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن کہا ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک عورت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میرا خاوند میرے بچے کو مجھ سے لینے کا ارادہ کرتا ہے حالانکہ یہ بچہ مجھے فائدہ دیتا ہے اور وہ مجھے بیر ابی عنبہ کا پانی پلاتا ہے اسی دوران اس عورت کا خاوند آیا اور کہنے لگا کہ میرے بیٹے کے متعلق کون جھگڑا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا لڑکے یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری ماں ہے اور ان دونوں میں سے جس کے متعلق تیرا جی چاہے اس کا ہاتھ پکڑ لے لڑکے نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

نوٹ:۔ سچائی اور حقانیت اس کو کہتے ہیں کہ عورت کا غم نہ کھایا اور سابقہ حدیث پاک میں جس مرد کا قصہ گزر چکا ہے اس کے اسلام کی طرف داری کی بلکہ امر حق پر فیصلہ کیا۔ یعنی لڑکے کو اختیار دیا اور اس نے اپنے اختیار سے جس کو چاہا اسے اختیار کر لیا۔

عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ

خلع کرنے والی عورت کی عدت کا بیان

۳۵۵۹ عَنْ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن معوذ بن عفراء کی بیٹی ربیع سے

مُعَوِّذٍ اَنَّ عَمْرَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَاَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اُبَيٍّ فَاَتٰى اَخُوْهَا يَشْتَكِيْهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ خُذِ الَّذِيْ لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيْلَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِاَهْلِهَا۔

سن کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے اپنی بیوی جمیلہ عبداللہ بن ابی کی بیٹی کو مارا اور اس کا ہاتھ توڑ ڈالا اس کے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی بہن کی طرف سے شکوہ کیا۔ آپ نے حضرت ثابت کے پاس ایلچی بھیجا اور اسے بلا بھیجا۔ جب حضرت ثابت حاضر خدمت ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اس سے اپنی چیز لے لے اور اس کا راستہ چھوڑ دے۔ ثابت نے کہا بہت اچھا بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ایک حیض کی عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور بعد ازاں اسے اپنے ماں باپ کے پاس چلے جانے کا حکم فرمایا۔

۳۳۴۰ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِيْ ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَدِيْثَةَ عَهْدٍ بِهٖ فَتَمْكُثِيْ حَتّٰى تَحِيْضِيْ قَالَ وَاَنَا مُتَّبِعٌ فِيْ ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ۔

معوذ کی بیٹی ربیع سے مروی ہے کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا اور بعد ازاں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے دریافت کیا میری عدت کے لیے کیا حکم ہے یعنی میں کتنی عدت گزاروں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کی عدت نہیں۔ ہاں مگر تو ان میں سے اپنے خاوند کے پاس رہی ہو تو ٹھہر و حتی کہ تجھے ایک حیض آ جائے اور بیان کیا کہ میں اس مسئلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے تابع ہوں۔ جو آپ نے مریم مغالیہ کا فیصلہ فرمایا تھا۔ اور وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی تھیں اور اس عورت نے اس سے خلع کیا تھا

نوٹ: حضرت ثابت بن قیس کی بیوی کے نام میں اختلاف ہے اس حدیث میں اس کا نام مریم ہے اور ما قبل والی حدیث میں اس کی بیوی کا نام جمیلہ بنت عبداللہ ابن ابی اور اس کے علاوہ اور بھی کئی نام مروی ہیں اور یہ اختلاف دو قصوں کی وجہ سے پڑا شاید ثابت بن قیس سے دو عورتوں نے خلع کیا ہو۔

مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

مطلقہ عورتوں کی عدت کے بارے میں آیت سے کون کون سی عورتیں مستثنیٰ ہیں؟

۳۳۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس

آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ اِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ فَاَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْاٰنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَقَالَ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ تَعَالٰى وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا

آیت شریفہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا، مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا یعنی اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر لے آتے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت اور جاننے والا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنا لاتا ہے۔ اس طرح نہیں بلکہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں۔

(یہ اعتراض یہودی کرتے تھے اور ان کے سیکھے سکھائے یہ مشرک بھی اعتراض کرتے اور حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹھہراتے اور کہتے کہ اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہوتی تو منسوخ نہ ہوا کرتی۔ کیونکہ سابقہ بات میں وہ کون سا عیب تھا کہ جو موقوف ہو گئی طعن و تشنیع کی ایسی ایسی باتیں کرنے سے اللہ رب العزت نے اس کا جواب دیا کہ عیب نہ پہلی میں تھا اور نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو یہ اختیار ہے کہ وہ جو چاہے حکم کرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیات کو نسخ کے ثبوت کے لیے بیان کیا ہے۔ چنانچہ تیسری آیت اس آیت شریفہ کے بعد بیان کی ہے) اور فرمایا ہے يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اسے مٹاتا ہے اور جسے چاہے اسے ثابت رکھتا ہے اور اللہ ہی کے پاس اصل کتاب ہے۔ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن مجید میں منسوخ ہونے والی چیز قبلہ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ یعنی طلاق والی عورتیں تین حیض تک انتظار کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ یعنی حیض سے ناامید ہونے والی عورتیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔ اور یہ دونوں آیات پڑھنے کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں سے بھی منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ یعنی انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دو تو ان پر تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم انہیں عدت میں بٹھاؤ اور ان سے گنتی پوری کراؤ۔

نوٹ:۔ نسخ کہتے ہیں حکم کو رد کرنا اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آیت لکھی جائے لیکن اس کا حکم منسوخ ہو جیسے اپنے رشتے داروں کو وصیت کرنے کی آیت اور ایک برس تک عدت گزارنے کا حکم اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آیت لکھی نہ جائے لیکن اس کا حکم باقی رہے اور فقط تلاوت جاتی رہے جیسے رجم (سنگسار) کرنے کی آیت اور تیسری آیت یہ ہے کہ حکم موقوف کیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا حکم مقرر کیا جائے جیسے بیت المقدس کی جانب حکم ختم ہوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا اس کے علاوہ ایک آیت اور بھی ہے کہ پہلے طلاق والیوں کو ایک حکم عام تھا یعنی وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ

ان دو آیات کی رو سے طلاق والیوں کے لیے تین حیض یا تین مہینے کی عدت کا حکم ہوا۔ اس کے بعد یوں ارشاد فرمایا وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا۔

یعنی اگر طلاق عورتوں کو ہاتھ لگانے سے قبل دو تو تمہیں حق نہیں کہ انہیں عدت میں بٹھاؤ تاکہ ان سے گنتی پوری کراؤ۔ بہرحال یہ عورت بھی طلاق والیوں میں داخل ہے۔ لیکن اس کے لیے عدت نہیں اور اس حکم سے یہ عورت مستثنیٰ ہے اور علیحدہ کی گئی ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو یہ باب اس کی عدت کے بیان میں ہے

۳۴۳ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے مگر اپنے خاوند کے لیے کیونکہ اسے اپنے خاوند کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔

۳۴۴ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ أُمِّهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا أَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

سیدنا حضرت حمید بن نافع حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ شاگرد (حضرت شعبہؒ) نے استاد (حمید بن نافع رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا۔ کہ زینب اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں۔ استاد نے کہا ہاں اور وہ روایت یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے یہ دریافت کیا کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگائیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اس بات کا خدشہ ہے کہ اس کی آنکھیں بیماری کی وجہ سے خراب نہ ہو جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے قبل ہر ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی تھی اور وہ وہ نمدہ اوڑھتی جو پالان کے نیچے ڈالتے ہیں اور وہ اسی مصیبت اور آفت میں ایک سال پورا کرتی اب کیا تم پر چار ماہ اور دس دن زیادہ گراں ہیں۔

۳۵۳۴۔ عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلٰى عَيْنِهَا اَفَاَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَاِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ۔

سیدہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور بیان کیا کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کی آنکھیں خراب نہ ہو جائیں۔ اگر حکم فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کروں آپ نے ارشاد فرمایا پہلے ہر ایک عورت ایک سال تک بیٹھی رہتی تھی۔ اور یہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں مگر چار ماہ دس دن ہیں اور جب ایک سال پورا ہو جاتا تو پھر عدت بیٹھنے والی باہر نکلتی اور اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی پھینکتی۔

نوٹ:۔ دورِ جاہلیت میں انتہائی خراب حالت سے سال بھر میں عورت عدت ختم کرتی اور سال ختم ہوتے ہی گدھا یا بکری یا پرندہ لاتی اور وہ اس کو دبوچتی وہ اکثر مر جاتا بعد ازاں پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے سے پھینک کر عدت سے باہر آتی اور آزاد ہوتی۔

۳۵۳۵۔ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کو سوائے اپنے شوہر کے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔ شوہر پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ منائے گی۔

۳۵۳۶۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے لیکن اس میں لفظ اکثر کا ہے اور اس میں فرق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں۔

۳۵۳۷۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان فرمائی۔

بَابُ عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس حاملہ عورت کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو

۳۵۳۸ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةِ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نَفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

جناب حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سبیعہ اسلمی نے بچہ جنا تو اس کے خاوند کو فوت ہوئے کئی راتیں گزر چکی تھیں بعد ازاں وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ آپ نے اسے اذن عطا فرمایا۔ اور بعد ازاں اس نے کسی سے نکاح کر لیا۔

۳۵۳۹ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ الْمَخْرَمَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تَنْكِحَ إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا۔ اور وہ نفاس سے فراغت پا چکی تھیں۔

۳۵۴۰ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْأَزْوَاجِ فَعِيبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضٰى أَجَلُهَا۔

سیدنا حضرت ابوسنابل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبیعہ نے اس وقت بچہ جنا جب اس کے خاوند کو فوت ہوئے تیس یا پچیس راتیں گزر چکی تھیں۔ جب اس کی زچگی کے ایام پورے ہو چکے تو اس نے نیا خاوند کرنے کی تیاری کی اور لوگوں نے اس پر عیب لگایا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس امر کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا اب اس کے لیے رکاوٹ کی کیا چیز ہے کیونکہ اس کے دن پورے ہو چکے ہیں۔

۳۵۴۱ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ اخْتَلَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْعَدُ الْأَجَلَيْنِ فَبَعَثُوا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ

سیدنا حضرت عبد ربہ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ۔

حضرت ابوہریرہ اور جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے مسئلہ میں اختلاف کیا جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو اور اس کا بچہ اس کے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دن بعد پیدا ہو۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ عورت بچہ جننے کے بعد نکاح

زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا إِلَى أَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوْا أَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوْا إِنَّكِ لَا تَحِلِّيْنَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ۔

کرے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا دونوں مدتوں میں جو سب سے زیادہ ہو وہ اسے اختیار کرے آخر کار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہو گیا۔ ان کا بچہ ان کی وفات کے پندرہ دن بعد پیدا ہوا۔ بعد ازاں اس کے بعد دو آدمیوں نے پیغام بھیجا اور سبیعہ نے ایک طرف میلان کیا۔ یعنی اس سے نکاح کرنا چاہا۔ اس کے لوگ ڈرے کہ کہیں اس سے نکاح نہ کرے۔ اور انہوں نے کہا کہ ابھی تو تمہاری عدت بھی نہیں گزری حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعد ازاں وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا یہ اس کے لیے حلال ہو گئی۔ اور جس شخص کے ساتھ تیرا جی چاہے نکاح کرے۔

۳۴۳ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ أَبُوْ سَلَمَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ کسی شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ اس عورت کا دریافت کیا۔ کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ ہر دو مدتوں میں سے جو زیادہ ہو وہ کرے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت عورت بچہ جنے اس کی عدت اسی وقت پوری ہو گئی۔ بعد ازاں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یہ جھگڑا سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا۔ کہ اس وقت سبیعہ نے بچہ جنا۔ کہ اس کے خاوند کو فوت ہوئے آدھا ماہ گزرا تھا۔ بعد ازاں دو شخصوں کا پیغام نکاح آیا۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر وہ عورت نوجوان کی طرف مائل ہوئی۔ ادھیڑ عمر والے نے کہا کہ ابھی تجھے نکاح کرنا حلال نہیں ہوا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سبیعہ کے گھر والے موجود نہ تھے اور ادھیڑ عمر والے نے یہ خیال کیا کہ جب اس کے رشتہ دار آئیں گے تو شاید وہ سمجھا کر حضرت سبیعہ مجھے دلا دیں بعد ازاں

وہ عورت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کو ارشاد فرمایا۔ تو حلال ہو گئی ہے اور جس شخص کو پسند کرے اس سے نکاح کرے۔

۳۴۴۳ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً أَيَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا إِلَّا اٰخِرُ الْأَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِيْ يَعْنِيْ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ أُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ هٰذَا سُنَّةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ يَخْطُبُهَا۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ کہ کوئی عورت اگر خاوند کی وفات کے بیس راتیں گزرنے کے بعد بچہ جنے تو کیا اس کو نکاح کر لینا جائز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں جب تک وہ دونوں عدتوں میں سے اس عدت کو پورا نہ کرے جو بڑھ کر ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وہ پیٹ کا بچہ جنے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسلمہ کو جواب دیا۔ یہ حکم طلاق والی عورت کا ہے (یعنی جس عورت کے مرد نے طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کا بچہ پیدا ہوا اور اس عورت کی وہی عدت ہے اس سے بڑھ کر نہیں) بعد ازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اپنے بھتیجے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہی بات میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے۔ اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کریب نامی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیجئے۔ کیا اس معاملے میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی طریقہ مبارکہ ہے یا کہ نہیں۔ کریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور جو کچھ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا اسے بیان کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارکہ اس بارے میں ہے۔ بعد ازاں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان

فرمایا کہ حضرت سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کے فوت ہونے کے بیس راتیں بعد بچہ جنا تھا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکاح کر لینے کا حکم صادر فرمایا اور حضرت ابو السنابل سبیعہ کے پیغام ارسال کرنے والوں میں سے تھے۔

۳۵۲۴ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوْا عِدَّةَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ اٰخِرَ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِيْ فَأَرْسَلُوْا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابو ہریرہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس عورت کی عدت کا تذکرہ اور بحث کی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ دونوں عدتوں میں سے جو بڑھ کر ہو۔ وہ عورت اتنی ہی مدت گزارے اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ وہ عورت وضع حمل تک عدت گزارے اور حضرت ابو ہریرہ ....

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ بعد ازاں انہوں نے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں ایک شخص بھیجا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دنوں بعد بچہ جنا تو اس کے متعلق سبیعہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا۔ آپ نے اس کو خاوند کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۵۲۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے کئی روز بعد بچہ جنا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۵۲۶ عن سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت سلمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اس عورت کی عدت کے متعلق اختلاف کیا جس نے خاوند کی وفات سے چند

بْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا نَفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَآءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ۔

راتوں کے بعد بچہ جنا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ عورت دونوں عدتوں میں سے جو عدت زیادہ ہو اسے اختیار کرے اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہوا اس وقت عدت پوری ہوگئی۔ بعد ازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ کی تائید کرتا ہوں۔ آخر کار انہوں نے حضرت کریب رضی اللہ عنہ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ کریبؓ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے۔ اور آپؓ یہ مسئلہ دریافت کر کے تشریف لائے اور انہیں آکر بیان فرمایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ نے خاوند کی وفات سے کئی راتیں بعد بچہ جنا اور بعد ازاں اس بات کا تذکرہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا آپ نے فرمایا تیری عدت تو پوری ہو چکی۔

۳۳۴۷ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَنَا مِنْ عِنْدِهَا اَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عورت خاوند کے فوت ہونے کے بعد بچہ جنے تو البتہ اس عورت کی عدت وہ عدت ہے جو دونوں عدتوں میں سب سے زیادہ ہو۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابو کریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں ارسال کیا تاکہ وہ آپ سے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ کریبؓ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور خبر لائے کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور اس کا بچہ اس کی وفات کے کئی دن بعد پیدا ہوا۔ تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۵۲۸- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لَكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتّٰى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ سے سن کر بیان فرمایا اور حضرت زینب کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں کہ ایک عورت کو قبیلہ بنی اسلم کے لوگ سبیعہ کہہ کر پکارتے اور اس کا خاوند فوت ہو گیا۔ اس وقت جنابہ سبیعہ حاملہ تھیں۔ ایک شخص ابو سنابل بن بعکک نے سبیعہ کے پاس پیغام نکاح بھیجا اور سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا آپ کو نکاح کرنا درست اور جائز نہیں جب تک تم دو عدتوں میں سے ایک زیادہ ایام والی عدت کو پورا نہ کر لو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ کے خاوند کو فوت ہوئے بیس راتوں کے قریب گزری تھیں۔ جب کہ اس کا بچہ پیدا ہوا۔ بعد ازاں وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپؐ نے اسے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۵۲۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ رض عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنٰى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے۔ اتنے میں ایک عورت حاضر ہو کر اپنے خاوند کا حال بتانے لگی اس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی اور کہنے لگی کہ چار ماہ دس دن گزرنے نہ پائے تھے کہ اس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ جو دن زیادہ ہوں گے وہی تیری عدت کے ایام ہوں گے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اس طرح خبر دی کہ سبیعہ اسلمی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنا

فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ۔

حال بیان کرنے لگی کہ میرا خاوند فوت ہو گیا اور میں اس وقت حاملہ تھی۔ بعد ازاں میرے پیٹ سے بچہ پیدا ہوا اور بچے کے والد کی وفات کو ابھی چار ماہ نہیں ہوئے تھے تو اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

٣٥٥٥۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا حَدِيثَهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ

سیدنا حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے زہری سے بیان کیا کہ میرے والد حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ آپ جا کر سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے پوچھیں اس کا قصہ اور حال کہ جب اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو حضور نے اسے کیا جواب فرمایا تھا۔ حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب حضرت سبیعہ اسلمیہ سے دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا۔ میں سعد بن عامر بن لوی قبیلے کے فرد سعد بن خولہ سے تعلق رکھتی تھی جو کہ بدری بھی تھے۔ آپ کی وفات حجۃ الوداع میں ہوئی۔ سبیعہ بیان فرماتی ہیں کہ میں اس وقت حاملہ تھی۔ لیکن وفات کے تھوڑے دن بعد بچہ پیدا ہوا جب سبیعہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو انہوں نے پیغام ارسال کرنے والوں کے لیے بناؤ سنگھار کیا تو قبیلہ بنی عبدالدار کا ابوالسنابل بن بعکک اس کے پاس آیا اور اس نے سبیعہ سے دریافت کیا کہ تم نے بناؤ سنگھار کیوں کیا ہے غالباً تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہوگا مجھے اللہ کی قسم تجھے نکاح کرنا جائز نہیں جب تک کہ چار ماہ اور دس دن نہ گزر جائیں۔ سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں نے شام کے وقت کپڑے پہنے اور میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ بعد ازاں میں نے آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے مجھے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِيْ بِأَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَأَمَرَنِيْ بِالتَّزْوِيْجِ اِنْ بَدَا لِيْ۔

۳۴۵۱ عَنْ زُفَرَ بْنِ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ اَنَّ اَبَا السَّنَابِلِ ابْنَ بَعْكَكِ ابْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةِ لَا تَحِلِّيْنَ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا اَقْصَى الْاَجَلَيْنِ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا اَنْ تَنْكِحَ اِنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلٰى فِيْ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّيَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَحَتْ فَتًى مِنْ قَوْمِهَا حِيْنَ وَضَعَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا۔

۳۴۵۲ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ اَنِ ادْخُلْ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ فَاسْأَلْهَا عَمَّا اَفْتَاهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلَهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ

فتویٰ دیا۔ اور ارشاد فرمایا تمہاری عدت اسی وقت پوری ہو گئی جب تم نے بچہ جنا۔ اور مجھے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہارا جی چاہے تو نکاح کر لو۔

سیدنا حضرت زفر بن اوس بن حدثان نصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالسنابل بن بعکک بن سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا تمہارے لیے نکاح کرنا درست نہیں۔ جب تک کہ تمہارے چار ماہ دس دن پورے نہ ہو جائیں جو مدت ان دونوں مدتوں میں زیادہ ہے۔ یہ سن کر وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ سبیعہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ جب بچہ پیدا ہو تو نکاح کر لینا اور خاوند کی وفات کے وقت اسے ۹ ماہ کا حمل تھا۔ اور اس کے خاوند کا نام سعد بن خولہ تھا اور حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی وفات ہو گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد ازاں سبیعہ نے کسی نوجوان سے نکاح کر لیا۔ جو اس کی قوم میں سے تھے۔ یعنی وضع حمل کے بعد۔

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس جانے کے لیے لکھا۔ اور یہ بھی لکھا کہ آپ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے دریافت کریں کہ انہیں اس مسئلہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فتویٰ دیا تھا۔ یعنی حمل میں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میں حضرت سعد بن خولہ کی بیوی تھی اور سعد بن خولہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ بدری تھے۔ اس نے حجۃ الوداع

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَہِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّیَ عَنْہَا فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ اَنْ تَمْضِیَ لَہَا اَرْبَعَۃُ اَشْہُرٍ وَّ عَشْرًا مِّنْ وَفَاۃِ زَوْجِہَا فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِہَا دَخَلَ عَلَیْہَا اَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ الدَّارِ فَرَاٰہَا مُتَجَمِّلَۃً فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِیْدِیْنَ النِّكَاحَ قَبْلَ اَنْ تَمُرَّ عَلَیْكِ اَرْبَعَۃُ اَشْہُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ اَبِی السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُہٗ حَدِیْثِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ حِیْنَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ۔

میں وفات پائی اور بعد ازاں میں نے بچہ جنا اور ابھی تک ان کی وفات کو چار ماہ دس دن نہیں گزرے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ جب سبیعہ نفاس سے پاک ہوئیں تو ان کے پاس ابوسنابل آئے جو عبدالدار کے قبیلے میں سے ایک مرد تھا ابوالسنابل سبیعہ کو تجمل اور زیب و زینت میں دیکھ کر کہنے لگے کہ شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہے اور وہ بھی چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے سبیعہ کہتی ہیں۔ میں نے جب یہ بات ابوسنابل سے سنی تو میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اپنی حالت آپ سے عرض کی۔ آپ نے سن کر ارشاد فرمایا۔ تو اپنی عدت پوری کر چکی جب تو نے بچہ جنا۔

۲۵۵۳ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِیْ نَاسٍ بِالْكُوْفَۃِ فِیْ مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ عَظِیْمٍ فِیْہِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی فَذَكَرُوْا شَاْنَ سُبَیْعَۃَ فَذَكَرْتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُتْبَۃَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ مَعْنٰی قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰی تَضَعَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی لٰكِنَّ عَمَّہٗ لَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَرَفَعْتُ صَوْتِیْ وَقُلْتُ اِنِّیْ لَجَرِیْءٌ اَنْ اَكْذِبَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُتْبَۃَ وَہُوَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْكُوْفَۃِ قَالَ فَلَقِیْتُ مَالِكًا قُلْتُ كَیْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سُبَیْعَۃَ قَالَ قَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَیْہَا التَّغْلِیْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَہَا الرُّخْصَۃَ لَاُنْزِلَتْ

حضرت محمد سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں انصار کے لوگ بھی تھے اور ان میں عبدالرحمن ابن ابی لیلی بھی تھے۔ ان میں سبیعہ کا تذکرہ آیا۔ اور میں نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا ذکر کیا۔ جو ابن عون کے قول کے مطابق تھی۔ یعنی اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک تھی۔ ابن ابی لیلی نے کہا کہ عبداللہ کے چچا اس بات کے قائل نہ تھے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ بلکہ وہ آبعد الاجلین کے قائل تھے۔ پھر میں نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا میں اس بات کی جرأت کر سکتا ہوں کہ عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بولوں اور آپ کوفہ میں رہتے ہیں۔ بعد ازاں میری ملاقات مالک بن عامر ابن عوف سے ہوئی اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود سبیعہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اس پر سختی کرتے ہو کہ آبعد الاجلین تک

عدت ضروری جانتے ہو اور تم اسے رخصت نہیں دیتے حالانکہ عورتوں کی چھوٹی سورت جس میں حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل بیان ہوئی ہے بڑی سورۃ (البقرہ) کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جس میں چار ماہ دس دن تک کی عدت کا ذکر ہے۔

۳۵۵۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ آيَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُونٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں۔ یہ آیت اور حمل والیاں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنے اس کے بعد اتری۔ جس میں خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کر سکتی ہے اور چار ماہ دس دن کی عدت کا حکم حاملہ عورتوں کے حق میں منسوخ ہے۔ یہ الفاظ میمون کے ہیں۔

۳۵۵۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ سُورَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چھوٹی سورہ سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔

نوٹ: یعنی سورہ طلاق بعد میں نازل ہوئی اور سورہ بقرہ پہلے اتری یہ آیت شریفہ سورہ بقرہ کی ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں۔ تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار میں رکھیں اور وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی جن عورتوں کے پیٹ میں بچہ ہے بلکہ دو پیٹ کا بچہ جنے سبیعہ کے قصے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار ماہ اور دس دن انتظار کرنا لازمی نہیں اور یہی بات اس آیت شریفہ أُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقرہ کی آیت کے خلاف یہ حکم ہے۔

کیونکہ اس میں تو اس طرح ارشاد فرمایا: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

غرضیکہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں اور ان ہر دو آیات میں ایک کو پہلے اور دوسری کو پیچھے رکھنے سے مراد اور مطلب یہ ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت سورہ طلاق کی آیت سے منسوخ ہے۔

عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اگر کسی عورت کا خاوند اس کے ساتھ ہمبستر ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کی عدت

۱۵۵۶ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ ابْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُودٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے کسی شخص نے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور نکاح کرنے کے وقت اس سے مہر مقرر نہ کیا اور اس مرد کو اس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہ ہوا اور وہ فوت ہو گیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو اپنے خاندان والی عورتوں کی طرح مہر مثل دینا چاہیئے اور اس عورت کو عدت میں بیٹھنا چاہیئے اور مرد کے مال سے حصہ دینا چاہیئے معقل بن سنان اشجعی نے یہ سُن کر کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی ایک عورت بروع نامی کا فیصلہ فرمایا تھا اور اس کے والد کا نام واشق تھا وہ فیصلہ بھی ایسے ہی تھا۔ جیسے تم نے کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوش ہوئے۔

نوٹ:۔ اس جگہ عدت سے مراد چار ماہ دس دن کی عدت ہے کیونکہ اس آیت شریف میں بھی یہی حکم ہے۔ جن عورتوں کے خاوند وفات پا جائیں ان کی عدت چار ماہ دس دن ہیں۔ مرد کا وطی کرنا کچھ لازمی اور مشروط نہیں فقط نکاح میں آنا شرط ہے۔

بَابُ الْاِحْدَادِ

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

سوگ کرنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی عورت کو میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ یہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی منبر پر فرمایا کسی عورت کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے، میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ یہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

سُقُوْطُ الْاِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ

[illegible] عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

جس کتابیہ کا خاوند فوت ہو جائے اس پر سے سوگ کا حکم ساقط ہے

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر ارشاد فرمایا اس عورت کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں مگر وہ اپنے خاوند کے لیے چار ماہ اور دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

نوٹ:۔ تین راتیں دن کے ہمراہ مراد ہیں۔ فقط راتیں مراد نہیں۔

مُقَامُ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا فِیْ بَیْتِهَا حَتّٰی تَحِلَّ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کو عدت گزارنے تک اپنے گھر میں ہی ٹھہرنا چاہیئے

عَنِ الْفُرَیْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ فَقَتَلُوْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَكَانَتْ فِیْ دَارٍ قَاصِیَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا اَخُوْهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ فَرَخَّصَ لَهَا حَتّٰی اِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِیْ فِیْ بَیْتِكِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ۔

سیدہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلام کو تلاش کرنے کے لیے گیا اور وہ غلام عجمی تھے۔ وہ وہاں مارا گیا اسے ان غلاموں نے مار ڈالا یا کسی اور نے حضرت شعبہ اور ابن جریج بیان فرماتے ہیں کہ اس عورت کا گھر آبادی سے دور تھا۔ اور بعد ازاں وہ عورت اپنے بھائی کو لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنا حال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اسے دوسرے گھر میں چلے آنے کی رخصت دی جب وہ لوٹ کر اپنے گھر جانے لگی۔ آپ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھے جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

نوٹ: اس عورت نے حاضر ہو کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تھی اور عرض کیا کہ خاوند تو فوت ہو گیا اور اس کا گھر نہیں اور نہ ہی وہ کھانے کو کچھ چھوڑ گیا ہے۔ کیا میں اپنے قبیلے میں چلی جاؤں۔ پہلے تو حضور نے اسے رخصت بخش دی اور اس کے تھوڑی دیر بعد منع فرمایا اور اسے وہیں عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ جہاں اس کا خاوند مقیم تھا تا کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔ یعنی خداوند تعالیٰ نے تمہاری عدت جتنی لکھ دی ہے تو اتنی عدت پوری کرے اور پھر وہاں سے اپنے گھر کو چلی جا۔ یہ عورت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں اور آپ کا گھر بنی خدرہ میں تھا۔

۳۵۶۱ عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا تَكَارَى عُلُوجًا لِيَعْمَلُوا لَهُ فَقَتَلُوهُ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَى أَهْلِي وَيَتَامَايَ وَأَقُومُ عَلَيْهِمْ قَالَ افْعَلِي ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا فَقَالَ اعْتَدِّي حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ.

سیدہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے خاوند نے عجمی غلاموں کو نوکر رکھا تاکہ وہ کام کریں انہوں نے اس کو جان سے مار ڈالا۔ بعد ازاں میں نے خاوند کی وفات کا تذکرہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا اور عرض کیا کہ میرے خاوند کی ملک میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ ہی روزی کا کوئی ٹھکانہ ہے جو میری پناہ کے لیے میرے خاوند نے چھوڑا ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر اپنے یتیموں کی خبرگیری کروں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا تم چلی جاؤ پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا تو نے کیسے بیان فرمایا فریعہ نے نئے سرے سے وہ بات بیان کی جو آپ ایک دفعہ کہہ چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا عدت اسی جگہ پوری کیجئے جہاں سے تم نے موت کی خبر سنی تھی۔

نوٹ:۔ ایک جماعت سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچھ عذر ہو تو وہ دن کے وقت باہر نکل سکتی اور اس جماعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاروق اعظم حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

۳۵۶۲ عَنْ فُرَيْعَةَ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَقُتِلَ بِطَرِيْقِ بْنِ الْقَدُومِ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ إِلَى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ حَالًا مِنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں گیا اور قدوم کے راستے مارا گیا (قدوم مدینہ منورہ کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے) فریعہ فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں اپنے خاوند کے گھر سے جانا چاہتی ہوں اور اپنے قبیلے کے گھر میں رہنا چاہتی ہوں اور میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا حال عرض کر دیا آپ نے مجھے اس وقت رخصت دی جب میں روانہ ہونے لگی تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ عدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں رہو جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

عدت گزارنے کی رخصت کے بیان میں اس عورت کے لیے جس کا خاوند فوت ہوگیا ہو وہ جس جگہ چاہے عدت گزارے

۵۶۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عِدَّتَهَا فِیْ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ غَيْرَ اِخْرَاجٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت جس کا مطلب یہ تھا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت پوری کرے اب منسوخ ہوگئی اور اب اسے جس جگہ وہ چاہے، عدت گزارنے کا اختیار ہے۔ پہلے عورتوں کی میراث نہ تھی لیکن روٹی کپڑا اور گھر رہائش کے لیے ایک برس تک ملتا تھا۔ بعدازاں جب میراث کا حکم نازل ہوا تو سابقہ حکم منسوخ ہوگیا اور عدت چار ماہ دس دن قرار پائی۔

عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت اسی دن سے ہے جس دن اس کی وفات کی خبر آئے

۳۵۶۴ عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا بِالْقَدُومِ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ۔

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ میرا خاوند قدوم میں فوت ہو گیا اور میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ ہمارا گھر بستی سے بہت دور ہے۔ آپ نے مجھے اجازت بخشی اور پھر ان کو پکارا اور ارشاد فرمایا اپنے خاوند کے گھر میں چار ماہ دس دن تک ٹھہریں۔ یہاں تک کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔

تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

سوگ کے لیے زینت کا چھوڑ دینا مسلمان عورت کے لیے ہے۔ یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے لیے نہیں

۳۵۶۵ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ نے ان تینوں احادیث کو بیان فرمایا۔ حمید بن نافع سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں اس وقت جب کہ آپ کے والد حضرت ابو سفیان بن حرب

فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فَدَهَنَتْ
مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا
ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ
حَاجَةٍ لَوْ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى
مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ
أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ
حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيبٍ
وَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا لِي
بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ
إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ
عَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ
أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي
تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ
اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ
قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا
وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ
حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ
عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ

فوت ہو گئے تھے۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو
منگائی اور آپ نے سب سے پہلے لونڈی کو لگائی بعد ازاں
وہ خوشبو اپنے چہرے پر ملی اور یوں ارشاد فرمایا خدا کی
قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر میں نے صرف اس
لیے خوشبو لگائی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر
ایمان رکھتی ہو اس کے لیے کسی شخص کے واسطے تین
راتوں سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔ لیکن وہ خاوند
کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ دوسری حدیث
شریف اس طرح ہے حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی
ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جن ایام
میں ان کے بھائی فوت ہو گئے تھے۔ آپ نے خوشبو منگا کر
لگوائی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن
میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے
سنا جو عورت اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائی اس کے
لیے کسی شخص کے واسطے تین راتوں سے زیادہ سوگ کرنا
درست نہیں لیکن خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔
تیسری حدیث شریف کی تشریح میں حضرت زینب رضی اللہ
عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد
فرماتے سنا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم! میری بچی کا خاوند انتقال کر گیا ہے۔
اور اس کی آنکھوں میں درد ہونے لگا ہے۔ اگر آپ اجازت
فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کروں۔ آپ نے
فرمایا۔ سرمہ مت لگاؤ یہ تو فقط چار ماہ اور دس دن ہیں
جاہلیت کے دور میں ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر
مینگنی پھینکتی۔ حضرت حمید بن نافع فرماتے ہیں۔ میں نے
جناب زینبؓ سے دریافت کیا کہ مینگنی پھینکنے کا مطلب
کیا ہے۔ حضرت زینبؓ نے بیان فرمایا جاہلیت کے دور

الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً فَتَرْمِي بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبَةٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ۔

ہیں جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی اور نہایت تاریک و تنگ جگہ میں جا گھستی اور بُرے سے بُرے کپڑے پہنتی۔ ایک سال گزرنے تک کوئی خوشبو وغیرہ نہ لگاتی۔ ایک سال کے عرصہ کے بعد ایک جانور لایا جاتا۔ گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ بعد ازاں وہ اپنی جلد اور بدن کو اس سے رگڑتی جس جانور کو ملتی وہ جانور مر جاتا اور بعد ازاں وہ اس قید سے نکلتی اس وقت اسے اونٹ کی ایک مینگنی دیتے۔ وہ اس کو پھینک دیتی کے بعد جس طرف جی چاہتا میلان کرتی یعنی چاہے خوشبو لگائے یا کوئی اور کام کرے اس کو اس بات کا اختیار ہوتا تھا حضرت مالک نے فرمایا کہ حدیث ہذا میں تفتض لفظ کے معنی ہیں۔ کہ وہ اپنے بدن کو اس پر ملے اور محمد کی روایت میں ہے کہ مالک نے کہا حفش خص کو کہتے ہیں یعنی نرکل کا جھونپڑا۔

نوٹ: حدیث ہذا میں باب کی مناسبت یہ ہے کہ تؤمن باللہ ورسولہ بھی آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہودیہ اور عیسائیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا واجب نہیں۔

مَا تَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ

سوگ کرنے والی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز کرنے کا بیان

۳۵۶۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِينَ تَطْهُرُ نُبَذًا مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عورت کسی شخص کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے ہاں مگر وہ خاوند کے لیے ایسا کرے۔ کیونکہ اس کے لیے سوگ کرنا چار ماہ دس دن ہے اور سوگ والی عورت رنگین کپڑا نہ پہنے (عصب) جس کا سوت رنگ کے بعد بنا گیا ہو جیسے سوسی یا چھینٹ یا دیگر ریشمی کپڑا وغیرہ اور سرمہ لگائے اور کنگھی نہ کرے۔ خوشبو نہ لگائے۔ لیکن جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا لیا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

نوٹ:۔ کنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا اور بالوں میں خوشبو لگانا مراد ہے اور قسط عرب میں ایک چیز خوشبو ہوتی ہے اور اظفار یعنی ناخون کی طرح ایک چیز ہوتی ہے۔

۳۵۶۷ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پھولوں سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، خضاب اور سرمہ استعمال نہ کرے۔

نوٹ:۔ بالوں کو مہندی سے سرخ کرنا یا مہندی ہاتھوں کو لگانا ان باتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے خضاب لگانے کے متعلق

۳۵۶۸ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا۔

سیدنا حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو اس کے لیے کسی میت پر تین سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ ہاں مگر اپنے خاوند پر کر سکتی ہے اور سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا خضاب کرنا اور رنگا ہوا کپڑا پہننا درست نہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ اَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

سوگ والی عورت کے لیے بیری کے پتوں سے سر دھونے کی رخصت کے بیان میں باب

۳۵۶۹ عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ اَسِيْدٍ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِيْ عَيْنَهَا فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَاَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَسَاَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ

حضرت ام حکیم بنت اسید اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ کا خاوند فوت ہو گیا اور ان ایام میں آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں تو آپ نے اثمد نامی سرمہ استعمال فرمایا آخر اس نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ارسال کیا تاکہ آپ سے روشنی اور بصارت کے سرمے کے متعلق دریافت کرے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

کوئی سرمہ نہ لگاؤ ہاں اگر سخت ضرورت پیش آئے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ان ایام میں تشریف لائے جن میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے ام سلمہ یہ کیا چیز ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایلوا ہے اور اس میں خوشبو نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سے منہ میں چمک ہوتی ہے اور اسے پھر نہ لگانا اگر پھر لگانا مقصود ہو تو رات کو لگاؤ اور سر کو خوشبودار چیز سے نہ دھویا کرو اور نہ ہی مہندی سے کیونکہ مہندی خضاب والی چیز ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر میں سر کس چیز سے دھویا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے سر کو بیری کے پتے لگایا کرو۔ یعنی بیری کے پتوں سے دھویا کرو۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

سوگ کرنے والی عورت کو سرمہ لگانے کی ممانعت کا بیان

۳۵۰۵ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمِدَتْ أَفَأَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ قریش کی ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں سرمہ لگا دوں اور اس عورت کی بیٹی خاوند کی وفات کے بعد عدت گزار رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ چار ماہ دس دن کی مدت پوری ہونے پر لگانا پھر اس عورت نے عرض کیا کہ مجھے اس کی بینائی کے جانے کا خطرہ ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ چار ماہ دس دن گزرنے کے بغیر ایسا جائز نہیں

السَّنَةَ بِالْبَعْرَةِ۔

۳۵۷۱عَنْ حُمَيْدٍ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَالَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِيْ قَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

۳۵۷۲عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلٰى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيْدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَاْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ اِلٰى شَرِّ بَيْتٍ لَّهَا فَجَلَسَتْ فِيْهِ حَتّٰى اِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاہلیت میں ہر ایک عورت اپنے خاوند کا ایک سال تک سوگ کرتی اور پھر برس اور کچھ دن پورے ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی تھی۔

سیدنا حضرت حمید بن نافع نے اس حدیث شریف کو زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور حضرت زینبؓ نے اپنی والدہ سے ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی بیٹی کے لیے دریافت کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں خراب تھیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک عورت سوگ کیا کرتی تھی ایک سال سے کم و بیش پھر سال پورا ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش میں سے ایک عورت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ اس کی آنکھوں پر کوئی صدمہ نہ آ جائے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کی خواہش تھی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی اجازت دے دیں آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے پہلے ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں سیدنا حضرت حمید بن نافع نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ راس الحول کا قصہ کیا ہے۔ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ عورت اپنے گھروں میں سے سب سے بُرے گھر میں جا کر قیام پذیر ہوتی۔ جب سال ختم ہو جاتا تب وہ اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی پھینک کر باہر نکلتی۔

۳۵۷۳ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَ أُمَّ حَبِيبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ أَتَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَنْقَضِي...

حضرت زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے خاوند کے مرنے کے بعد اس کی عورت کی عدت کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اسے سرمہ لگانا درست ہے یا کہ نہیں۔ آپ نے اوپر گزری ہوئی حدیث شریف کو بیان کیا۔

اَلْقُسْطُ وَالْاَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے لیے قسط اور اظفار کا بیان

۳۵۷۴ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ أَوِ الْأَظْفَارِ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رخصت دی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو کہ وہ عورت کے پاک ہونے کے وقت قسط اور اظفار کو استعمال کرے۔

نوٹ:۔ یعنی جب عورت سوگ میں ہو تو اپنے خاوند کے ان دنوں میں عورت کے لیے کسی خوشبو کا لگانا درست نہیں ہاں مگر خون کی بدبو دور کرنے یا حیض سے پاک ہونے کے لیے اپنے بدن پر قسط یا اظفار لگائے تو درست اور جائز ہے۔

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

اس بات کے بیان میں باب کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا۔ اسے پورے ایک سال کا خرچ دلایا جاتا اور پھر یہ حکم میراث مقرر ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گیا

۳۵۷۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نُسِخَ ذَلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ۔ آیت کریمہ والذین یتوفون منکم ا لخ اور جو لوگ تم میں مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وصیت کریں اپنی عورتوں کے واسطے ایک برس کا خرچ دینا اور نہ نکالنا پھر وہ اگر نکل جائیں تو گناہ نہیں۔

میراث والی آیت سے منسوخ ہو گئی جس میں اللہ تعالیٰ نے عورت کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ بیان فرمایا اور عدت میں ایک سال تک رہنے کا حکم

أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

۳۵۷۶ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

چار ماہ دس دن والے حکم سے منسوخ ہو گیا۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً کو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ الخ کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور وہ عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار کرائیں۔

نوٹ:۔ یعنی ایک سال کی عدت کا حکم منسوخ ہوا اور اس کی جگہ چار ماہ دس دن عدت مقرر ہوئی۔

الرُّخْصَةُ فِي خُرُوجِ الْمَبْتُوتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

تین طلاقوں والی عورت کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے کی اجازت دی گئی

۳۵۷۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے پاس تھیں اس شخص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دیں اور خود کسی جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ تم اسے نفقہ دے دینا۔ اس وکیل نے اسے کچھ دیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے تھوڑا اور کم خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کسی بیوی کے پاس گئی۔ اسی دوران حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود تھیں اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فاطمہ بنت قیس ہوں مجھے فلاں شخص نے طلاق دی اور کسی شخص کے ہاتھوں میرے پاس نفقہ بھیجا۔ میں نے اس نفقہ کو تھوڑا خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا۔ وہ آدمی کہتا ہے۔ اسا دینا بھی

أُمِّ كُلْثُوْمٍ إِمْرَأَةٌ تَكْثُرُ عُوَّادُهَا
فَانْتَقِلِيْ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ
فَإِنَّهُ أَعْمٰى فَانْتَقَلْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ
فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ
عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ
ابْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيْهِمَا
فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ أَخَافُ
عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَ
أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ
أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ
فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ
ابْنَ زَيْدٍ بَعْدَ
ذٰلِكَ۔

ہمارا احسان ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ آدمی سچ کہتا ہے۔ اب تم جا کر اپنی عدت ام کلثوم کے پاس جا کر پوری کرو۔ یہ کہہ کر پھر ارشاد فرمایا۔ حضرت ام کلثوم کے گھر میں لوگوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا آپ عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جائیں۔ کیونکہ وہ شخص اندھا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس چلی گئی۔ اور میں نے اپنی عدت وہیں پوری کی۔ جب میری عدت کے دن پورے ہو چکے تو اس وقت ابوجہم اور معاویہ بن ابوسفیان نے پیغام بھیجا۔ میں پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے ان دونوں کے متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے ابوجہم کی لٹھ کا خدشہ ہے اور حضرت معاویہ غریب و مفلس آدمی ہیں۔ حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ بات سننے کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔

۳۵۰۰ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا
كَانَتْ تَحْتَ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ
ابْنِ الْمُغِيْرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ
تَطْلِيْقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا
جَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِيْ خُرُوْجِهَا مِنْ
بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ
أُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمٰى فَأَبٰى
مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِيْ
خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ
عُرْوَةُ أَنْكَرَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ
عَلَى فَاطِمَةَ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں پھر انہوں نے فاطمہ کو طلاق دے دی۔ آخری طلاق جو تین طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے آپ گھر سے نکلنے کی اجازت بخشیں۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھر سے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف نکلنے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اس مسئلہ کا انکار کیا۔ اور حضرت فاطمہ کو اس بیان میں سچا نہ سمجھا۔ اور عروہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار کیا ہے۔

نوٹ ۱: یعنی مروان بن حکم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تین طلاقوں والی عورت کا گھر سے نکل کر

۲۵۷۹ عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ۔

۲۵۸۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۲۵۸۱ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَاَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ فِيْهِ فَحَصَبَهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكَ لِمَ تُفْتِيْ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ بِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

جانا درست نہیں یہی وجہ ہے کہ آپ نے فاطمہؓ کے قصے کو غلط کیا ہے اور حضرت فاطمہؓ کی بات کو جھوٹ بتاتا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا خاوند مجھے تین طلاقیں دے چکا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میرے پاس کوئی چور وغیرہ نہ آ گھسے اور آپ نے اسے وہاں سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔

حضرت شعبیؒ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس میرے پاس آئیں اور میں نے ان سے وہ فیصلہ دریافت کیا جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقدمہ کے بارے میں کیا تھا بعد ازاں اس قصے کو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق البتہ دے دی میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا۔ اور میں نے مکان و نفقہ کے لیے بات چیت کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں مجھے مکان اور نفقہ نہ دلایا گیا۔ اور مجھے ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا گیا۔

سیدنا حضرت شعبیؒ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور میں نے اس کے گھر سے چلے جانے کا ارادہ کیا اور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ نے عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر اسود نے فاطمہؓ کو کنکروں سے مارا۔ اور کہا تیرے لیے خرابی ہو تو ایسا مسئلہ کیوں بیان کرتی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو دو گواہ لائے گی جو دونوں اس بات کی گواہی دیں کہ ہم نے یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو میں تیری بات کو قبول کروں گا ورنہ ایک عورت کے قول کے مقابلے میں ہم کلام اللہ کو نہ چھوڑیں گے اور اللہ کی کتاب

إِلَّآ أَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔

میں موجود حکم یہ ہے ان عورتوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور وہ عورتیں بھی نہ نکلیں ہاں مگر جو عورتیں صریح برائی اور بے حیائی کریں۔

نوٹ:۔ یعنی مرد عورت پر زبردستی کر کے اس کو گھر سے نہ نکالے نہ خود نکلے ہاں اگر وہ عورت کوئی برائی اور بے حیائی کا کام کرے تو اس وقت اسے گھر سے نکال دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو دلیل پکڑ کر اس عورت سے فرمایا اگر تم اپنے دعویٰ پر دلیل لاؤ گی تو ہم تسلیم کریں گے۔ ورنہ آیت کے مطابق جو کچھ ہمیں معلوم ہوتا ہے وہی کریں گے۔ اور محدثین کرام کے نزدیک حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے۔ اس میں کچھ کلام نہیں۔ الغرض مطلقہ مبتوتہ جس کو تین قطعی طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نہ تو نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ اور مطلقہ رجعیہ کے لیے نفقہ اور سکنیٰ دونوں ہیں۔

بَابُ خُرُوْجِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِالنَّهَارِ

دن کے وقت اس عورت کا باہر نکلنا جس کا خاوند فوت ہو گیا

٢٥٨٢ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتُهٗ فَاَرَادَتْ اَنْ تَخْرُجَ اِلٰى نَخْلٍ لَّهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِيْ فَجُدِّيْ نَخْلَكِ لَعَلَّكِ اَنْ تَصَدَّقِيْ وَتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی خالہ کو طلاق دی گئی اور آپ کی خالہ نے کھجوروں کے باغ کو جانا چاہا راستے میں آپ کو کوئی شخص ملا اور اس نے اس باغ میں جانے سے منع کیا لہذا ان حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ کہ تم جا کر اپنے کھجوروں کا میوہ توڑ لو تو البتہ صدقہ اور خیرات کرے گی اور اس سے لوگوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں دے گی۔

بَابُ نَفَقَةِ الْبَائِنَةِ

بائنہ کے نفقے کے بیان میں

٢٥٨٣ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْسَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةٌ شَعِيْرٍ وَخَمْسَةٌ

سیدنا حضرت ابوبکر بن حفص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور ابوسلمہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور مجھے رہنے کا گھر اور کھانے کے لیے نفقہ وغیرہ نہ دیا۔ اور انہوں نے اپنے دس قفیز اپنے چچا زاد بھائی کے پاس رکھ دیے ان میں سے پانچ

تَمْرٍ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ فُلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا۔

۳۵۸۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ اِبْنَةَ اِبْنِ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ وَ اُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَاَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُخْبِرُهٗ اَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ اَفْتَتْهَا بِذٰلِكَ وَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا بِالْاِنْتِقَالِ حِيْنَ طَلَّقَهَا اَبُوْ عَمْرِو ابْنِ حَفْصٍ نِ الْمَخْزُوْمِيُّ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِيْصَةَ ابْنَ ذُؤَيْبٍ اِلٰى فَاطِمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرٍو وَلَمَّا اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ وَهِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا فَاَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ ابْنُ هِشَامٍ وَعَيَّاشُ ابْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ

قفیز جو اور پانچ قفیز کھجور کے تھے۔ بعد ازاں میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا وہ جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے۔ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں فلاں فلاں شخص کے گھر میں عدت گزاروں اور اس کے خاوند نے اسے طلاق بائن دے رکھی تھی

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دی۔ اور اس لڑکی کی والدہ کا نام حمنہ بنت قیس تھا اور اس نے انہیں ایسی طلاق دی (جس سے رشتہ اور علاقہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے اور مرد کو اس کے ساتھ دوسری شادی کے بغیر نکاح ناجائز ہوا) اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے انہوں کو کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے گھر میں نہ ٹھہریں وہاں سے آجائیں۔ بعد ازاں یہ بات مروان نے سنی اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی بیوی کو کہلا بھیجا کہ وہ عدت مکمل ہونے تک اپنے گھر میں قیام پذیر ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی بیوی نے مروان کو کسی شخص کے ذریعہ اطلاع دی کہ مجھے میری خالہ حضرت فاطمہ نے اپنے گھر سے چلی جانے کا حکم دیا تھا اور مجھ سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو گھر سے چلی جانے کا حکم اس وقت دیا تھا جب کہ انہیں ان کے خاوند ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی تھی۔ جب مروان نے یہ قصہ سنا تو اس وقت قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ بعد ازاں فاطمہ سے یہ قصہ قبیصہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس نے بتایا کہ میرا خاوند ابو عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہا کے ساتھ یمن چلا گیا تھا۔ اور ان ایام میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یمن کا خلیفہ مقرر فرمایا۔ وہاں جا کر میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجا

تَسْأَلُهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِي أَمَرَهَا زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَا لَهَا عَلَيْنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَسْكُنَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ الْأَعْمَى الَّذِي عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ۔

وہ طلاق جو باقی رہ گئی تھی! اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو کہلا دیا گیا تھا کہ وہ مجھے نفقہ دے دیں۔ میں نے ان سے اپنا خرچ مانگنے کے لیے ان کے پاس آدمی بھیجا۔ جو میرے لیے خاوند نے دینے کے لیے کہا تھا۔ ان دونوں نے کہا خدا کی قسم ہمارے پاس اس کے لیے نفقہ نہیں۔ مگر ہاں اگر وہ حاملہ ہوتی تو اس کے لیے نفقہ تھا اور اب وہ ہمارے گھر میں نہ رہے جب تک ہم نہ کہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت اقدس میں یہ قصہ عرض کیا۔ آپ نے ان دونوں کو سچا ٹھہرایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس جگہ چلی جاؤں؟ آپ نے فرمایا۔ ابن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور ابن ام مکتوم نابینا آدمی ہے جس کے لیے اللہ جل شانہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تنبیہ نازل فرمائی اپنی کتاب میں بعد ازاں اس کے پاس چلی گئی۔ میں ان کے پاس قیام پذیر رہتی اور اپنے کپڑے اتار دیتی۔ یعنی گرمی کے سبب کی وجہ سے میں بے تکلف کپڑے اتار کر بیٹھ جاتی۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا نکاح کرا دیا۔

٣٥٨٥ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي قَالَ ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ۔

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خون جاری ہونے کا شکوہ کیا۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ یہ خون کسی رگ سے آتا ہے۔ یعنی رحم سے نہیں آتا جب تجھے حیض آئے تو تو اس پر نظر رکھ اور اس وقت نماز نہ پڑھا کرو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو اس وقت پاک ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا دونوں حیضوں کے درمیان نماز پڑھا کیجیے۔

نوٹ :- جب حیض کی مدت کے ایام آئیں تو ان ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیئے اور باقی دنوں میں نماز پڑھنی چاہیئے اور حدیث ہٰذا میں قرء کے معنی حیض کے بیان فرمائے ہیں۔

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاق کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان

۲۵۸۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ إِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ الْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنُسِخَ ذَلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے (روایت) اس آیت شریفہ کی تفسیر میں مروی ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔ یعنی ہم اگر کوئی آیت شریفہ منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یا اس کے برابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد دوسری آیت شریفہ کو بیان فرمایا وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔ یعنی جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں تو نازل فرمانے والا اللہ جل شانہ بہتر جانتا ہے۔ تو کہتے ہیں تو اپنی طرف سے بنا لاتا ہے۔ اس طرح نہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

(غالباً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونے کا بھید اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے احکام تبدیل کرنے اور ان میں تغیر کرنے کا اختیار ہے)۔ جیسے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔ يَمْحُوا اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔

اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں سب سے پہلے قرآن میں جو منسوخ ہوا وہ قبلہ تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا۔

اور طلاق والی عورتیں اپنے تئیں تین حیضوں تک انتظار کرائیں۔ اور ان کو جائز نہیں کہ وہ پیٹ میں وہ کچھ چھپائیں جو کچھ اللہ جل شانہ نے ان کے پیٹوں میں رکھا ہے اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوندوں کو پہنچتا ہے۔ پھیر لینا ان کا اتنی دیر میں اگر وہ صلح کرنی چاہیں آیت ہٰذا کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ یہ معاملہ اسی طرح

تھا جب کوئی آدمی اپنی عورت کو طلاق دیتا تو وہ اور اس عورت کو نکاح میں لانے کا زیادہ مستحق تھا۔ خواہ وہ تین طلاقیں بھی دیتا بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے اس حکم کو منسوخ فرمایا اور ارشاد فرمایا
یعنی طلاق دو بار تک ہے۔ پھر اس کے بعد دستور کے مطابق رکھنا ہے یا نیکی سے رخصت کر دینا ہے۔
نوٹ:۔ تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنا جائز نہیں۔ اور دو طلاقوں تک رجوع کر سکتا ہے۔ یہاں اس حدیث شریف کو اس مفہوم کے تحت لائے ہیں۔ یعنی تین طلاقوں کے بعد رجوع پہلے تھا۔ اور اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فرمانے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

بَابُ الرَّجْعَةِ

باب عورت کی طرف رجوع کرنے کے بیان میں

۳۵۸۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَ هِيَ حَائِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ يَعْنِي فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَ اسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی اور اس امر کا تذکرہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ رجوع کرے جب وہ پاک ہو جائے گی تو اسے اختیار ہے خواہ وہ اسے رکھے یا طلاق دے دے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد نے آپ سے دریافت کیا۔ کیا اس پہلی طلاق کا بھی حساب کیا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حساب کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تم سمجھو اگر کوئی شخص عاجز آ جائے یا طلاق دی گئی میں حماقت کرے تو وہ حساب میں آئے گی (یعنی اگر چہ وہ شخص رجوع کرنے سے عاجز آ گیا۔ اور اس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائیگاں نہ جائے گی بلکہ حساب میں آئے گی۔)

۳۵۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرٰى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے ایام میں طلاق دی۔ اور اس بات کا تذکرہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر رض نے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے کہیے کہ دوسرا حیض آنے تک رجوع کریں۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اس کا جی

طَلَّقَهَا وَاِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا فَاِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِىْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔

چاہے تو طلاق دے دے ورنہ حسب سابق رکھ لے۔ کیونکہ یہ طلاق اللہ کے حکم کے مطابق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی انہیں عدت پر طلاق دو۔

۳۵۸۹۔ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَاَةً وَهِىَ حَائِضٌ فَيَقُوْلُ اَمَّا اِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا وَ اَمَّا اِنْ طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَ بَانَتْ مِنْكَ امْرَاَتُكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کا مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کے ایک یا دو طلاقیں دینے کی صورت میں، حضور اقدس نے یہ ارشاد فرمایا۔ وہ شخص اپنی بیوی کی طرف رجوع کرے۔ یعنی وہ اسے اپنے آپ سے جدا اور الگ نہ کرے۔ بلکہ اسے دوسرا حیض آنے تک روکے۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے تو اسے جماع سے پہلے طلاق دے اور اگر اس شخص نے تین طلاقیں دے دیں تو تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے اس طریقے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہو گئی۔

نوٹ: یعنی اس نے عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینے سے منع کیا تھا اس نے اس کے مطابق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاقیں دینے سے مرد سے جدا ہو گئی۔

۳۵۹۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِىَ حَائِضٌ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعَهَا

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا

۳۵۹۱ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى هٰذَا۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سکر سنا۔ اس وقت جب اس آدمی کا مسئلہ دریافت کیا گیا۔ جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھنے والے کو فرمایا۔ کیا آپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہچانتے ہیں کہ نہیں اس نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پوچھنے والے کو اس طرح بتایا کہ میں نے دوران حیض اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اس بات کی خبر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہئے کہ آپ پاک ہونے تک۔ اس عورت سے رجوع کریں راوی کا بیان ہے کہ اس نے مجھ سے اس سے زیادہ بیان نہیں کیا۔

نوٹ: جیسے پہلی روایات میں اور باتیں زیادہ ہیں وہ اس روایت میں نہیں۔

۳۵۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی۔ اور بعدازاں رجوع فرمالیا۔

كِتَابُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے بیان میں کتاب

۳۵۹۳ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا تَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ

حضرت سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا ہے اور ہتھیار رکھ دیے اور کہتے ہیں کہ اب جہاد نہیں رہا اور لڑائی ختم ہو گئی ہے آپ نے یہ سن کر اس کی طرف رخ انور پھیرا اور ارشاد فرمایا یہ جھوٹ بولتے ہیں ابھی ابھی جہاد کا حکم آیا ہے اور میری امت

قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحِي إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرَ مُلَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونَ أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ۔

کے لوگ دین کی خاطر ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ان کے لیے پھیر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے قیامت تک رزق دے گا اور اللہ نے خیر کو گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک معلق فرما دیا ہے اور مجھے یہ بات وحی کے ذریعہ بتائی گئی ہے۔ اور میرا وصال شریف جلد ہوگا اور تم لوگ متفرق جماعتیں ہو جاؤ گے اور آپس میں کٹ مرو گے اور ایمان والوں کا گھر شام میں مقرر ہوگا۔

نوٹ: گھوڑوں کی پیشانی میں اجر و ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسری وہ غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے۔

٣٥٨٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَحْتَبِسُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ وَلَا تُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر اور بھلائی لکھی ہے اور گھوڑوں کی تین اقسام ہیں ایک گروہ جن کے باعث آدمی کو اجر و ثواب ہوتا ہے اور ایک مفلسی اور تکلیف میں بدحال اور بچاؤ ہوتے ہیں اور ایک وبال و مصیبت ہوتے ہیں ثواب گھوڑے تو وہ ہیں جن کو اللہ کی راہ میں روکا جائے اور انہیں جہاد کے لیے تیار کیا جائے اور وہ جو کچھ کھائیں وہ ان کے لیے ثواب ہے اور گروہ چراگاہ میں چھوڑے جائیں تاکہ وہ چریں۔ بعد ازاں حدیث پاک کو آخر تک بیان فرمایا۔

٣٥٩٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذٰلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٌ لَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض آدمیوں کے لیے گھوڑے باعث اجر و ثواب ہیں۔ بعض کے لیے انتہائی قبیح اور بعض افراد کے لیے وبال و گناہ۔ گھوڑوں سے ایسے شخص کو اجر و ثواب ہوتا ہے۔ جو انہیں اللہ رب العزت کی راہ میں باندھے۔ اور وہ ان کی رسی چراگاہ یا باغ میں بھی باندھے اور جس قدر وہ گھوڑا دور دور تک چرے گا اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ رسی تڑا کر ایک یا دو ٹیلوں اوپر چڑھیں تو اس کے ہر قدم

وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يُسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ فَهِيَ لَهُ أَجْرٌ وَّ رَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا وَّلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُوْرِهَا فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ وَّ رَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَّسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمِيْرِ فَقَالَ لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ۔

لیے پر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ کسی نہر پہ جا نکلے اور پانی پیے حالانکہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا۔ تب بھی اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی تو ایسے گھوڑے باندھنا باعث اجر و ثواب ہے۔ ایک شخص وہ ہے جو دولتمندی اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑے پالتا ہے اور ان کی گردنوں اور پشتوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا تو اس کے لیے آتشِ جہنم سے پردہ ہیں۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرے اور اس شخص کے لیے گناہ ہے جو گھوڑوں کو فخر۔ ریا۔ اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھے اور کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ابھی تک کچھ بھی نازل نہیں ہوا۔ مگر یہ آیت جو اکیلی تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

ترجمہ:۔ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے پائے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

نوٹ:۔ اس آیت شریفہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی رائیگاں نہیں جاتی تو خدا کی راہ میں گدھوں کا باندھنا اور ان سے کام لینا بیکار نہیں ہو سکتا۔

بَابُ حُبِّ الْخَيْلِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

گھوڑوں کے شوق اور محبت میں بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت کے بعد گھوڑے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ پیاری نہ تھی۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

عَنْ أَبِيْ وَهْبٍ وَّكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَأَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْأَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔

کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے

سیدنا حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ جنہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل تھا روایت فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم انبیاء کرام کے مطابق نام رکھو اور اللہ جل جلالہ کے نزدیک محبوب ترین اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے۔ گھوڑے باندھو اور ان کے ماتھے اور پیچھے پر ہاتھ ملو اور ان کے گلے میں قلادہ ڈالو اور ان کے گلے میں تانت نہ پہناؤ اور اس بات کا اہتمام رکھو کہ کمیت گھوڑا رکھو جس کی پیشانی اور اگلے پچھلے

پاؤں سفید ہوں۔ یا وہ سرخ رنگ کا گھوڑا ہو۔ جس کی پیشانی سفید ہو اور اگلے پاؤں بھی سفید ہوں۔

اَلشِّكَالُ فِي الْخَيْلِ

شکال گھوڑے پالنا

۳۵۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔

نوٹ:۔ شکال ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔

۳۵۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ أَنْ يَكُونَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً أَوْ يَكُونَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَيْسَ يَكُونُ الشِّكَالُ إِلَّا فِي رِجْلٍ وَلَا يَكُونُ فِي الْيَدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے اور حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔ یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو۔ اور شکال ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے۔ ہاتھ میں نہیں ہوتا۔

بَابُ شُؤْمِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے شوم اور منحوس ہونیکا بیان

۳۶۰۰ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

نوٹ:۔ گھوڑے کی شومی اور نحوست یہ ہے کہ وہ عیب دار ہو اور نقصان دہ ہو یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی اور نقص یہ ہے کہ وہ زبان دراز اور بدخلق ہو اور گھر کی بدقسمتی اور شومی یہ ہے کہ وہ اچھے پڑوس میں نہ ہو۔ یا وہ سخت دھوپ اور سخت سردی و برسات وغیرہ ہو اور اس میں آرام و سکون نہ ہو۔

۳۶۰۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

۳۶۰۲ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَّكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی چیز میں نحوست ہو تو وہ مکان عورت اور گھوڑے میں ہوگی۔ اور اگر نہ ہو تو کسی چیز میں نہ ہوگی۔

بَابُ بَرَكَةِ الْخَيْلِ

باب گھوڑے کی برکت کے بیان میں

۳۶۰۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

بَابُ فَتْلِ نَاصِيَةِ الْفَرَسِ

گھوڑوں کی پیشانیاں گوندنے کا بیان

۳۶۰۴ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْتِلُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ وَيَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَلْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کو اپنی انگلیوں سے بل دیتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھی گئی ہے۔ اور وہ خیر اجر اور غنیمت ہے۔

۳۶۰۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔ قیامت تک۔

۳۶۰۶ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھی گئی ہے۔

۳۶۰۷ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

(ترجمہ وہی اوپر گزرا۔)

۳۶۰۸ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۳۶۰۹ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

تَأْدِيْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ

اس بات کا بیان کہ آدمی اپنے گھوڑے کو ادب سکھائے

۳۶۱۰ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِيْ فَيَقُوْلُ يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْ صَنْعِهِ الْخَيْرَ

سیدنا حضرت خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک سے گزرتے اور ارشاد فرماتے اے خالد ہمارے ساتھ چلیں ہم تیر اندازی کریں گے ایک دن میں نے دیر کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے خالد آؤ میں آپ کو وہ بات سناؤں جو مجھ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی میں آپ کے پاس گیا آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ تیر بنانے والا بشرطیکہ اس نے اس تیر کو بنانے کے لیے نیکی کی نیت کی ہو (۲) تیر

قَالَتَا فِيهِ وَ مُثْلِه .... وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَ بِهَا۔

کو پھینکنے والا! اور بھال لگانے والے کو اور ارشاد فرمایا کہ تیر اندازی اور سواری کرو۔ اور سواری کرنے کی نسبت تیر اندازی مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل نہیں کھیلنا چاہیے۔ پہلا یہ کہ انسان اپنے گھوڑے کو سکھائے دوسرا اپنی بیوی سے کھیلے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا ہے اور جس شخص نے ایک دفعہ سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔ یا آپ نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اس نے اس کی ناشکری کی۔

بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ

۳۶۱۱ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ۔

گھوڑا کیا دعا کرتا ہے

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا کسی اور عمدہ نسل کا اور جہاد کی نیت سے رکھا جائے) اس کو ہر صبح دو دعائیں کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ یا اللہ تو آدمیوں میں سے جسے مجھ کو سپرد کرے اور اسکا مجھے بنا دیا تو تو مجھے اس کے گھر والوں اور مال کے نزدیک کر دے کہ وہ سب سے زیادہ محبت مجھ سے کرے۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي حَمْلِ الْحَمِيرِ عَلَى الْخَيْلِ

۳۶۱۲ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔

گھوڑوں کو گدھوں پر چڑھانا ممنوع ہے خچر پیدا کرنے کی خاطر

سیدنا حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خچر کو بطور ہدیہ بھیجا۔ بعد ازاں آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر ہم گدھوں کو گھوڑوں پر چھوڑائیں تو ہمارے پاس اس قسم کے خچر ہو جائیں گے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہوتے ہیں۔

نوٹ: یعنی گھوڑے کی بھلائی اور خوبی کو نہیں جانتے اور گھوڑے سے وہ کام سرانجام دیے جا سکتے ہیں جو خچر سے ہرگز نہیں دیے جا سکتے۔

۳۶۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا هٰذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُوْلٰى إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَمَرَهُ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ فَبَلَّغَهُ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو اس وقت ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فرمایا وہ کچھ نہیں پڑھتے۔ اس شخص نے کہا شاید دل میں پڑھ لیتے ہوں گے انہوں نے فرمایا تیرا بدن یا تیرا منہ چھلے (اور یہ بددعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد خاص تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح انہیں حکم فرمایا۔ انہوں نے من وعن پہنچا دیا۔ خدا کی قسم آپ نے ہم اہلبیت میں سے کوئی خاص بات نہیں کہی۔ مگر ہمیں تین باتوں کا حکم فرمایا۔ ایک تو یہ کہ ہم وضو پورا کریں دوسرے صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ تیسرے گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑیں (اور یہاں یہی آخری حکم مقصود ہے)۔

عَلَفُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کو گھاس اور دانہ کی خوبی اور اجر کا بیان

۳۶۱۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَبَوْلُهُ وَرَوْثُهُ حَسَنَاتٍ فِيْ مِيْزَانِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا تو اس گھوڑے کا پیٹ بھرنا اور پانی پینا پیشاب اور لید کرنا اس کی نیکیوں کے ترازو میں شامل کیا جائے گا۔

نوٹ: یعنی قیامت کے دن جب لوگوں کے اعمال کا حساب وکتاب ہوگا تو اس وقت ان چیزوں کے برابر اس شخص کو نیکیاں دی جائیں گی اور جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہی بڑا آدمی ہے۔

غَایَةُ السَّبَقِ لِلَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ

۳۶۱۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ یُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ وَکَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ۔

جس گھوڑے کا اضمار نہیں کیا گیا اس کی رفتار کی انتہا کا بیان

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفیا نامی ایک جگہ سے گھوڑوں کو چھوڑا اور دوڑ کی انتہا ثنیۃ الوداع نامی پہاڑ تھا (جو مدینہ منورہ کے قریب ہے)۔ اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک گھڑ دوڑ کرائی۔ ایسے گھوڑے جو اضمار نہیں کیے گئے تھے۔

نوٹ: حفیاء سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

بَابُ اِضْمَارِ الْخَیْلِ

۳۶۱۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ کَانَ فِیْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

گھوڑوں کو اضمار کرانے کی عادت ڈالنا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان گھڑ دوڑ کرائی جنہیں اضمار نہیں کیا گیا تھا اور یہ حد حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تھی۔ جہاں سے گھوڑے دوڑتے تھے۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے لیے جنہیں اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ثنیۃ سے بنی زریق تک دوڑ کرائی اور حضرت عبد اللہ اس گھوڑے دوڑ میں شامل تھے۔

بَابُ السَّبَقِ

۳۶۱۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔

یہ باب گھڑ دوڑ کے بیان میں ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط تیر، اونٹ یا گھوڑے میں ہی شرط کی۔

نوٹ: نصل نیزہ کی انی کو کہتے ہیں یہاں سے مراد تیر اندازی ہے خف اونٹ کا پاؤں۔ لیکن یہاں مراد اونٹ ہے اور حافر کہتے ہیں گھوڑے کے سم کو یہاں سے مراد گھوڑا ہے غرضکہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ گھوڑا دوڑانا اور اس میں شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے۔ اور شرط بطور جواز حقیقت میں شرط نہیں۔ بلکہ اس سے مراد انعام ہوتا ہے جیسے کہ خلیفہ حکم دے کہ تم سے جس شخص کا گھوڑا بڑھ جائے گا اسے اتنا انعام ملے گا۔ یا کوئی اور شخص کہے

٣٦١٨ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَبَقٌ اِلَّا عَلٰى خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شرط کرنا فقط اونٹ اور گھوڑے میں ہی جائز ہے۔

٣٦١٩ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِیْ وُجُوْهِهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنَ الدُّنْيَا شَیْءٌ اِلَّا وَضَعَهٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضباء نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی بھی ہار نہ کھاتی تھی اتفاقاً عرب کا ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک نوجوان غریب اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پر دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ عضباء پیچھے رہ گئی ہے تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

٣٦٢٠ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءُ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰى قَعُوْدٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَلَمَّا رَاٰى مَا فِیْ وُجُوْهِهِمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ اِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنَ الدُّنْيَا شَیْءٌ اِلَّا وَضَعَهٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضباء نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی ہار نہ کھاتی تھی اتفاقاً عرب کا دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک جوان غریب اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پہ دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پیچھے رہ گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

٣٦٢١ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرط کرنا صرف اونٹ اور گھوڑے میں جائز ہے۔

اَلْجَلَبُ

جلب کا بیان

٣٦٢٢ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب، جنب اور شغار جائز نہیں اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۱۔ جلب کا مطلب ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھڑ دوڑ میں کسی ڈانٹنے والے آدمی کو کھڑا کر دے کہ وہ جلدی دوڑے۔ ۲۔ جنب کا مطلب ہے کہ اپنے پہلو میں جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو دوسرا رکھنا۔ ۳۔ اور شغار کا تذکرہ نکاح میں گزرا۔

۳۶۲۲ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب اجنب اور شغار جائز نہیں

۳۶۲۳ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ.

حدیث ہذا کا ترجمہ بھی اوپر گزر چکا ہے تاہم اس میں اونٹنی کا تذکرہ نہیں۔ ہاں اتنا زیادہ ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے شرط کی۔ وہ جیت گیا اور صحابہ کرام نے اس امر کو محسوس فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کوئی بڑھ جائے خداوند قدوس اسے ضرور گھٹاتا بھی ہے۔

بَابُ سُهْمَانِ الْخَيْلِ.

گھوڑوں کے دوہرے حصے کا بیان

۳۶۲۵ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبَى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ.

سیدنا حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں آپؓ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت کو تقسیم فرمایا تو آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیے ایک حصہ ان کا اپنا اور ایک ان کے رشتہ داروں کا ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے اور باقی دو حصے ان کے گھوڑوں کے لیے۔

كِتَابُ الْإِحْبَاسِ

اللہ جل جلالہ کی راہ میں اپنے مال کو وقف کرنے کی کتاب

۳۶۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار۔ درہم، غلام اور لونڈی وغیرہ سب کو تقسیم فرما دیا۔ ہاں مگر ایک سفید خچر جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے اور آپ

وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى صَدَقَةً۔

نے اللہ کی راہ میں ہتھیار و زمین لگا دی تھی۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاد نے دوسری دفعہ بیان فرمایا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا گیا تھا۔

۳۶۲۷ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سفید خچر کے ہتھیار اور زمین سب کو صدقہ کر دیا۔

۳۶۲۸ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو دیکھا آپ نے سوا شہباء نامی ایک خچر کے ہتھیار اور زمین کو صدقہ کر دیا تھا۔

نوٹ: شہبا اس رنگ کے اونٹ اور گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے رنگ پر سیاہی کی نسبت سفیدی غالب ہو۔

الْأَحْبَاسُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحُبُسُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

اس باب میں اس حقیقت کا بیان اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی حدیث پاک میں راویوں کا اختلاف

۳۶۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَيُطْعِمَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک زمین ملی اور میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک بہترین زمین ملی ہے اور مجھے اس سے پیارا اور بہتر کوئی مال نہیں ملا آپ نے فرمایا۔ اگر تو اس کو صدقہ کرنا چاہے تو اسے صدقہ کر دے اس طرح کہ زمین فروخت بھی نہ کی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ بخشش کی جائے اور وہ زمین فقراء اور رشتہ داروں اور غلام آزاد کرانے کے لیے صدقہ ہو۔ اور مہمان و مسافر کے لیے صدقہ ہو اور اس میں سے کھانے والا متولی شخص کھائے تو کوئی حرج نہیں لیکن وہ اسے بطور انصاف کے کھائے! نہ بطور مالدار بننے کے اور وہ دوسروں کو کھلائے۔

نوٹ :- کھانے کی مقدار سے لے اور زیادہ نہ لے۔ تاکہ وہ اس سے جاگیر اور سرمایہ وغیرہ خرید سکے اور اس طرح اور زیادہ مالدار ہو جائے۔

٣٦٣٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت فرماتے ہیں۔

٣٦٣١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي فَكَيْفَ تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تمام خیبر میں ایک زمین ملی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور مجھے ایک جگہ زمین ملی ہے جیسے پہلے کبھی نہیں ملی تھی اور یہ میرے نزدیک انتہائی قیمتی ہے۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آپ اسے وقف کرنا چاہتے ہو تو تم اس کی اصل کو روک رکھو اور جو کچھ اس میں سے حاصل ہو۔ اسے خیرات کر دو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کی آمدنی کو صدقہ کر دیا جیسے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اسے اس طرح صدقہ کر دو کہ زمین نہ فروخت کی جائے اور نہ ہی بخشش میں دی جائے اور نہ وراثت میں دی جائے۔ اور وہ فقراء میں خیرات تقسیم کی جائے۔ اور رشتہ داروں اور غلاموں اور اللہ کی راہ میں مہمان کی تواضع اور مسافروں پر خرچ کیا جائے اور اگر اس زمین سے متولی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ دستور اور انصاف کے مطابق کھائے اور وہ اپنے دوست کو کھلائے۔ لیکن وہ اس آمدنی سے مالدار نہ بنے۔

٣٦٣٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا كَثِيرًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ

نیز اللہ جل شانہ کی راہ میں مسافر اور مہمان کے لیے خرچ کرو اور متولی کو اس سے کھانا اور عورت کو کھلانا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ اس سے مالدار نہ بنے۔
(اس حدیث میں مسکین کا لفظ زیادہ ہے جس کے معنی غریب و عاجز کے ہیں۔)

۳۶۳۴ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنَّ رَبَّنَا يَسْاَلُنَا مِنْ اَمْوَالِنَا فَاُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّیْ قَدْ جَعَلْتُ اَرْضِیْ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِیْ قَرَابَتِكَ فِیْ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ وَاُبَیِّ ابْنِ كَعْبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی تم بھلائی اور نیکی کے کامل مقام تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم اپنی پسندیدہ ترین چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یعنی یہ آیت شریف نازل ہونے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ وہ ہمارے مال و دولت سے لے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں کہ میں نے اپنی زمین اللہ کی راہ میں وقف کردی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ابوطلحہ اپنی اس زمین کو قرابت کے خرچ اور صرف کرنے میں لگا دیجیے یعنی اس کو حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کے خرچ میں کر دے۔

نوٹ: یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہو اس کا خرچ کرنا بہت بڑے درجے اور ثواب کا کام ہے حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ موضح قرآن میں فرماتے ہیں کہ غالباً یہود کے حق میں آیت شریفہ اس لیے نازل ہوئی کہ انہیں اپنی ریاست بہت پیاری اور عزیز تھی جیسے کھانے کے لیے وہ نبی کے تابع نہ ہوتے تھے۔ جب تک کہ وہ اللہ جل شانہ کی راہ میں وہی نہ چھوڑیں گے ایمان کا کامل درجہ نہ پائیں گے۔
وقف کرنے کا رواج دورِ جاہلیت میں نہ تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے لیے اس کو جاری اور ساری کیا حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ کرام کی تعداد اسی آدمیوں سے بھی زیادہ ہے جنہوں نے صدقات وقف کیے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی بیرحا کو وقف فرمایا۔

بَابُ حَبْسِ الْمُشَاعِ

جو جائداد مشترک اور تقسیم نہ ہوئی ہو اُسے وقف کرنے کا بیان

۳۶۳۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِائَةَ سَهْمٍ الَّتِیْ لِیْ بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَعْجَبَ اِلَیَّ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خیبر میں میرے سو حصے تھے اور اس طرح

عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِيْ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ

آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ مجھے بہت زیادہ اچھی اور بہترین زمین ملی ہے۔ اور میں نے اتنا عمدہ مال کبھی نہیں پایا تھا۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے۔ تو زمین کے اصل کو روک رکھو اور اس کی آمدنی کو خیرات کردو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرمادیا جس طرح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس زمین کو اس طرح وقف کیجیے کہ وہ نہ فروخت کیجیے نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے۔ نیز اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ کی راہ میں مسافر اور مہمان کے لیے خرچ کرو اور متولی کو اس سے کھانا اور دوست کو کھلانا جائز نہیں ہے بشرطیکہ وہ اس سے مالدار نہ بنے۔

۶۲۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَحَبَسَ أَصْلَهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوْهَبَ وَلَا تُوْرَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں

آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے تو زمین کے اصل کو روک رکھو اور اس کی آمدنی کو خرچ کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرمادیا جس طرح حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس زمین کو اس طرح وقف کیجیے کہ وہ نہ فروخت کی جائے اور نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے

مِنْهَا قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔

کا مال مجھے کبھی بھی نہیں ملا۔ اور مجھے یہ بات اچھی لگی ہے کہ میں اسے صدقہ کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کی اصل کو روک رکھیں اور پھل کی بخشش کرو۔

۲۶۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُمَرُ رض اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَصَبْتُ مَالًا لَمْ اُصِبْ مَالًا مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِيْ مِائَةُ رَاْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ اَهْلِهَا وَاِنِّيْ قَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَتَقَرَّبَ بِهَا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا مال ملا ہے۔ جو مجھے اس سے پہلے کبھی بھی نہ ملا تھا۔ میرے پاس سو راس میں (اونٹ اور دیگر جانور وغیرہ) تو میں نے انہیں دے کر خیبر کی سرزمین میں سو حصے ان لوگوں سے خرید لیے جو اس زمین کے مالک تھے۔ اور میں اپنے اس خرچ کیے ہوئے مال سے اللہ جل شانہ کا تقرب چاہتا ہوں یعنی اس مال کی وجہ سے آپ نے ارشاد فرمایا تو اس

۲۶۲۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْضٍ لِيْ بِثَمْغٍ قَالَ احْبِسْ اَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اپنی اس زمین کیلیے جو ثمغ (مدینہ منورہ میں) تھی آپ نے فرمایا اسے اس کی اصل کو روک رکھو اور اسکے فائدے کو خیرات کردو۔

نوٹ:۔ اللہ کا تقرب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ خدا وند کریم کے ہاں مقبول ہو جائے تاکہ اللہ رب العزت عنایت اور مہربانی فرمائے۔ مال کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس زمین وغیرہ کو کسی کی ملکیت میں نہ کرے بلکہ جو اس سے حاصل ہو اسے اللہ جل جلالہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرے۔

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

مسجد کے لیے وقف کرنے کا بیان

۲۶۲۸ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَذٰلِكَ اِنِّيْ قُلْتُ لَهُ اَرَاَيْتَ اعْتِزَالَ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَحْنَفَ يَقُوْلُ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ وَاَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا اِذْ اَتٰى اٰتٍ فَقَالَ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَاِذَا يَعْنِي النَّاسَ مُجْتَمِعُوْنَ وَاِذَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُوْدٌ

حضرت معتمر بن سلیمان اپنے والد سے سن کر روایت فرماتے ہیں۔ اور آپ کے والد نے حصین بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے بنو تمیم کے عمرو بن جاوان سے سنا۔ راوی فرماتے ہیں کہ بات یہ ہوئی کہ میں نے حصین بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ آپ احنف بن قیس کے اعتزال کو بیان کریں وہ کیسے ہوا کرتا؟ عمرو بن جاوان نے کہا کہ میں نے احنف بن قیس کو یوں فرماتے سنا کہ میں حج کے ایام میں مدینہ منورہ آیا۔ ہم اس وقت اسباب و سامان اور کجاوے اتار کر ڈیروں میں تھے اسی دوران کسی شخص نے آ کر بتایا کہ لوگ مسجد میں اکٹھے ہو رہے ہیں حضرت علی، زبیر

فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيلَ هٰذَا عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي ابْتَعْتُهُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص بھی انہی میں شامل تھے ہمیں کچھ دیر نہیں ہوئی تھی اسی دوران حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ اور آپ کے اوپر ایک زرد رنگ کی چادر تھی اور وہ اپنا سر مبارک اس سے ڈھانپے ہوئے تھے آپ تشریف لا کر پوچھنے لگے کیا یہاں حضرت علی ہیں اور حضرت طلحہ ہیں اور حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی اسی طرح پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم حاضر ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تمہیں اللہ رب العزت کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی کہ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کا مربد[1] خریدے اللہ جل جلالہ اس کی مغفرت اور بخشش کرے تو میں نے خریدا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وہ مربد خرید لیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ اسے ہماری مسجد کے لیے وقف کر دیں تو آپ کو اس کا بہت زیادہ ثواب ملے گا سب نے کہا بے شک بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص بیر رومہ کو خریدے گا خداوند قدوس اس کی مغفرت فرمائے گا۔ بعد ازاں آنحضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے بیر رومہ کو خرید لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو۔ آپ کو اس کا اجر اور ثواب ملے گا سب لوگوں نے گواہی دی اور کہا کہ ہاں! پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں تم سے اللہ تعالیٰ کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ کیا تمہیں وہ بات معلوم نہیں جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی۔ جو شخص جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کی تیاری کرلے گا اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے گا۔

[1] وہ مقام جہاں اونٹ، بکریاں وغیرہ رات کو رہتی ہیں۔ تھان۔ کوڑا باڑہ۔

پھر میں نے اسی لشکر کی تیاری کرا دی یہاں تک اس لشکر کے لوگوں کو ایک رسی کی حاجت بھی باقی نہ رہی۔ جو پاؤں باندھنے اور مہار بنانے کے کام آتی ہے۔ یہ سن کر ان لوگوں نے کہا ہاں تم نے ایسا ہی کیا تھا۔ سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی گواہی کے بعد ارشاد فرمانے لگے اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔

نوٹ:۔ بنی فلاں سے مراد انصار کی وہ جماعت ہے جو اس وقت مسجد نبوی کے قریب رہائش پذیر تھی۔ ان کی ملکیت میں زمین کا ٹکڑا مسجد کے نزدیک تھا اور مسجد کی توسیع کے لیے اس زمین کا خریدنا از حد ضروری تھا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر القرون میں جناب حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو خرید لیا تھا۔ اور بیر رومہ اس کنویں کا نام ہے جس کو جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم میں خریدا۔ جیش العسرۃ غزوہ تبوک پر جانے والے لشکر کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ایام مسلمانوں کے لیے نہایت تنگی اور پریشانی کے تھے۔ حدیث پاک سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لیے اللہ واسطے کسی چیز کا وقف کرنا درست ہے۔

۳۶۲۹ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم گھر سے حج کرنے کے ارادہ سے نکلے اور مدینہ منورہ میں ہم اپنے ٹھکانوں میں پہنچے ہم اپنا اسباب اور سامان اتار رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے آ کر کہا کہ لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور گھبرا گئے ہیں۔ بعد ازاں ہم نے جا کر دیکھا کچھ لوگ درمیان میں ہیں اور ان کے ارد گرد آدمی جمع ہیں۔ حضرت علی زبیر حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی ان میں تھے۔ ہمیں وہاں پہنچے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اسی دوران حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک زرد چادر تھی جس سے آپ اپنا سر ڈھانپے ہوئے تھے۔ آپ تشریف لا کر دریافت فرمانے لگے کیا یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ کیا یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ نے حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح پوچھا حاضرین نے جواب دیا ہاں ہم میں موجود ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا میں تمہیں اس ذات اقدس جل جلالہ عم نوالہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی

لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ قَدْ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِيْ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى مَا يَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

۳۶۲۰: عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ

تھی کہ فلاں فلاں لوگوں کا۔ جو کون خریدتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔ میں نے اس کو بیس ہزار یا پچیس ہزار درہم دے کر خریدا۔ اور اس کے بعد میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اس خریدنے کے متعلق آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اسے ہماری مسجد کے لیے وقف کر دو۔ تو تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ ان حضرات نے اللہ کا نام لے کر عرض کیا ہاں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تم کو اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیر رومہ کو کون خریدتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا بعد ازاں میں نے اس کنویں کو اتنا اتنا مال دے کر خریدا۔ اور میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کنویں کو اتنے اتنے پیسے دے کر خرید لیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کنویں کو مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دیجئے اور اس کا اجر و ثواب آپ کو ملے گا ان سب حضرات نے عرض کیا۔ جی ہاں پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں اللہ رب العزت کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ لوگوں کا منہ دیکھ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لشکر عسرت کی تیاری کون کرتا ہے۔ اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا

بعد ازاں میں نے ان کی تیاری کرا دی اور انہیں ایک رسی کی ضرورت بھی باقی نہ رہی جس سے جانور کا پاؤں باندھتے اور اونٹوں کی مہار باندھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بے شک۔ تب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللھم اشھد۔ اللھم اشھد یعنی اے اللہ تو اس پر گواہ رہ۔ اے اللہ تو اس پر گواہ رہ۔

سیدنا حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس وقت حاضر تھا جب آپ نے اوپر سے

بِاللّٰهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ
الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ
غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ
بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوَهُ مَعَ
دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا
فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ
مَالِيْ فَجَعَلْتُ دَلْوِيْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ مِنَ
الشُّرْبِ مِنْهَا حَتّٰى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ
الْبَحْرِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ
بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ
جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ
وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ
ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ
فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ
لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ
صُلْبِ مَالِيْ فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمْ
تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ
وَالْإِسْلَامِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيْرِ مَكَّةَ
وَمَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ
الْجَبَلُ فَرَكَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ
ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ
وَشَهِيْدَانِ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ

جھانک کر لوگوں کو دیکھا اور فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام
کے حق سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ جب
حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے
تو وہاں بیر رومہ کے سوا کسی جگہ میٹھا پانی نہ تھا۔ آپ نے دریافت
فرمایا۔ کہ بیر رومہ کو کون خریدتا ہے اس طرح کہ خریدنے
والا اپنا ڈول مسلمانوں کے ساتھ ڈالے۔ جو شخص ایسا کرے گا
اسے جنت میں اس سے بہتر اور افضل ملے گا اس وقت
میں نے بیر رومہ کو اپنے ذاتی مال سے خریدا اور بعد ازاں
میں نے اپنا ڈول سب مسلمانوں کے ڈول کے برابر کر دیا
(یعنی اپنی ملکیت اور دعویٰ اس ڈول پر باقی نہ رکھا) تم
مجھے آج اس کنویں کا۔ پانی پینے سے منع کرتے ہو۔ اور
میں سمندر کا کھاری پانی پی رہا ہوں۔ یہ سن کر سب لوگوں نے
کہا آپ بجا فرماتے ہیں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ
عنہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ میں تم سے خدا اور اسلام کا
واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تنگی
کے زمانہ میں لشکر کی تیاری کرائی تھی۔ اور اپنی گرہ سے مال
خرچ کیا تھا۔ سب نے کہا ہاں کرائی تھی۔ پھر حضرت عثمان
غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں خدا اور اسلام کا واسطہ دے
کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب مسجد میں
لوگوں کا ہجوم ہو گیا اور نمازیوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں
تھی تو اس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا تھا۔ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کی جگہ خریدے اور
بعد ازاں اس جگہ کو مسجد میں ملا دے تو خریدنے والے کو
اس نیکی کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی۔ میں نے وہ ذاتی
مال سے خریدی اور اس زمین کو مسجد میں ملا دیا۔ اب تم اس
مسجد میں دو رکعتیں پڑھنے سے مجھے منع کرتے ہو۔ سب نے
تصدیق کرتے ہوئے جواب دیا۔ آپ بالکل بجا فرماتے ہیں
بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں
اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ شَھِدُوْا لِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ اَنِّیْ شَھِیْدٌ۔

اس دن کے متعلق دریافت کرتا ہوں کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کوہ ثبیر پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اور میں تھا اس وقت پہاڑ حرکت کرنے لگا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے اس پہاڑ کو لات ماری تھی کہ اے کوہ ثبیر ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ سب نے تصدیق کرتے ہوئے کہا ہاں! بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر ان لوگوں سے ارشاد فرمایا میرے متعلق گواہی دو میرے متعلق گواہی دو رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔

۱۲۱۴: عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ اَشْرَفَ عَلَیْھِمْ حِیْنَ حَصَرُوْہُ فَقَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰہِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْجَبَلِ حِیْنَ اھْتَزَّ فَرَکَضَہٗ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ اسْکُنْ فَاِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَھِیْدَانِ وَاَنَا مَعَہٗ فَانْتَشَدَ لَہٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰہِ رَجُلًا شَھِدَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ یَقُوْلُ ھٰذِہٖ یَدُ اللّٰہِ وَھٰذِہٖ یَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَہٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰہِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ یَقُوْلُ مَنْ یُّنْفِقُ نَفَقَۃً مُّتَقَبَّلَۃً فَجَھَّزْتُ نِصْفَ الْجَیْشِ مِنْ مَّالِیْ فَانْتَشَدَ لَہٗ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰہِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ یَّزِیْدُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن لوگوں نے آپ کے گھر کو گھیر لیا تھا اور ارشاد فرمایا میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس شخص نے جبل کے روز کا کلام سنا جو کلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت ارشاد فرمایا تھا اور فرمایا تھا اے پہاڑ ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی نہیں اور میں اس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جس شخص نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیش عسرت کے دن سنا آپ ارشاد فرماتے ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ

بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلًا شَهِدَ رُومَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ۔

کرے اور میں نے آپ کی یہ خواہش سنتے ہی آدھے لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی تھی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پاک کا اقرار کیا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کون ایسا آدمی ہے کہ جو اس مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے میں بڑھائے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا۔ بعدازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا۔ میں اس شخص سے پوچھتا ہوں۔ جو بیر رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا اور میں نے اسے اپنے مال سے خریدا۔ اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا حاضرین نے آپ کے اس ارشاد کی بھی من وعن تصدیق کی۔

---

۳۴۲ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهٖ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهٖ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

سیدنا حضرت ابوعبدالرحمٰن۔ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بند کیے گئے تو لوگ آپ کے گھر کے چاروں طرف جمع ہو گئے اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور حضرت ابوعبدالرحمٰن نے اوپر گزری ہوئی ساری حدیث شریف کو بیان فرمایا۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ اور بلوہ تاریخ اسلام کا ایک اندوہ ناک اور افسوس ناک واقعہ ہے جسے یہاں ذکر کی ضرورت نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ اس جگہ حدیث ہذا کو وقف کرنے کے بیان میں لائے۔

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کے بیان میں کتاب

اَلْكَرَاهِيَةُ فِي تَأْخِيرِ الْوَصِيَّةِ

٣٦٤٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

اس بات کا بیان کہ وصیت میں دیر کرنا مکروہ ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجر و ثواب میں کونسی خیرات و نیکی سب سے افضل اور بڑھ کر ہے؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ تو اس وقت صدقہ کرے کہ تجھے صحت حاصل ہو اور مال کا حرص ہو، محتاجی و فقر کا ڈر اور خدشہ ہو۔ زندگی اور بقا کی امید ہو اور تاخیر نہ کرے یہاں تک جب جان نکلنے لگے تو تو کہے کہ اتنا اتنا فلاں فلاں شخص کو دینا اور وہ فلاں فلاں آدمی ہی کا تھا!

٣٦٤٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جسے اپنے مال سے اپنے وارث اور دوست کا مال زیادہ عزیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے وارث کا مال اسے اپنے مال سے زیادہ عزیز ہو اور پیارا ہو۔ تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے ہر شخص اس طرح ہے کہ اسے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ پیارا اور عزیز ہے۔ اصل بات یہ

مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ۔

ہے کہ انسان کا اپنا اور حقیقی مال وہ ہے جسے اپنے آگے بھیج دیا یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا) اور وارث کا مال وہ ہے جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔

نوٹ:- اس سے معلوم ہوا اور ثابت ہوا کہ جس شخص کو دولت عطا کرنا منظور ہو اسے اپنے بعد برخوردار لوا دے اور دوسرے شخص کے بھروسا پر چھوڑ کر نہ جائے۔ اسی لیے وصیت میں دیر کرنا اچھی بات نہیں۔ یہ حدیث پاک ایک عظیم اور جلیل القدر نقطہ کا بیان ہے۔

۳۶۴۵ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا مَالُكَ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ۔

سیدنا حضرت مطرف نے اپنے والد سے اور ان کے باپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ یعنی تمہیں بہتات کثرت اور زیادتی کی حرص نے غفلت اور سستی میں رکھا جب تک جاکر تم قبریں دیکھو یہ فرمانے کے بعد یوں ارشاد فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال اے انسان تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر اسے پرانا کر دیا یا اسے خیرات میں دے دیا (اور جو جمع کر کے رکھ دیا وہ تیرا مال نہیں ہے)۔

۳۶۴۶ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ۔

سیدنا حضرت ابو حبیبہ طائی راوی ہیں کہ کسی شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ دینار دینے کی وصیت کی اور اس مسئلہ کے متعلق حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف کو بیان فرمایا کہ آپ کا ارشاد مقدس ہے کہ جو شخص غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص خوب سیر ہو کر کھانے کے بعد ہدیہ و تحفہ دے۔

نوٹ:- جب پیٹ بھر گیا تو اس وقت کسی کو کیا دیا۔ خوبی اور بڑائی کی بات یہ ہے کہ اپنی ضرورت اور حاجت کے وقت دوسرے شخص کو دے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان کو وفات سے قبل وصیت کر لینی چاہیے۔

۳۶۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھے (ان اشیاء میں

إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

جن میں اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا۔)

نوٹ:- اس حدیث شریف سے جمہور علماء عظام نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ قبل از موت وصیت کر کے رکھنا مستحب ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر حقوق و فرائض کی ادائیگی وغیرہ زیادہ ہوں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ وصیت لکھ کر رکھے تاکہ اس کے بعد جھگڑا نہ ہو۔

۳۶۴۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھے (ان اشیاء میں جن میں اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا۔)

۳۶۴۹- عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نے نافع سے اور حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول روایت کیا ہے۔

نوٹ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک ارشاد پاک تو اگلی حدیث شریف میں ہے اور دوسرا ارشاد پاک ابن منذر کی حدیث پاک میں آیا ہے۔ وہ ارشاد اور قول یہ ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرض الموت میں دریافت کیا گیا کہ آپ کچھ وصیت نہیں فرماتے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے مال و دولت میں جو کچھ کیا ہے وہ خداوند عزوجل کو معلوم ہے۔

۳۶۵۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آدمی کو یہ بات زیبا نہیں کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور اس کے پاس وصیت نہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جس دن یہ بات حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس دن سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

۳۶۵۱- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی مسلمان شخص کو یہ بات زیبا نہیں جس کے پاس ایسی چیز ہو۔ جس میں وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ تین راتیں اس طرح گزارے اور اس کے پاس اس چیز کے لیے وصیت نامہ نہ ہو۔

ف:۔ بعض روایات میں دو راتیں اور بعض میں تین رات ہیں اس سے مراد یہی ہے کہ تھوڑا سا دور گزر جانے تر صاف ہے۔ قلیل اور تھوڑے کی بھی حد تین راتوں تک ہے۔

هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟

۳۶۵۲ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا کیا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت فرمائی تھی یا نہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کے لیے وصیت کیسے فرض ہوئی۔ اس وقت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی وصیت فرمائی۔

نوٹ ۱:۔ حضرت طلحہ بن معارف کی غرض اور آپ کا مقصد یہ تھا کہ خداوند قدوس نے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرن الوصیۃ یعنی تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کی موت قریب آجائے اگر وہ کچھ مال چھوڑ کر فوت ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے وصیت کرے اور یہ دستور و رواج ہے جو پرہیزگاروں کے لیے ضروری ہے۔

نوٹ ۲:۔ کفر کے رسم و رواج کے مطابق مرنے والے شخص کے وارث اولاد کے سوا دوسرے کوئی نہ تھے اور اولاد میں بھی فقط بیٹا قابل ذکر ہے۔ پس اللہ جل شانہ نے صرف اولاد ہی وارث رکھی۔ لیکن یہاں میت کے لیے ضروری ہے کہ وہ زندگی میں ماں باپ اور رشتہ داروں کو مطابق ضرورت اپنے روبرو دلوا جائے۔ یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا۔ لعبد ازاں اللہ رب العزت نے تمام رشتہ داروں اور والدین کا حصہ مقرر فرمادیا اور وصیت فرض نہ رہی۔ (موضح قرآن) حضرت عبد اللہ بن اوفیٰ نے یہ سن کر انہیں جواب دیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال نہ تھا۔ جس کے لیے آپ وصیت فرماتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وصیت کرنے کے لیے کچھ مال ضروری نہیں۔ بلکہ جس امر میں خیر اور بھلائی دیکھے اس کی ہی وصیت کر جائے۔

۳۶۵۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَمَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ نے دینا ساور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

۳۶۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَّلَا دِيْنَارًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا أَوْصٰى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا۔

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر امگر اتنا زیادہ ہے کہ جعفر نے درہم اور دینار کا ذکر نہیں کیا۔

۳۶۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلٰى مَنْ أَوْصٰى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو وصی کیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی حالت اس طرح تھی کہ آپ نے پیشاب کرنے کے لیے۔ ایک طشت منگوایا۔ بعد ازاں آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کسی کو وصیت فرمائی ہو۔

۳۶۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِيْ قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے پاس کوئی اور نہ تھا اور آپ نے کہا کہ اس وقت ایک طشت منگوایا گیا۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی مال میں وصیت کرنے کا بیان

۳۶۵۸ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَّلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِيْ

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں سخت علیل ہوا حتی کہ میں قریب الموت ہو گیا تھا۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مال و دولت بہت ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس

اَنَا اَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي اَيْدِيهِمْ۔

مال سے دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے ارشاد فرمایا دو تہائی خرچ نہ کرو۔ میں نے عرض کیا آدھا مال آپ نے فرمایا۔ آدھا بھی نہیں۔ میں نے عرض کیا کیا ایک تہائی خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۳۶۵۹ عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَاَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ اِنَّكَ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي اَيْدِيهِمْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان ایام میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنا سارا مال خیرات کر جاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا کہ آدھا تو آپ نے فرمایا کہ آدھا مال بھی صدقہ نہ کیجیو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے مال کا تہائی حصہ خیرات دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تہائی مال صدقہ کر دو۔ اور تہائی بھی بہت ہے۔ تجھے اپنے وارثوں کو غنی اور بے پروا چھوڑ کر جانا چاہیے اور یہ تمہارے حق میں اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے بعد محتاج رہ جائیں اور لوگوں کے ہاتھ دیکھتے رہیں۔

۳۶۶۰ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ اَنْ يَمُوتَ بِالْاَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَيَرْحَمُ اللهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اُوصِي بِمَالِي

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے جب وہ مکہ مکرمہ میں تھے اور وہ جس جگہ سے ہجرت کی ہو اس جگہ فوت ہونے کو مکروہ خیال فرماتے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح دعا دی۔ اللہ تعالیٰ سعد بن عفراء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ اللہ رب العزت سعد بن عفراء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے گا۔ اور ان کی ایک بیٹی کے سوا کوئی دوسری اولاد نہ تھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سارے مال ومتاع میں وصیت کر جاتا ہوں۔

كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ۔

آپ نے فرمایا نہیں سارے مال میں وصیت نہ کرو۔ میں نے عرض کیا کیا میں آدھے مال میں وصیت کروں۔ آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں بھی وصیت نہ کرو۔ وہ فرماتے ہیں میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کیا میں تہائی مال میں وصیت کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو کیونکہ تہائی بھی کافی اور بہت ہے۔ بعدازاں آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور بیان فرمایا کہ اگر تو نے اپنے وارثوں کو غنی اور مالدار چھوڑے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں دوسرے لوگوں کا محتاج چھوڑ جائے۔

٣٦٦١ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ سَعْدٍ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے سعد کی آل میں سے ایک شخص نے یہ حدیث پاک اس طرح بیان فرمائی کہ سعدؓ علیل ہوئے اور ان کی عیادت کے لیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت سعدؓ نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ سارا مال خیرات کردوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا سارے مال کو خیرات نہ کرو اور راوی نے تمام حدیث پاک بیان فرمائی۔

٣٦٦٢ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَكَى بِمَكَّةَ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ بَكَى وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمُوتُ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ لَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَا قَالَ يَعْنِي بِثُلُثَيْهِ قَالَ لَا قَالَ فَنِصْفُهُ قَالَ لَا قَالَ فَثُلُثُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ مکہ مکرمہ میں علیل ہوئے اور بعدازاں ان کے پاس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو روتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی جگہ فوت ہو رہا ہوں۔ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ العزیز ایسا نہ ہوگا۔ اور حضرت سعدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وصیت کرتا ہوں کہ میرا سب مال اللہ رب العزت کی راہ میں خیرات کیا جائے۔ آپ نے فرمایا تم سارے مال کی وصیت نہ کرو۔ پھر عرض کیا۔ اس مال کا دو تہائی۔ آپ نے فرمایا نہیں دو تہائی بھی صدقہ نہ کرو پھر آپ نے دریافت

وَسَلَّمَ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَتْرُكَ بَنِيْكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔

فرمایا اس مال کا آدھا حصہ آپ نے فرمایا آدھا بھی نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا اس مال کا تہائی حصہ آپ نے فرمایا۔ تہائی مال میں وصیت کرو۔ کیونکہ تہائی مال بھی بہت ہے۔ پھر آپ نے انہیں ارشاد فرمایا۔ آپ کے وارث آپ کے پیچھے امیر اور آسودہ حال رہیں یہ بات اچھی ہے اس بات سے کہ وہ لوگوں کے محتاج اور دست نگر رہیں۔

٣٦٦٢ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَاءُ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا۔ میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر ارشاد فرمایا۔

٣٦٦٣ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ اَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ اَغْنِيَاءُ قَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ وَاَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اَوْ كَبِيْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا۔ میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر ارشاد فرمایا۔

۳۶۶۵ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِي فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُولُ وَأَقُولُ حَتَّى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی؟ میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا؟ میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو۔ اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر ارشاد فرمایا۔

۳۶۶۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ چوتھائی حصہ تک وصیت میں کم کریں تو یہ انتہائی مناسب ہے کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ثلث میں وصیت کیجیے اور ثلث بہت ہے یا بڑا حصہ ہے (راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر فرمایا)

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث یعنی تہائی کو کثیر فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مال کے چوتھائی حصہ میں بھی وصیت کی جائے تو بھی جائز بلکہ بہتر ہے۔

۳۶۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي وَلَدٌ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَأُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأُوصِي بِنِصْفِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ فَأُوصِي بِثُلُثِهِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ علیل تھے۔ حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری صرف ایک لڑکی ہی ہے اور کوئی اولاد نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے سارے مال میں وصیت کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے سارے مال میں وصیت نہ کیجیو۔ آپ نے فرمایا آدھے مال میں آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں آپ نے فرمایا آدھے مال میں بھی نہیں۔ انہوں نے عرض کیا تہائی مال میں وصیت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کیجیے اور تہائی مال بہت اور کافی ہوتا ہے۔

٣٦٦٨ - عن جابر بن عبد الله أن أباه استشهد يوم أحد وترك ست بنات وترك عليه دينا فلما حضر جداد النخل أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت أن والدي استشهد يوم أحد وترك دينا كثيرا وإني أحب أن يراك الغرماء قال اذهب فبيدر كل تمر على ناحية ففعلت ثم دعوته فلما نظروا إليه كأنما أغروا بي تلك الساعة فلما رأى ما يصنعون أطاف حول أعظمها بيدرا ثلاث مرات ثم جلس عليه ثم قال ادع أصحابك فما زال يكيل لهم حتى أدى الله أمانة والدي وأنا راض أن يؤدي الله أمانة والدي ولم ينقص تمرة واحدة۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپ نے اپنے ورثاء میں چھ لڑکیاں چھوڑیں اور ان پر اپنا قرض بھی چھوڑ گئے۔ جب کھجوریں کاٹنے کا وقت آیا تو میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد گرامی غزوہ احد کے دن شہید ہوئے اور ان کے ذمے بہت سا قرض ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کا ڈھیر علیحدہ علیحدہ لگاؤ۔ بعد ازاں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعد ازاں میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا۔ جب ان لوگوں نے آپ کو اس وقت دیکھا تو وہ اور زیادہ دلیر ہوگئے اور مجھ پر مطالبہ کرنے میں تشدد کرنے لگے۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے ارد گرد تین مرتبہ چکر لگائے اور پھر اس پر تشریف فرما ہوگئے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے قرض خواہوں کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کروں۔ جب وہ سب لوگ حاضر خدمت ہو چکے تو آپ تول تول کر ان لوگوں کو عطا فرمانے لگے۔ آپ نے یہاں تک عطا اور بخشش فرمائی کہ اللہ رب العزت نے میرے والد پر قرض کو ختم فرما دیا۔ اور اتنی برکت ہوئی گویا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔ اور میں دل ہی دل میں اس بات پر راضی تھا کہ کسی طرح میرے والد کا قرض ادا ہو جائے تو اچھا ہے۔

نوٹ:۔ مؤلف علیہ الرحمتہ یہاں حدیث ہٰذا کو اس غرض سے لائے ہیں کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہے۔

بَابُ قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيرَاثِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ بِخَبَرِ جَابِرٍ فِيْهِ

میراث پر قرض ادا کرنا مقدم ہے

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کرنے والوں نے جو اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف کیا ہے اس باب میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

٣٦٦٩ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُوْنَ سِنِيْنَ فَانْطَلِقْ مَعِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِكَيْ لَا يَفْحُشَ عَلَيَّ الْغُرَّامُ فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُوْرُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ حَوْلَهُ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَمَاءَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوْا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد گرامی کا انتقال ہوا اور لوگوں کا قرض آپ کے ذمے واجب الادا تھا حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرا والد فوت ہو گیا اور اس پر لوگوں کا قرض ہے اور وہ کھجوروں کے باغ کی آمدنی کے سوا کچھ چھوڑ کر نہیں گیا اور آمدنی بھی اتنی نہیں کہ اس سے کئی برس میں بھی قرض ادا کیا جا سکے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیے۔ تاکہ قرض خواہ مجھ پر کھل کر زبان درازی نہ کریں۔ یہ سن کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ہر ایک ڈھیر پر دورہ فرمانے لگے۔ اور ہر ایک کے گرد سلام فرمایا۔ بعد ازاں آپ اس کے اوپر تشریف فرما ہو گئے۔ اور آپ نے قرض خواہوں کو بلا کر عطا فرمانا شروع فرمایا۔ ان کا قرض پورا فرما دیا۔ اور اتنا ڈھیر باقی رہ گیا جتنا وہ لے گئے۔

فٹ: حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے اس ڈھیر میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ بلکہ یہ جتنا تھا آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اتنا ہی رہا۔ اور یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

٣٦٧٠- عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ قَالَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ وَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَأَصْنَافَهُ ثُمَّ ابْعَثْ إِلَيَّ قَالَ فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي أَعْلَاهُ أَوْ فِي أَوْسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِي كَأَنْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور آپ پر لوگوں کا قرض باقی رہا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ لوگوں سے کہہ کر قرض میں کچھ تخفیف کرا دیں۔ جب آپ نے انہیں یہ ارشاد فرمایا کہ تم اس بات کی طرف آؤ یعنی کم کرو تو ان لوگوں نے انکار کر دیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے جابر آپ جائیں اور ہر قسم کی کھجوروں کو الگ الگ کر دیں یعنی عجوہ کو جدا (عجوہ کھجوروں کی ایک قسم ہے) اور عذق بن زید کو علیحدہ کیجئے۔ اسی طرح دوسری تمام قسموں کو علیحدہ کیجئے اور یہ کام ختم کرتے ہی میرے پاس آدمی بھیجو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ سب سے اونچے ڈھیر پر تشریف فرما ہوئے یا درمیان والے ڈھیر پر اور بیٹھ جانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو تول کر دیجئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کو ناپ ناپ کر دینے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کا قرض پورا کر دیا۔ جو کچھ باقی رہ گیا تھا گویا کہ اس میں کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

٣٦٧١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِيَهُودِيٍّ عَلَى أَبِي تَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ حَدِيقَتَيْنِ وَتَمْرُ الْيَهُودِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَا فِي الْحَدِيقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهُ وَتُؤَخِّرَ نِصْفَهُ فَأَبَى الْيَهُودِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْجِدَادَ فَآذِنِّي

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے ایک یہودی سے کھجوریں قرض لیں اور ان کا قرض ادا نہیں ہوا تھا۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے جب آپ فوت ہو گئے تو ان کے ذمہ باغ باقی رہ گئے اور دونوں باغوں کی آمدنی یہودی کی کھجوروں سے زیادہ نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے ارشاد فرمایا کیا تم اس قدر مہلت دے سکتے ہو کہ آدھا قرض اس سال اور آدھا قرض دوسرے سال یہودی نے انکار کیا۔ آپ نے حضرت جابرؓ سے پوچھا کیا آپ

فَاٰذَنْتُهُ فَجَاءَ هُوَ وَ اَبُوْبَكْرٍ فَجَعَلَ يَجُدُّ وَ يُكَالُ مِنْ اَسْفَلِ النَّخْلِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا بِالْبَرَكَةِ حَتّٰى وَفَيْنَاهُ جَمِيْعَ حَقِّهِ مِنْ اَصْغَرِ الْحَدِيْقَتَيْنِ فِيْمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَ مَاءٍ فَاَكَلُوْا وَ شَرِبُوْا ثُمَّ قَالَ هٰذَا مِنَ النَّعِيْمِ الَّذِيْ تُسْئَلُوْنَ عَنْهُ۔

۳۶۰۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَائِهِ اَنْ يَاْخُذُوْا الثَّمَرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيْهِ وَفَاءً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ اِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ فَاٰذِنِّيْ فَلَمَّا جَدَدْتُهُ وَ وَضَعْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ اٰتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَ دَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَاَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ اَحَدًا لَهُ عَلٰى اَبِيْ دَيْنٌ اِلَّا قَضَيْتُهُ وَ فَضَلَ لِيْ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ ائْتِ

کھجوریں کاٹنے کے وقت مجھے مطلع کر سکتے ہیں۔ میں نے کٹائی کے وقت عرض کیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ناپ تول کر کھجور کے نیچے سے عطا فرمانا شروع کیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے دعا فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس کا سارا حق ہماری طرف سے سب چھوٹے باغ میں سے پورا کر دیا گیا اور بڑا باغ سالم بچ رہا یہ برکت تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے ان کی خدمت اقدس میں تازہ کھجوریں اور پینے کا پانی پیش کیا۔ جب سب کھا پی چکے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر لوگوں کا قرض تھا۔ میں نے اپنے باپ کے قرض خواہوں کو بلا کر کھجوریں دکھلائیں اور ان سے کہا اس قرض کے بدلے یہ کھجوریں لے لیں انہوں نے انکار کر دیا۔ کیونکہ انہیں وہ مقدار تھوڑی نظر آئی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے یہ بات آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم کھجوریں توڑو اور انہیں مربد میں جمع کر دو تو اس وقت مجھے مطلع کر دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے کھجوریں جھاڑیں اور انہیں زمین میں جمع کیا تو میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سیدنا حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما آپ کے ہمراہ تھے۔ وہ تشریف لا کر اس پر براجمان ہو گئے۔ اللہ برکت کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اپنے قرض خواہوں کو بلا لیجیے اور اس میں سے انہیں دیجیے۔ حضرت

أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ذٰلِكَ۔

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس جس شخص کا قرض میرے ذمے باقی تھا میں نے سب کا قرض ادا کر دیا اور کسی کو باقی نہ رکھا اور میرے پاس تیرہ وسق باقی بچ رہے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا۔ آپ یہ بات سُن کر ہنسے اور ارشاد فرمایا۔ جائیے اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی بتائیے۔ پھر میں ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ حضرات کو اس امر کی اطلاع کی۔ دونوں نے ارشاد فرمایا جو کچھ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ہمیں معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا نتیجہ یہی ہونے والا ہے

نوٹ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک میں اختلاف لفظی اختلاف ہے۔

بَابُ إِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے

۳۶۴۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

سیدنا حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ہر حقدار کو اس کا حق عنایت فرمایا ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

نوٹ: یعنی اس مال میں اللہ رب العزت نے وارث کے حق کو مقرر فرمایا۔ لہٰذا وصیت کر کے مزید دلوانا اچھا نہیں کیونکہ اس طرح دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

۳۶۴۴ عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ لوگوں کو اپنی سواری پر خطبہ فرما رہے تھے اور وہ سواری جگالی کر رہی تھی۔ اور اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔ پھر آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا حق تقسیم فرما دیا ہے۔ جو کچھ حصہ تھا۔ اس کا میراث میں اب جائز نہیں کہ کوئی شخص وارث کے لیے وصیت کرے۔

۳۶۷۵ عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ اسْمُهٗ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِىْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ.

حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حصہ مقرر کر دیا۔ کسی وارث کے لیے وصیت کی اجازت نہیں۔

بَابُ اِذَا اَوْصٰى لِعَشِيْرَتِهِ الْاَقْرَبِيْنَ

جب کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ داروں کو وصیت کرے تو کس طرح کرے

۳۶۷۶ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَ اَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَ خَصَّ فَقَالَ يَا بَنِىْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ يَا بَنِىْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِىْ عَبْدِ شَمْسٍ وَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ وَ يَا بَنِىْ هَاشِمٍ وَ يَا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ. اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ اِنِّىْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں تو اس وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا اور آپ کے بلانے سے سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے پہلے عام لوگوں کو ڈرایا اور بعد ازاں اپنے خاص ملنے والوں کو ڈرایا اور ارشاد فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد والو اے عبد شمس کے رشتے والو اور عبد مناف کے قبیلے والو اے ہاشمی لوگو اے عبد المطلب کے بیٹو تم سب اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں سے نکالو پھر حضور نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا۔ اے فاطمہ اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں عذاب الٰہی سے بچانے کا مالک نہیں۔ البتہ ناطے کی وجہ سے جو تمہارا حق ہے میں اسے تروتازہ کروں گا۔

۳۶۷۷ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ

سیدنا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو اپنے رب سے

مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَلَكِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ أَنَا أَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا۔

میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں اور اے بنو عبدالمطلب تم اپنی جانوں کو اپنے رب سے بچالو میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں۔ لیکن مجھ میں اور تم میں ایک رشتہ داری کا واسطہ ہے اور میں اسے تروتازگی سے ملاؤں گا۔

٣٦٧٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا اے قریش کی جماعت والو تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے بنو عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے صفیہ! اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے محمد مصطفےٰ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو، میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

٣٦٧٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَنِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ اے قریش کی جماعت والو تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ۔ میں اللہ تعالیٰ سے تمہیں کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے بنو عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔
اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔
اے صفیہ! اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔
اے محمد مصطفیٰ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو مانگ لو، میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

۳۶۸۰ عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُوْنِيْ مِنْ مَالِيْ مَا شِئْتُمْ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت میں من مالی کا لفظ زیادہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے مال میں سے تم جو کچھ طلب کرو میں دے سکتا ہوں۔

نوٹ:۔ رشتہ داروں کے لیے وصیت کرنے کا باب ختم ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے لیے وصیت یہ ہے کہ انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

إِذَا مَاتَ الْفُجَاءَةَ هَلْ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِهِ أَنْ يَتَصَدَّقُوْا عَنْهُ

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے وارثوں کو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں اس کا بیان ہے

۳۶۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقَ عَنْهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ گفتگو کر سکتیں تو البتہ خیرات کرتیں تو کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے خیرات اور صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ پھر اس نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کیا۔

۳۶۸۲ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ

سیدنا حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد عمرو سے سنا آپ نے اپنے دادا سعید بن سعد سے سنا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جنگ میں نکلے اور آپ کی والدہ مدینہ منورہ میں تھیں وہ فوت ہونے لگیں۔ کسی نے عرض کیا کچھ وصیت فرما لیجئے۔ آپ نے فرمایا میں سعد کے مال میں کیا وصیت کروں۔ وہ وفات پاچکی تھیں۔ جب حضرت سعد تشریف لائے تو لوگوں نے حضرت سعدؓ کے روبرو یہ ذکر کیا تو آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا انہیں کچھ نفع پہنچے گا یا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں پہنچے گا۔ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کسی باغ کا نام لے کر فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

۳۶۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے ہاں مگر تین چیزوں کا فائدہ جاری رہتا ہے۔ اول صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس کے سبب سے دوسرے لوگوں کو نفع پہنچا تیسرے نیک اولاد جو اپنے والد کے لیے دعا کرے۔

نوٹ:۔ صدقہ جاریہ جیسے مسجد اور تالاب، مسافر خانہ وغیرہ جس کا ثواب آدمی کو ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے۔

۳۶۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرا باپ مر گیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت نہیں کر گیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کے لیے صدقہ کفارہ اور موجب نجات ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔

۳۶۸۵ عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُوبِيَّةً أَفَيُجْزِئُ عَنِّي

سیدنا حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے ایک غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور میرے پاس ملک حبش کی ایک لونڈی ہے۔ کیا اگر میں اس لونڈی کو

أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَبُّكِ قَالَتِ اللّٰهُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

اس کی طرف سے آزاد کروں تو یہ میرے لیے جائز ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آؤ۔ بعد ازاں میں اس لونڈی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تیرا رب کون ہے۔ اس نے عرض کیا میرا رب اللہ ہے۔ پھر آپ نے اس سے دریافت فرمایا میں کون ہوں۔ اس نے عرض کیا آپ اللہ جل شانہ کے رسول ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ جو شخص اللہ رب العزت کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے وہ شخص مسلمان ہے بشرطیکہ وہ دوسرے ارکان اسلام کا انکار نہ کرے اور جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کے ساتھ رعایت کرے۔

٣٦٨٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ کچھ وصیت کر کے نہیں گئیں کیا میں اس کی طرف سے خیرات اور صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں صدقہ کر۔

٣٦٨٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا أَنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے کیا اگر اس کی طرف سے کچھ صدقہ دیا جائے تو اسے اس خیرات کا فائدہ ہو گا آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ہو گا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ایک باغ ہے وہ باغ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کیا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر گواہ رہیں۔

٣٦٨٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَيُجْزِئُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ان کے ذمے ایک نذر ہے کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر سکتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا

قَالَ اَلْحِقْ عَنْ اُمِّكَ

اپنی ماں کی طرف سے غلام آزاد کیجئے۔

نوٹ:۔ یعنی اس نے ایک غلام آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس لیے حضور ؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی طرف سے غلام آزاد کرو۔

۳۶۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ اس کی ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

سفیان پر واقع ہونے والے اختلاف کا بیان

۳۶۹۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ قَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے متعلق فتویٰ دریافت فرمایا اور وہ نذر حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ ماجدہ کے ذمہ تھی اور وہ اس نذر کو ادا کرنے سے قبل وفات پا چکی تھیں (جب حضرت سعد نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ فرمایا) تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

قَالَ مَاتَتْ اُمِّيْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِيْ اَنْ اَقْضِيَهُ عَنْهَا۔

کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے نذر تھی۔ میں نے اس کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے نذر تھی جو اس نے ادا نہیں کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کے ذمے نذر باقی رہ گئی ہے جسے وہ ادا کر کے نہیں گئیں آپ نے فرمایا کہ تم نذر کو انکی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۶۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں کرو میں نے عرض کیا کون سے صدقے کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پانی پلانے کا ثواب سب سے بڑھ کر ہے۔

۳۶۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا پانی پلانا۔

نوٹ: یعنی جس جگہ پانی کی شدید ضرورت ہو وہاں تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنواں کھودنا دوسرے صدقات سے ثواب میں افضل اور بڑھ کر ہے کیونکہ پانی سے سب کی زندگی ہے۔

۳۶۹۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں کیجئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ ثواب کے لحاظ سے کونسا صدقہ افضل ہے۔ آپ نے فرمایا پانی پلانا۔ تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان میں

۳۶۹۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلٰى مَالِ يَتِيمٍ۔

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابوذر میں آپ کو ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہ چاہتا ہوں جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں کبھی بھی دو اشخاص پر سرداری نہ کرنا اور یتیم کے مال کا والی نہ ہونا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ مال یتیم کی سرداری اور امامت سے پرہیز کرنا چاہیئے خصوصاً ایسا شخص جو اس اہم کام کو نبھانے کی طاقت نہ رکھے۔

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ

کیا یتیم کے مال سے وصی کو بھی کچھ مل سکتا ہے؟ جب کہ وہ اس مال پر مقرر ہو

۳۷۰۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں فقیر ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں۔ اور میرے پاس یتیم بھی ہے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تم مال یتیم میں سے کھا لیا کرو۔ لیکن اسراف

غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ

اور فضول خرچی کرنا ناحق نہ کھانا اور اپنے لیے مال جمع نہ کرنا۔

۱۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا الخ قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ إِلَى قَوْلِهِ لَأَعْنَتَكُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما الخ (اور یتیم کے مال کے نزدیک تک بھی نہ بھٹکو سوائے بہتر اور احسن طریقہ سے اور جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں وہ فقط اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں) ان آیات کو سن کر لوگ ڈر گئے اور مال یتیم سے کنارہ پرہیز کرنے لگے اور یتیم کے کھانے سے بھی خذر کرنے لگے۔ لیکن مسلمانوں پر یہ پرہیز مشکل اور کٹھن ہو گئی۔ آخر کار لوگوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کی شکایت کر دی۔ بعد ازاں اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن الیتمی قل اصلاح لھم خیر اللہ تعالیٰ کے قول لاعنتکم تک لوگ یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ آپ انہیں ارشاد فرمائیں کہ ان کی اصلاح بہتر ہے۔ اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خرابی کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ تمہیں مشکل میں ڈال دیتا۔ اللہ رب العزت زبردست تدبیر والا ہے۔

نوٹ: یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ ہاں مگر جس طریقے سے بہتر ہو۔ یعنی اس مال کو سنوارنے تو اس میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔

۲۔ یتیموں کے حق اور ان کے مال کے بارے میں پہلے تقیید نازل ہوئی کہ جس شخص نے ان کا مال کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ بھری اور جو لوگ یتیموں کو رکھنے والے تھے وہ ان کے مال اور خرچ کھانے پینے کا سامان وغیرہ الگ رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آئے۔ بعد ازاں جب یہ مشکل در پیش ہوئی کہ ایک چیز یتیم کے لیے تیار کی گئی اور ان کے کام میں نہ آئی تو گریا ضائع ہو گئی۔ اس حکم کے پیش نظر یہ حکم ہوا کہ ان کا خرچ ملا کر رکھو تو کوئی مضائقہ اور حرج نہیں رہتا کہ ایک وقت میں ان کی چیز خود استعمال کرے تو

دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام میں لائے لیکن اس میں بھی اصلاح کی نیت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے (موضح قرآن)۔

۳۷۰۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَآنِيَتَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ فَأَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت پاک کے شان نزول اور بیان میں مروی ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا یعنی جو لوگ یتیموں کے مال ظلم سے کھاتے ہیں الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کے نازل ہونے کے بعد جس شخص کی پرورش و کفالت میں یتیم تھا اس نے اس یتیم کا کھانا پینا برتن وغیرہ سب الگ کر دیئے اور آخر یہ بات مسلمانوں پر مشکل ہو گئی اس وقت اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وَاِنْ تُخَالِطُوْھُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ یعنی اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر اللہ رب العزت نے انہیں اجازت عطا فرمائی کہ وہ اپنے کھانے میں یتیموں کا مال شامل کر لیں۔

اِجْتِنَابُ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کا مال کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے

۳۷۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ۔ اٰخِرُ الْوَصِيَّةِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انسان کو سات چیزیں ہلاکت میں ڈالتی ہیں ان سے بچو کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سات اشیاء کون سی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا۔ جادو کرنا کسی ایسے نفس کا قتل کرنا جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام فرمایا ہے ہاں مگر وہ کسی حق کے سبب قتل کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ سود کھانا، مال یتیم کھانا، لڑائی کے وقت پیٹھ پھیرنا زنا کی تہمت لگانا ایسی پاک دامن عورتوں کو جو بری باتوں سے بے خبر ہیں اور ایمان دار ہیں۔